Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date

مطلع سعدین

مجمع بحرین

تالیف

مولانا کمال الدین عبدالرزاق سمرقندی

جلد دوم ——— جزء اول

وقائع ۸۰۷ تا ۸۳۳

بتصحیح

محمد شفیع

در سال ۱۳۶۰ھ چاپ شد

طبع دوم

چاپ خانه گیلانی لاهور

مطلع سعدین

مجمع بحرین

تالیف

مولانا کمال الدین عبدالرزاق سمرقندی

جلد دوم — جزء اوّل

وقائع ۸۰۷ تا ۸۳۳

بتصحیح

محمد شفیع

درسال ۱۳۶۰ھ چاپ شد
طبع دوم
چاپ خانۂ گیلانی لاہور

فہرست محتویات جزءِ ھٰذا

دیباچۂ طبع ثانی

کچھ عرصہ سے مطلع سعدین باقساط شائع کی جا رہی ہے۔ اب مناسب معلوم ہوا کہ اس کے جزء اوّل کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے مفصّل دیباچہ انشاءاللہ کتاب کے ختم ہوتے پر شائع ہوگا۔ سردست ان سطور سے اس اڈیشن کے متعلق دو تین امور کو واضح کرنا مقصود ہے۔

حواشی میں جا بجا زبدۃ التواریخ حافظ ابرو سے بعض عبارتیں منقول ہیں، منقول عنہا ایک نہایت ناقص نسخہ ہے جو باڈلین لائبریری آکسفورڈ میں محفوظ ہے[1]۔ چونکہ مطلع کا یہ حصّہ زیادہ تر زبدۃ التواریخ پر مبنی ہے یہ ضروری معلوم ہوا کہ وہ عبارتیں جو مطلع کے مضمون کو واضح تر بنا دیتی تھیں یا جو صاحب مطلع نے حذف کر دیں مگر وہ بعض مفید اطلاعات پر شامل تھیں۔ ان کو باوجود خلل اور نقص کے بعینہا درج کر دیا جائے اُن سے پورا فائدہ تو اسی صورت میں حاصل ہو سکتا تھا۔ جب کہ وہ ہر طرح کے نقص سے خالی ہوتیں۔ مگر مغلوط نسخہ کی وجہ سے یہ میسّر نہ آسکا، تاہم وہ عبارتیں ایک حد تک مفید ہیں اور بہت سے مقامات پر ذرا غور کرنے سے ان کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔

کاتب نے نقل کرنے میں ایک غلط فہمی کی بنا پر بعض اعلام پر خط لگا دئے ہیں۔ ان کو کاپیوں میں کاٹنا دشوار تھا، ساری کتاب میں اس طریق کو

---

[1] اس کا نمبر ایلیٹ ۲۲۴ ہے

جاری کرنا ہی ممکن نہ تھا، اس لئے جہاں جہاں یہ خط لگے ہیں رہنے دئے گئے ہیں۔
متعدد احباب نے اس ضخیم کتاب کی تصحیح و ترتیب میں امداد دی، دوست گرامی داؤد خان شیرانی المتخلص باختر نے عزیزم محمود علی بی اے کی معیت میں پورے متن کو مختلف نسخوں سے مقابلہ کرنے میں امداد دی، اور مہینوں وہ دونو اور میں اس شغل میں مصروف رہے، ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے کتاب کی تین نہایت مفید فہرستیں تیار کیں یعنی فہرست اسماء رجال، فہرست اسماء امکنہ، اور فہرست اسماء کتب؛ اور بعض پروفوں کی تصحیح میں بھی امداد دی۔ ان سب اصحاب کی خدمت میں تہ دل سے ہدیہ تشکر و امتنان پیش کیا جاتا ہے۔

محمد شفیع

Mohammad Shafie of Lahore

محمد شفیع

دیباچۂ طبع اوّل

کئی برس سے راقم حروف کا ارادہ تھا کہ مطلع سعدین کا متن شائع کیا جائے، ۱۹۱۸ء میں کرائسٹ کالج کیمبرج کے کتاب خانہ میں اس کتاب کا ایک نفیس نسخہ اتفاق سے مجھے ملا۔ اس وقت اور مصروفیتیں مانع تھیں۔ اس لئے کچھ نہ ہوسکا۔ لاہور واپس آنے کے بعد پروفیسر میکلین سے۔ جو بعد میں کرائسٹ کالج کے ماسٹر ہوگئے۔ درخواست کی گئی کہ وہ نسخہ، مذکورہ کے روٹوگراف بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ انہوں نے کمال عنایت سے روٹو بھجوا دئے۔ اس کے بعد اور نسخوں کی تلاش ہوئی اور انڈیا آفس، اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے نسخے مستعار مل گئے، مرحوم استاذ براؤن اس وقت زندہ تھے۔ ایٹن کالج ان کی پرانی درسگاہ میں اس کتاب کے دو نسخے تھے، یہ دونو نسخے انکی سفارش سے میرے پاس آگئے۔ ان میں سے ایک بیکار سا تھا وہ واپس کیا گیا۔ دوسرا مقابلے کے لئے استعمال ہوا۔ اسی طرح مسٹر اے جی ایلس (سابق لائبریرین انڈیا آفس لائبریری) نے اپنا بے مثل نسخہ پروفیسر براؤن ہی کی تحریک سے مقابلہ کے لئے بھیجا اور وہ بھی زیر مقابلہ رہا۔ غرض متن نقل ہوکر مقابلہ کے بعد چھپنے کے لئے مرتب ہوا۔ مگر کتاب اتنی ضخیم تھی کہ اس کی طباعت کے لئے کوئی بندوبست نہ ہوسکا۔ اس لئے کتاب کو اٹھا کر رکھ دیا گیا کہ جب خدا کو منظور ہوگا اس کی اشاعت ہوگی، کئی برس کے بعد آج خیال آیا کہ متوکلاً علی اللہ اورینٹل کالج میگزین میں اس کی طباعت شروع کر دی جائے، اگرچہ کتاب ضخیم ہے اور دیر میں ختم ہوگی۔ مگر اگر توفیق رفیق ہوئی تو جس طرح طباعت شروع ہوئی اس طرح ختم بھی ہوجائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ،

مفصل دیباچہ تکمیل طباعت کے بعد لکھا جائے گا۔ بالفعل ناظرین کو کتاب سے روشناس کرنے کے لئے کچھ اجمالی حال کتاب اور مصنّف کا یُورپ[1] سے لے کر یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مطلع سعدین و مجمع بحرین ایران اور متصلہ ممالک کی تاریخ ہے جو ۷۰۴ھ سے ۸۷۵ھ کے واقعات پر شامل ہے، اس کا مصنّف کمال الدین عبدالرزاق بن اسحٰق سمرقندی ہے جو ۸۱۶ھ میں ہرات میں پیدا ہوا۔ مولانا (جلال الدین) اسحٰق اردوی شاہرخی میں قاضی اور امام تھے۔ مولانا اسحٰق کا انتقال ہوا تو ۸۴۱ھ میں عبدالرزاق نے جس کی عمر اس وقت ۲۵ برس کی تھی۔ مولانا عضدالدین کے رسالہ اسم و حرف کی شرح لکھ کر سلطان شاہرخ کے سامنے پیش کی اور شاہی ملازمت میں لے لیا گیا، ۸۴۵ھ میں شاہرخ نے اسے بادشاہ بیجانگر کے پاس سفیر بنا کر بھیجا، تین سال کے بعد وہ وہاں سے واپس آیا، ۸۵۰ھ میں اس کو گیلان میں سفارت ہی کی تقریب سے بھیجا گیا، اسی سال شاہرخ کا انتقال ہوا، اس کے بعد عبدالرزاق اس بادشاہ کے جانشینوں کے پاس یکے بعد دیگرے ملازم رہا، اور بالآخر سلطان ابوسعید کی ملازمت کے بعد وہ ۸۶۷ھ میں ہرات میں شاہرخ کی خانقاہ کا شیخ مقرر کیا گیا۔ اور ہرات ہی میں ۸۸۷ھ میں فوت ہُوا۔ مصنف نے تولیت خانقاہ ہی کے زمانہ میں (۸۷۲ھ سے ۸۷۵ھ تک کے عرصہ میں) مطلع سعدین تالیف کی۔

مطلع سعدین دو جلدیں ہے۔ پہلی جلد کا آغاز ابوسعید بہادر خاں کی ولادت سے ہوتا ہے جو ۷۰۴ھ میں ہُوئی اور اس جلد کا خاتمہ تیمور کی وفات اور خلیل سلطان کے جلوس پر ہوتا ہے، شاہ مذکور سمرقند میں تخت نشین ہوا۔ یہ دونو واقعات ۸۰۷ھ

---

[1] فہرست مخطوطات موزہ برطانیہ ص ۱۸۱ بعد،

کے ہیں، پس یہ جلد قریباً ایک صدی کے واقعات پر مشتمل ہے،

دوسری جلد کا آغاز شاہرخ کے جلوس سے ہوتا ہے۔ جو ۸۰۷ھ میں ہرات میں واقع ہوا۔ اس جلد کا خاتمہ ابوالغازی سلطان حسین کے جلوس ثانی پر ہوتا ہے جو صفر ۸۷۵ھ کا واقعہ ہے۔ یہ جلد مصنّف نے پہلے ۸۷۴ھ کے واقعات پر ختم کردی تھی مگر بعد میں اس کو صفر ۸۷۵ھ تک پہنچایا۔ پس یہ قریباً ۶۸ سال کی تاریخ ہے۔ اور بالفعل اسی دوسری جلد کا شائع کرنا ہمارے پیش نظر ہے۔

مؤلف کے اہم ترین مآخذ میں شہاب الدین عبداللہ بن لطف اللہ بن عبدالرشید الخوافی المدعو بحافظ ابرو (المتوفی ۸۳۳ھ) کی کتاب زبدۃ التواریخ ہے۔ کتاب کے اس حصہ میں جس کا مضمون زبدہ کے ساتھ مشترک ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولف زبدۃ التواریخ کی تلخیص کررہا ہے حتّٰی کہ اشعار و امثال و اقوال تک بھی اسی کتاب سے دے دیتا ہے۔ گو اس کے سامنے اس حصہ کے لئے بھی کچھ اور مواد ضرور تھا۔

ان تمام امور کے متعلق مفصل بحث انشاء اللہ العزیز ختم کتاب پر دیباچہ میں کی جائیگی سردست صرف مجمل اشارہ ان مطالب کی طرف مقصود ہے،

ذیل میں ان اختصارات کی تشریح دی جاتی ہے جو متن کے حواشی میں استعمال ہوئے ہیں۔

مطلع سعدین کے خطی نسخے

(۱) ک

یہ مطلع سعدین کا وہ کامل نسخہ ہے جو کرائسٹ کالج کیمبرج میں موجود ہے۔ اور مؤلف کے خود نوشتہ نسخہ سے منقول ہے۔ دیکھو ورق ۲۵۱ ب یعنی کتاب کی جلد اوّل کے آخر جہاں مصنّف نے لکھا ہے، وذلک صبح یوم الخمیس منتصف ربیع الاول سنہ احدی وسبعین وثمانمایہ حررہ مؤلفہ الفقیر الی الملک الخلاق عبدالرزاق بن اسحٰق السمرقندی

تاب اللہ علیہ توبۃ نصوحا بالنبی و آلہ الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، چند سال ہوئے اس نسخہ کا فوٹو میں نے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے لئے منگوایا تھا۔ متن اسی نسخہ پر مبنی ہے۔ اصل نسخہ کا خط باریک نستعلیق ہے۔ ورق ۵۲۸ ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۲ سطریں ہیں۔ دوسری جلد ورق ۲۵۲ ب سے شروع ہوتی ہے۔ جلد اول کے آخر میں منقولہ بالا عبارتِ مؤلف کے بعد کاتب نے لکھا ہے کہ کتابت جلد اول کی پنجشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۹۸۶ھ کو اور جلد ثانی کی ۲۷ ذوالحجہ ۹۸۹ھ کو ختم ہوئی۔ کاتب نے اپنا نام " ابن حسن محمد" دیا ہے۔ دوسری جلد کے خاتمہ پر اس محمد بن حسن نے اپنا نام نہیں لکھا، لیکن ایک کتاب کے کسی سابق مالک نے لکھا ہے :-

انتقلت الی مبایعۃ ثم وھبتھا لولدی، اس کے نیچے مہر ہے جس پر لکھا ہے: افوض امری الی اللہ عبدہ محمد یوسف ۱۲، سرورق پر لکھا ہے :- ھومالک الملک قدجعل ھذہ النسخۃ الشریفۃ من مستملکات اقل خلائق ابن معین الدین محمد بن نعمت اللہ الصومالی (؟)

(۲) آ

یہ نسخہ صرف جلد ثانی پر مشتمل اور مسٹر اے جی ایلس (سابق لائبریرین انڈیا آفس لائبریری) کے ذاتی کتاب خانہ کی ملکیت ہے، اس کی تاریخ کتابت رجب ۹۷۰ھ ہے اور کاتب کا نام حبیب اللہ بن حسام، کاتب نے لکھا ہے : نقلت من خط المولف؛ کئی اعتبار سے یہ مطلع کا بہترین نسخہ ہے جو میری نظر سے گذرا + مسٹر ایلس نے غایت درجہ مہربانی فرما کر یہ نسخہ مقابلے کی غرض سے میرے پاس بھیجا اور وہ چند ماہ تک میرے پاس زیر مقابلہ رہا۔ متن اس کا فی الجملہ ک سے مطابقت رکھتا ہے،

(۳) بآ

مطلع سعدین کی جلد دوم کا یہ نسخہ انڈیا آفس کی لائبریری میں ہے اور فہرست کتابخانۂ مذکور مرتبۂ ایتھ (Ethe) میں عمود ۸۳ پر نمبر ۱۹۳ کی ذیل میں اس کا حال دیا ہے، اوراق ۴۶۳، سطور ۱۹، تقطیع ۹ × ۷ انچ، مکتوب سطح ۷ × ۷ ۶۴ ، خط نستعلیق کتابت ۹۹۲ میں ختم ہوئی، یہ اور ذیل کا نسخہ انڈیا آفس کی عنایت سے مستعار ملا اور دونو مقابلہ کے لئے استعمال کئے گئے،

(۴) ببآ

یہ بھی جلد دوم کا نسخہ ہے، اور انڈیا آفس کے کتاب خانہ میں ہے۔ دیکھو فہرست ایتھ نمبر ۱۹۴، اوراق ۲۹۷، تقطیع کلاں (۱۵ × ۹ ۳/۴ انچ قریباً، جدول کے اندر کی سطح ۹ × ۵ انچ قریباً)، کاغذ زرافشان، پہلے دو صفحوں پر لوح اور کتاب میں پورے پورے صفحہ کی دس تصویریں، بعض مقامات سے یہ نسخہ ناقص ہے، اس کی تفصیل انشاء اللہ دیباچہ میں دی جائیگی، یہ نفیس نسخہ فولاد محمد بن یار محمد بخاری نے سنہ ۱۰۰۱ھ میں بخط نستعلیق لکھا،

یہ نسخہ بھی فی الجملہ کؔ سے مطابقت رکھتا ہے،

رسٓ

یہ نسخہ جلد دوم کا رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کی عنایت سے مقابلہ کے لئے ملا۔ اس کا مفصل حال ولیم مورلے (W. Morley.) کی فہرست مخطوطات تاریخیہ کے ص ۹۶ پر دیا ہے،

اوراق ۳۷۹، تقطیع ۱۰ ۳/۴ × ۶ ۱/۴ انچ، سطور ۲۳، خط نستعلیق، تاریخ کتابت ندارد، بظاہر بارھویں صدی میں لکھا گیا ہوگا،

اک

یہ ایڈن کالج لائبریری کا نسخہ جلد دوم ہی پر شامل ہے، تقطیع ۱۱×۸ ۱/۷ انچ (مکتوب سطح ۸ × ۷ ۱/۴ انچ)، سطور ۲۱، خط نستعلیق، تاریخ کتابت ندارد،

ق

مطلع سعدین کی اس جلد کے کچھ اجزا قاترمیر نے Notices et Extraits des mss. میں شائع کئے تھے اور ان کا ترجمہ بھی فرانسیسی میں کیا تھا اور شاہرخ کے بعض حالات زندگی بھی مطلع سے لے کر ملخصاً اسی جلد میں شائع کئے تھے اس نسخہ کی علامت حواشی میں قؔ ہے۔

اختصارات

ر ک = رجوع کنید

—— = ندارد

+ = افزوده است یا می افزاید،

فہرست منابع جن سے حواشی میں استفادہ کیا گیا

توضیح (۱) جن کتابوں کا مفصل پتہ حواشی میں درج ہے وہ اس فہرست میں شامل نہیں ہیں،

" (۲) فرہنگ الفاظ ترک و مغولی کے منابع کی فہرست فرہنگ کے شروع میں درج ہے،

" (۳) علامات و اختصارات راجع بہ نسخ خطی دیباچۂ طبع اول میں درج ہیں،

ابن عرب شاہ ، عجائب المقدور فی نوائب التیمور لابن عرب شاہ (طبع یورپ)

بابر نامہ ، طبع وقف خیری گیب

تاریخ سیستان ، مرتبہ ملک الشعراء بہار ، طہران ۱۳۱۴ھ

تاریخ مبارک غازانی ، از رشید الدین فضل اللہ ، طبع وقف خیری گیب ،

تعلیم و تربیت (مجلہ) شمارۂ ۱۱ و ۱۲ = سعدی نامہ ، طہران ۱۳۱۶ھ ،

جہانگشای جوینی ، طبع وقف خیری گیب ،

حبیب السیر ، بمبئی ۱۸۴۷ء

حدود العالم (ترجمہ) ، طبع وقف خیری گیب ،

خمسۂ نظامی ، بمبئی ، ۱۳۲۹ھ ،

دانشمندان آذربایجان ، تالیف محمد علی تربیت ، طہران ۱۳۱۴ھ ،

دستور الوزراء ، از خواندمیر ، طہران ۱۳۱۷ھ ،

دولت شاہ ، تذکرۃ الشعراء از امیر دولت شاہ ، بہ تصحیح استاذ براؤن ، لیڈن ۱۹۰۱ء ،

دیوان حافظ ، لکھنؤ ۱۳۰۱ھ ،

ذیل جامع التواریخ رشیدی ، از حافظ ابرو ، طہران ۱۳۱۷ھ ،

روضۃ الصفا، طبع بمبئی،

سفرنامۂ چین، اورینٹل کالج میگزین بابت نومبر ۱۹۳۰ء

شیراز نامہ، تصحیح بہمن کریمی طہران ۱۳۱۰ھ،

فارس نامہ ناصری، طہران ۱۱۱۳ھ،

قصائد ظہیر فاریابی، لکھنؤ ۱۸۸۰ء،

کلیات انوری، لکھنؤ ۱۲۹۶ھ،

کلیات خاقانی، لکھنؤ ۱۲۹۳ھ،

کلیات سعدی، بمبئی ۱۳۰۹ھ،

کلیات سلمان ساوجی، طبع آقا میرزا محمد ملک الکتاب،

معجم البلدان یاقوت، طبع لیپزک،

نزھہ (= نزہۃ القلوب)، از حمد اللہ مستوفی، طبع وقف خیری گیب،

یزدی (= ظفرنامۂ یزدی) بہ تصحیح مولوی الہداد، کلکتہ ۱۸۸۷-۸۸ء،

ارْوِن	The Army of the Indian Moghuls by William Irvine (London, 1903).
تاریخ مِلّت گُرجی	A History of the Georgian People by W.E.D. Allen (London, 1932).
ترکستان	Turkestan by E. Barthold (Gibb Trust Fund Publication).
زامباور	Manuel de Genealogie et de Chronologie pour l'Histoire de l'Islam by E. de Zambaur (Hanovre, 1927.)

سفرنامہ وامبیری یا سفرنامہ آسیای وسطی — Travels in Central Asia by Vambery (London, 1864.)

شارموای — Expédition de Timoûr-i-Lenk ou Tamerlan Contre Togtamiche Khân de l' Oulôus de Djoûtchy en 793 de l' Hegire par Charmoy

شجرات بادشاہان اسلام — The Muhammadan Dynasties by S Lane-Poole (London, 1894).

فہرست ریو — Rieu's Catalogue of the Persian Manuscripts in the British Museum (London, 1879).

لیسترینج — The Lands of the Eastern Caliphate by G. Le Strange (Cambridge, 1905).

لین پول = شجرات بادشاہان اسلام

ہوڈی والا — Studies in Indo-Muslim History by S. H. Hodivala (Bombay, 1939).

یول — Cathay and the Way Thither by H. Yule. Edition of 1866 in two Volumes.

فهرست مطالب کتاب مطلع سعدین

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

وَبِهٖ نَسْتَعِیْنُ

[ورق ۲۵۲ب]
فاتحهٔ کلام حمد و ثنای ملکِ علّامی باید که ثنای ستایش[1] از ضمیر منیرِ چون خورشید جهانگیر تا مدارج سپهر برین بر آید، و خاتمهٔ مقال شکر و سپاس ذوالجلالی[2] شاید که انتهاء[3] اعتلایش[4] از سکینهٔ سینه تا معارج سعود صعود نماید کهٔ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلیٰ وَ الْآخِرَةِ مالک الملکی تکرّم احسانهٗ که صدای خطبهٔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً برای اعزاز انسان فرازِ[5] منبر نُه پایهٔ سپهر بادار رسانید، و پادشاهی تعظّم سلطانهٗ که نقد دولت بشرت[6] را در دار الضرب عنایت بسکهٔ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ تمام عیار گردانید و لوای ارتقای انسان را بالشرف وَرَفَعْنَاهُ مَکَانًا عَلِیًّا برافراشت و پای عرش فرسای ایشان را بر سریر سلطنت وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلیٰ کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا[8] قاعدهٔ جلوس ارزانی داشت، الٰهی در داستانی که طوطی وحی پرداز و شاهباز سدره پرواز بزبان عجز و نیاز نغمهٔ لَا اُحْصِیْ سرایداز زمزمهٔ مرغان بی زبان جز اعتراف بقصور چه آید، و چه شاید و در میدانی که دست اقتدار شهسوار گردون گذار با وجود رفعت رایت لَوْلَاکَ ع

اِعلاء لوای مَاعَرَفْنَاکَ فرماید از عقدِ تحریرِ هر فقیر و از نظمِ تقریرِ هر حقیر چه بندد و چه کشاید ع[7] دانسته شد که هیچ ندانسته ایم ما* [ع]

وَالْعَجْزُ[9] عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ نظم[10]

---

[1] ک: ستایش، آ: ستائش، [2] آ: ذوالجلال، [3] رس: اسماء، [4] بب: اعلایش،

[5] رس: برفراز، [6] رس ——، [8] آ: خلقنا تفضیلاً [قرآن مجید ۱۷: ۷۲]

[7] آ ——، [9] ک: یعجز، [10] آ: بیت، رس: شعر،

دراوجی که خورشید لرزان بود کجا ذره را حدّ جولان بود

بیت

حدیث حمد[1] و دریای کبریای جلال چو شبنمیست که بر بحر میکشد رقمی

وصلات صلوات زاکیات و تحف تحیات طیبات نثار بارگاه ماه فلک جلالت، مهر سپهر رسالت، مهر ختم نبوت، دُرّ دُرج فتوت، سزاوار خلعت نامی[2] لولاک، شائستهٔ سریر انا ارسلناک، نور حدقهٔ بینا[3] ء مازاغ، نور حدیقهٔ بیناء ابلاغ **نظم**

چراغ افروز چشم اهل بینش طراز کارگاه آفرینش

سر بر عرش رانعلین او تاج امین وحی و صاحب سرّ معراج

سلطانی که در نهضت همایون سبحان الذی اسری براق برق سرعت تا آن مقام راند که

ع روح الامین بمنزل الا لَهُ[4] مقام

[ورق ۲۵۳] با همه احترام باز ماند **نظم**

ز سیر و سلوک تو جبریل واماند که با تو نیارد کسی همعنانی

و[5] عالیشانی که هنگام خلوت خاص حدیث اختصاص لی مع الله وقت[6] بر زبان اخلاص چنان گذراند[7] که ملک مقرب و نبیّ مرسل را در حریم احترامش مجال گنجایش نماند ع

ما از کجا و مدح و ثنای تو از کجا

بیت[8]

سیّد و سرور آفرینش علی الاطلاق شهسوار مضمار بعثت لاتمم[9] مکارم الاخلاق، المصطفی المجتبی ابوالقاسم

محمد کازل[10] تا ابد هرچه هست بآرایش نام او نقش بست

صلی الله علیه و[11] علی آله [و اصحابه] وسلّم

اما بعد چنین گوید حاوی این اوراق الفقیر الی الله الهادی عبدالرزاق بن[12]

---

[1] رس: حمدم، [2] آب: —، [3] آب: سای، [4] آ: الّقام، رس: ومقام — این اشاره است به قرآن مجید سوره ۳۷ (ص): ۱۶۴، [5] آب: دشعر، رس: بیت. [6] آب: —، [7] آب: کذرانید، [8] ک: لاتم، [9] ک آب: کزازل، [10] فقط در رس، [11] از روی کودبه در رس،

اسحق السمرقندی تاب[1] الله علیهما[2] که چون بتوفیق ملکِ قدیر قلم[3] تحریر از رقم تقریر
نصف اوّل کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین فراغت یافت اکنون شعشعهٔ آفتاب اندیشه
ازمشرقِ عنایتِ ملک علّام برافق اتمام[4] نصف دوم خواهد تافت و شروع در وقوع
احوال اولادِ امجادِ صاحب قران غفران مآل از محضِ موهبت ایزدِ متعال مامولست،
وهمچنین شرح وقایع ونشر بدایع سایر بلاد و دیار و اخبار ملوک نامدار و آثار حکّام
کامگار از فیضِ فضل ایزدِ متعال و لطفِ پروردگار مسئول، انّه خیرُ مامولٍ و اکرمُ مسئولٍ

ع بادا درین طریق ز توفیق یاوری!

تشبیب سخن و ترصیف تالیف

هوشمندِ سخن شناس عن[4] بی شبهت و التباس داند
که منشی بر کمال وَهُوَ الَّذِی اَنشَاَکُم بمقتضی وَرَفَعَ بَعضَکُم فَوقَ بَعضٍ دَرَجٰتٍ[5] درجات[6]
سخن را که طراز مآثر و اعزاز مردمی است در افراد گرامی آدمی بغایت متفاوت نهاده
ومراتب آن[7] مواهب متباعد فتاده[8]، چه بعضی سخنان را حکم اصوات حیوانات باشد
که هنگام عرض[9] حالات کیفیت[10] ما اتّفق صدور[11] می یابد و باز سخن را در رفعتِ منزلت
وعلوِ منقبت مرتبه ایست که قوّت بشری با وجود کمال قدرت سخنوری بآوردن
مثل آن وفا نمی نماید[11] وَلَوکَانَ بَعضُهُم لِبَعضٍ ظَهِیرًا ، واز جواهر خورشید تاب که
عنایتِ ملک وهّاب برارباب الباب فرو فرستاده و مطالع آفاق را از اشراق آن
نیّرِ عالم افروز روشنی داده گوهر سخن است اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَنزَلَ عَلٰی عَبدِهِ

[1] ک: طاب الله علیهما [2] آ: — ، [3] آ رس: — ، [4] ک: شبهه والتماس ،
[5] فقط ک: — ، [6] آ: این ، [7] آ رس: افتاده ، [8] آ آب رس: عروض ، [9] ک: کیفیت
[10] ب: صدوری ، [11] قرآن مجید ۱۷ (الاسری): ۹۰ ؛

الکتاب بیت

گر بُدی گوهری ورای سخن — آن فرود آمدی بجای سخن

و سخنِ جان پرور بسان روح ناطقه بقای ابدی یابد و چون شعاع آفتاب بر همه عالم تا ابد بل چراغ روح همین درون را فروغ بخشد و لمعهٔ خورشید در بیرون درخشد امّا نور سخن شمعی است که برون و درون را بشعلهٔ در گیرد که لمعان آن تا ابد فروزان باشد و هرگز نمیرد و عمرِ باقی سخن باشد که هم سخنور را حیات جاوید دهد و هم آنکس را که بسخن نام بَرَدَه زنده و باقی دارد نظم

باقی بذکر شاعر طوسی ست در جهان — ناموس کارنامهٔ کاووس و تهمتن

حسن کلام انوری ست اینکه میکند — تا این زمان حکایتِ احسان بوالحسن

وچون از جنسِ انس و معشرِ بشر اربابِ همم عالی که صاحب مکارم و معالی (۲۵۳ب) بوده اند همیشه اندیشهٔ بقاءِ ذکرِ ستوده فرموده اند از حضرت عزّت عزّ شانه بخضوع وخشوع این موهبت مسألت نموده اند علی ما ورد فی التنزیل حکایةً عن الخلیل وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ" واز نوع مکرّم بنی آدم انبیاء علیهم السلام وسلاطین معزّز و موقّر حضرت پروردگارند وحظّ اوفر ونصیبِ اوفی این دو طایفه مستوفی دارند و تفوّق تامّ و تصرّف عام بین الانام این دو زمرهٔ عالی مقام را حاصل است، وعمومِ تعلّقِ ایشان جمیع اشیا را شامل، چه انبیا از اسرار مُلک وملکوت خبر دهند وخلایق را بطریقِ عبادتِ خالق افسرِ سعادت بر سر نهند، وسلاطین باصابت رای واضاءت تیغ کشورکشای ظلمتِ ظلم فرونشانند، وآبِ

---

۱ رس: او ۲ آ: بلکه، رس: بلک، ۳ آب، ۴ آ رس: اوبرده، ۵ بب: قطعه، ۶ مراد از مجدالدین ابوالحسن عمرانی است، رک به قصاید انوری (لکهنؤ ۱۸۸۰ء) ص ۴۴، ۹۷، ۱۲۱، ۱۷۹، ۲۲۹، ۲۴۴، ۲۷۲، ۳۱۲، ۳۰۵، ۳۵۲، ۳۹۵ ؛ ۳۹۷، ۴۱۲ ببعد، ۵۸۶، ۶۰۴ ببعد، ۶۰۹ وغیرهاش الواضح ۷ که علیها، آ: علیه، ۸ آ: معزز ۹ آ: تمام،

عنایت که انبیا از چشمه سار هدایت بیرون آورده در جویبار عدالت جاری گردانند قطعه

مکن خیال که بی نورِ شمع شرعِ رُسل · بعقل خویش کسی ره برد بکوی نجات
اگر نه هیبت سلطان کند حمایت ملک · درین جهان ندهد کس نشانِ امن و ثبات

لاجرم سابقانِ مضمارِ سخن و ناقدانِ اسرارِ چرخِ کهن اخبار و آثارِ این دو طایفهٔ نامدار در تحتِ ضبط و قیدِ ربط آورده اند، و در بیان وارداتِ افعال و صادراتِ اقوال ایشان احوال و اوضاعِ جهانیان ظاهر می شود، و عالمیان را از ان فواید و منافع میرسد و آن صناعت فنی معتبر شده و بعلمِ تاریخ اشتهار یافته، و علماء دران فن بهر زبان در هر زمان بنظم و نثر مؤلفات ساخته و مصنّفات پرداخته اند، جزاهم الله [تعالی] خیر الجزاء، و چون این فقیر بر سَنَنِ سُنَنِ والدِ مرحوم مدّتی مدید ملازم مجلس همایون حضرت خاقان سعید معین السلطنة و الخلافة و الدنیا و الدین میرزا شاهرخ افاض الله علیه غفرانه بیبود و ذره وار در پرتو آفتاب فایض انوار جولان می نمود خواست که در نصفِ دوم کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین احوال حضرت مغفرت مآل و اولاد امجاد و اقرباء سلطنت انتما و حالات سایر وُلات و ولایات بیان کند و بموجب قضیهٔ مرضیه شکر المنعم واجب [ثنای مواهب] اکرام و دعاء مواهب انعام فی الجمله باتمام رساند، و احوال ایران و توران بل اکثرِ جهان تا این زمانِ فرخنده نشان اگر سعادت مساعدت نماید گفته آید، بنا برین معنی خاطر فاتر بترتیب و تهذیب و قایع اشتغال فرمود و ضمیر کسیر در تالیف و ترصیف بدایع آتش طبیعت و قادرا با وجودِ جمود اشتغال فرمود، اگر چه مناسب علو همت و ملایم

---

۱ بآ رس : وگرنه، ۲ نفقطک : ارادت، ۳ ازروی آ د بآ د رس،
۴ آ ب : فقیر حقیر، ۵ رس : الانوار ۶ ازروی آ بآ بب د رس،
۷ بآ رس ب، ۸ آ ک : ترتیب، ۹ آ : نمود و، بآ رس : نموده،
۱۰ آ : جمود و حمود، بآ : جمود و حمود، بب : جمود و خمود،

حدّت طبیعت آن بود که از حقایق علوم و دقایق معقول و مفهوم و انکشاف اسرار و استطلاع[1] انوار استفسار[2] نماید و میدان امتحان[3] را با فرسان اتقان[4] و ایقان بپاید[5] الّا انّ[6] تملکا ورائی[7] ولا یترکنی ورائی هذا* و چون غزال مشکین خال قلم در خیال این رقم نافه‌کشای شد و خامهٔ عنبرین شمامه در مشام این مرام عطرسای گشت زبان بدان[8] سان داد و راز دل چنان در میان نهاد که خضر آئین چون از چشمهٔ نوشین یعنی ظلمات دوات آب حیات بردارد اصل داستان و حکایت در لباس ساده‌تر در نظر [ورق ۲۵۴] مردم دیده وردر جلوه آرد تا زلال اصل مقال و خیال سحر [۲۵۴ و] حلال بواسطهٔ استعارات غریب و سبب تشبیهات و تشبیهات عجیب تیره و آشفته نشود، و اگرچه گاه‌گاه شاید که بلبل [طبع[9]] سخن‌ساز در هواء انشاء پرواز نماید و احیاناً در چمن دستان‌سرائی و انجمن سخن‌آرائی داستانها سازد و نواها سراید،

و چون در اثناء حکایات و انهاء واقعات بذکر اسامی نامی[10] شاه‌زادگان گرامی یعنی فرزندان جهانبان حضرت صاحبقران احتیاج میشود اگر هر نوبت زبان قلم شکرین رقم بفتح باب حلاوت القاب کامیاب گردد هر آینه موجب اطناب آید، قرار با خامهٔ گوهرنگار آنست که در مقام تعبیر از نام امیر کبیر یعنی[11] [ع] تیمور مؤیّد جهانگیر چنانچه در دفتر اوّل نقش پذیر شده[12] حضرت[13] صاحبقران نویسد، و هنگام احترام

---

[1] ک: استطلع
[2] با، بب، رس: استفسار و استخبار،
[3] با: —،
[4] فقط ک: اتفاق
[5] آ، رس: بنماید
[6] ک: مُلک،
[7] ک: ولایترکی الخ؛ بب: —، رس: لاتترکنی وراهی هذا، اک: لاتترکنی ورای هذا — "ان ملکا ورائی" بظاهر مأخوذ است از قرآن مجید ۱۸: ۷۸،
[8] ک: سان، آ: سان؛ با و رس و اک مثل متن،
[9] فقط ک: —،
[10] با، رس: —،
[11] از روی آ و با و بب؛
[12] فقط ک: شد،
[13] فقط آ: —،

نام پادشاهِ عالی مقام یعنی ع **شاه رخ** پادشاهِ دین پرور حضرت **خاقان سعید** نگارد، و هرگاه نام پادشاه سعید شهید[1] ع[2] یعنی جناب حضرت **سلطان ابوسعید** خواهد که بر زبان آورد[3] حضرت **خلافت پناهی** قائم مقام آن دارد، اگرچه بسیار افتند که اسامی نامی این[4] سلاطین بصریح مذکور شود و اسامی گرامی باقی شاهزادگان که هر یک آفتاب سپهرِ سلطنت و ماهِ آسمانِ مملکت بودند بنامِ مشهور مسطور خواهد شد **شعر**

تا فروغِ گوهرِ معنی به بیند چشمِ عقل — کلکِ دُرِّ نظم در سلکِ سخن زین سان کشید

امید بعنایت الٰہی مباهی است که تا از حروفِ معانی و ظروفِ مبانی بر عذارِ اخبار[5] و رخسارِ آثار رقمی باشد انوارِ اشراق این کتاب در مطالع و مشارق آفاق چون شعاعِ آفتاب فروغ بخشد و طلعتِ جهان افروزِ آن چون شعشعهٔ روز در اطرافِ عالم درخشد و جواهرِ مقاصد[6] بر حسبِ مصاعدِ همت[7] انتظام یابد و آفتابِ سعادت بر وفقِ ارادت بر طلعتِ ایّام تا ابد **شعر**[8]

تجلّی علی الآفاق اشراقُ نورِهٖ — وشمس الضحیٰ حلّت[9] رداءَ ظهورِهٖ[10]

ع[11] مقبولِ خاص و عامِ جهان باد[12] والسلام*

---

[1] فقط با —، [2] با رس —، [3] با ب رس: آرد، [4] با: آن،

[5] ک: اخیار، [6] با: مقصود، [7] با رس: مصاعد سمت، اک: مساعد سمت،

[8] بب —، [9] ک: جلّت، با رس مثل متن، [10] فقط ر: طهوره، [11] بب رس —،

[12] بب —،

ذکر جلوس حضرت خاقان سعید معین السلطنة والدنیا والدین میرزا شاهرخ بهادر بر سریر سلطنت

قال الله تعالی هُوَ الَّذِی جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ [۱] سزاوار خلافت حضرت باری وجهانداری وشایستهٔ سریر سلطنت وکامگاری سعادتمندی تواند بود که منظور علوّ همتش تقویت دین متین[۴] باشد ونصب عین[۵] ضمیر منیرش تمشیت احکام شرع[۶] سیّد المرسلین، آئینهٔ تیغ ظفر پیکرش چون بمصقلهٔ تائید الهی انجلا پذیرد در جام جهان نمای رای ممالک[۷] آرای او جز صورت نیکخواهی[۸] انطباع نگیرد، وتاج وتارک خلافت افسر سروری شاید که لمعان جواهر تابان آن با گوهر عالم افروز آفتاب همتاب آید زلال تیغ آبدارش رخسار گلزار عدل را سرخ روی دارد وغنچهٔ پیکان جوشن گذارش خار ظلم از سینهٔ مجروح هر دلخسته بیرون آرد، نهال آمال او چون در چمن اقبال بالا کشد سایهٔ عنایت بر سر سوختگان آفتاب عنا اندازد، وگلبن امید او چون غنچهٔ مراد بار آرد بنسیم جان پرور عدالت مشام ایّام معطر سازد، [و][۹] همگی همت بر افاضت خیرات واشاعت مبرّات صرف نماید ا وتمامی نهمت بر تعظیم سادات وعلما وتکریم[۱۰] مشایخ وصلحا بذل (۲۵۴ب) فرماید، ولله الحمد والمنّة که عنایت قادر مختار بمقتضی وَاللَّهُ یُؤْتِی مُلْکَهُ مَنْ یَشَاءُ ابواب سعادت بر روی ارباب دولت گشاده[۱۱] وارادت حضرت پروردگار

۱ با: —، ۲ ک: فی الارض، ا ار ک به قرآن مجید ۶:۱۶۵، ۳ فقط ک: —، ۴ با: مبین، ر س: متین، ۵ با ر س: العین، ۶ با: —، ۷ با: ملک، ۸ آ: نیکوخواهی، ۹ از روی با و ر س، ۱۰ آ: تکرّم، ۱۱ ک: م ر،

بموجب والله یؤیّد بنصره من یشاء عنانِ ممالک ایران و توران بقبضهٔ اقتدار کامگاری داد که در استحقاقِ تاجِ خلافت گواهش عدل است و در استعدادِ سریر[1] سلطنت حجّتش بذل، آفتاب[2] فضل او بر خشک و تر تابان و ابر احسان او بر بحر و بر باران، تا تختِ سلطنت بفرّ طلعتِ سلاطین فروغ یافته* آفتابی باین سعادت از اوجِ سپهر خلافت نتافته نظم

خاقان[3] اعظم کاسمان بوسد زمینش هر زمان * بر فرّ و فرقش[4]* فرقدان اعلام اعلا داشته
جمشید افریدون علم، اسکندر دارا حشم * ایران و توران بود کم[5]* شرقاً و غرباً داشته
خورشید طلعت ماه رخ خاقان عالم شاهرخ * بر راه او صد راه رُخ شاهانِ والا داشته

حضرت خاقان سعید معین الخلافة والسلطنة والدّنیا والدّین شاه رخ بهادر که خلف صدق حضرت صاحبقران قطب الدّولة والدّین امیر تیمور کورگان و قرّة العین آن شهنشاه عالم ستان بود سریر سلطنت جهان را بفرّ ذاتِ همایون صفات مشرّف ساخت، و آفتاب معدلت او سایهٔ سعادت بر سر جهانیان انداخت و آنحضرت ارکان دولت و اعیان حضرت را بعواطف پادشاهانه و عوارفِ* خسروانه اختصاص فرمود و همه را بغایاتِ عنایات خاطر جوئی نمود، و احکام همایون خبر مصحوبِ مردم دانشور باطرافِ ممالک بحر و بر در طیران آمد، و حکّامِ ولایات انقیادِ احکامِ جهان مطاع نموده شرایطِ اطاعت بظهور آوردند و عازمِ درگاهِ جهان پناه شده در سلکِ خدّام انتظام یافتند، و رقابِ سروران[6] جهان و سرهای سرفرازانِ دوران در طوق اطاعت و حلقهٔ عبودیّت آمد و خاکِ درگاهِ اشرف بوسه جای

---

[1] بآ: بسریر، [2] بآ رس ـــ، در ب فیض بجای فضل،

[3] رک به بیت خاقانی: خاقان اکبر کاسمان بوسد زمینش هر زمان * بر فرق قدش فرقدان سعد مُو فا ریخته،

[4] رس: فرقِ فرش، [5] آ: بوده کم، بآ: کم بُد،

[6] بآ ـــ،

صناد بد ایران و نوران شد و لبساطِ بارگاهِ همایون سجده گاه حکام عراق و خراسان گشت، و بلادِ خراسان تا سبستان و مازندران تا آبِ آموی[۱] بدستور زمان حضرت صاحبقران در قبضهٔ اقتدار نواب کامگار قرار یافت، و خطبه و سکّه بنام و القاب همایون زیب و زینت گرفت، و مواعیدِ عالمیان بوفا مقرون شد و امید جهانیان برحسب دلخواه برآمد،

بیت

آن وعده که اقبال همیداد وفا شد | وآن کار که ایام همیخواست برآمد

و این جلوس سعادت نشان در ماه مبارک رمضان در دار السلطنه هراة بخیر و خوبی وقوع یافت و اهل عالم از بشارت این جلوس بکرم تخصیص مقیمان ولایت خراسان انتظام عقود خلافت و استحکام خلودِ سلطنت بدعاء[۲] مسکنت مسألت نمودند و جهان ۱۰ در کنف امن و امان آرام گرفت نظم

روحانیان اندر نهان وردِ دعایش در دهان | تیغ جهانسوزش جهان برفرق اعدا داشته
کرّوبیان ازجاهِ او راضی برسم و راهِ او | پیوسته دو لتخواهِ او سر بر مصلّا داشته

ذکر توجّه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النهر و مرمّت فرمودن شهر هراة و دیگر وقایع و قضایا

(۲۵۵ ر) حضرت خاقان سعید خورشید وار بر سپهر سلطنتِ اقلیم چهارم برآمد و رایاتِ ظفر آیات تا اوج انجم برآمد و ضمیر آفتاب تاثیر بمناظم جهانگشائی و مراسم فرمان روائی التفات فرمود و عقود دولت در سلکِ سعادت انتظام یافت، در بن[۳] اثنا بمسامع

[۱] زبدة التواریخ: مازندران با توابع و مضافات از ری تا لب آب آمویه، [۲] ک: بدعاو، تصحیح قیاسی ہست، [۳] آ: ـــ،

جلال پیوست که میرزا خلیل سلطان دار السلطنهٔ سمرقند را مستقرّ دولت ساخته بارک عالی درآمد و خزائن عالم را در قبضهٔ تصرّف آورد، رای انور زاده الله اشراقاً[1] اقتضاء آن فرمود که پیش از انکه فتوری بقواعد سریر سلطنت حضرت صاحبقران راه یابد آفتاب عنایت حضرت خاقانی[2] بر آن مملکت تابد، امراء عظام امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان[3] و امیر علی[4] کوکلتاش و امیر خواجه راستی[5] را بضبط خراسانات[6] تعیین نمود، و رایات خورشید فرّ و اعلام ماه پیکر از دار السلطنهٔ هراة بجانب ماوراء النهر عزیمت فرمود، و از نقوز[7] رباط امیر عبد الصمد ولد امیر سیف الدین را[8] باحضار لشکرها بادغیس روان داشت، و خضر خواجه و شیخ حسن قوچین را بتفحّص اخبار سمرقند برگماشت، و در منزل درهٔ زنگی[9] امیر سعید[10] خواجه از طرف ماوراء النهر رسید و اخبار آن دیار بمحلّ عرض رسانید، و آنحضرت ارکان دولت را حاضر ساخته بموجب نصّ و شاورهم فی الامر قرعهٔ مشورت درمیان انداخت، و هر کس بقدر فراست و حسن کیاست در مهمات ملکی سخنی[11] که صلاح دولت در آن بود عرضه داشت می‌نمودند[12]، عاقبت رای ملک آرای بر آن قرار یافت که چون رایات همایون را بواسطهٔ عزیمت ماوراء النهر شاید[13] بُعد دیاری شود، بنا بر احتیاط شهر هراة را مرمّت و عمارت میباید کرد، و از ان زمان که حضرت صاحبقران فتح هراة فرمود[14] دروازها کنده و دیوارها رخنه شده[15] آن شهر[16]

---

[1] فقط ک: شرقا، [2] با بب رس: خاقان سعید،

[3] زبدة التواریخ ——، [4] آ: علیکا، با: علیکه،

[5] زبدة التواریخ: راتی، [6] با رس: خراسان،

[7] با: تعوز، بب: لقوز، رس: تقور، [8] بب ——،

[9] ک آ با: زنگی، رس: رنگی [10] زبده: سعید، [11] آ: سخن، [12] فقط بب: می‌نمود،

[13] رس: بابد توجه فرمود، [14] با: فرموده، [15] با: انداخته، [16] با رس ——،

خراب بود، فرمانِ عالی نفاذ یافت که امیر جلال الدین فیروزشاه، قبة الاسلام هراة را که امروز تختگاهِ سلاطین و مطلع خورشیدِ ارباب یقین و کعبۂ حاجات و قبلۂ مرادات گشت معمور سازد قطعه

گر کسی پرسد ز تو کز شهرها بهتر کدام ‌‌ گر جوابی راست خواهی گفت او را گو هری

این جهان امچو دریادان خراسان چون صدف ‌‌ در میانِ آن صدف شهر هری چون گوهری

و امیر فیروزشاه بهراة آمد در مدت اندک مرمّت باره و فصیل و دروب و مغافاتله بنوعی استحکام فرمود که مزیدی بران متصوّر نتواند بود، و بروج آن سر باوج کشید و خندقش بحضیض رسید، و با آنکه چند پادشاه بزرگ در بناء آن شهر سعی نموده اند و در عمارتِ آن غایتِ اهتمام بذل فرموده چنانچه این رباعی ازان خبر می دهد:

رباعی

لهراسپ نهاد است هری را بنیاد ‌‌ گشتاسپ در و بناء دیگر بنهاد

بهمن پس ازو عمارتی دیگر کرد ‌‌ اسکندر رومیش همه داد بداد

امّا عمارتی که تجدید یافت بسیار زیاده از عمارتِ سلاطین سابق است و برآنها فایق، و امیر شیخ خواجه بموجب حکم جهان مطاع متوجه ولایت طوس و مشهد مقدس و نسا و ابیورد و نشاپور و سبزوار شد که ازان حدود پرخبر بوده قلعۂ طوس را معمور گرداند، و موکبِ همایون از آب مرغاب گذشته بلنگر شیخ زاده بایزید رسید و در آن ۱ منزل امیرزاده سلطان حسین که در زمان واقعه حضرت صاحبقران (۲۵۶ ب)

---

۱ ک، جو، ۲ بآ: مقابله، این کلمه مکرر است بر ص ۱۲۲ س ۴، ۳ بآ رس: نبود، ۴ بآ ۔ ۵ کذا در ک و لو و روضات الجنات نسخۂ خطی کلیۂ پنجاب آ، اما در بآ و رس (نیز روضة الصفا خاتمه ص ۸۴ س ۱۲): بباد، ۶ در زبده در اینجا و هر موضع دیگر: سعید، ۸ بآ رس: طرفها و حدود، ۹ بآ رس: باشد و، ۱۰ لو: منگر، بآ: بلشکر، رس و زبدة التواریخ: بلنگر، ۱۱ رس: مازید، ۱۲ بآ: امیرزا، رس: مرزا،

در نواحی تاشکند از امراء برگشت (وشرح آن در جلد اوّل مفصّل گذشت[1]، از طرف ماوراء النهر آمد وحضرت خاقان سعید اورا نوازش فرمود[2]، ودر آن اثنا خضر خواجه و شیخ حسن قوچین که برای استخبار بطرف سمرقند رفته بودند بازآمدند وشرح جلوس آن مظهر کرم نصیر الدّوله والدّین میرزا خلیل سلطان بموقف عرض رسانیدند، وآنحضرت امیر حمزهٔ قتوقو[3] را برسالت[4] پیش میرزا خلیل سلطان فرستاد وبزبان رفق پیغام داد که پدر بزرگوار انار الله برهانه که جُنّهٔ نوابت[5] بود برحمت ایزدی پیوست، وتو مرا امروز بجای برادر وفرزند از جان شیرین[6] وروشنائی چشم گرامی تری، وهرچه ترا آرزو باشد از خزاین وممالک وعساکر دریغ نیست، اما کبر سن و[7]معرفت مقادیر حَشَم و دقایق رعایت عبید وخَدَم اصلی مبین[8] وحبلی متین است اگر بعضی امراء بسبب بُعد مسافت ومخافت فتنه وآفت در غَیبت ما اتفاق[9] کرده اند حالا مصلحت آنست که از سر بصیرت کامل پیش آئی[10] تا هرچه یراق باشد بر آن اتفاق نموده عمل نمائیم، ورایات ظفر آیات از اندخود گذشته بکنار جیحون رسید وبموجب فرموده پُل بستند، وامیر شاه ملک از جانب بخارا آمده احوال شاهزادگان نُور حدقهٔ سلطنت مغیث الدّین* میرزا الغ بیگ گورگان ونور حدیقهٔ مملکت غیاث[11] الدّین* میرزا ابراهیم سلطان بعرض[12] رسانید وموجب ارتیاح وسبب انشراح گشت، و[13] ایلچی میرزا خلیل سلطان رسید

---

[1] آ: گشت، [2] رہش: ودرین، [3] آ: مثل متن، آ: قتوقو، رش: قیونو، [4] آ رش: برسم رسالت، [5] ک ب: نواب، [6] آ: شیرین تر [7] رش: در، [8] آ: —، [9] آ، رہش: اتفاقی، [10] آ رہش: ما آیی، [11] آ رش: —، [12] رش: بعز عرض، [13] زبدة: وناگاه،

بعرضه داشت از قبل شاهزاده که بنده[۱] و دولتخواه واینئی[۲] * آن حضرتم وایل و الوس
بندگی حضرت در خراسان، یقین که آن ملک باز نخواهند گذاشت و این ولایت
را به بنده واینئی[۳] و نائی * (؟) تفویض خواهند فرمود، کدام بنده این شغل را از من
مستعدتر تواند بود؟ اگر ملتمس مبذول فرموده حقوق پدر فرزندی رعایت نمایند و
بدولت و سعادت معاودت فرمایند خزینه و مال فرستم و بهرچه اشارت نفاذ یابد
بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید درخواست قبول فرموده مراجعت نمود و امیر
شاه ملک را بطلب شاهزادگان به بخارا فرستاد، و امیرزاده[۴] سلطان حسین در حوالی اندخود
بی موجبی از اردوی اعلی فرار نمود، و از سمرقند خبر آمد که میرزا خلیل سلطان[۵] از سمرقند *
بیرون آمده بالشکر آراسته عازم کنار آب است و امرا که در بخارا بودند این خبر شنیده
بسبب مخالفت امیر رستم طغای[۶] بوقا * که داروغهٔ آنجا[۷] بود از بخارا بیرون آمدند و
در رکاب هر دو[۸] * شاهزادهٔ عالیجناب از آب گذشته باردوی همایون پیوستند و امیر
شیخ نورالدین نیز ملحق شده، و امیر عبدالصمد لشکرهای بادغیس را آورده ضمیمهٔ سپاه ظفر
پناه آمدند و حضرت خاقان سعید بدوکه[۹] آمده، خبر رسید که پیر[۱۰] علی تاز * از میرزا
خلیل سلطان جدا شده به بلخ آمد، آنحضرت امراء عظام امیر شیخ لقمان برلاس و
امیر جرکس و امیر یوسف خواجه را بآن جانب فرستاد و امیر شاه ملک که موجب فرموده

---

۱ بآ ـ ، ۲ کـ : آینئی ، آ : انی ، بآ : ذاتی ، رآس : درهی ،
۳ کـ : اینئی ونائی ، آ : نایی ، بآ : ونایی وآیی ، ببـ : اینئی ونابے ، رآس : بنائیبی ومنآبی ،
زبده آ (ورق ۱۰ اب) مثل متن ، ۴ بآ : میرزا ، رآس : مرزا ،
۵ بآ رآس ـ ، ۶ آ : طغاهوقا ، آ : طغای بوغا ، رآس : طغای لوغا ،
۷ بآ : آنجا ، رآس : انجا ، ۸ بآ ـ ، ۹ آ بآ رآس : بدوکه ، ببـ : بدوکه ،
۱۰ کـ : امیر علی تاز ، بآ : پرعلی تاز رآس : پیرعلی یاز ، آ مثل متن ،

پیش ازین بضبطِ کنارِ آب رفته بود* درین ولا عرضه داشت او رسید مضمون آنکه از طرف سمرقند* میرزا امیرک احمد و امیر شمس الدین عباس* و امیر ارغونشاه آمده اند، اگر آنحضرت عنایت فرموده امیر شیخ نور الدین را فرستند تا با ایشان (ورق ۲۵۶) (۲۵۶ الف)
سخن گویند حاکمند، حضرت خاقان سعید فرمود که امیر شمس الدین و امیر ارغونشاه پیش ما آیند تا شیخ نور الدین پیش فرزند خلیل سلطان رود* و بهرچه شرط و عهد کنند وفا کرده آید، امراء آن طرف آمده و امیر شیخ نور الدین رفته بخدمت میرزا خلیل سلطان رسید و بموقفت عرض رسانید که: امیر صاحبقران سریر سلطنت جهان را وداع فرمود و مملکت بسیار و خزاین بیشمار گذاشت اکنون فرزندان باید که در صداقتِ دوست و عداوتِ دشمن شرایط آقا و اینی نگاه دارند و بموجب فرمودهٔ وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ در جمیع امور ۱۰۱۰
عمل نموده در مدد یکدیگر سلسله وار طریق موافقت مسلوک دارند، و قطره کردار منعاقب هم شیوهٔ متابعت سپارند، و اگر عیاذاً باللّٰه نزغ الشیطان که انسان هر آینه ازان معصوم نتواند بود در راه آید جادهٔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کشاده باید چنانچه غباری بر آیینهٔ خاطر خطیر ننماید و در مقام مقاومتِ خصوم کنفسٍ واحدةٍ باشند تا اختلال باحوال ممالک راه نیابد و هر کس را خیال محال

---

۱ آ ب ر س: بکنار آب رفته بود که ضبط آن حدود نماید، ۲ با ر س ــــ،

۳ آ ر س: فرستد ۴ آ ب ر س: که، ۵ آ ب ر س: گویند،

۶ آ: را پیش .. .. .. فرستند، ر س: را فرستند پیش فرزند خلیل سلطان،

۷ ب: کنند، ۸ در زبدهٔ قائل مطالب مندرجه متن سلطان شاهرخ است و وی شیخ نور الدین را می گوید که آن بسر را خلیل سلطان برساند، ۹ ک: اینی، ۱۰ ک آ ب: نزغ، ۱۱ آ ب ر س ــــ،

۱۲ آ: باید، ر س: نامد ۱۳ ک: اخلال،

درضمیر نقش پذیر نشود، اگرمیانِ اخوان سُنّتِ رافت متبوع باشد وطریقِ عاطفت مسلوک آید عقدِ[1] الفت انتظام گیرد وکارِ موافقت التیام پذیرد، میباید که حضرتِ ما راقبلهٔ مرادات وکعبهٔ مرامات شناسد[2] تا دوستان مسرور ودشمنان مقهور گردند، ومملکت قراریابد ودولت پایدار ماند،

ودرین ولا امیر سلیمان شاه[3] که حضرت صاحبقران اورا هنگام مراجعت از یورش شام وروم درحدود ری گذاشته تا نواحی رستمدار[4] وفیروزکوه* بدو ارزانی داشته بود واوخبرِ واقعهٔ هائلهٔ آنحضرت شنیده واز صدمت وصولتِ معزّ الدین میرزا امیرانشاه[5] ترسیده وولایت بازگذاشته بخدمت حضرت خاقان سعید رسید وبتقبیلِ اناملِ شریف[6] فائض گشت *ومفتخر وسرافراز شده بمزید اعزاز از امراء کبار امتیاز یافت، وامیر پیر محمد شنکوم[7] که سرداری ولایت ساری بعهدهٔ دلاوری او بود چون از فرارِ امیر سلیمان شاه آگاه شد او نیز ساری را غارتیده[8] با یکهزار سوار بدار السلطنهٔ هراة آمد ویک روز توقف نموده روز دیگر* عازم اردوی اعلا شد وبسعی امیر سلیمان شاه وامیر جهان ملک که از عداوتِ دیرینه[9] کینهٔ او دردل داشتند وسخنان نالایم بعرض رسانیدند بیاساق رسید، وامیر شیخ نور الدین پیش میرزا خلیل سلطان درتمهید قواعدِ محبّتِ جانبین وتاکیدِ معاقدِ مؤدّتِ طرفین سعی بلیغ نمود، ومیرزا[10] خلیل سلطان متعهّد شد ومتقبّل گشت که هرچه حضرت[11] خاقان سعید فرماید بواجبی تقدیم نماید، وامیر شیخ نور الدین مراجعت نموده بموقف عرض رسانید که چنان مقرر شد که

---

[1] آ ـــ، [2] با: شناسند، [3] آ ـــ، [4] زبده ـــ،
[5] س: امیرانشاه، [6] آ: فیاض، [7] زبده مثل متن، آ: شتکوم، با: شتکم،
[8] با س ـــ، [9] آ: دیرینهٔ، [10] ک: امیرزا،
[11] با ـــ،

خانیکه بیگم را[۱] با بعضی خزائن پیش میرزا[۲] پیر محمد بن[۱] جهانگیر بجانب بلخ[۳] فرستند، و خزائن خاص شاه زادگان میرزا الغ بیگ گورگان و میرزا ابراهیم سلطان همچنان با خازنان و نوکران ایشان که در سمرقند مانده‌اند باردوی همایون روان دارند، و ممالک آن طرف جیحون میرزا خلیل سلطان را مسلّم باشد، حضرت خاقان سعید آنچه امیر شیخ نور الدین مصلحت دیده بود تجویز فرمود و ا[۴]میر شیخ نور الدین و امیر عبد الصمد و بکنه بخشی[۵] و الله داد خازن را تعیین نمود که از جیحون عبور نمایند و تمام مهمات[۶] سرانجام نموده | (۲۵۶ ب) باز آیند، و آنحضرت را عزیمت معاودت بدار السلطنه[*] هراة تصمیم یافت، و امیر سلیمان شاه عرضه داشت که تومان او در آن نزدیک از راه در آمده اند و اسپان لاغر دارند[۷] اگر فرمان شود چند روز در نواحی اندخود و شبرغان گذرانند، حضرت خاقان سعید ملتمس مبذول داشته فرمود که چون امرا که بآن طرف آب رفته اند باز آیند باتّفاق متوجه درگاه عالم پناه شوند، و پیش ازین نوکر امیر رشید[۸] خواجه از حدود خراسان آمده عرضه داشته بود که خواجه سلطان علی سبزواری سر از جادهٔ انقیاد پیچیده با جمعی سرداران اظهار زبردستی و گردن افرازی میکند، و درین ولا امیر مضراب از جانب هراة آمده بود، فرمان همایون شد که امیر مشار الیه بمدد امیر سیّد خواجه متوجه سبزوار گشته دران دیار دیّار نماند، و رایات نصرت آیات ع بفال فرّخ و روز خجسته سوی هراة عنان جهانگشای منعطف ساخت، و بیست و ششم ذی قعده نزول اجلال[۹] فرمود،

---

۱ آب، ۲ ک ب، از روی آ و ب نوشته شد، در ب "میرزا جهانگیر" نوشته است بجای جهانگیر

۳ زبده: کابل (بجای بلخ) ۴ با آ ب س ــ،

۵ فقط ک: بخش، ۶ ک: دارد، ۷ زبده: سعید،

۸ آ ب: جلال،

ذکر یاغی شدن خواجه سلطان علی سبزواری

در وقتی که امیر سید خواجه بعمارت قلعهٔ طوس مشغول بود خبر آمد که خواجه علی پسر خواجه مسعود سبزواری حقوق نعمت حضرت صاحبقران فراموش کرده با جمعی سربداران به پشتی مشتی ارذال دست تصرف باطراف ولایت دراز کرده مملکت موروث ملک خود میداند، امیر سید خواجه علی الفور باسپاهی که ملازم داشت عزیمت نمود و در شهر ذی قعدهٔ* بموسم بهار که سبزه و ریاحین بفر فروردین سر بر آورده بودند در مرغزار رادکان فرود آمد، و سرعان باحضار لشکرهاء اطراف قهستان و طوس و مشهد مقدس و ابیورد و نسا و بازر دوانید، و امیر مضراب رسیده هر دو امیر باتفاق شش صد سوار نامدار بسبیل منغلای بجانب سبزوار فرستادند، و خواجه علی خبر یافته دویست سوار مسلح باستقبال ترکان روان کرد و در نواحی بحرآباد هر دو فریق بهم رسیده، ترکان شش قشون بودند و سبزواریان یک قشون، حمله کرده بر قول ترکان زدند و آتش حرب بالا گرفته نائرهٔ قتال و جدال التهاب و اشتعال داشت، سبزواریان کهنه گرگان جنگها دیده و کارآزموده بودند اکثر ترکان را بقتل آوردند و سر کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ بظهور پیوست بیت

نه یکسان بگردد سپهر بلند   گهی شاد دارد گهی مستمند

---

۱ زبده : سعید ، ۲ با رس — ، ۳ آ با رس : سلطان علی سبزواری ، بب : سلطان علی ، ۴ ک ب : ارزال ، ۵ با بب رس — ، ۶ ک ب آ ، اوکان ، با بب رس مثل متن ، ۷ آ با : یازر ، بب : یارز ، رس : باور ، اما رک به نزهة القلوب ۱۵۹ ، ۸ با : وامیر سید (بجای رسیده) ، رس : وسید خواجه ،

چون امیر سید[1] خواجه آگاه شد کمر انتقام بسته فی[2] الحال* سوار گشت و بتعجیل تمام ایلغار
کرده با دو هزار سوار بآن موضع رسید، در میدان محاربه تن هایی سر دید و از آن[3] بی باکان
کسی را نیافت، و از آنجا متوجه جاجرم گشته، جمعی بی عاقبتان بجنگ پیش آمدند و سپاهیان
زخم دار شدند[4]، امیر سید خواجه را دو زخم رسید اما اظهار نکرد و با آنکه[5]* چند روز فتیله و
مرهم می نهادند، هیچ یک از مقربان نیز آگاه نشد[6] و قلعهٔ آنرا بدو سه روز نقب زده چون
خانهٔ زنبور مشبک ساختند و در و دیوار انداخته قتل بافراط واقع شد، و از آنجا عازم
فریومد گشته[7] و مردم آنجا نیز پناه بقلعه برده جنگهاء سخت کردند، امیر سید خواجه فرمود
که باغات و درختان ایشان را برکنند[8] مردم فریومد[9] سادات و علماء را شفیع ساخته
امیر سید خواجه از گناه ایشان درگذشت و بساوری قناعت نموده متوجه مزینان شد
و قلعهٔ ایشانرا مسخر ساخته عزیمت سبزوار نمود [ورق ۲۵۷] و در ظاهر سبزوار (۲۵۷ ر)
فرمود* که لشکر گرد خود جر کنده هر روز از صباح تا شام در هر دروازه صدای نقارهٔ
جنگ بلند آوازه بود، و شبها پاس داشته، ده روز برین گذشت، ناگاه خبر آمد که پیرک[10]
پادشاه از مازندران[11] بولایت جوین[12] در آمد امیر سید خواجه سبزوار را گذاشته متوجه
پیرک بادشاه شد، و خواجه سلطان علی نیز از سبزوار بیرون آمده به پیرک پیوست،
و از طرفین صفها راست شد، امیر سید خواجه در قول و امیر مضراب در میمنه و یوزبوقا

---

۱ زبده: سعید، ۲ آ: سـ، ۳ آ: از (بجای ازان)
۴ ک آ با ب ر س: شده، ۵ ک: بانکه، آ با ب ر س: بانکه،
۶ ک: نشدند، آ ب: مثل متن، ۷ آ: گشتند،
۸ با ر س: کنند، ۹ با ب، ۱۰ جمیع نسخ: پرک،
۱۱ آ: ولایت مازندران ۱۲ فقط ک: خوین، زبده، جوین،

و شیخ سلطان و ابابکر در میسره، و[۱] [از آن طرف] پیرک پادشاه در قلب و خواجه سلطان علی بر میمنه و جمعی مازندرانیان بر میسره مقرر شد، و از جوانب جنگ پیش بردند، میمنهٔ پیرک پادشاه بقوت خواجه سلطان علی میسرهٔ امیر سید[۲] خواجه را برداشت و میمنهٔ امیر سید خواجه بزور بازوی کامیاب[۳] امیر مضراب بیت

تهمتنی که بروز وغا توان گفتن — که از زمین و زمان سرکشد باستقلال

میسرهٔ پیرک پادشاه را برداشته از پس قولِ او در آمد، پیرک پادشاه که آثار مردانگی اظهار میکرد روی از صف کارزار برتافت بیت

چه گفت آن سپهدار نیکو سخن — که با بددلی پادشاهی مکن

خواجه سلطان علی چون خبر فرار پیرک پادشاه یافت در عقب گریختگان شتافت و لشکر منصور غنیمت گرفته، امیر سید خواجه د[۴]ور روز در قفای ایشان رفت و بسیاری[۵] را بقتل آورد* و بجانب سبزوار باز آمد،

ذکر احوال میرزا[۶] امیرانشاه[۷] گورگان و فرزندان [او][۸] امیرزاده ابابکر و میرزا عمر

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم و شام ممالک عراق عرب[۹] آذربایجان[۱۰] و اران و موغان و گرجستانات و شروانات را بامیرزا امیرانشاه و فرزندانش

---

۱ ازروی با ب و رس، ۲ زبده: سعید، ۳ با رس —،
۴ ک ت: ور، تصحیح ازروی زبده و با و بب و رس، ۵ ت: بسیار قتل کرد، با: قتل بسیار کرده، ۶ با: امیرزا، ۷ با بب رس: میرانشاه (بهر موضع) ۸ فقط ک —،
۹ با رس اک: گرجستان، ۱۰ فقط با: جهانشاه،

میرزا[۱] ابابکر و میرزا عمر ارزانی داشته بود، چنانچه سبق ذکر یافت و در مجلد اوّل پرتوِ اندیشه بر آن تافت، و میرزا عمر هرچند خوردتر بود در یرلیغ چنان نوشته بودند که در جانقی و امور کلیه پیش او جمع آیند و از صواب دید او تجاوز ننمایند، و او خود را از روی حکم بر پدر و برادر فایق میدانست، و آن زمستان در قراباغ قشلاق فرموده بهار[۲] عازمِ ییلاقِ الاطاق گشت، و امیر شیخ ابراهیم شروانی و امرا اطراف خدمتها بعرض میرسانیدند، و میرزا ابابکر با وجود کبرِ سن انقیادِ حکم حضرت صاحبقرانی نموده پدر را در ولایت دیار بکر گذاشت و مصاحب والده اش خانیکه[۳] پیش میرزا عمر آمد و شرایطِ تعظیم و مراسم پیشکش بجای آورد و اجازت خواسته بدیار بکر رفت، و همچنین امیر شیخ ابراهیم و امراء اطراف اجازت یافتند، و میرزا عمر امیر جهانشاه جاکو را که ملازم بود[۴] از راه گوکچه تنگیز بجانب قراباغ فرستاده متوجه دارالملک تبریز شد، مردم نخچوان از جمعی مفسدان که قلعهٔ آلنجق را پناه ساخته خرابی میکردند شکایت نمودند، و حضرت صاحبقران در وقت تفویض آذربایجان بمیرزا عمر فرموده[۵] که قلعهٔ آلنجق را خراب کند، میرزا عمر پیش امیر جهانشاه فرستاد که قلعه را ویران سازد و در حدود[۶] اقره شکارکنان میرفت تا در [دوم[۷]] ربیع الآخر[۸] یکشنبه غازان نزول فرمود | اکابر تبریز استقبال نموده همه را بتشریفاتِ فاخره مستظهر گردانید، و چند روز در تبریز گذرانیده اوایلِ فصلِ خزان از راه پشکین و اهر[۹] (۲۵۸ ب)

---

[۱] ق: امیرزاده، [۲] ب ب —، [۳] فقط ق: خانیکه،

[۴] با رس: ملازم او، [۵] ک رس: فرموده بود،

[۶] زبده: قرادره خوی، با: اقره، اک: درفرات، بب مثل متن،

[۷] ازروی آ و زبده، [۸] فقط با: الاول،

[۹] ک: ابهر، تصحیح ازروی زبده و با و رس،

ع عازمِ قشلاقِ قراباغ شد

ودر حدود اهر[1] با آنکه اوّل خریف بود سه روز برف و باران و صاعقه چنان قوی شد که مجالِ حرکت نماند، و بیست و دوم جمادی الاولی بقراباغ در یورت ده عمران شاد[2] زوانِ عظمت ارتفاع یافت، و امیر شیخ ابراهیم از جانبِ شروان آمده چند نقوز اسپ واستر و شتر و غلامان و جانوران و اجناس برسم پیشکش بعرض رسانید، و اجازت یافته بمملکت خود باز رفت، و میرزا عمر آن زمستان بعیش گذرانیده، آخرِ سال خبر آمد که حضرت صاحبقرانی جهانِ فانی را وداع فرمود،

ذکرِ عصیانِ امیر جهانشاهِ جاکو و کشته شدنِ او

چون خبر واقع محقق شد جمعی مفسدان امیر جهانشاه را بر [آن][3] برداشتند که چند نوکرِ معتبر میرزا عمر[4] را از میان بر می باید داشت تا اختیارِ تمام مارا باشد، و امیر جهانشاه اکثر ایام بشربِ مدام گذرانیدی و هشیاری او عین مستی بودی بسخنانِ مفسدان فریفته شد، صباح بیست و دوم رمضان بدرگاه راند و مولانا قطب الدّین اوبهی را که راهِ نیابت داشت و امیر داراب قوچی و شیخ محمد نواچی و عبدالخالق پسر تیمور سکورچی[5] را بقتل آورده عازم سراپرده شد، میرزا عمر دل از جای نبرده پای ثبات بفشرد، و ایناقان و خانه بچگان را جیبا پوشانیده[6] سوار شدند و هر ساعت مدد زیادت میشد، جهانشاه رو براه گریز آورد و امرا عمر[7] تا بابان

[1] ک: ابهر، تصحیح از روی زبده و با و رس، [2] از روی زبده با بب ورس، [3] ک و زبده: امیرزاده
[4] کذا در ک و زبده، بب: شکرجی، اک: شکورجی، [5] فقط ک: پوشیده، عبارت زبده: فرمود تا ایناقان و خانه بچگان و یساولان که حاضر رکاب بودند جیبا پوشیده سوار شدند،
[6] زبده: امراء میرزاده عمر امیر عمر،

و بابا حاجی و برادرش پسرانِ امیر شیخ محمد تواچی مقتول و امیر عبدالرزاق و الیشن تیمور* یساول و عاشق در عقبِ جهانشاهِ گمراه رفته بمازهٔ عصر او را بچنگ گرفتند، و بابا حاجی پسر شیخ محمد مقتول را جمعی اغرا[2] کردند تا او را بموجبِ قصاص بقتل رسانید، و امیرزاعمر خبر یافته سرزنش نمود امّا چاره نبود، و دربارهٔ فرزندانِ او بخلافِ گمانِ مردم مرحمت فرمود و اموال او و جمعی که با او موافق بودند قریب دو هزار تومان بعضی بدیوان گرفته باقی بتاراج رفت[3]، و میرزاعمر از یورتِ قشلاق کوچ کرده و از آب ارس گذشته روز عید رمضان در ظاهر نهر برلاس بقریهٔ نعمت آباد نزول فرمود و طوی بعظمت کرده از آنجا باوجان آمد، و خبر رسید که میرزا ابابکر باغلبهٔ تمام و لشکر و احتشام[5] از عراق[7] متوجه شده به پیش یرماق[8] رسید و جهت قتل امیر جهانشاه سرِ مخالفت دارد، میرزاعمر چهل و هفت قشون مکمّل، هر قشون پانصد سوار غیر پنجهزار[9] اغرق قول عرض کرد، درین اثنا امیر حسین[10] برلاس از پیشِ میرزا ابابکر آمده عرضه داشت که او بر جادهٔ اطاعت مستقیم است، میرزا عمر امیر حسین[11] را بانعام و اکرام مخصوص گردانید و فرمود که خیمهٔ نُه پایه که پیش ازین ترتیب نموده بود[12] در اوجان زدند و عازم سلطانیه شد، و روز بروز امراء اطراف آمده غلبه و ازدحام تمام بهم رسید و در زنجانه رود که سرحدِ عراقِ عجم است امیر سونجک و امیر دو لتخواجه اناق از جانب میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر

---

[1] زبده: انتشر
[2] آ، رس: اغوا،
[3] آ: گرفت، زبده مثل متن،
[4] آ، قربان، زبده مثل متن،
[5] ک و زبده: احتشام،
[6] رس آ ب مثل متن،
[7] آ ب رس و زبده: عراق عرب،
[8] ک: براق، آ: یراق،
[9] بعدش آ +: سوار،
[10] زبده: میر حسین،
[11] ک: حسن،
[12] ب: —،

رسیده عرضه داشت نمودند که میرزا ابابکر در مقام انقیاد است، میرزا عمر بیست و دوم شوّال در قرقوق[1] سلطانیه نزول کرده فرمود که خندق کنند، میرزا ابابکر لشکر گذاشته با معدودی[2] پیش آمد [ورق ۲۵۸] میرزا عمر در باب گرفتن او مشورت کرده، امیر[3] زاده عمر تابان و جمعی منع کردند و سایر امراء موافقت نمودند و میرزا ابابکر بی تأمّل باردوی درآمد، رسیدن و گرفتن یکی بود، و نوکران او را غارت کرده او را بقلعهٔ[4] سلطانیه محبوس داشتند، و فرمان شد که امیر حسین[5] برلاس اغروق و خواتین و احشام او را در گوزل[6] درهٔ سلطانیه مضبوط دارد، و میرزا عمر اوائل ذی قعده بطرف درگجین[7] و همدان رفته تا آخر ذی الحجّه آنجا بود و اکابر ساوه و قم و لرستان و کردستان پیشکشها بعرض رسانیدند[8]* و بعنایات مخصوص شدند، و میرزا امیرانشاه[9] چون خبر گرفتاری میرزا ابابکر شنید متوهّم شده عازم دار الامان خراسان[10] شد و بحدود کالبوش[11] آمده چند روز آنجا[12] بود* در آن وقت که امیر سیّد[13] خواجه بدفع سلطان علی اشتغال داشت،

---

[1] آ: غرق، ر س: قرق، (زبده: لعروق بجای درقروق)، [2] بعدش در ل ر س +: چند، [3] آ ب ر س: امیر، [4] ل: درقلعهٔ، [5] ک: حسن، آ ل: مثل متن، زبده: میرحسین، [6] زبده: کورل، [7] آ ر س: درکزین، ب: کجین، [8] ل: رسانیده، [9] ل ر س ب: میرانشاه، [10] آ ر س: هرات، [11] ب زبده: کالپوش، ل: کالبدش، [12] زبده: دران مرغزار توقف نمود، [13] زبده: سعیدخواجه بن شیخ علی بهادر،

ذکر فرزندان میرزا عمر شیخ - میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر و میرزا بایقرا[۱]

چون خبر واقعهٔ حضرت صاحبقران بممالک فارس رسید میرزا پیر محمد که ارشد اولادِ مرحوم میرزا عمر شیخ بود بر دار الملک شیراز استیلا داشت و برادرش میرزا رستم در اصفهان، و برادر دیگر میرزا اسکندر[۲] در همدان بود، میرزا پیر محمد امراء خود را مثل لطف الله بن شیخ بابا تیمور[۳] بن آقبوقا[۴] و امیر نیکوسیرت جلبانشاه[۵] برلاس وغیرهما جمع آورده از هر کس مشورت طلبید، بعضی گفتند تبقلید امیر[۶] محمد مظفر منشور مملکت از خلفاء بنی عباس که در مصر ند آورده تغییر یاساقِ مغول نماییم، و جمعی گفتند متابعتِ میرزا عمر کنیم، و فوجی بر آن بودند که میرزا امیر[۷] انشاه را پادشاه گوییم، میرزا پیر محمد که اعقلِ زمانه بود فسادِ آن رایها با امراء نمود و گفت حضرت صاحبقران در حالِ حیوة والدهٔ مارا ملکت آغا بحضرت خاقان سعید[۸] داد، و ما را باو باز بست، و یورت بزرگ باو میرسد،

[۱] تفصیل اسماء فرزندان میرزا عمر شیخ را در عنوان این فصل در زبده ندارد، [۲] کذا در نسخ مطلع، اما نام میرزا بایقرا درین فصل مذکور نیست، بلاخمن در نسب نامهٔ آل تیمور در آخر ترجمه آئین اکبری، [۳] امیرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر را در زمرهٔ ابناء میرزا بایقرا ابن میرزا عمر شیخ شمرده است، [۳] ک زبده: بن باباتیمور، آ مثل متن، ا ک: باسیان تیمور، یزدی ۱: ۶۵: بیان تیمور [۴] زبده: آقبوغا، ر س د یا: اقبوقا، ب ت. اقنوقا، [۵] آ: حلپانشاه، ب ت: جلپانشاه با ر س، ملبانشاه، زبده مثل متن، [۶] زبده: ابنای [۷] فقط اک: امیر اسکندر [۸] زبده: والدهٔ ما را بامیرزادهٔ اعظم اعدل جوان بخت امیرزاده شاهرخ بهادر.

مناسب آنکه اورا آغا والغ دانسته در صدرِ سکّه وعنوانِ خطبه نامِ آنحضرت را یاد کنیم وچون سلامت در ذاتِ مبارکِ اوهست شاید بهمین قدر راضی شده زیادت متعرض نشود، مجموع امرا وارکان دولت آفرین کرده رای برین قرار یافت، وایلچی مقرر ساخته مکتوبی نوشت، مضمون آنکه: این بنده بندگی آن درگاه نقشِ صحیفهٔ دل وعنوانِ نامهٔ جان دارد، وتا رمقی از حیوة باقی باشد سر از فرمان نخواهد تافت، ودر متابعت ومطاوعت خواهد کوشید، ودر خلالِ عرضِ احوال بیت شاه نامه را برین[1] منوال ارسال نموده بود* که

همه بندگانیم شهرخ پرست   من ورستم اسکندر وهر که هست

ودر ممالک سکّه وخطبه بنام والقابِ آنحضرت کرده، رؤسِ منابر ووجوهِ دنانیر بلقب شاه رخی آراسته دارد وبا برادران باخلاصِ تمام گوش هوش بر راه نهاده تا از بارگاهِ اعلی اعلاه[2] الله تعالی چه مثال فرستند تا در امتثالِ آن غایتِ جهد بذل کند، وچون قاصد رسید وعرض حال رسانید حضرت خاقان سعید فرستاده را معزز ومکرّم داشته فرمود که ازان فرزند در عالم[3] عزیزتر که خواهد بود وبحمد الله[4] که خاطر از مهمّات آن طرف بکلّی جمع شد، چه در مصالحِ ممالک بوجهی قیام خواهد نمود که موجب فراغت خاطر خطیر تواند بود، وهر چند آن فرزند ارجمند | بعدل و (۲۵۸ب)
انصاف ومحاسنِ اوصاف چنان آراسته است که از مواعظ ونصایح مستغنی است امّا باید که رعایای ممالک[5] که بدیوان آن فرزند اختصاص دارند در حرزِ حمایت الشفقة علی خلق الله داشته بذلِ عاطفت دربارهٔ برایا وسیلهٔ تحصیلِ رضای حق تعالی شناسد که الخلق عیال الله فاحبّهم الیه ابرّهم[6] بعیاله وحسنِ معاشِ پدرِ مرحوم بزرگوارِ خود را در آن ممالک مجدّد ومؤکّد گرداند که الولد الحرّ

1. زبده: منخول کردانید، 2. ک: اعلی، آ و زبده مثل متن، 3. با، بب، رس: همه عالم
4. ک: بحمد لله 5. آ و زبده: ممالکی 6. نسخ مطلع: فابرهم، تصحیح از روی زبده،

یقتدی بآبائه الغرّ تا ذکر آن بر صحائف روزگار مؤبّد و اثر آن بر صفحاتِ لیل و نهار مخلّد ماند،

و از جانب کرمان از پیش امیر ایدکو برلاس نیز [قاصدی] آمده همین معنی بعرض رسانید که در ممالک کرمان خطبه و سکّه بنام آنحضرت تزیینِ منابر و صُوَرِ نقود گردانید، [و] تنکجات مسکوکِ شاه رخی آورد، حضرت خاقان سعید ایلچیانرا انعام و اکرام فرموده بازگردانید،

و چون فرستادهٔ بشیراز بازرفت و شرح اکرام و اعزاز بازگفت میرزا پیر محمد بضبطِ مهّماتِ ملکی قیام نموده محمد سربدار و امیر تیمور ملک را بدار العبادهٔ یزد فرستاد و بجهت داروغگی یزد عبد الرحمن ایلچیکدائی و داروغهٔ ابرقوه سلطان محمود خلعتها فرستاده بدار الملک شیراز طلبید، و ایشان سمعاً و طاعةً گفته کلیدِ دروازها و اختیارِ خزائن و دفاتر بفرستادگان دادند، و پیشکشهای سنگین یراق کرده عازمِ شیراز شدند، و امیرزا پیر محمد دربارهٔ ایشان عنایت بسیار کرده داخلِ امراء بزرگ ساخت، و حکم فرمود که مجموع کهنه سپاهیانِ فارس و عراق که در خرقه و بهر حرفه در ولایات متفرّق بودند جمع کرده داخلِ دفتر و مرسوم سازند و مال و متوجّهاتِ آن سال را در وجهِ علوفهٔ لشکر قدیم و جدید مبذول داشت، و منصبِ وزارت را بخواجهٔ نیکو سیرت رکن الدین محمد تفویض فرمود، مشار الیه وظیفهٔ کفایت و رعایتِ رعیّت بجای آورده قانون مالِ مملکت را بدستور قدیم جمع بست و امناء

---

۱ ک ت: بلعیدی، ۲ ک ت آ ـــ ، ازردی با نوشته شد، زبده: امیرزاده پیر محمد نوکر امیرزاده او کو از کرمان رسید، ۳ ک ت: رسانیدند، آ: رسانند، ۴ زبده: گردانیده اند و برسم بیلاک ولشانی تنکجات، ۵ الچیکدائی، آ: الچیکدا بیے، بب: الچیکدای، ۶ آ با بب: میرزا، رس: مرزا، ۷ زبده: بعضی در حرفه (خرقه) وجمعی بهر خرقه (حرفه)، ۸ با رس: ولایت، ۹ زبده: مال و ۱۰ زبده: ابواب المال قدیم ۱۱ زبده: بهر ملوک (بلوک)، را در عهدهٔ متصرفی امین و اهتمام مستوفی صاحب تمکین تعیین فرمود،

بولایات فرستاد*، و میرزا پیر محمد چند نوبت ایلچی بجانب کرمان روان داشت
و باپلی دعوت کرده، امیر ایدکو آن سخنان ناشنیده انگاشت ع
آمد شد ایلچیان بجایی نرسید

و میرزا رستم از جانب اصفهان آمده میرزا پیر محمد او را نیک[۱] دید و دو سه روز
نگاه داشته تربیت و عنایت فرمود و اجازت مراجعت داد*[۲] و فی الواقع میرزا
پیر محمد را لطفی شامل و کرمی کامل و رعایت صلهٔ رحم و محافظت حقوق مسلمانان
و عزت مهمانان در نصاب کمال بود، و حکمی نافذ که هیچ آفریده بی حکم یک من کاه
نتوانستی ستادن[۳]، و اخراجات صادر و وارد در ولایات از مال بود*،

و در آن ولا میرزا اسکندر از همدان ایلچی فرستاد و پیغام داد که میرزا عمر امیر
جهانشاه جاکور را مجاءة[۴] هلاک کرد و پدر بزرگوار خود میرزا امیرانشاه را از مملکت عذر
خواست، می شاید که از ممر او بدین جانب ملالی عاید شود بنابر آن کوچ همراه متوجه فارس
و عراق شدیم، بهر کجا صلاح دانند اشارت فرمایند، میرزا پیر محمد دانست که
آمدن او بی فتنه نخواهد بود، مکتوبی مصحوب[۵] معتمدی باستقبال او فرستاد مضمون آنکه:
ایل و الوس آن طرف که در تصرف آن برادر اند شاید که از جلاء وطن تنگ آیند
و میان ما و آذربایجان خلاف واقع شود، صلاح آنست که آن برادر [در - ظ] مقر
عز خود ساکن باشد و چون تا غایت از میرزا عمر با حرکتی نالایم صادر نشده من بعد هم
نخواهد شد، [ورق ۲۵۹] میرزا اسکندر بجواب التفات ننموده عزم جانب (۲۵۹ ر)
عراق و فارس جزم فرمود، و امراء او چون توکل اروس[۶] بوقا و بایزید اروس[۷] بوقا

---

[۱] و: نیک دیده و یک دو روز الخ، با آب ب رس: نیک دید و یک دو روز الخ [۲] زبده: نیکو پرسید و روز دیگر او را اجازت مراجعت داد، [۲] زبده —، [۳] در و ب ب رس اک: ستاند (بجای ستادن)، با: ستاد، [۴] و: جا کا، [۴] آ: مصحوبی، [۵] از روی و، [۶] آ: اورس، با رس: ارس،

و تیمن و یونس جلایر و سید علی جلایر و سیف الدین [و [1]] قمر الدین و ذو القرنین مغول چون دانستند که میرزا اسکندر مخالفت برادر میکند [2] و اسباب دیگر [نیز ؟] موجب فرار بود [3]*، این جماعت اتفاق کردند و خزاین و اسپان [4] خوب گرفته گفتند نسبت خلاف بما خواهد شد و در معرض خطاب خواهیم افتاد، تا نیم شب سوار شدند* و اینجویان [5] و ایوا [6] غلانان بایکدیگر سوگند خوردند و [7] مستوی [8] بن محمد جبینه [9] که یکدست و پای اورا امیر الله داد در قضیهٔ میرزا پیر محمد [بریده بود [10]] چنانچه در اواخر مجلد اول مسطور است و میرزا اسکندر بجهت قدمت [خدمت [11]] او نسبت با خاندان میرزا عمر شیخ اورا در جرگه [12] امراء بزرگ میداشت او نیز با مخالفان موافق شده بیرون رفتند، میرزا اسکندر را محل توقف نماند، با یوسف قورچی و شیخم مغول و ترمش و الله داد بن تیمن که در غایت حسن بود* و برندق اوزبک و علیشاه آزاد و نیکخواجه اوزبک قریب پانزده نفر روی باصفهان آورده [13] ند و از جماعت گریخته توکل اروس بوقا و تیمن و سید علی و یونس و مستوی* پیش میرزا عمر رفتند، و یوسف و شیر علی و دیگر ایوا غلانان که اکثر خزینه باایشان بود بخدمت میرزا امیرانشاه پیوستند، و میرزا اسکندر بعد از یکماه از اصفهان متوجه فارس شد و میرزا پیر محمد را دیده،

---

[1] از روی زبده، [2] عبارت زبده: دمادهٔ چند دیگر نیز بود که موجب مخالفت ایشان گشته، [3] آ ب زبده: اسباب، [4] آ ـــــ، [5] آ: اسحان، زبده: اسحوبان، [6] فقط رس: اتواعلامان، [7] زبده: تا بجائی که [8] زبده: مصطفی [9] کذا در ک آ: جینه، زبده ـــــ، [10] ک ـــــ، از روی نسخ دیگر ثبت شد، [11] از روی آ، زبده: خدمت (بجای قدمت خدمت)، [12] زبده ـــــ، [13] آ ب رس: آورد

بعد از دو روز ناگاه از جانب آذربایجان خبر آمد که میرزا عمر میرزا ابابکر را گرفته عازم عراق و فارس است، و آشوبی در آن ممالک افتاد، و برادران مشورت کرده اتفاق نمودند که در اصفهان مصاف دهند، و میرزا پیر محمد مملکت یزد را بمیرزا اسکندر داده او در روز بکیسی[1] سلطان را به یزد فرستاد و خود بمدد اصفهان روان شد، و میرزا عمر با لشکر گران بهمدان آمد، میرزا رستم حاجی مسافر را برسالت پیش او فرستاد، و میرزا عمر او را نیک دیده و سخن صلح شنیده بازگردید و برادران ایمن شدند، و میرزا اسکندر به یزد[2] رفت،

و میرزا پیر محمد از شیراز بعزم تسخیر کرمان براه شبانکاره [و نیریز][3] عزیمت نمود، و میرزا اسکندر از یزد بیرون آمده بموکب میرزا پیر محمد پیوست و برسم منغلای روانشد، و خبر یافت که جمعی بهادران کرمان باستقبال آمده در کمین اند میرزا اسکندر عنان ریز بر سر ایشان رانده گروه انبوه بقتل آورد و بسیاری[4] در قید اسار گرفتار آمدند[5]، و بدین یک حملهٔ دلاورانه سهمی در دل کرمانیان افتاد که دیگر کسی پا از دروازه[6] بیرون ننهاد و جناب نقابت مآب، سیادت انتساب، امیر نعیم الدین سید نعمت الله[7] از کرمان بیرون آمد، بیمن نفس آن سید بزرگوار میان فریقین صلح شد اما تا صورت مصالحه روی نمود بیرونهای کرمان ویران شده قاعاً صفصفاً گشته بود، امیر ایدکو پیشکشهاء[8] پادشاهانه فرستاد و میرزا پیر محمد میرزا اسکندر را تربیت و نوازش نموده اجازت جانب دارالعبادهٔ یزد فرمود و خود بسریر سلطنت شیراز باز آمد

و دران ایام میان برادران اتحادی[9] تمام بود اما پیش ازین قضایا .

---

1 کذا در رس آ ب و یزدی ۲: ۱، ک آ: بکیسی، 2 آ ـــ ، 3 از روی آ، رس: تبریز، زبده: شبانکاه تبریز (بجای شبانکاره و نیریز)، 4 آ ب رس: بسیار 5 آ ب: آمد 6 زبده: در دروازه [یعنی در دروازه] کرمان، 7 زبده: مرتضی اعظم سید نورالدین نعمت الله، 8 آ: ساوریها، زبده: ساوری، 9 آ: اتحاد،

میرزا رستم خبث باطن امیر سعید برلاس را دانسته بود و هر دو چشم او را میل کشیده در قلعه محبوس داشت، و چون در یک چشم او اندک روشنائی مانده بود نیمروزی مستحفظان قلعه را مغلطهٔ داد و از راه بیراهه چند شبانروز[1] تاخته (۲۵۹ب) خود را بشیراز انداخت، و میرزا پیر محمد چشم از عیب آنکه دشمن برادر را نگاه میدارد پوشیده نظر بر آن داشت که چون وقتی عدوّ[2] دولت من بود این زمان لایموت و لایحیی ذلیل وار پناه بحمایت این دولت آورده است مروّت اقتضاء آن میکند که از گذشته گذشته او را تربیت فرماید، میرزا رستم را این معنی ناخوش آمده پیغام کرد که او چند بار نسبت باین خاندان حرام نمکی کرده و خدای تعالی توفیق داد که چشم [کژ][3] او را میل کشیدیم، این زمان چون گرگ از تیر خورده و مار دُم کنده[4] است، کدام عقل قبول کند که او در[5] فکر صلاح این خاندان باشد؟ میرزا پیر محمد دانست که اجتهاد خطا کرده اما الباس اعتذار بر آن پوشیده چند جهت که موجب اطمینان میرزا رستم باشد پیغام داد و مکتوبات و تبرکات فرستاد، و اگرچه او قبول کرد اما سر رشتهٔ یگانگی را عقدهٔ درمیان افتاد بیت

رشته چو[6] بگسست می توان بست   اما گره درمیان[7] بماند

ذکر فرزندان میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران بعد از واقعهٔ هائله

میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران را دو پسر بود، بزرگتر میرزا محمد سلطان

---

[1] آ رس بب: شبانروز، [2] ک زبده: عدوی [3] ازروی آ زبده: کج، [4] آ زبده: بریده، [5] آ ب ب رس: را [6] آ: هر رشته که بکسلد [7] آ: لیکن بمیان کره، [8] آ ـــ ،

که آنحضرت او را ولی عهد ساخته بود و تقدیر ملک قدیر عزّ شانه ولی را پیش از مولی بعالم بقا برد، چنانچه در یورش روم شرح آن گفته شد[۱]، و حکایت[۲] فرزندانِ او گذارش پذیرد انشاء الله تعالی، و پسر خرد[۳] تر میرزا جهانگیر میرزا پیر محمد است پادشاهِ[۴] ممالک بلخ و طخارستان و قبلان[۵] (کذا) و قندهار و کابل و غزنین وساحل [سند و] هندوستان[۶]، و چون آفتاب دولتِ حضرتِ صاحب قران زوال یافت میرزا پیر محمد بمجرّد استماع این خبر هایل عنان عزیمت بصوب مدینة الرجال بلخ تافت،

وقائع سنه ثمان وثمانمائة

تتمه حکایات که در خراسانات واقع شد

سابقاً مذکور شد که خواجه سلطان علی سبزواری باغی گشته و امیر شید خواجه لشکر کشیده او را شکست، در افتتاح این سال خبر آمد که میرزا[۷] امیرانشاه[۸] متوجه خراسان است، حضرت خاقان سعید فرمود که امیر حسن[۹] صوفی ترخان

[۱] زبده: وصورت آن قضیه در هشتصد و پنج در سفر روم شرح آن داده آمده است،
[۲] آ ب: رس: حکایات [۳] ک: خوردتر
[۴] در زبده گفته است که وی "والی ممالک بلخ و قندهار و کابل و غزنین تا سرحد ساحل سند و اقصای ممالک هند بود" [۵] آ ب: قتلان، ق: قتلان، رس: قتلان، قبلان ظاهر تصحیف قتلان یعنی ختّلان است، رک به ۳۱۶ ح ۲ [۶] در ک ندارد اما در ق: هندوسند، و در آ "هندوستان و سند" و در زبده: سند و اقصای ممالک سند" دارد، [۷] ق: زبده: خراسان
[۸] زبده: سعید، [۹] زبده: امیرزاده اعظم امیرانشاه [۱۰] زبده: حسین،

وامیر جهانملک[1] و امیر فیروزشاه با پنجهزار سوار نامدار باستقبال روند مقرّر آنکه اگر آنجناب بداعیهٔ ملک گیری و یاغی گری آمده باشد بدفع او قیام نمایند و اگر براه برادری و ایلی برحسب اقتضاء وقت میل این طرف[2] نموده آنچه وظیفهٔ خدمت باشد بجای آرند، و مکتوبی مصحوب ایشان ساخت مبنی[3] بر قواعد نام و ننگ و متضمّن[4] از قواعد صلح و جنگ، مضمون آنکه:

حضرت صاحبقران هریک از فرزندان را مملکتی داده وظیفه[5] آنکه بحفظ آن ممالک بنوعی قیام نمایند که قصوری بآن راه نیابد و نقصانی باروق[6] همایون عاید نشود چه بسبب حرکت نادانستهٔ فرزند عمر[7] بصرالله بعیوب نفسه ممالک آذربایجان که تختگاه پادشاه ایران است از دست رفت فاما ولایت ارّان و موغان[8] و ارامنه و گرجستان* در تصرّف بندگان آنحضرت است اگر بضبط آن ولایات التفات[9] نمایند انسب خواهد بود، بحمد الله[10] جناب شهریاری اعقل روزگار است درین باب تأمّلی کامل و تعقّلی شامل فرموده بوسوسهٔ فتنه پیشگان شرّ اندیش که صلاح خویش در فساد جهانی[11] بینند رخصت شروع[12] در معامله ندهند که موجب خرابی خاندان و سبب استیصال دودمان گردد بیت[13]

برشیشهٔ خویشتن مزن سنگ   با لشکر خویشتن مکن جنگ

واین مبالغت در باب صلح بسبب عجز نیست بل مقصود تمامّ قیام [ورق ۲۶۰] ناموس و نام است، واگر عیاذاً بالله چهرهٔ موافقت بناخن مخالفت خراشیده

---

[1] زبده بعدش «بن ملکت [2] ک: طرب، آ و زبده مثل متن، [3] همه نسخ مطلع و زبده: مبنی،
[4] این مضمون در زبده لفظاً مطابق با مطلع نیست ، [5] زبده: امروز وظیفه ،
[6] ب: مارونق، زبده: ارق، — اورق یا اوروغ بمعنی خاندان و قبیله است، [7] یعنی عمر بن میران شاه ،
[8] زبده: و بعضی از ارامنه تا بحدود طرابزین [طرابزون ؟] [9] با رس: قیام و التفات ،
[10] ک: لله ، [11] آ: جهان، زبده: مثل متن ، [12] فقط با و رس: مشروع، [13] آ: نظم،

شود و آتش قتال اشتعال یابد بمصداق المکافاة فی الطبیعة واجبة چون موادّ خصومت در حرکت آمد ممکن که مؤدّی بمرضی شود که تداوی آن صورت نه بندد و تدارک آن در حوصلهٔ امکان نگنجد در عواقب آن تامّل باید فرمود و رنج[۱] و خسران آن آنرا[۲] بمیزان خاطر وقّاد و ضمیر نقّاد ملاحظه نمود، طریقه[۳] که وسیلهٔ بهبود و ذریعهٔ مقصود باشد مسلوک باید داشت تا اعدا را مجال اعتراض نماند و ترک و تازیک زبان طعن دراز نکنند، و چون بموجب فرمودهٔ حضرت صاحب قران فرزندان در مملکت یکدیگر مدخل نسازند و بضبط ولایت خویش پردازند و بداده قناعت نموده شکر موهبت بجای آورند[۴] مقدّمهٔ لَئِن شَکَرْتُم لَأَزِیدَنَّکُم را نتیجهٔ واضح باشد[۵] بحمد اللّه[۶] ذات بیمثال[۷] در ضمان اقبال است و احوال بحسب وقت [نه[۸]] بمقتضی امنیّت امید واثق است و رجاء صادق که هر زمان از بارگاه صمدیّت و درگاه احدیّت خلعت مزید کامرانی[۹] و منشور آمال و امانی در تزاید باشد بالحق محمّد و آله،

امراء متوجّه شده در سبزوار با میر سید[۱۰] خواجه پیوستند و باتفاق عازم کالپوش[۱۱] گشتند که میرزا امیرانشاه[۱۲] آنجا بود، و خواجه سلطان علی سبزواری بعد از انهزام باسترآباد رفته بود و خبر آمدن موکب میرزا امیرانشاه شنیده پیش آنجناب آمد، و امراء مذکور بکالپوش رسیده امیر سید خواجه و امیر مضراب بشرف بساط بوس آنجناب مستسعد گشته پیغام حضرت

---

۱ آ با بب: رنج، زبده: زیان و رنج ۲ ک: خسر آنرا، زبده مثل متن،

۳ ک: ربقه، تصحیح از روی ق،

۴ آ بب رس: آرند،

۵ ک: باشند، زبده: است، ۶ ک: الله ۷ آ با بب رس زبده: بیهمال،

۸ از روی آ و با، بب: و نه، [زبده: نه بمقتضای امانت بر وفق ارادت] ۹ ک: کاردانی، ق و زبده مثل متن، ۱۰ زبده: سعید، یزدی ۲: ۴۲۵ و دیگر مواضع مثل متن، ۱۱ ک: کالبوش، رس: کالبوس، آ با بب مثل متن، زبده: کلبوش، ۱۲ آ بب: میرانشاه، ۱۳ ک ق: کالبوش،

خاقان سعید چنانچه شرح داده آمد رسانیدند، و میرزا امیر انشاه اظهار یکجهتی نموده فرمود که جناب برادری سلطانی را سعادتِ ازلی و دولتِ ابدی داده اند، محرّرانِ دیوانِ فلکِ[۱] قانونِ مُلکِ[۲] او را التحریر کرده اند و منشیانِ قدر منشورِ پادشاهی او را مسطور گردانیده[۳]، تا بر[۴] بساطِ سلطنت قوّت آمد شد یافته در همه احوال[*] محمود خصال و مرضی فعال روزگار گذاشته و ما را امیدِ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ و بشارتِ وَنَجْعَلُ[۵] لَكُمَا سُلْطَانًا بسمعِ تحقیق شنوانیده، امیر سید خواجه[۶] و امیر مضراب وظیفهٔ دعا و ثنا بادا[۷] رسانیده عرضه داشتند که اگر کسی سر از ربقهٔ پادشاهی تابد و حقوقِ ولی نعمت فراموش کند بر همه دفع او واجب و لازم باشد، و آنجناب را معلوم است که جرأت و جسارتی[۸] که سلطان علی با این خاندانِ سلطنت نمود هیچکس ننمود، چنگ در فتراکِ جنگ زد و چون کمندِ قبض[۹] با و محیط شد بانواعِ حیل فرار[۱۰] کرد و همچنان بر سر اصرار پناه باین آستانه[۱۱] آورده، اگر جزای عصیان خود نیابد در هر گوشه فضولی خیالِ فاسد بدماغ راه دهد، اگر جناب سلطنت مآب او را بصورتِ اجازت باین بندگان سپارند مناسبِ عزّت دولت باشد و الّا این[۱۲] بندگان تا[*] او را بدست نیارند روی باز گشتن ندارند، ملتمس باجابت مقرون شده سلطان علی و سلطان حسن[۱۳] پسر پیرک پادشاه[۱۴] و جمعی را که با ایشان بودند بامیر سید[۱۵] خواجه سپردند، و او فی الحال ایشان

---

۱ زبده: ملک، ۲ زبده: ملکت ۳ ک: گردانیدند، آ: مثل متن، ۴ زبده: تا ازبند عهد آزاد شده است . . . بر بساط شهریاری قوت حرکت آمد شد یافته و بر تصرفات قبض و بسط فرمان دهی مادر کشد [نادر گشته؟] در همه احوال الخ، ۵ با: رس: اجعل، زبده: وتجعل، امارک به قرآن مجید ۲۸ (القصص)، ۳۵؛ ۶ زبده: سعید ۷ ک: باد، آ: مثل متن، زبده: بتقدیم، ۸ ک: خسارتی، زبده: حسارت ۹ ک: فیض، زبده مثل متن، ۱۰ ک و زبده: فرار، ۱۱ با: خاندان، ۱۲ آ: تا این بندگان، ۱۳ زبده: حسین پسر خورد تر، ۱۴ در زبده بعدش +: و خاتون بیر بادشاه،

رایه اردوی خود برده سلطان علی را مقید بهراة فرستاد و بقیهٔ سبزوار را بآزار آسیب
یاسا[1] داد، هٰذا اجزاءُ مَن قابَلَ[2] النِّعمَةَ بالکُفران، درین اثنا امیرزاده[3]
ابابکر از حبس سلطانیه خلاص یافته پیش پدر آمد و از قصهٔ سلطان علی دل ماندگی
نمود و فرمود که چون پناه بما آورد سپردن او بدشمن از مروت دور بود، دیگر مردم را
بر ما چه اعتماد ماند، و بعد از مشورت عزیمت آذربایجان[5] مصلحت دیدند و
ایشان بآن طرف رفته [امرای[4] بندگی حضرت] بقیتول خود باز آمدند | و ممالک (۲۶۰ ب)
خراسان کرّةً بعد اُخری در تحت ضبط و قبضهٔ اقتدار قرار یافت،

ذکر حکایات[6] که در عراق و آذربایجان واقع شد

میرزا عمر چون میرزا ابابکر را در قلعهٔ سلطانیه محبوس ساخت از سر فراغت بضبط
مملکت پرداخت، درین ولا درویشی تقوی شعار بابابیگی[8] نام در ولایت مراغه
پیدا شده کرامات مثل آنکه کلوخ در دست او قند و نبات می شد مشاهده کردند،
و میرزا عمر بعد از مبالغهٔ بسیار چیزی هم ازان نوع مشاهده نمود[9] با وجود آن حکم بقتل
او فرمود* بابا در وقت رفتن فرمود روزی ما چنین مقدر بود اما بعد از من مشاهده کنید که چها[7] واقع شود،
در هفدهم[10] محرّم که سه روز از قتل بابا[11] گذشته بود خبر آمد که

---

١ آ: یاساق، ٢ ک: قابل ٣ در زبده بعدش + : دیسر بیر پادشاه سلطان حسین
وخاتون او را مصاحب خود داشت، ٤ بآ بب رس: میرزا،
٥ ل: آذربیجان ٦ از روی زبده، ٧ بآ: قضایا ٨ بآ: بابانیکی،
رس: بابا نیکی، زبده: بابانیکی ٩ زبده: چون شعبنده [شعبده] او بتحقیق پیوست
امیرزاده عمر بهادر فرمود تا او را سیاست کردند، ١٠ آ: هفتادهم،
١١ زبده: بابا نیکی

امیرزاده ابابکر در قلعهٔ سلطانیه جمعی[۱] را با خود یار ساخته و عادل خزانچی و عیسی قورچی
و شیخ حاجی را که بر سر او رفته اند قتل کرده[۲]* و قلعه را مسخّر ساخته و خزانه و جیبا و
اسلحه گرفته مردم پیش او جمع آمدند و امیر حسین[۳] برلاس* و والدهٔ میرزا ابابکر که در
گوزل[۴] دره بودند خبر خلاص او شنیده با تمام اغرق بسلطانیه [در][۵] آمدند و میرزا ابابکر
اموال قلعه قسمت کرده از راه ری عازم خراسان شد، میرزا عمر این احوال شنیده از پیش
برساق ایلغار کرده بدو روز بسلطانیه آمد، و امیر عبدالرزاق بن خدا[۶]داد* را در

---

۱ آ: میرزا ۲ زبده: معلوم کرده است که قصد او خواهند کرد، جمعی را با خود متفق کردانیده وشمشیر بدست آورده امرا جمعی که [در] قلعه بودند از ین واقعه خبر] دار شده بر سر او رفته اند و تنها بنفس خود عادل خزانچی و عیسی قورچی و شیخ حاجی برادر محبب شیرزا بقتل آورده،

۳ زبده: بیر حسین برلا ۴ زبده: کورن ۵ از روی آ،

۶ بعدش فقط در آ+: بیان این سخن آنکه میرزا عمر نمی خواست که این امر بر ملا واقعه شود لاجرم فرمان داد که شربت مسموم [مسموم] در خفیه بخورد او دهند، چون شربت مذکور پیش شاهزاده نامدار آوردند از آشامیدن امتناع نمود، عادل خزانچی و عیسی د[کذا] قورچی که باشر آن کار بودند صورت امتناع شاهزاده بعرض میرزا عمر رسانیدند، جواب چنین فرستاد که او را در شب نحیه [نحبه] هلاک کنند، منهی از کیفیت حادثه میرزا ابابکر خبر داد و پیش از ین یکی از نوکران عادل خزانچی شمشیری در میان علف پنهان کرده پیش میرزا ابابکر برده بود آنروز عاقل و عیسی در مجلس میرزا ابابکر بشراب خوردن مشغول شدند تا چون شب شود بآن فعل شنیع اقدام نمایند و در آخر روز نرد باختن آغاز کردند و انتظار عاقل ابتاق می کشیدند میرزا ابابکر فرصت غنیمت شمرده بهانه رعاف بخانه درآمد و بدست خود بند بشکست و با شمشیر برهنه بیرون دوید و عادل و عیسی را فی الحال بقتل آورد و وردی انتقام بسرای عاقل نهاد و ادر اینز ازمیان بر داشت و قریب ده کس نامی را بدست خود بکشت و قلعه را متصرف گشت، ۷ آ با ب رس: خدایداد، زبده: جدایذ

عقب او فرستاد و در حدود قزوین هر دو فریق بهم رسیده از صباح تا شب جنگ کردند، میرزا ابابکر بطرف ری رفت و امیر عبدالرزاق باز آمد، میرزا عمر جمعی معتمد را در سلطانیه گذاشته از راه سنجاس[۱] و سرای آباقا روان شد، و درین اثنا شیخ خسرو شاهی از جانب سمرقند رسیده [آنرا[۲]] امیرزا عمر متقبّل شد که هرچه از خزانهٔ سلطانیه برده اند باندک زمانی حاصل کند و عمّال را در مصادره کشید[۳]،

و میرزا عمر از راه اوجان عزمِ شیراز[۴] کرده میخواست که امیر بسطام جاگیر[۵] را که پیش ازین تخلّفی ورزیده بود بدست آورد، امیر بسطام از راه قراباغ با امیر شیخ ابراهیم ملحق شد و باتفاق از آب کُر گذشته در بردع نشستند، میرزا عمر پیش امیر شیخ ابراهیم[۶] فرستاد که امیر بسطام را گرفته پیش من فرست، امیر شیخ ابراهیم عذر معلول[۸] گفت که حالا تابستانست و آنحضرت زمستان بقراباغ خواهد آمد بنده امیر بسطام را باردوی همایون رسانَد، میرزا عمر غضب کرده و از آب ارس گذشته بموضع بابی[۹] فرود آمد و امیر شیخ ابراهیم و امیر بسطام و پسران[۱۰] قرامان و سیدی احمد شکی از بردع[۱۱] بکنار آب کُر رفتند[۱۲]* و آبرا پناه ساخته و خندق زده منتظر جنگ نشستند، و میرزا عمر بتعجیل رفته نزدیک آب کُر فرود آمد، و یکهفته هر دو لشکر در برابر هم بودند، درین اثنا خبر آمد که میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر از حدود خراسان بازگشته بچلکای[۱۳] عراق

---

۱ ک: سحاب، آ: سحاس، رس: سنجاس، با آب ب مثل متن، زبده: سحاس، اما رک به نزهة القلوب ص ۵۶ و ۶۲، ۲ با زبده: القا، ۳ از روی نسخ دیگر، ۴ رس: شیراز، زبده مثل متن، ۵ ک: جاگیرا، آ ب با و زبده مثل متن، ۶ ک (بهر موضع): ابرهیم، ۷ آ ـــ، ۸ فقط زبده: معقول ۹ آ: باپی، رس: بالی، با مثل متن، زبده: بابی، ۱۰ زبده: لپسر، ۱۱ زبده: د کلانتران و ترالکه در بازار حوق بردع نشسته بودند چون خبر توجه امیرزاده عمر معلوم کردند بکنار گرفتند [رفتند]، ۱۲ زبده: زنکبار به بیشه،

عجم در آمدند[1] و سلطان بخت بیکه نیز با ایشان است، و در آن ایام میرزا ابابکر دختر توگل ارو[2] بوقا خواستداری نموده طویها کردند و از بسطام بسه روز بدامغان آمدند و دامغانیان ساوری و پیشکش فرستادند[3] و[4] لشکریان را در شهر نگذاشتند[5]، و سمنانیان[6] بسبب فضولی که پیشتر نسبت بالشکریان میرزا میرانشاه* کرده و بعضی را غارتیده بودند درین کرت مجموع جلا کرده پناه بکوه بردند، چنانچه در سمنان کسی نبود[7]، و لشکریان سمنان را غارتیده[8] بخوار آمدند، میرزا میرانشاه و میرزا ابابکر امیر حسین[9] برلاس را بقلعهٔ شهریار[10] فرستاده خود نیز متعاقب رسیدند و قلعه را بتصرف گرفتند[11]، و آنجا دانستند که امیرزا عمر با وجود هوای تابستان بجانب قراباغ بجنگ امیر شیخ ابراهیم رفته، میرزا ابابکر اغروق را در سوق بلاق[12]* گذاشته با دو هزار مرد[13] بسلطانیه رفت، جمعی که آنجا بودند قلعه تسلیم نمودند میرزا ابابکر خواتین مرزا عمر و امراء او را بهر کس بخشید، و امرا و لشکریان میرزا عمر بمیانج گرم[14] رود [ورق ۲۶۱] این خبر شنیده از و برگشتند و پیش میرزا ابابکر رفتند، [۲۶۱ر]

[1] صاحب زبده افاده فرموده که چون میرزا امیرانشاه و لشکرش رجوع بعراق کردند " لبعضی از امراء که با ایشان بودند میل خراسان کرده ببیش بند کی حضرت [یعنی شاهرخ] آمدند " [2] با رس زبده : ارس [3] آ : فرستاده [4] زبده : اما، [5] ک : کذاشته، بب : بکذاشتند، رس : بکذاشتند، تصحیح از ر دی آ با و زبده (و زبده بعدش افزوده : وامیرزاده ابابکر چون تعجیل مینمود در رسیدن بعراق بدیشان ملتفت نشد، واز دامغان بسه روز بسمنان در آمدند) [6] آ : سمنانی [7] با رس — ، [8] ک : غارتیده، [9] آ : پیر حسین زبده : بیر حسین، [10] آ با بب رس : شهرباز، زبده مثل متن، [11] آ بب رس : کرفت، [12] با : ساوخ بلاغ، رس : ساوج بلاق، زبده : ساق بلاق [13] با رس : سوار [14] ک آ : کرمرود، با رس و زبده مثل متن، در نزهة القلوب ص ۸۶ ذکری از میانج و گرمرود می آرد،

میرزا عمر با امیر شیخ ابراهیم صلحی شکسته بسته و رهم بسته[1] مراجعت نمود، و نواب او شیخ خسروشاهی و بدنفسان دیگر تدبیری انگیخته گفتند، از[2] متمولان چیزی بقرض می باید گرفت و براه بر مال آینده نوشت که لشکر را بخرج احتیاجست، میرزا عمر بخلاف رضا رخصت داده بیان توچین و شیخ خسروشاهی و سایر ظالمان به تبریز رفتند و بدو روز مبلغ دویست تومان عراقی نقد کردند، و اکثر اکابر تبریز از خان[3] و مان برافتادند، و جمعی را حکم بود که بقلعهٔ سلطانیه برند، امیر بیان بر خبر[4] البشارة از تبریز بیرون آورده به اوجان رسانید، و میرزا عمر از راه از[5] دبیل بمیانج گرمرود رسیده دانست که لشکریان تمام مواشی رعایا را غارتیده بودند، و بسلطانیه رفته، و[6] آنجا خبر استیلاء میرزا ابابکر بر سلطانیه محقق شد، امراء مثل عمر تابان و سلطان سنجر امیر سیف الدین[7] و عبدالرزاق خداداد[8] وغیرهم[9] بطرف میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر رفتند و باقی متفرق شدند، نشان زوال ملک آنست که بر بیچارگان ظلم روادارند، کرا در خاطر گنجید که اساس دولتی چنان مؤکد بسهل فرصتی از هم فروریزد! و میرزا ابابکر عمر تابان[10] و فرزندان او را تربیت کرده باقی امرا را بیاسار[11] رسانید و امیر بیان و شیخ خسروشاهی در اوجان

---

[1] صاحب زبده می گوید که میرزا عمر بالضروره جمعی را از اکابر و موالی برای صلح درمیان کرده «مثل مولانا قاضی سکل (کذا) و مولانا نظام الدین شامی مؤلف کتاب ظفرنامه وغیرهم»

[2] فقط رس: که از (بجای از) [3] آ: خوان، [4] آ: ایشان را بر خبر،

[5] آ: ارده بیل، [6] کت آ: کزمرود، زبده مثل منن، [7] زبده: سلطان سنجر بن امیر الخ [8] آ: خدایداد، با بب رس: و خدایداد، عبدالرزاق پسر خداداد است (رک برص ۲۷، س ۲) [9] زبده: و عاشق و پدرش امیر یحیی برادر کالو با پسران و بساوی (؟) بسیاری دیگر، [10] آ: تابان را، [11] آ: بیاساق،

خبر ویران شدنِ میرزا عمر شنیده ایشان نیز بازمانه یار شدند و مالها بسلطانیه پیش میرزا ابابکر آوردند، و شیخ ظالم بفرمودهٔ میرزا ابابکر مصلوب[1] گشت، و میرزا ابابکر تختِ زرّین ترتیب نموده میرزا امیرانشاه را به پادشاهی نشانید[2] و چند روز بعیش گذرانید[3]،

و میرزا عمر از جانبِ گاورود بمراغه رفت و بمددِ امیر خالق[4] ترکمان و سالیق برلاس و جمعی از مردم سلدوز عازم تبریز گشته، علیکه پسر خالق برسم منغلای به تبریز آمد و بیراهی آغاز کرده ترکمانان ناموس مردم می بردند، رعایا غوغا کرده خواجه پیرعلی را که حکم[6] صدهزار آورده بود[7] کشتند[8]، [و[9]] دروازها محکم کرده ایستادند، میرزا عمر کسان بنصیحت فرستاده، شهریان گفتند: میرزا عمر شاه و شاهزادهٔ ماست اگر بشهر آید حاکمست اما ترکمانرا نمیگذاریم، میرزا عمر ترکمانان را اجازتِ جنگ داده ایشان مسلّح روبشهر نهادند، و قاضی غیاث الدین و خواجه عبدالحی[10] قزوینی

ع

جان کمر وار بر میان بستند[11]،

و جنگهاء مردانه کرده ترکمانان را در شهر مدخل ندادند، و در ین حال آمدنِ میرزا ابابکر محقق شده میرزا عمر بطرف مراغه عزیمت[12] نمود،

---

[1] با: مغلوب، صاحب زبده گوید در روز جمعه بیست و هفتم ربیع الآخر سنه ثمان و ثمانمایه در سلطانیه مصلوب گشت، [2] با رس: نشانید، [3] آ ب: گذراند،

[4] آ ب: جالق، زبده مثل متن، [5] آ ب و زبده: جالق،

[6] زبده: حکم امیرزاده عمر آورد که مردم شهر مبلغ صدهزار دینار بجهت اخراجات لشکر بدهند،

[7] از روی با آ ب رس، [8] با رس سـ، [9] فقط در آ سـ،

[10] زبده: عبدالحسن، و این مطابق است به ص ۴۳ س ۷، و غالباً همین صواب است،

[11] با: بلنه، زبده مثل متن،

[12] با، رس: رفت،

ذکر احوال مظفر الدین میرزا ابابکر و جلوس او باستقلال بر تخت سلطنت

میرزا[1] ابابکر را مخصوصان او بر آن داشتند که سلطنت بنام خود کرده اختیار بدیگری[2] ندهد، آن سخن بسمع رضا شنیده طوی عظیم[3] فرمود و بر تخت نشسته پدر را خلع کرد و احکام بعنوان[4] این اعلام باطراف فرستاد، و امیر[5] بیان به تبریز آمد*، رنود و اوباش که پیشتر ترکمانانرا در شهر نگذاشته بودند امیر بیان را نیز مدخل ندادند بخیال آنکه این جماعت از پیش خود به تبریز آمده اند و میرزا ابابکر هنوز در ری است، امیر بیان در شنب غازان نزول کرد و خبر یافت که امیر دولدای و خواجه[6] بردی بمدد میر سندو[7] او رافوتی حاصل شد، روز دیگر قراول خبر داد که شیخ قبائی[8] [قبانی] و قاضی عماد الدین از طرف[9] مخالفت با دو هزار مرد رسیدند، و همین روز خواجه بر[10]دی خبر آورد که فردا امیر د[11]ولدای با لشکرها میرسد ع

خواب از چشمش[12] برفت امشب که فردا کی رسد

---

[1] در ابتدای این فصل صاحب زبده می گوید: امیرزاده ابابکر در غرهٔ جمادی الاول سنه ثمان وثمانمایه از دار السلطنهٔ سلطانیه بطرف ری روانه شد که پدر و مادر و اغراق را انجا گذاشته بود و در راه شکار کرده و عشرت کنان تا بقلعهٔ شهریار برفت و پدر و مادر و امرا را بدید و هر کس را بقدر او تشریفات و انعامات مخصوص گردانیده، بعضی از امراء خاصه و اناقان او گفتند الخ، [2] فقط ک: بدیگر، [3] آ: بعظمت، [4] ب: بانواع، [5] زبده: در یازدهم جماد الاول مذکور امیر بیان قوچین و بهلول برلاس و اصحاب دیوان بتبریز آمدند، [6] زبده: خواجه پیر حسین (بجای خواجه بردی بهر موضع)، [7] ک: سیائی، آ: ابب: قبالی، رهس: قنانی، زبده: قتابی (در دو موضع وقنانی دریک جای)، [9] آ: ـ، [10] بارس: سوار، [11] فقط ک: بولدای، زبده مثل متن، [12] بارس: جشم،

امیر بیان توقف ننمود[1] و با چهار صد سوار بران دو هزار زد، رسیدن همان (۲۶۱ ب)
بود و شکستن مخالفان همان، درین اثنا امیر بیان شنید که شیخ قصاب با جمعی
بمدد این جماعت از شهر می آید، ترک تکامشی[2] کرده روی بطرف شیخ قصاب آورد
و بیک حمله رمهٔ او نیز گوسفند وار از بیم سنان بیان رم خوردند، و امیر بیان بشنب
غازان باز آمد[3]، روز دیگر امیر دولدای آمده تبریزیان[4] دانستند که میرزا ابابکر میرسد
باستقبال امیر دولدای آمده* او را بشهر در آوردند، امیر دولدای در راه شیخ قصاب
و[5] خواجه عبدالمحسن قزوینی را و جمعی پیشوایان را گرفته خواست که سیاست کند
امیر بیان مانع آمد، و امرا دو شب در شهر بودند[6] و [ ] بهلول برلاس را داروغه در
شهر گذاشتند و بطرف مراغه رفتند،

ذکر رسیدن میرزا ابابکر بدار الملک تبریز

میرزا ابابکر در آخر[7] جمادی الآخر[8] بعظمت تمام در دولتخانهٔ تبریز فرود آمده لشکریان
در موسم زمستان بخانهای تبریزیان در آمدند و خرابی تمام باحوال رعایا راه یافت،
ناگاه خبر آمد که میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر در معاونت میرزا عمر اتفاق

---

[1] آس: بنمود، [2] ک آ: تکامشی، اما رک به لغات نوائیه، در با زیر این کلمه نوشته است: تعاقب، [3] آ ـــ، [4] رس ـــ،
[5] آ ب با رس ـــ، [6] آ: بوده، [7] زبده: ببیست و هفتم،
[8] آ: الاخری (بجای الآخر)

نموده اند و میرزا رستم اغروق میرزا ابابکر را که در ساوق بلاق[1]* بود غارتیده ، میرزا ابابکر امیرک منجمان[2] را* با جمعی پیشتر فرستاده خود نیز از تبریز روان شد و لشکر او هرچه یافته غارت کرده کاروانی متموّل که از سلطانیه می آمد[3] (کذا) نیز غارت یافتند[4] و از راه سلطانیه عازم اصفهان شده بجربادقان رسید ، و لشکرهای میرزا عمر و میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر پیش آمده بدو سه منزلی[5]* یکدیگر رسیدند ،

درین ولا خبر آمد که امیر بسطام تبریز را گرفت ، میرزا ابابکر مهم[6] تبریز را اهم دانسته ایلچی پیش شاهزادگان فرستاده بجانب آذربایجان[7] بازگشت ، شاهزادگان مشورت کرده گفتند قریب پنجاه هزار سوار و پیاده جمع آمده و میرزا ابابکر روی گردان و پدر و مادر را ازو ناراضی و لشکریان دو دل و مخالفان ممالک را متفرّق ، فرصت غنیمت است ، و رای بر آن قرار گرفته در عقب او روان شدند ، میرزا ابابکر در غروق[8] ارغون[9] بولایت سجاس خبر توجّه ایشان شنیده مراجعت نمود و عازم اصفهان شد ، و امرا و لشکریان را گفت درین یورش با من یکجهت باشید اگر خدای تعالی مرا فرصت بخشد از سخن شما تجاوز نکنم و هرچه صلاح بینند عمل کنم و بهر طرف که خواهید عزیمت نمایم ، و[10] در حدود درگزین بهم رسیدند[10]

---

[1] آ با : ساوخ بلاغ ، رس : ساوج یلاغ ، زبده : ساوق بلاق ، نزهة القلوب : ساوج بلاغ .
[2] آ با ب رس : منجان را ، رک بر ص ۹۴ س ۳ ، در زبده ذکر امیرک را درین موضع ندارد ، [3] آ : آمد ،
[4] آ : یافت [5] زبده : چنانچه مابین فریقین دو منزل بیش نبود ، [6] آ ب رس : — ،
[7] آ : اذربیجان ، [8] آ با : قروق ، رس : عرق ، زبده : — ، برای قروق ارغون رک به بیستر نج ص ۲۲۴ ،
[9] رس : اغرون ، زبده : — ، [10] زبده : برین مقرر کرده متوجه اصفهان شد و در روز چهارشنبه غرّهٔ ذی القعده سنه ثمان و ثمانمایه بحدود درگزین ،

ذکرِ رفتن میرزا عمر بطرف عراق[1] فارس* و باتفاقِ میرزا پیر محمد و برادران بمحاربه آمدن[2]

میرزا عمر از تبریز براهِ مراغه بهمدان آمد، حاکمِ آنجا ارشیون[3] گفت ما را طاقتِ مقاومتِ میرزا ابابکر نیست پیش از هجومِ سیلِ بلا فکرِ تلافی باید کرد، و بعد از تامّل عازمِ شیراز شدند که از میرزا[4] پیر محمد* استمداد نمایند، از حدودِ جُربادقان قاصد فرستاده میرزا رستم را آگاهی داد[5]، میرزا رستم خواصّ خود را پنج روزه[6] باستقبال روان کرده خدمتهای لایق بجای آوردند، و در حدودِ اصفهان میرزا رستم با سادات و علما پیش رفته او را باحترامِ تمام بشهر آورده طویها کرد، میرزا عمر میرزا رستم را گفت: سلاطینِ ماضی در ایّام نکبات و حدوثِ بلیّات بیکدیگر ملتجی شده توقّعِ اشفاق داشته اند و اگر دران باب اهمال ورزیده اند علیٰ مرّ الدهور بر زبان نزدیک و دور مطعون و مهجور بوده اند و من بمهمّی کلّی آمده ام و تا شما برادران جمع نشوید برابرِ میرزا ابابکر نمیتوان رفت، وظیفه آنکه ایلچی فرستاده میرزا پیر محمد و میرزا اسکندر را طلب داریم و تا آمدنِ ایشان اغروقِ میرزا ابابکر که در شوق بلاق[7]* غافل نشسته بدست آریم، برین قرار ایلچی فرستادند، واز اصفهان [ورق ۲۶۲] ایلغار کرده بر سرِ اغروقِ میرزا ابابکر رسیدند و (۲۶۲ ل)

[1] آ: عراق و فارس، زبده: اصفهان و آن دیار و آن نواحی، [2] با: میرزا ابابکر د بجای آمدن، بظاهر داد را از "و باتفاق" حذف کرده باشد اما ضبط نکرده ام، [3] بب: ارشیون، رس: ارسیون، زبده: ارشبون، [4] زبده: فرزندان امیرزاده عمر، [5] آ: دادند، [6] فقط با: روزه راه، [7] با: ساوخ بلاغ، زبده: ساوق بلاق ری،

اصفهانیان همه را گرد[1] بیچ[*] کرده خواتین و اطفال و قماییان و اسپان و استران[2] و شتران گرفتند و سلطان بخت بیگم و یک حرم میرزا میرانشاه را کوچانیده از ساری[3] قمش ری باز گشتند، و توکل برلاس و امیرک منجم[4] و امراء دیگر که بر سر اغروق بودند [و] ا دور تر شراب میخوردند باوجود مستی در عقب آمده جنگی سخت کردند، امّا چون لشکر میرزا عمر غلبه بود[5] چیزی نتوانستند ستد و تمام اموال به اصفهان رسید،

میرزا عمر عازم[6] شیراز شد و میرزا پیر محمّد بخود استقبال کرده بازارها آرایش داد و او را بحرمت عظیم بشهر درآورد، و چند روز طویهای بزرگ فرموده نوکران او را بعواطف پادشاهانه نوازش نمود، و زمستان بعیش گذرانید، اوّل[9] بهار متوجّه اصفهان شدند، و میرزا اسکندر از طرف یزد رسیده باتفاق بجر بادقان آمدند، و میرزا ابابکر نیز با سپاهی خویش پیش آمده در نواحی درگزین در موضع خرزه[8] بهم رسیدند، دو لشکر چون امواج بحر اخضر بر یکدیگر زدند

بیت

دُهاده درآمد ز مرو سپاه[7] — جهان شد ز گرد سواران سیاه

چندان تیغ بر یکدیگر زدند که شمشیر آهنین دل بر حال جوانان طرفین خون گریست، و چندان خدنگ جان ستان ریختند که پشت کمان از بار آن اندوه منحنی ست، ازان زمان که تیغ صبح از نیام بام برآمد تا آن هنگام که شادُروان شام باز کشیدند آتش قتال التهاب و نائرهٔ جدال اشتعال داشت، چهار هزار سوار

---

۱ ک آ با رس: کرد بیج، بب: کرد بج، زبده: کرد بیج، ۲ زبده: اسبان،
۳ با: سارو، ۴ آ: منجان، با بب رس: منجان، زبده: منحان، — رک به ص ۴۴ س ۲،
۵ آ: بود، زبده: مثل متن، ۶ آ: عازم، ۷ آ: سباه، ۸ آ: خرسره، با رس: جزیره، زبده: بموضعی که بخروره معروفست از توابع درگزین — مذکور است در یزدی ۱: ۶۲۲،
۹ زبده: در اوّل ذی قعده سنه ثمان و ثمانمایه،

وپیاده از طرفین بقتل آمد، وهر دو لشکر عنان برتافته ع

بمنزلگهِ خویش باز آمدند

و[۱] از طرفین آن شب تا روز پاس داشتند*، علی الصباح هر دو سپاه در جنبش آمدند، میرزا ابابکر با هفتصد سوارِ نامدار بر قلبِ لشکرِ میرزا پیر محمد زده از پیش براند ودیگر از امجال توقف نماند وهزیمتیان تا اصفهان عنان باز نکشیدند،

ولشکرِ میرزا ابابکر غنیمتِ بسیار گرفته، در ییلاق آلغر بلاق[۲]* جهتِ گرمی هوا چند روز توقف نمود، وامیر زیرک وامیر عمر تابان را با پسر وبرادر بدین[۳] گمان که میل خراسان دارند* ودر جنگ سستی نموده اند بقتل آورده عازمِ اصفهان شد، وامیر پیر حسین برلاس با[۴] جمعی امرا* از جهتِ قتلِ امیر[۵] زیرک وامیر عمر[۶] متوهم شده فرار نمودند وباصفهان در آمده[۷]، اصفهانیان اکثر رعایاء بیرونها را با علوفهٔ که میسّر شد بشهر در آوردند وقلعهٔ طرک را استحکام داده، میرزا ابابکر بیک فرسخی اصفهان رسیده فرمود که کسی باغات وعمارات را تعرض نرساند تا مگر اصفهانیان مطیع شوند، وسه روز توقف نموده با خواصِ نوکران بکوچهٔ[۸] باغها* در آمد، ومردمِ شهر فرصت یافته بجنگ پیش آمدند وبسیار زخم دار شده از طرفین باز گشتند، وشب تا روز پاس داشتند[۹]، میرزا ابابکر روز دیگر با مجموعِ لشکر میمنه ومیسره وقلب وجناح آراسته بکوچهٔ[۱۰] باغ* در آمد وجنگ در پیوست، ودو هزار

---

[۱] زبده ب، [۲] آ: الغر بلاق، با: الغیر بلاغ؛ زبده: الیغر بولاق، [۳] زبده: متهم بودند بدانک بجانب خراسان خواهند رفت، [۴] زبده: والوس اعلان، [۵] ک: میرزا، آ وزبده مثل متن، [۶] با زبده: عمر تابان، [۷] آ ب رش: آمد، با: آمدند، [۸] زبده: ملوجهٔ باغات اصفهان، [۹] آ: داشت، با: مثل متن، [۱۰] زبده: بکوچهٔ باغها،

آدمی از مردم شهر بقتل آمده سه سردار گرفتار شد و اهالی شهر گریخته و لشکریان تا در دروازهٔ لُنبان[۱] رفته مردم را در زیر دست و پای اسپان در آوردند و اگر میرزا ابابکر رحم نفرمودی بیشتر[۲] آن بود که شهر مسخّر میشد*،

روزی دیگر سادات و اکابر امان طلبیده قبول کردند که هرچه از شوق[۳] بلاقِ زی آورده اند باز دهند و خطبه و سکّه بنام میرزا امیر[۴] انشاه کنند، و هرچه از احشام زی برده بودند باز فرستادند و روز دیگر میخواستند که بجمیع شرایط قیام نمایند، میرزا ابابکر از آن قرار ا برگشته[۵] گفت: وظیفه آنکه شهر را بقهر بستانیم و هرچه خواهیم حاصل کنیم، و صباح لشکرها سوار شده[۶] و تورها[۷]* و نردبانها برداشته بدرِ شهر آمدند[۸] و از طرفین جنگ بسیار کردند، شهریان چون دانستند که میرزا ابابکر نقض عهد کرد ترکِ باغات گرفته[۹] محافظت خود نمودند، و لشکریان در[۱۰] حوالی شهر خرابی بسیار نمودند*، و میرزا عمر دانست که این شاهزادگان در برابر میرزا ابابکر کاری نمیتوانند کرد از ایشان جدا گشته عازم خراسان شد، (۲۶۲ ب)

درین ولا میرزا ابابکر شنید که شیخ حاجی عراقی سلطانیه[۱۱] را محاصره کرده و امیر شیخ ابراهیم[۱۲] به تبریز آمده او امیر بسطام جاگیر[۱۳] در تبریز است، میرزا ابابکر با اصفهانیان

---

[۱] ک آ: لنبان، ب ب: لبستان، ر س: لبنان، زبده ب، لُنبان دیهی است باصفهان (فرهنگ آنندراج)،

[۲] زبده: اکثر آن بودی که در شهر میسر شدی بسبب انک اکثر اهل شهر بغایت سراسیمه و مضطرب گشته بودند،

[۳] با: ساوخ بلاغ، زبده: صادق بلاق

[۴] آ: امیرانشاه،

[۵] ک: گشته، با ر س: ثل متن، [۶] آ و زبده: کرده

[۷] آ: آمد، ر س: مثل متن، زبده: رفتند،

[۸] آ: کرده و تورها — برای تورک به یزدی ا، ۱۰۱، ۱۲۵، ۴۵۹، ۴۶۳ و آن سرپست قد آدم رک به شاربوای ص ۶۶ [۹] زبده: مدت یکماه در حوالی اصفهان هرچه ممکن بود از خرابی بجای آوردند [۱۰] زبده: قلعهٔ سلطانیه [۱۱] بعدش زبده ب: شروانی،

[۱۲] زبده: جاگیر دو،

گرگ آشتی کرده مراجعت نمود و بدرگزین رسیده شیخ حاجی از در سلطانیه[۱] برخاست[۲] و بطارم رفت و خبر آمدن سلطان احمد به تبریز تیز شد، و بقایای قضایا در سال آینده شرح داده آید، انشاء الله تعالیٰ،

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد و قتل میرزا[۳] سلطان حسین*

میرزا سلطان حسین نبیرهٔ حضرت صاحبقران بود از جانب مادر[۴] جوانی[۵] بهادر اما* بغایت متهتک و بی عاقبت، پیشتر گذشت که[۶] درحوالی اندخود* بی موجبی ازاروی حضرت خاقان سعید فرار نمود و در[۷] نواحی کش پیش میرزا خلیل سلطان رفته بعنایت مخصوص شد، و میرزا خلیل سلطان چون وجهی[۸] که از خزانه* جهت میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر مقرر کرده بودند نداد و میرزا پیر محمد[۹] در بلخ بود میرزا خلیل سلطان جمعی امرا را چون امیر الله داد و امیر ارغونشاه و تیمور خواجه و خواجه یوسف[۱۰] را در رکاب میرزا سلطان حسین بکنار جیحون فرستاد تا از طرف میرزا پیر محمد[۱۱] با خبر* باشند، ناگاه میرزا سلطان حسین را خیال سلطنتی در دماغ پیدا

---

[۱] زبده: قلعه سلطانیه [۲] ک: خواست، زبده: خواسته [۳] بب رس کب: امیرزاده الخ، با: سلطان حسین میرزا،

[۴] زبده: از مادرش و بدرش امیر محمد موسی که برادر تیمان آقا بود، آ، آ ر ک به یزدی ۲: ۳۵، که نام پدر سلطان حسین را محمد بیک بن موسی نوشته است،

[۵] ک: اما جوانی بهادر تصحیح از یزدی آ، —، وی درین وقت ۲۶ ساله بود، رک به یزدی محل مذکور، [۶] زبده: که بعد از وفات حضرت صاحبقرانی در آخر رمضان سنه سبع وثمانمایه بیش بندگی حضرت صاحبقرانی ... آمد، در حوالی اندخود الخ، [۷] زبده: در اوایل شوال سنه المذکور در نواحی [۸] در زبده ذکر بعضی از خزائن بندگی حضرت کرده است که خلیل سلطان مقرر کرده بود که پیش پیر محمد فرستد، [۹] آ با بب رس —، [۱۰] زبده: پیر محمد جهانگیر [۱۱] آ ب بب رس —، [۱۲] با رس: باخبر،

ب داشت و فرمود[1] که* امری حادث شده که غیر امرا دران محرم[2]
جمیع امرا در خانهٔ[3] او جمع شدند و اوبر در خرگاه[4] نشسته بیست
نو... در انبرها مارآسا بدست و تیرها قضا مضا در شست با تیغ و خنجر و گرز
و سپر فرمود که امرا را مقید ساخته امیر تیمور خواجه و خواجه[5] یوسف را شربت شهادت
چشانیدند[6] و باقی امرا امیر الله داد و امیر ارغونشاه و مبشر و سعادت را لرزه براندام
افتاده زانو زده زبان تضرع بکشادند بعد از شرایط پیمان و غلاظ ایمان
خون ایشان بخشیده نایب خود ساخت، و خانیکه حرم میرزا محمد سلطان را که از سمرقند
بطرف بلخ پیش میرزا [پیر[7]] محمد میرفت غارت کرده اموال و تجملات پادشاهی
گرفته بنوکران داد، لشکرها طوعاً او کرهاً فرمان او را منقاد شدند، و لشکر آراسته
عازم سمرقند شد،

و میرزا خلیل سلطان خبر یافته انگلکاء[8] فراوان* بلشکریان داد و او آخر ذی حجه[9]*
از سمرقند بیرون آمد ع بطالعی که قضا زو بود بفتح بشیر و باد کردار بیت

بزین اندر آمد که زین راندید   همان نعل اسپش زمین راندید

و در نواحی کش در موضع جکدالک[10] ع بیکدیگر رسیدند آن دو لشکر
و پیش از انکه صفها راست شود امیر الله داد و امیر ارغونشاه و باقی امرا بطرف
میرزا خلیل سلطان رفتند و اکثر لشکر نیز موافقت نمودند، وذلك فی ثامن[11]

---

[1] آ: فرمود و گفت، [2] ک ب س، مجرم، آ مثل متن، [3] ب س: نیستند،
[4] زبده: خوابگاه، [5] آ ب: امیر خواجه، [6] آ: چشانید، بآ: جشانیده،
[7] از روی زبده، [8] زبده: او کلکای بی قیاس — در اللغات النوایه او کالکا بمعنی عطیه است،
[9] آ: آخر ذی الحجه، زبده مثل آ باضافه "سنه سبع و ثمانمایه"
[10] زبده: جکدلک، [11] ب ب —،

محرم الثامن[1] لثمانثمانمائه[2]، میرزا سلطان حسین چاره فرار دید[3] و میرزا خلیل سلطان مظفر و منصور بسمرقند آمد، و میرزا سلطان حسین در نواحی اندخود و شبرغان به امیر سلیمان شاه پیوست و بحسن تدبیر و لطف تقریر امیر سلیمانشاه را از راه برده میان ایشان پیمان بایمان اتقان[4] و استحکام یافت و عهود بخلود [ورق ۲۶۳] استقرار پذیرفت، میرزا پیر محمد پیش امیر سلیمانشاه فرستاد[5] [و] قبایح افعال [و] فضایح اعمال او را برشمرده گفت: سلطان حسین دشمن من است او را گرفته پیش من فرست، امیر سلیمان شاه بآن سخن اصلا التفات ننمود، امیرزاده پیر محمد ازین حمیت چون آتش برافروخت و بسان برق خاطف[6] و باد عاصف بر سر ایشان شبخون آورد،

ع طاقت پنجهٔ شیران ننمود روبه را،

(۲۶۳ و)

عازم هراة شدند و شرف دستبوس حضرت خاقان سعید یافته بعواطف پادشاهانه مخصوص گشتند و آنحضرت در باب ایشان مشورت فرموده فرمان شد که ولایت[7] سرخس سیورغال امیر سلیمان شاه باشد و حالا صد هزار دینار کپکی و اسپان خوب عنایت نموده مقرر شد که بجانب خراسان رفته به امیر مضراب و شیخ[8] خواجه بپیوندد، و این دران وقت بود که میرزا امیرانشاه در حدود کالپوش[9] بود، و در باب آن خودرای یعنی امیر[10] زاده سلطان حسین ارکان دولت و اعیان حضرت عرضه داشتند که آن نادان فتان[11] و هتاک بی باک در زمان حیات

---

[1] رس ــ، [2] ک ب : الثمانمائه، [زبده : وکان ذلک من (فی) محرم الحرام سنه عشر و ثمانمایه !]

[3] رس : درفرار، [4] ک با : اتفاق، [5] فقط رس : خط فرستاد،

[6] ک ب : خاطف، زبده : خاطر، [7] زبده : مال ولایت، [8] زبده : سعید،

[9] ک ب : کالیوس، با : کالپوش، بب مثل متن، زبده : کلبوش، [10] آ با بب رس : میرزا،

[11] بب : قتال، زبده مثل نسخ مطلع،

حضرت صاحبقران در سمرقند و باز در شام یاغی[1] شد، و بعد از فوت آنحضرت با امرا خلاف کرد، و درین ایام از اردوی ظفر اعلام بی موجبی روگردان شده پیش میرزا خلیل سلطان رفت و امراء او را بقتل آورده قصد او کرد و اموال خانیکه بتاراج داد اکنون نباید که ناگاه و عیاذًا[2] بالله فتنهٔ بزرگ ظاهر شود که جبر کسر [آن را][3] جز بهانهٔ تقدیر در خزانهٔ تدبیر چیزی نماند[4] و در احوال او و دلائل نفاق و در افعال او و مخایل شقاق ظاهر و پیدا و باهر و هویدا است ع

بوی نشان عداوت عیان ز سیمایش

یرلیغ همایون از موقف جلال نفاذ یافت و امیر نوشیروان برلاس میرزا سلطان حسین را در بیرون [درب][5] عراق بقتل رسانید، امیر سلیمان شاه که با او عهد و میثاق داشت در طوس این خبر شنیده تنگدل شد و اظهار خلاف کرد

ذکر یاغی شدن امیر سلیمان شاه و سایر قضایا که در خراسان وقوع یافت

امیر سلیمانشاه قاصد فرستاده پیغام داد که اگر حضرت خاقان سعید نوکری این بنده را خواهانست امیر شاه ملک را از پیش براند و نوشیروان برلاس را بقتل رساند، چون این پیغام ناخوش بسمع اعلی اسمعه الله البشائر رسید آتش غضب زبانه زده باحضار لشکرها مثال داد و عزیمت جانب طوس و مشهد تصمیم

---

[1] رک به یزدی ۲: ۶۸۰ و ۳۱۴، [2] آ ب بت رس زبده: العیاذ [3] قیاساً افزوده شد، ک آ با زبده ــ، [4] ک: نماید، تصحیح از روی با رس،

[5] از روی با بت و زبده، رس: عرب، ا ــ درب عراق نام درب مغربی هرات بود، رک به بیتر ینج ص ۴۰۹،

یافت، و رایات همایون با لشکرها و ازدحام تمام بساری قمش[1]* جام رسید و آنجا
نوکر امیر سلیمانشاه آمده عرضه داشت که امیر عبدالصمد بن امیر سیف الدین را
که داماد و محل اعتماد او بود طلبیده، حضرت خاقان سعید امیر عبدالصمد را رخصت
فرمود [و[2] فرمود] که امیر سلیمانشاه را گوید که در معارک و مقامات مشهور خدمات
پسندیده از تو بظهور آمده، و حقوقی که ترا در دولت قاهره ثابت است از شرح و
بسط استغنا دارد، و همیشه بحلیهٔ[3] هنر مترشح (کذا)، و به کمال عقل متوشح* و
بوسایل فضایل متمسک و بأهداب آداب متعلق، و بسماحت خلق و فصاحت نطق
و طهارت ذیل و غزارت[4] فضل و رزانت رای[5] و متانت فهم[6] و نزاهت نفس
و نباهت[7] قدر از امراء زمانه ممتاز و بیگانه[8] بوده و حضرت صاحب قران ترا بمثابهٔ
فرزندان و برادران دانسته، روز بازار[9]* اهل اعتبار و وقت کار شمشیر آبدار[10]،
و اعتقاد و اعتماد ما بر سیرت خوب و سریرت مرغوب تو[11] در تزاید و تضاعف است
میباید که بی اندیشه متوجه شوی و اگر کسی[12] را* شکایتی باشد بحضور بغور آن رسیده آید،
(ر ۲۶۳ ب) امیر عبدالصمد ا پیغام رسانیده[13] امیر سلیمانشاه عذری چند ناMسموع
تقریر کرد و گفت جمعی چند[14] در اضاعت حقوق من سعی مینمایند و حالا

---

[1] آ: لبسارو قمس، زبده: لبسیاری غمش [2] از روی آ، [3] زبده: بحلیت هنر خرد موشح و کفایت معظمات مهمات ملک مترشح، [4] ک آ ب زبده: غرارت؛ رس: غزارت، [5] زبده: عقل، [6] زبده: رای [7] ک: نیاهت، ب: پاهت، [8] نسخ دیگر: یگانه [9] ک: بازار، زبده: ازان روز باز درمیان امراء و ارکان دولت از معتبران و ممتاز [از معتبران ممتاز] و در وقت کار در دل دشمنان حضرت همچون تیغی جان گداز، [10] آ بعدش + : بوده [11] رس: تو در، [12] آ ب رس: از کسی، آ: کسی، (زبده: اگر چنانچه از کسی شکایتی دارد)، [13] آ: رسانید [14] آ ــــ،

ملازمت آنحضرت بعسل مصفّی ماند که از بیم نیش زنبوران بنوش آن نتوان رسید، تنعّمات[1] فراوان و لذّات بیکران از آن دولتخانه دیده ایم[2] اکنون که سیر در لوزینه و نمک در پالوده باشد[3] چه حلاوت ماند، و امیر عبدالصمد در آمدن مبالغه مینمود و امیر سلیمانشاه مقرر کرد که امیر جهانملک آید تا یراق[4] ببینیم*، و امیر سلیمانشاه بجانب قلعهٔ کلات رفته آنرا محکم ساخت و بعضی متمرّدان پیش او جمع آمدند،

حضرت خاقان سعید در ولایت جام میرزا الغ بیگ را بر سر اغروق گذاشته و امیر شاهملک[5] را در رکاب او باز داشته از قریهٔ خرجرد ایلغار فرمود، و چون رایت آفتاب آیت سایهٔ همایون بر صحرای طوس و مشهد مقدّس[6] انداخت امرا که در سر حدّ خراسان بودند و میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر را بجانب[7] عراق* براق تمام ساخته روان فرمودند درین ولا باز آمده شرف بساطبوس یافتند، و امیر عبدالصمد از پیش امیر سلیمانشاه آمده سخن او بعرض رسانید و آنحضرت بر حسب التماس او امیر جهانملک را پیش او فرستاد و میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک با اغروق به اردوی همایون پیوستند[8]، و امیر جهانملک رفته و سخن گفته امیر سلیمانشاه بوعده وفا نکرد و چون جهانملک باز آمد آنحضرت امیر مضراب را بجانب کلات فرستاد،
درین ولا قاصد[9] امیر چرکس[10] بن[11] امیر تومان* رسید و بموقف

---

۱ بب: نغمات ۲ آ: ام ۳ آ ب ب رس زبده: پیدا شد، ۴ رس: بر فاقت، ببینیم، زبده: من فرزند خود را مصاحب او بپیش بند کی حضرت فرستم و بعد از دو ماه خود نیز متوجه شوم

۵ بقول صاحب زبده غرض از گذاشتن شاه ملک آن بود "که شکایت امیر سلیمن شاه اکثر از وبود جون او حاضر نباشد شاید که امیر سلیمان شاه رغبت آمدن کند" ۶ آ ـــ، ۷ آ: میرانشاه

۸ آ ـــ، ۹ صاحب زبده گوید که قاصد از جانب ناخان آمده بود، ۱۰ بب رس: جرکس، آ: حرکس، زبده: جرکش ۱۱ آ ـــ، آ ب ب رس: بن تومان، زبده: بن تیمان،

عرض رسانید که جماعت ترکمانان قراتتار[1] که حضرت صاحبقران ایشا[ن را] از ولایت روم کوچانیده بمملکت ماوراء النهر رسانیده بود از آنجا گریخته بدین سرحد آمده اند، حضرت شاهرخی امیر سید[2] خواجه و امیر شاهملک و امیر جهانملک را فرمود که ایلغار کرده سر راه ایشان[3] را بگیرند[4]، و امیر سید[2] خواجه در اثناء راه پسر پیر پادشاه سلطان علی را که از سمرقند گریخته به استراباد میرفت گرفته پیش حضرت فرستاد، آنحضرت او را تربیت کرده با خاتونِ پدرش بجانب پیر پادشاه روان فرمود، و برادرِ سلطان علی سلطان حسین[5] را نگاه داشت، و پیر پادشاه را استمالت داده پیغام داد[6] که بدستورِ زمانِ حضرت صاحب قران آن ولایت بر ایشان مقرر است باید که تردد بخاطر راه ندهد[7] و از سرِ استظهار پیش ما آید که دربارهٔ او عاطفت زیادت بظهور خواهد رسید، و رایاتِ همایون متوجه کلات گشت، امیر سلیمانشاه کلات را گذاشته بجانب سمرقند گریخت،

وحضرت خاقان سعید بزیارتِ معظم و تربت مکرم صاحب السیر والطیر سلطان ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره[8] مشرف شده سعادتِ زیارت بجای آورد، و اولادِ بزرگوار آن بزرگوار را نوازش فرمود، و امرا که بر سرِ راهِ اقوامِ قراتتار[9]* رفته بودند جمعی را مقید ساخته بحضرت رسانیدند، و آنحضرت امیر سید[10] خواجه را بجانب کلات فرستاد که آنچه از امیر سلیمانشاه مانده باشد ضبط نماید و آن نواحی

---

[1] آ: قراتاتار — رک بریزدی ۲: ۵۰۱، [2] زبده: سعید، [3] بآ بب رس —، [4] آ: کرند، بب رس: کیرند [5] آ بآ بب: حسن، در زبده گفته است که وی برادر خوردتر سلطان علی بود، [6] آ: فرستاد، [7] آ: نداده، [8] رس بآ بب بعدش + : العزیز [9] آ: قراتاتار زبده: تتار [10] زبده: سعید،

را از متمرّدان پاک ساخته قلعه[۱] که سلیمانشاه عمارت کرده خراب کند، و رایاتِ ظفر آیات بجانب دار السلطنه هراة عود نموده بهفتم جمادی[۲] الاول* نزول فرمود،

درین اثنا ایلچی شاه قطب الدین از جانب سیستان آمده عرضه داشت که شاهانِ فراه شاه علی و شاه غیاث الدین پسران شاه جلال الدین یاغی خواهند شد، و متعاقب همین خبر رسید[۳]، امیر حسن جاندار نامزد آن طرف شد که آن فتنه را تسکین دهد و هر دو برادر یاغی[۴] را بدست آورده بیاسا رسانید و آن مملکت را از شرّ آن[۵] ناپاکان* امین گردانید، [ورق ۲۶۴] (۲۶۴)

ذکرِ عزیمت میرزا الغ بیگ بجانب اندخود و شبرغان وشرح بقایای قضایای خراسان

رای آفتاب اشراقِ سلطانِ آفاق براق آن دید که میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک بجانب اندخود و شبرغان رفته ضبطِ آن طرف نمایند و رعیت را در باب دارائی و فرمان روائی آنچه براق و مصلحت دانند فرمایند، و ایشان[۶] بآن سرحد رسیده چند سوار بزبان گیری از جیحون گذرانیدند، و سواران علیسی و

---

۱ ک، آ مثل متن، در نسخ دیگر و زبده: قلعه را،

۲ آ: ربیع الاولی، زبده: جماد الاول سنة ثمان و (ثما) ن مایه،

۳ آ: رسیدن، از زبده: متعاقب و متواتر چند کس از شاه قطب الدین رسیدند و همین معنی عرضه داشت،

۴ آ: یاغی شده را بیاساق رسانید،

۵ آ: ایشان ۶ آ: —،

خضر خواجه[1] را گرفته باز آمدند، میرزا الغ بیگ خضر خواجه را پیش حضرت[2] خاقان سعید فرستاد و عیسی را بجانب میرزا پیر محمد که در مدینة الرجال بلخ بود روان فرمود، وامیر سیّد خواجه مهمات قلعهٔ کلات که بعهدهٔ او بود[3] ساخته و پرداخته بشرف بساطبوس رسیده مساعی او مقبول آمد، وچون بتجدید پیرک پادشاه را گریزانیده و پسر او را گرفته و سرِ بداران را برانداخته و خراسانات[6] را مضبوط ساخته بود و او خود پسر امیر شیخ علی بهادر که[7] شجاعت* و دلاوری او محتاج بشرح[8] نیست حضرت خاقان سعید او را تربیت فرموده، در کلیّات مهمات ملکی و مالی صاحب اختیار مطلق و امیر الامرا شد، و روی بضبط مملکت آورده عرضه داشت که مودود[9] گرم سیری تا غایت شرف بساطبوس نیافته، فرمان اعلی نفاذ[10] یافت که امیر جهانملک متوجه جانب غور و گرمسیر شده دفع سرکشان و متمردان آن نواحی نماید[11] و درین ولا امیر موسی کاو امیر نمدک ولایت خوارزم را گذاشته* سعادت ملازمت دریافتند و بعاطفت پادشاهانه مخصوص شدند[12] وچون فصل شتا باخر رسید رکاب نصرت انتساب بجانب ییلاق بادغیس در حرکت آمد، و در منزل [قزل[13]] رباط خبر محاربهٔ

---

[1] در زبده بعدش + : قوجین [2] آ — ، [3] در زبده بعدش + : بن جهانگیر

[4] زبده : سعید [5] بآ بب رس — ، [6] بآ : خراسان ،

[7] کت : شجاعت، آ مثل متن [8] آ بب رس : شرح [9] کت : داود ،

اما بر ص ۶۲ س ۸ مثل متن ، زبده : مودود [10] آ بآ : نفاد [11] بقول صاحب زبده ،

امیر موسا کا از خوارزم و امیر نمدک از خیوق آن ولایت را بازگذاشته" آمدند — در آ خوارزم

بجای "خوارزم را" [12] آ بب رس : شد ،

[13] از روی زبده و بآ بب و رس ، آ : قزلی ،

میرزا پیر محمد با میرزا خلیل سلطان رسید[۱]، و در موضع ستَرکی[۲] از طرف ماوراء النهر مهد علیا رقیه[۳] خانیکه که دختر امیر کیخسرو بود [برسید و] فرزند سعادتمند میرزا محمد سلطان را آکه بیکی که حرم محترم میرزا الغ بیگ بود رسانید[۴]، و حضرت خاقان سعید نشاط وانبساط فرموده چند روز بعیش و عشرت گذرانید ع

در جهان به ز عیش کاری نیست

ذکر محاربۀ امیرزا پیر محمد جهانگیر و میرزا خلیل سلطان

در آن زمان [که] میرزا الغ بیگ و امیر شاه ملک به اندخود و شبرغان[۵] رسیدند، امیر شاهملک بکنار[۶] آب رفته پل بست، و میرزا خلیل سلطان بلب آب آمده قراولان او از پلی که امیر شاهملک بسته بود گذشته با نوکران امیر شاهملک جنگ کردند و دو لتخواجه قرابت مشار[۷] الیه بقتل آمد، و از طرفین رسل و رسایل آمد شد کرده بر مصالحه قرار یافت، و میرزا خلیل سلطان بجانب سمرقند رفته امیر شاهملک نیز باز گشت، و میرزا پیر محمد امیر شاهملک را طلب کرد و در بلخ ملاقات کرده، میرزا پیر محمد از میرزا خلیل شکایت بسیار نمود و خواص او گفتند:

---

۱ زبده بعدش +: جهانگیر، ۲ آ: ستَرگی، ب‌ب: ستَرسگے، در زبده این لفظ را "ستَرکاء" نوشته است درضمن احوالی که در مطلع برص ۶۰ سطر آخر مسطور است ۳ عبارت زبده: رقیه خانیکه [که] دختر امیر کیخسرو خواهر سلطان محمود بود برسید [برسید] و فر[زند] سعادتمند امیر زاده محمد سلطان نور الله مرقده آکه بیکی که حرم محترم امیر زاده .... الغبیک گورکان بود رسانید، ۴ فقط در ک ندارد ۵ زبده: بحدود آمویه ۶ ک: که بکناره غالباً محل صحیح این که در سطر بالا بود، ۷ با آ: امیر د بجای مشار الیه،

میرزا پیر محمد ولی عهد حضرت صاحب قرانست و تخت باو میرسد که او آقاست،
و میرزا پیر محمد[۱] ایلچی پیش میرزا خلیل فرستاد و پیغام داد که حضرت صاحب
قران کجا وصیت فرموده که تخت و مملکت خلیل سلطان را باشد، میرزا
خلیل سلطان جواب گفت که: آن قادری که تخت و مملکت بحضرت امیر[۲]
داده بود بمن نیز عنایت فرمود، و میرزا پیر محمد و امیر شاهملک ازین جواب
در تاب شدند و بدین سخن کلمهٔ اختلاف از هر کناره درمیان آمد ع
حدیثی بُوَد مایهٔ کارزار
لشکرها ترتیب داده از آب گذشتند و از آن طرف میرزا خلیل سلطان (۲۶۴ ب)
لشکر بازرا احسانِ بیکران فرمود [ع] وَمَن وَجَدَ الاِحسَانَ قَیداً تَقَیَّدا[۳]

---

[۱] در ک "خلیل" را قلم زده بالاش "پیر محمد" نوشته، آ: خلیل اینی (بجای پیر محمد)، بآبب: خلیل اینی و،
— در زبده بعدش مضمون سطر ۶ و ۷ ("و بدین سخن ..... کارزار") آورده
و پس ازآن ذکر ایلچی فرستادن و جواب خلیل سلطان و لشکر کشی جانبین را،

[۲] آ بب: صاحبقران، [۳] بب: نقیداً، در زبده درین موضع گوید: و آنچنان خزینه که
[مکررا] از مدتها مدید باز اتجه درخزانها ملوک و پادشاهان و خاندانها قدیم ممالک [مکررا] ایران و توران
و توابع آن چون روم و شام و هند و افرنج جمع کشته بتدریج در مدت حکومت امیر صاحب قران
انار الله برهانه درخزانهٔ ارک سمرقند جمع آمده از نقود و جواهر و اسلحه و اقمشه هریک علاحده
چنانکه اگر خزینه را خواستی که تحقیق کنند مجموع محاسبان آنکه در هیچ دور رقم سیاهه [دراصل:
سیابت] چنانک درین دور ورزیده اند و بکمال رسانیده نبوده از [....] و احصا و ضبط
واستیفاء آن عاجز کشتندی جزنام و ننگ و دعای خیر چیزی باقی نگذاشت،
— نیز رک بیزدی ۲: ۲۲۷ ببعد،

ودر حوالی نسف دو سپاه جنگجوی شیرخوی روی در روی آورده جنگ پیش بردند و بزخم نیزه و تیر و گرز و شمشیر از پردلان نفیر برآمد بیت

تیرها در مغزها کرده مقر همچون خرد نیزها در شخصها همچون روان گشته روان*

غالب و مغلوب ممزوج شده ضارب و مضروب مخلوط گشته بود، میرزا خلیل سلطان بقوت بازوی دلاوران ماوراء النهر و جلادت پهلوانان خراسانی و بهادران عراقی که هریک چون برق از میغ تیغ* آتش میفشاندند و گرد نبرد بباران خون می نشاندند بر قول میرزا پیر محمد حمله کرده از جای برداشتند و اول جماعت ارلات گریخته جوانغار و برانغار پریشان شدند* و میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک چون دیدند که قول از جای رفت ایشان نیز عنان برتافتند و احمال و اثقال بلجنیان بدست سمرقندیان افتاد و خانیکه گرفتار گشت، و میرزا خلیل سلطان در بارهٔ گرفتاران کرم فرموده همه را در حریم امن و نعیم احسان جای داد و ذلک* یوم الاثنین الثانی من رمضان،

وحضرت خاقان سعید این خبر شنیده عنان جهانگشای بآن صوب معطوف ساخت،

---

۱ در زبده گفته است که از آن طرف خلیل سلطان و جمعی خراسانیان و عراقیان و امیر برندق جهانشاه با جند تومان بر دست راست و امیر ارغون شاه و امیر سلیمان شاه بر دست چپ، و از این طرف امیرزاده پیر محمد در قول بر دست راست او نوشیروان برلاس و بر دست چپ امیر شاهملک و یادگار شاه ارلات، ۲ زبده: گشته روان همچون روان، ۳ ک س: مجروح، آ: مثل متن، (زبده: ضارب بمضروب و غالب بمغلوب مختلط گشته) ۴ آ: تیغ میغ ۵ آ ب ب: می فشاند، ۶ آ ب: می نشاند، ۷ زبده: گریختند امیرزاده پیر محمد روی برتافت ۸ بالعدش +: و امان، زبده: عدل (بجای امن) ۹ آ با بب رس زبده: ماوا، ۱۰ زبده: کان ذلک فی ،

ومیرزا الغ بیگ و امیر شاهملک بشرف ملازمت رسیده[1] بموجب اجازت یکماه در ولایت بادغیس توقف کردند که اسپان ایشان فربه شوند[2]، و در منزل ناری قشون امیر فناشیرین[3]* که آنحضرت اورا پیش میرزا خلیل سلطان فرستاده بود مصحوب نوکر او باز آمده عرضه داشت که میرزا خلیل سلطان[4] ع عذر خواهی نموده میگوید که[5] ما بر همان عهد و پیمانیم امّا چون میرزا پیر محمد از آب گذشته بولایت ما در آمد ما نیز جنگ کردیم و خدای[6] تبارک و تعالی نصرت داد*، حضرت خاقان سعید مزید جاودنی[7] قربانی* را با نوکر میرزا خلیل سلطان فرستاد و پیغام داد که ما نیز بر همان عهدیم ع

برهمانیم که بودیم و همان خواهد بود

امّا امیر سلیمانشاه و ارغونشاه و احمد چهره بولایت ما درآمده خرابی کرده اند و چون سپاهی سپاه ما[8] دیده اند کَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ گریخته اند، اکنون ما تا کنار آب عزیمت داریم میباید که خلیل سلطان نیز بکنار آب آید تا ماجرای گذشته[9] داشته ع

---

[1] زبده: بیش از رسیدن ایشان خبر رسیده بود که امیر سلیمان شاه و امیر ارغون شاه و احمد چهره از آب گذشته اند و بحدود ولایت شبورغان و اندخود درآمده اند، بموجب آن خبر عزایم بادشاهانه . . . . در مسارعت بدان طرف تعجیل نمود، [2] با: شوند [3] آ: قناشیرین، زبده و ب پ مثل متن، [4] آ ب پ رس —، [5] فقط در ک، [6] با —، در نسخ دیگر و زبده "تبارک و" را ندارد، [7] کت: جادنی و قربانی (اما رک به ص ۶۲ س ۴)، با: حادنی قربانی، رس: حانی قربانی، آ و زبده مثل متن، یزدی ۲: ۴۲۵ این کلمه را جون غربانی نوشته است، [8] زبده بجای سطور آینده تا "عزیمت داریم" چون این جرأت معلوم شد ما نیز متوجه شدیم اکنون ما نیز تا کنار آب عزیمت داریم الخ [9] با: ما را [10] زبده: گذاشته،

عهد و میثاق تازه گردانیم و اگر خود نیاید امراء معتبر فرستد تا با کسان ما سخن گفته بهر چه مقرر[1] شود از آن نگذریم ، و چند روز موکب فیروز در ییلاق بوراقان[2] و ایلار توقف نمود ، و از انجا مزید جاونی[3] قربانی* آمده و دولتخواجه چنگیز[4] خان* را همراه آورده عرضه داشتند که آنحضرت هر کرا صلاح دانند بکنار آب فرستند که ما امیر الله داد و امیر ارغونشاه را تعیین[5] کرده ایم ، آنحضرت امیر مضراب را بدین مهم نامزد فرمود و جناب قاضی قطب[6] الدین* عبدالله را مصاحب او ارسال نمود ، و امیر جهانملک[7] که بطرف گرمسیر رفته بود مودود را شکسته و مستاصل ساخته و از حدود ولایت بیرون تاخته و قلعه در[8] فشای* را عمارت کرده ، و امیر سیفل[9] گرمسیری و حسام الدین غوری را کوتوال نشانده با الجائی[10] بسیار بر اردوی همایون رسید ، و علی بیگ که با جهان ملک بود پیش آمده از امیر شاهملک نقل کرد که من بسبب بزرگی سید[11] خواجه بلشکر رفته ام ، آنحضرت عتاب بسیار فرمود که چه راه اوست که این نوع سخن گوید ، و بایسنغر تواچی[12] را پیش او فرستاده فرمود که مقرر آن بود که یکماه در بادغیس

---

[1] بب — زبده مثل متن ، [2] آ : لولاقان ، با : بوراقان ، زبده : « چند روز در ییلاق بوارقان نمود و ازانجا کوچ فرموده بالمارفت » و در سطور آینده (ص ٦٣ ح ٢) المار نوشته است ، [3] با : جاونی قربانی ، نیز رک به ص ٦١ ح ٧ ،
[4] زبده : جنکیرجه ، [5] آ : معین ، با رس : مقرر ، [6] زبده — ،
[7] زبده بعدش + : بن ملکت ، برایش رک به یزدی ١ : ٦٥٠ ، [8] زبده : درساسی
[9] آ : سیفل ، زبده : سفیل [10] بب : اولجای ، [11] زبده : سعید
[12] آ : بای سقل بب : بای سیقل ، رس : بای سقل ، با : بازسیفل ، زبده — ،

توقّف نماید، حالا چند روز زیادت شد، باید که فی الحال متوجه شود و اگر بلشکر نمی آید در ولایت ما نباشد[۱] بهر جا خواهد برود، و آنحضرت از ایلار[۲] متوجه دار السلطنهٔ هراة [ورق ۲۶۵] گشته و آب مرغاب گذشته پیش از لشکر بایلغار بشهر آمد، و امیر شاهملک از راه یکه[۳] النک[۴] بجانب میرزا پیر محمد جهانگیر [رفت[۵]] ، (۲۶۵ و)

ذکر مخالفت امیر سید[۶] خواجه بن امیر شیخ علی بهادر

امیر[۷] سید خواجه چنانچه مذکور شد[۸] راه امیر الامرائی یافته مجموع مهمات کلّی[۹] و جزوی[*] بقول و قلم او منوط و مربوط بود و او خود را مستغنی دیده بموجب کلّا[۱۰] اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغیٰ اَنْ رَاٰهُ استغنیٰ مزاج او از منهاج اعتدال انحراف یافت و رفتن امیر شاهملک ضمیمهٔ آن شد که سودای حکومت باستقلال در دماغ پیدا کرد، جمعی امیرزادگان مثل پسران امیر سیف الدین عبد[۱۱] الصمد[*] و طاهر[۱۲] و فاضل[*] و پسران امیر اوچ قرا شمس الدین و شیر علی[۱۳] و ابو[۱۴] مسلم و محمد بیگ و تیمور ملک دولدای و محمد فضل الله بوعدهاء او فریفته

---

[۱] آ ب، [۲] آ ب ب رس : بهر [۳] زبده : المار؛ برص ۶۲ ح ۱۲ الما،
[۴] آ : النک با : اولنک ، بب مثل متن [۵] از زدهی آ ، در زبده : وبیش از انکه بندگی حضرت پرسید [پیر سید] امیر شاهملک از انکه (کذا) اولنک بجانب امیرزاده پیر محمد بن امیر جهانگیر رفته بودند) [۶] کذا در زبده در عنوان ، [۷] در زبده بعد عنوان + : در آخر این سال هشتصد و هشت ، [۸] زبده : سعید [۹] رک به ص ۵۷ ، [۱۰] آ : ملکی ، با : ملکی و کلی ، بب : کلی و ملکی ، رس : ملکی و مالی ، از زبده موید متن است ، [۱۱] زبده : امیر عبد الصمد ، [۱۲] رس ـ ، [۱۳] ک : شیخ را (تا رک به ص ۶۷ س ۳) ، زبده : شیر ، [۱۴] ابو مسلم بن اوچ قرا مذکور است بر ص ۱۰۵ ،

شده از بندگی[1] حضرت روگردان گشتند، و امیر سید[2] خواجه نماز شام غرّه ذی الحجه[3] باتّفاق این جماعت از جر[4] قالنک[*] سوار شده متوجّه جام گشت،

چون این صورت بر رای انور که ع یک ذرّه ز نورش آفتابیست[5]
روشن شد فی الحال در نیمشب با جمعی که حاضر بودند پای عزیمت در رکاب سعادت آورده متعاقب او روان شد، علی الصباح در صحرای نو[6] برگ[*] بدیشان رسیده کسی[7] فرستاد که چرا یاغی شده اید، و آن حضرت یکسواره در میان ایشان راند، همه پیاده شده در گریه و زاری آمدند[8] و بگناه معترف گشته در پای آنحضرت افتادند، آنحضرت مرحمت فرموده کرامت عفو ارزانی داشت و همه را فرموده که سوار شده ملازم رکاب ظفر انتساب باز گشته بر پل[9] سالار رسیدند و آنحضرت اعتماد کرده پیشتر[10] بشهر آمد، جمعی که موافق سید خواجه بودند گفتند اگر ترا معاف دارد فردا هر[11] یک مارا[*] بعقوبتی کشد که مرغان هوا را بر حال ما گریه آید، ما کوچ ترا از خود جدا[12] نمی کنیم، همه باز اتّفاق نموده عازم صوب جام و طوس شدند، و حضرت خاقان سعید عزم انتقام جزم فرمود[13]،

---

[1] رس: بندگان، [2] زبدة: سعید [3] در زبدة بعدش +: سنه ثمان وثمانمایه، [4] با: جرقالنک، زبدة: از فیتول خود که ظاهر دار الامان هرات ..... که بجرقالنک معروف است، [5] بب رس: آفتابست [6] زبدة: موبزک [7] زبدة: کس، [8] آ: شدند، [9] بب رس: بل، با: پیل، (زبدة: بسر یک سالار رسید) [10] بب —، زبدة مثل متن، [11] ک: مارا هر یک، بب مثل متن، زبدة: هر یکی را از ما [12] زبدة: جدائی مر [13] آ: فرموده،

درین اثنا توکل تیمور تواچی از پیشِ امیر[1] مضراب آمده عرضه داشت که ما در کنارِ آب بسیار بودیم میرزا خلیل سلطان بوعده وفا نکرد، وحکم شد که امیر مضراب بپایهٔ سریر اعلی آید، وآنحضرت امیر[2] حسن صوفی ترخان وامیر فرمان شیخ را پیش سید[2] خواجه فرستاد وپیغام داد که تو کیستی؟ وچه خواهی شد؟ کجا از پیش من بهتر خواهی بود؟ هرچه رفت وگذشت المَاضِی لَایُذکرُ ما گناهِ تو عفو فرمودیم وهمان تُوجه[3] وراه معیّن داشتیم

بیت

بیا وهمچنان برجای خود باش   کز آن مقبول تر باشی که بودی

امراء بسید[4] خواجه رسیده ونصیحت کرده، مفید نیامد، وآنحضرت میخواست که اورا بعنایت باز آورد قطعه[5]

برفق وعدل جهان زا بطاعت آورد است   اگرچه حکمش عاجز نبود از اکراه
رسیده خاکِ جنابش زقدر بر افلاک   فتاده نام بزرگش زجود در افواه

چه گفته اند بیت[6]

کس درختی که پرورد عمری   بی ضرورت زبیخ برنکند

درین ولا خبر آمد که مودود گرمسیری باز بسرحد غور آمده خرابی میکند، آنحضرت امیر اویس بن امیر[7] آقبوقا[8] وطغای[9] مرکن[10] را نامزدِ آن طرف فرمود، واعلامِ ظفر اعلامِ ببیست وسیم ذی الحجّة الحرام[11] از دار السلطنة هراة بصوب طوس در

---

۱ ب: میرزا، زبده مثل متن، ۲ ک: سید، زبده، سعید، ۳ آ ب نس زبده: موجه، با: مورچه، ۴ ک: بسید، ۵ آ نس: رسید، در با این بیت را ندارد، ۶ آ: —، ۷ زبده: اقبوقا، ۸ زبده: طغای، ۹ نس: مرکز، زبده مثل متن، ۱۰ بجایش در زبده: سنه ثمان وثمانمایه،

جنبش آمده مرغزار شبر تو که فراش ربیع در فضاء آن دیبائی هفت رنگ بازکرده
بود مخیّم اقبال و معسکر اجلال آمد، و امیر مضراب که در کنار آب آمویه بود
ملحق شد، و از جانب طبس نوکر امیر یوسف جلیل که داروغهٔ آنجا بود مکتوبی
گرفته آورد که امیر سید خواجه بدست نوکر برادر خود یوسف خواجه بمیرزا اسکندر
نوشته بود مضمون آنکه: خراسان برای شما مستخلص میگردانم، چون اینمعنی
بظهور آمد دیگر امید بهبود نماند ا و از جانب سید خواجه معتمدی آمده نمود ۲۶۵ ب
که او بر مخالفت مصرّ است،

وقائع سنه تسع وثمانمایه

ذکر نهضت خاقان سعید بجانب طوس و مشهد مقدس

غرّهٔ محرّم الحرام سپاه گردون احتشام بجانب جام حرکت نموده جمعهٔ هشتم
ماه آن بقعهٔ متبرک بظلال مواکب و نعال مراکب مکلّل و مهلّل* گشت د

---

۱ آ، ب: ربیع: بشرتو، زبده: بشرنو، ۲ آ: دیباجه، زبده مثل متن،
۳ زبده: ودران منزل خرم هفتهٔ توقف فرمود درخلال آن احوال امیر مضراب الخ،
۴ آ و زبده: خلیل، ۵ ک ب: سیذ،
۶ آ بعدش + : امیر، ۷ زبده: یادکار از قوچینان که از نوکران
بندگیحضرت بود با سعید خواجه بوده از او برگشته هم در منزل بشر تو ببساط بندگیحضرت رسید،
۸ آ: کفت، ۹ ب ب: شام، ۱۰ زبده: بیستم،
۱۱ زبده: مشکل و مهلک،

حضرت خاقان سعید بصفای عقیدت و حسن ارادت بمزار مبارک و تربت متبرک مهبط انوار الکشف والالهام شیخ الاسلام احمد جام قدس سره نزول فرمود و شرایط زیارت بجای آورده از روح مقدس آن آفتاب هدایت قطب سپهر ولایت استمداد نمود و اولاد بزرگوار او را رعایت فرمود و صلات و صدقات بمستحقان رسانید و از انجا بقریهٔ خرجرد آمده، نوکر میرزا عمر بهادر رسید و عرضه داشت که احرام خدمت بسته بسبب عدم اسباب سفر آهسته می آید، آنحضرت دلداری نموده فرمود که فرزند و برادر دست مملکت و خزانه دریغ نخواهد بود، روز دیگر که شهسوار انجم تیغ زراندود از قراب نیلگون برکشید از لمعان آن عرصهٔ گیتی منور گردید رای عالم آرای اقتضای آن فرمود که عرض لشکر و احتیاط اسلحه و جبیا نماید نظم

بفرمود تا لشکر نامدار شدند از پی جبهه دیدن سوار
برآراستند[۱] از پی عرض صف گرفته همه تیغ و نیزه بکف
شد از بیرق [و][۲] گونه گونه درفش هوا سرخ و زرد و کبود و بنفش
تو گفتی جهان[۳] سربسر آهن است[۴] و یا کوه البرز در جوشن است
هوا[۵] گشت از گرد چون آبنوس بلرزید ارکان ز آواز کوس[۶]

آنحضرت چون شاه انجم بر ابلق گردون سپهر سوار گشته تومان تومان و قشون قشون احتیاط فرمود[۷] و لشکریان شعر

بیکره همه نعره برداشتند[۸] سنانها بگردون برافراشتند[۹]

---

۱ زبده: برآراسته ، ۲ از روی آ، زبده: یرنوش (بجای بیرق و)
۳ زبده: زمین سربسر ز آهن ، ۴ فقط با ــ ، ۵ زبده: فرموده میکذشتند
۶ زبده: برداشتی ، ۷ زبده: برافراشتی ،

که شاها زمانه بکامِ تو باد سپهر و ستاره غلامِ تو باد

چون رای همایون از عرضِ جیبا باز پرداخت آفتاب مرحمت آنحضرت بار دیگر سایهٔ عاطفت بر حال سید[1] خواجه انداخت و کمال رافت نیز رخصت نمیداد که جمعی که بی اختیار فرمان بردار او شده اند مرکز دایرهٔ عنا و سوختهٔ نایرهٔ بلا شوند بیت

که آتش چو در بیشه یا بد گذر درآن بیشه فی[2] خشک ماند نه تر

نوکر او با[3] غار با قدی* را پیش او فرستاده ملتمسات او را تقبل نمود و مطالب او را تعهد فرمود، و با[3] غار باقدی* باو رسیده آنچه شنیده بود رسانید امّا ع

چو گوش هوش نباشد چه سود حسن مقال

حضرت خاقان سعید چون استمرار او بر شیوهٔ عنا معلوم فرمود آتشِ حمیّت زبانه زده بر براقِ برق حدّت، باد سرعت، سوار شده لشکرِ منصور چون کوهِ آهن در حرکت آمد و از نواحی قریهٔ خرجرد نهضت نموده در[4] حوالی رباطِ سنگ بست شانزدهم محرّم نزول فرمود و از آنجا بمنزل یاقوته* بمسامع جلال رسید که سید[5] خواجه ننگ[6] اسپِ فرار ننگ برکشید* و بصوب قلعهٔ کلات که دیدهٔ گردون مثل

---

[1] با : امیر سید ، زبده : سعید خواجه ، [2] ک : نی ، [3] زبده : قاریاغدی ،

[4] با : اوسط محرم قریه یاقور مشهد منزل همیون شد ، رش : شانزدهم محرم منزل یاقوته آمده ، زبده : شانزدهم محرّم سنه تسع بحوالی رباط سنک بست نزول فرمود از انجا قراول روان کردانید چون رایات همایون بمنزل یاقوته اولنک فرود آمدند خبر رسید که چون امیر سعید خواجه از وصول رایات همایون واقف شد الخ ، [5] زبده : سعید ،

[6] زبده : ننک اسپ فرار فرننک برکشیده ، ک : فراد (بجای فرار) ،

آن حصنی[1] حصین* ندیده رفت، و خواست که آنجا متحصّن شود، جمعی[2] بیخرد آن که با او بودند فوجی[3] را* سعادت ازلی مساعدت نمود و ارکان دولت را شفیع ساختند

بیت گرفتند تیغ و کفن صفدران نهادند رو بر زمین در زمان

مکارم اخلاق آنحضرت همه را لطف عفو و کرامت امان[4] ارزانی فرمود و بعزم[5] زیارت قطب سپهر ولایت، و اختر برج سیادت[6]، دُرِ دریای سعادت[7]، و ثمرهٔ شجرهٔ نبوّت، نورِ حدیقهٔ امامت[8]، نُورِ حدقهٔ رسالت **بیت**

علی ابن موسی رضا[9] گوی و بس که القاب یابد ز اسمش شرف[10]

بمشهد مقدّس آمد، و مراسم تعظیم و شرایط تکریم مزار مورد الانوار بجای آورد و سادات عظام را انعام و اکرام فرمود، و عازم راه کان شده در آن فضای دلکشا [ورق ۲۶۶] قبّهٔ سراپرده و بارگاه باوج مهر و ماه برآمد، (۲۶۶ ر)

درین اثنا بعرض همایون رسید که خواجه علی نصرالله ترشیزی قلعهٔ پُردارود را معمور ساخته دعوی هواخواهی امیر سید[11] خواجه میکند، آنحضرت امیر مضراب را نامزد آن صوب

---

[1] آ: حصن حصین، آ ب ب ر س: حصن حصینی، زبده: حصی حصین،

[2] شاید "ازجمعی" باید خواند، عبارت زبده این طور است: بصورت [بصوب] قلعه کلات ..... بامعدودی جند [که] از زیور خورد [خرد] عاطل بودند خواست که بدان قلعه متحصن گردد و فوجی عظیم را از اسپاهان که ملازم او بودند سعادت ازلی و [. . . .] مساعدت نمود الخ،

[3] بعدش در آ + : را، آ ب ب ر س مثل متن، [4] آ: ــ، آ ب ب ر س مثل متن،

[5] آ: ــ، [6] زبده: و در روز دوشنبه هژدهم محرم مذکور ..... عنان ... بر سمت مشهد مقدس ..... معطوف فرمود، [7] ک: سعادت، تصحیح از روی آ آ ب ب و زبده، [8] ک: ولایت، تصحیح از روی آ آ ب ب ر س و زبده، [9] ک: امانت، آ آ ب ب ر س و زبده مثل متن، [10] آ ب ب: الرضا، زبده: الرّضای، [11] در آ بعدش + : علیه الصلوة والسلام، [12] زبده: پُردارود ــ رک به زبده ق ۲۲۲ ب، [13] زبده: سعید،

فرموده، علی نصر الله فرار نمود و[1] امیر مضراب جهات او را گرفته* بموجب حکم عازم هراة شد، و آنحضرت امیر[2] بوته* را فرمود که بتحقیق[3] احوال سید خواجه [4] نماید، امیر بوته تفحص نموده تحقیق کرد که امیر سید خواجه] متوجه کلات شده، و آنجا شنیده که امیر علیکه[5] و جمعی امرا با لشکرهاء سرخس و مرو عازم اردوی همایون‌اند در مضیق حیرت فرومانده و اَلْفِرَارُ فِی وَقْتِهِ ظَفَرٌ خوانده در گرمای عظیم عزم مازندران کرد، و پیشتر امیر عبد الصمد و امیر شمس الدین اوچ[6] قرا[7]* پیش پیرک پادشاه بمازندران روان کرده بود، چون مضمون این خبر از[8] انهاء امیر بوته* بر رای انور عرض یافت و امیر علیکه که کوکلتاش آنحضرت بود با لشکر عظیم ضمیمهٔ سپاه[9] ظفر پناه آمد* حکم همایون نفاذ یافت که تواچیان لشکرها مرتب ساخته دفترها (ء) سان[10] بعرض رسانند و حضرت خاقان سعید امراء تومان و قشون و صد [ه] و ده [ه] را تا آحاد مردم سپاهی[11] انعام و اکلکا فرمود،

و عاشر[12] صفر از مرغزار رادکان عازم مازندران شد، و در یلغر آغاج[13]* خبوشان

---

[1] زبده: بعد کیفیت مخلفات علی نصر الله را سیورغال امیر مضراب کرد، [2] آ: بوته، [2] آب رس و زبده مثل متن، [3] ک: بتحقیق، تصحیح از روی آ ب، [4] از روی آ و ب و با و رس، آ ما در با کلمهٔ 'امیر' را ندارد، و در رس 'حال' بجای احوال نوشته است، زبده، بر عقب امیر سعید خواجه بروند و تحقیق احوال او کرده بیاورند، [5] زبده: علیکا بهادر، [6] آ: ادج، [7] آ: قرا، [8] با: —، [9] آ: لشکر ظفر قرین، [9] ب ب: پسان، با رس مثل متن، ک زبده: شان، [10] از روی آ، زبده: لشکرها...... آراسته گشت و دفترهاشان تومنات و قشونات [قشونات] مزین ساخته بعرض همایون رسانیدند، کرم عمیم ...... در بارهٔ امرا و اسفهسالاران و بهادران و لشکریان و کافهٔ خدم و حشم ...... عنایت و عاطفت مبذول فرموده الخ، [11] آ: سپاهی را، [12] در زبده رحلت از رادکان غیر مورخ است و روز دوشنبه عاشر صفر تاریخی ست که درو سنگلی تیمور را بجانب پیر پادشاه فرستادند چنانکه می آید، [13] ک: یغرا علج، آ: یلغرا عاج، با: یلغر آقاج، ب ب: یلغرا عاج، رس: یلغور یاغاج، زبده: یلغور اغاج،

امیر شاهملک از جانب بلخ باردوی اعلی رسید، واز ییلاقِ سملقان آنحضرت منکلی تیمور نایان را که بآداب رسالت مشهور بود بجانب پیرک پادشاه فرستاد مضمون رسالت آنکه، سید خواجه را از حضیض مرتبهٔ بندگی بذروهٔ فلکِ سروری وامارت رسانیدیم، سودای فاسدِ استقلال حکومت بر دماغ او استیلا یافته بنوعی که از مرتبهٔ قبولِ علاج گذشته، ومواد ردیهٔ عناد چنان بامزاجِ او ممزوج شده که شربتهاء موافقِ نصایح ومواعید مفید نیفتاد، وبتخریبِ بلاد وتعذیبِ عباد دستِ فساد برگشاد وچون از توجهِ ما آگاه شد بیت

نادیده زدور برقِ شمشیر بگریخت چنانکه روبه از شیر

اکنون چنان استماع افتاد که عزیمتِ آن طرف داشته، توقع آنکه گلشنِ موافقت را بآبِ اخلاص تازه دارد، وفتنهٔ جافیه را که سر از ربقهٔ طاعت پیچیده‌اند وپای از دایرهٔ خدمت بیرون نهاده در حوالی مملکت نگذارد، بیت

اربابِ عقل را نبود میلِ اختلاط بادوستانِ دشمن وبادشمنانِ دوست

ویقین شناسد که بعنایتِ ربانی وبتاییدِ آسمانی قدرتِ مراعاتِ دوستان وقوتِ مکافاتِ دشمنان حاصل است وَاللّٰهُ الهَادِی اِلَی الصَّوَابِ، واگر این معانی بسمعِ خرد نشنود وصورتِ وخامتِ عدمِ موافقت ما بنظر

---

۱ آ، رس: سلمقان، زبده: سملغان، ۲ زبده: من کلیک تیمور بایان را که باداى، (اما رک به ص ۲۲ ح ۱۰)،
۳ زبده: ببر، ۴ آ: جانب،
۵ بب: فتنه، ۶ رس –،

بصیرت مشاهده نکند عواطف مابعواصف مبدّل گردد و آنچه در مشیّت حق باشد بنوعی بظهور رسد که دست تدارک بدامن آن نرسد وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

وچون منگلی تیمور بصوب مازندران روان شد موکب همایون چند وقت بجهت حرارت توقف نمود و عزم شکار فرمود،

ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید در ییلاق سملقان

حضرت خاقان سعید در نواحی ییلاق سملقان هوای صید و نشاط شکار فرمود و تواچیان جار رسانیدند که لشکر بیرگه شکار صحاری و جبال را در نوردند و وحوش و حیوانات را بصحرا رانند، و آنحضرت براق برق صفت زیر زین آورده و عنان بهلال نعل ماه سیر زهره جبین داد، پادشاه زادگان آفتاب پیکر و امراء ثوابت لشکر و وزرای عطارد شعار و سپاهیان مریخ اقتدار و اسپان صرصر حملت و سگان شیر صولت براثر شکار تاخته تیر نشاط هر طرف می انداختند، سرین آهو (۲۶۶ ب) بپر عقاب پوشیده گشت، و اوج هوا و صحن صحرا از پرنده و چرنده خالی شد

نظم

برگشادند دست را بشکار ... برشکاری زمانه گشت حصار
یوز بگرفت گردن آهو ... باز بدرید سینهٔ تیهو

---

۱ زبده بعدش + : سخط، ۲ ک : وسیعلمو، زبده : سَیَعْلَمُوْنَ،
۳ زبده : استرآباد، ۴ آ ب بب ماس وزبده : روز، ۵ زبده : گرما،
۶ آ —، ۷ با : سلغان، ماس : سلقان، ۸ آ با بب ماس —،
۹ آ : بیرکه، ک بب : پرکه، با ماس : برکه، (زبده : جهت برکه شکار) [بیرگه = جرگه] ۱۰ ک : نوردند، زبده : نوردند، ۱۱ آ با : بادشاه زادکان، زبده مثل متن، ۱۲ ک : توابت،

گشته بازان[1] بسوی گور کمند چون شهاب از قفای دیو نژند
شد هوا همچو ابرِ فروردین از پرِ باز و باشه و شاهین

خاکِ شکارگاه از خونِ شکاری گونهٔ لعل بدخشانی گرفت، و سنگ خارا رنگِ یاقوتِ رُمّانی پذیرفت، وچند روز بنشاط شکار گذرانیده، دران اثنا قاصد رسید و بموقف عرض رسانید که میرزا عمر بهادر نزدیک از دوی همایون رسید ع بر اُمیدِ دستبوسِ حضرتِ اعلی رسید،

ذکر رسیدن میرزا عمر بهادر بخدمت حضرت خاقان سعید

میرزا عمر بهادر را چون با پدر و برادر امید مصالحت نماند چنانچه شرح آن گذشت[2] و در ممالک فارس نیز مجال توقّف نبود روی[3] امید بدرگاهِ سلاطین پناه آورد و عرض حال فرستاد مضمون آنکه التجا و اعتماد جز بحضرت خاقان سعید ندارم بیت

جز آستان توام درجهان پناهی نیست سرِ مرا بجز این در حواله گاهی نیست

والحالة هذه[4]* بجهتِ ضعفِ مراکب و هر گونه آرب دوراز سعادتِ دستبوس در منزلِ سَخَیر مانده ام، حضرت خاقان سعید فی الحال کسوتهای خاصه و اسپان نامدار و تاج و کمر فرستاده فرمود که در سبزوار که ممرّ او بود و باحتیاج مرتّب داشته شرایطِ احترام بجای آورند[5] نظم

سراپرده و خرگه و سیم و زر قطار و مهار و کلاه و کمر

---

[1] زبده: بازان، ما آ: باران، بب رس مثل متن، [2] رک به ص ۴۸، [3] آ ـــ، در زبده پیش ازین زیادتی دارد که افاده می کند که میرزا عمر از شیراز براه صاغند، چهارده، و تون بسبزوار رسید،
[4] بب ـــ، [5] ما آ بب رس: آوردند،

زاسپان تازی که[1] بشتافتی   بتگ روز بگذشته دریافتی

میرزا عمر در سبزوار جمیع مایحتاج مرتب ساخته[2] عازم اردوی همایون شد، و غرهٔ ربیع الاول[3] در ییلاق سملقان[4] بموضع خواجه قنبر[5] سعادت دستبوس یافت و مناسب مآثر[6] پادشاهانه بکمال اعزاز ممتاز شد و خدم[7] و حشم او بخلعتهای فاخر و اسپان نامدار مکرم گشته و از غایت شفقت که در بارهٔ خود معاینه دید مضمون یَا لَیْتَ قَوْمِي یَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُکْرَمِینَ ظاهر ساخته بزبان حال فحوای این مقال به ادا میرسانید که بیت

احوال بنده باز قوامی[8] گرفت نو   اسباب عیش و امن نظامی گرفت نو

درین ولا منگلی[9] تیمور* مصحوب خواجه مکی[10] که پیر پادشاه از جانب استراباد فرستاده بود رسیدند و سخن پیر پادشاه بعرض رسانیدند[11] مضمون آنکه: چون آنحضرت این ولایت را بمن مسلم دارد و جماعتی که پناه آورده اند بر بنده بخشد و بدار السلطنت هراة مراجعت نماید بنده ایشانرا با فرزند بملازمت فرستد تا در عبودیت راسخ باشند، چون ملتمسات زیادت از طور پیر پادشاه بود آنحضرت بجانب استراباد نهضت نمود اما بسبب گرما و حرارت هوا در رفتن شتاب نمی فرمود ع[12]

که گرما ضرر می رساند بسی*

---

[1] زبده: کر، [2] زبده: جو، [3] ب ب مهس: یافته (در زبده موید اوست) با: داشته، [4] زبده: الاخر سنه تسع و ثمانمایه، [5] با مهس: سلقان، زبده: سملغان، [6] زبده: قنبر، [7] ب ب: مآرب، زبده: مفاخر [8] ک: خدام، آ و زبده مثل متن، [9] زبده: قراری [10] زبده: منکلک تیمور نایمان [11] ب ب: مکی، [12] آ: رسانید، [13] با: ــــ،

ذکر محاربه که در مازندران واقع شد و انهزام پیر پادشاه و امیر سید خواجه

اول خزان که خسرو انجم سایهٔ همایون بر برج میزان انداخت و بار دیگر بزر تمام عیار مغربی هر دو پلهٔ ترازوی روز و شب برابر ساخت و فراش باد عرصهٔ بوستان را ببساط زربفت[2]* و دیبای شمعی بیاراست و از پی انهزام گرما نسیم اعتدال آیین بهوا برخاست حضرت خاقان سعید بجلپکاء مازندران در آمده اواسط[3] ربیع الآخر* بنواحی قلعهٔ شماسمان[4] نزول فرمود، و نوکر پیر پادشاه بایزید چوپان[5] در انجا بود[6] ع   رای عالی بران قرار گرفت

که چون منبع حیوة این طایفه سرچشمهٔ استراباد است هر گاه بعنایت الله تعالی آن چشمه انباشته شود هر آینه اینها چون ماهی بر خشک مانند، بنابران اصلا بآن[7] قلعه التفات ننمود قطعه[8]

لشکر شاه جهانگیر بخصمان ضعیف   حیف باشد که شود ملتفت جنگ و جدال
ننگ بازان بود آن روز که عصفور کشند   عار شیران بود آن روز که گیرند شغال

[ورق ۲۶۷] و سپاه گران[9] بجانب استراباد روان شد و قراولان در موضع (۲۶۷ ا)
خراسخانه محاربه کرده چند بهادر پیر[10] پادشاه گرفتار شده بیاسا[11] رسیدند، و آفتاب

---

۱ آ –،   ۲ زبده: زربافت،   ۳ زبده: اواسط الخ،
۴ آ: شماسان، مه س، ساسان،   ۵ ک آ ب ب رس، جوبان، آ: چوپان
۶ در زبده درین موضع افزوده که بایزید " تمرد و عناد پیش گرفت "،   ۷ آ: بدان،
۸ آ ب ب رس: بیت،   ۹ آ ب ب رس: پیکان،
۱۰ آ رس، پیرک،   ۱۱ آ: پاساق،

رایت ظفر پیکر بر صحرای استراباد طالع شد، پیر پادشاه با لشکر بسیار بعدد اوراق اشجار و قطرات امطار ظاهر استراباد را معسکر ساخت، لشکر منصور بموضع سیاه بلاد[1]* رسیده بنابر احتیاط خندق میکندند که ناگاه پیر پادشاه با سپاهی[2] همه چون غنچه* و لاله درع فیروزه و خفتان لعل پوشیده و مانند نرگس خود زر بر سر نهاده و بیدوار تیغ خلاف کشیده از بیشه بیرون آمدند[3] بیت

چو آمد با سپاه[4] از بیشه بیرون / زمین گفتی روان شد همچو گردون

پیر پادشاه در قول و شمس الدین اوج قرا[5] و شبر علی و جعفر صاحب[6] بر جوانغار، و امیر سعید[7] خواجه و عبد الصمد و سید شمس الدین در برانغار، میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته ع رو بمیدان جنگ آوردند

و لشکر منصور ترک[8] خندق* گرفته در برابر آمدند، [از][9] جوانغار میرزا عمر بهادر و امیر یوسف خلیل[10] و امیر جهانملک حمله کردند و از قول امیر علی ترخان و تمام ترخانیان دلاور عزم رزم جزم نمودند، و از برانغار میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک و امیر موسی کار بر دشمنان زدند[11]، دو لشکر چون دو دریای مواج از صرصر حمله[12] در حرکت آمدند و بسان امواج دریا بهم رسیدند نظم

---

[1] ک: سباه بلاد، زبده: سیاه بلا، آ: سیاه پلاو، با: سیاه بلاو، بب: پسیاه بلاو، رس: سیاه بلاو، تصحیح قیاسی ست، [2] زبده: با ترتیب وساری [سازی] که در روز کارخانه خیال مثل آن مصور نکردد همه چون غنچه، [3] آ با بب رس: آمد، [4] بعدش در زبده + :

میان گرد بید ابود لشکر / چو در میغ تنک تابنده اختر * چنان آمد همی لشکر با نبوه / که که را دشت کرد و دشت را کوه

[5] وی هم پسر اوج قراست، رک بر ص ۶۳ س ۱۲، [6] با رس: و صاحب، (آ آ در زبده، و او را اندارد بعد 'جعفر') [7] زبده: سعید، [8] زبده: ترک جر کندن، [9] از روی با بب رس، زبده: از طرف دجای جوانغار)، [10] با رس زبده: خلیل، [11] در زبده + : و از برنقار قول امیر سید علی ترخان و امیر سید احمد ترخان و امیر فرمان شیخ، [12] آ: حمله، زبده مثل متن،

بجنبید هر دو سپاه گران   تو گفتی که شد کوه و بیشه روان[1]

ز پیکانِ پولاد و پرِّ عقاب   سیه گشت رخشان رخِ آفتاب

و از عکسِ سنانهای خون افشان و تابِ تیغِ شعله نشان روی هوا پر شهابِ درفشان گشت و از خسته و کشته دشت و پشته برابر شد، عاقبت بتاییدِ ربّانی تباشیرِ صبحِ شادمانی از افقِ سعادتِ حضرت خاقان سعید دمید و نسیمِ عنایت از مهبِّ الطافِ سبحانی وزید و پیر پادشاه با صد حسرت و آه روی براه فرار آورد و چون دستِ ستیز و آویز بسته و پای هزیمت و گریز کشاده یافت روی از صفِّ نبرد گردانیده بسوی بیشه و جنگل شتافت، و سپاهِ منصور دستِ قهر برآورده دشمنان را از پا درآوردند، و عنانِ اوامر و نواهیِ استراباد و مملکت جرجان بل تمام مازندران در قبضهٔ اقتدار بندگان کامگار درآمد و مجموع لشکر از نفایس اموال چون کوه و دریا توانگر گشتند، و از انجا که غایتِ مرحمت آنحضرت بود عنان از دستِ چابکسوارِ غضب ستانده[2] و[3] آتشِ خشم جهانسوز باب لطف نشانده خطِّ لا تثریب علیکم الیوم بر صحایف[4] جرایم مردم آن دیار کشید، و پیر بادشاه بجانب خوارزم رفته سیّد خواجه و عبد الصمد راهِ درازِ شیراز پیش گرفتند

و شمس الدینِ اوچ قرا   ع   همه کبود لب و زرد روی و سرخ سرشک

و سیّد[5] حسام خواهرزادهٔ سید خواجه[6] التجا بدرگاه عالم پناه آوردند و بعنایت مخصوص شدند، و فتح نامها باطراف ممالک در پرواز آمد و آوازهٔ این فتح همایون در بلاد ربع مسکون دایر و سایر شد، و سیّد عزّ الدین هزاره جریبی[7] که از کبار سادات بمکارم صفات امتیاز داشت و

---

[1] در زبده بعدش دو بیت زاید را دارد ، [2] کـ : سانده ، [3] آ ــــ ،

[4] آ : صفائح ، [5] زبده : سعید ، [6] زبده : سید خواجه خواهرزاده امیر سعید خواجه ،

[7] زبده : امیر سیّد عزّ الدین ، با رش : هزار (بجای هزاره) ،

خاندانِ ایشان همیشه در مقرِّ عزّ[1] بخود بحکومت و دارائی رعیّت آن ولایت متعیّن برادر خود را[2] بملازمت فرستاده پیشکشهای مناسب بعرض رسانید، و در مجموع آن ولایات سکّه و خطبه بنام و القاب همایون مشرف گشت،

و مولانا جلال الدین لطف الله صدر که در آنزمان سر آمدِ صدورِ جهان بود برسم رسالت عازم ولایت ساری شد، و شرایطِ رسالت بجای آورده، حاکم آنجا مرتضی اعظم رضی الدین سید مرتضی عهد و پیمان مؤکد بایمان ساخت که مدّت العمر سر از خطِ فرمان بر ندارد ا و خدمتِ مولوی را رعایت بسیار فرمود* (۲۶۷ب) و همچنین مولانا صدر الدین* ابراهیم [صدر بهزاره جریب] پیش سید عزّ الدین رفت و ایشان نیز آدابِ ایلی و انقیاد بجای آوردند ع زود باشد که جهان جمله شود تابع [او]

ذکرِ تفویضِ ممالکِ مازندران بجانب میرزا عمر بهادر و ولایتِ خراسان بمیرزا الغ بیگ گورگان

چون ممالک مازندران مفتوح و مستخلص شد ایالت و حکومتِ آن ولایت بجانب میرزا عمر بهادر مفوض گشت و زمامِ حلّ و عقد و عنانِ قبض و بسط آن نواحی

---

[1] زبده بعدش + : باصد کس ، [2] در زبده بجایش نوشته است : با سید ناصر الدین بجانب ساری روان کردانید که از ایشان عهد و پیمان ستانده بسوکند مؤکد کردانید ،
[3] با رس ـــ ، [4] ک و زبده ـــ ، از روی نسخ دیگر ثبت شد (امّا در با رس : بهزار جریب بجای بهزاره جریب) [5] زبده : با
[6] زبده : بهزار جریب و سمنان فرستاد (بجای رفت) [7] ک ـــ ، از روی نسخ دیگر ثبت شد ، [8] آب ـــ ،

بر ربقهٔ اختیار و قبضهٔ اقتدار نواب میرزا عمر[1] گذاشته تمام[2] ولایت گرگان و دهستان و استراباد و دامغان بجانب شاه[3] مومی الیه* سپرده آمد و اسباب سلطنت او مهیا داشته امرای شجاعت پیشه ضرغام[4] اندیشه در سلک ملازمت او منتظم شد و[5] حضرت خاقان سعید نصایح پادشاهانه و آداب خسروانه فرموده گوش هوش او را به لآلی مشفقانه گران گردانید* و چون خاطر خطیر ازان خطب کبیر فراغت یافت عنان جهان کشای بصوب مملکت خراسان تافت ع

با فتح و نصرت همعنان باز آمد از مازندران[6]

و بولایت خراسان در آمده بمقتضی اَکْرِمُوا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوا آدَابَهُمْ ایالت ولایت طوس و خبوشان و کلات و باورد[7] و نسا و یازر[8] و سبزوار و نیشاپور[9] بجانب اختر سپهر شاهی سایهٔ الطاف الٰہی مغیث الدوله و الدین میرزا الغ بیگ کورگان تفویض فرمود و حسن معدلت و لطف مرحمت دربارهٔ بلاد و عباد تعلیم فرمود و عزیمت دار السلطنت هراة تصمیم یافت، درین اثنا بمسامع جلال رسید که امیر موسی کاکوچ خود را بخوارزم فرستاد و او نیز متعاقب خواهد رفت خدمتش را مقید بهراة رسانیدند، و آنحضرت چهارم جمادی الاول[10]

---

[1] در اکثر نسخ: جناب میرزا، [2] در زبده می گوید که "خراج و معامله" ولایات مذکورهٔ متن" با توابع و لواحق و مضافات آن بجملگی بوی باز گذاشت" [3] آ با رس: شاه زادهٔ مشار الیه، ب: شاه مشار الیه [4] زبده: ضراعت، [5] بجایش در زبده می گوید: و امیر زاده الغبیک و امیر شاهملک را مقرر فرمود که زمستان در استراباد قشلاق کنند، [6] در زبده گفته است که سلطان براه شماسان حرکت فرمود، [7] آ د زبده: ابیورد، ب س مثل متن، [8] ک: یارز، آ ب مثل متن، زبده: بارز، رک بر ترکستان ص ۴۳۰، [9] ب آ: نشابور [10] زبده: الثانی، ا با رس: الاخر،

در دار السلطنت هراة نزول فرمود وصول مستقرّ دولت موافق بلوغ جرم نیّر اعظم بود بمحاذات نقطهٔ انقلاب شتوی[۱] و دران ایّام در خراسان قحطِ غلا[۲] کذا واقع شد که در هیچ تاریخ مثل آن نشان نداده اند خاصّةً[۳] در شهر هراة چنانچه یکمن گندم بوزن شرع که دویست و پنجاه مثقال باشد بمبلغ سه دینار کپکی که[۴] دو مثقال نقرهٔ مسکوک تمام عیار بود رسید* و حضرت خاقان سعید بموجب الشفقة علی خلق الله فرمان داد که انبارها کشادند و یکمن غله بیک دینار کپکی بمردم دادند ع[۵]

خویش را اگر نیک خواهی نیک خواهِ خلق باش

[والله الموفِّق والمُعین][۶]

ذکر شهادت میرزا پیر محمّد بن میرزا جهانگیر بر دست پیر علی تاز لعین*

میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بن سلطان صاحبقران امیر تیمور گورگان پیر علی تاز را از حضیضِ خدمتگاری باوج سرداری رسانید و[۷] اورا* در امورِ مملکت و رعیّت صاحب اختیارِ مطلق گردانید و ازین نکته غافل ماند که هرگاه بادشاه

---

[۱] ک : شتوی ، رس و زبده : شوی ، [۲] کذا ایضا در آ ، ب : غلایے ، رس : غلالی ، زبده : غلانی ، [۳] با رس — ، [۴] زبده : رسید که از مان سه دینار و [والصواب : دو] مثقال نقره سلوک [مسکوک] تمام عیار بود ،

[۵] در زبده مصراع ثانی هم دارد یعنی ع زانکه هرگز بد نیابد نفس نیک اندیش [را] ، و بعدش + : بتدریج دران ایّام قریب سی هزار خروار غله از انبارها (؟) سلطانی بدین طریقه بیرون آوردند ،

[۶] ک با رس — ، از روی آ د ب اما در ب " والمعین " را ندارد ،

[۷] زبده : سیر بادشاه ، در با ب " لعین " را ندارد ، [۸] با رس — ،

اطلاقِ عنانِ غیر چنان گذارد مجالِ مؤاخذه نماند، و دلیلِ عجز و فتور و ضعف و قصور باشد بلکه بحقیقت مشارکت در مملکت خواهد بود و ازان آفتها خیزد که دست تدبیر بدامن[۱] آن نرسد و فتنها[۲] آید که صورت تسکین آن در آینهٔ خیال جمال نماید، القصّه میرزا پیر محمد ایوانِ بزم بر میدانِ رزم اختیار کرده بخلوتگاهِ عیش خرامید و اسبابِ شادمانی مهیّا گردانید، نهالِ نشاط در بوستانِ خرمی بآبِ آتش فام پرورش می داد و غنچهٔ خوشدلی بنسیمِ طرب میکشاد، و از ابتداء صباح تا انتهاء رواح بنغمات خسروانه از تنعّمات[۳] [تنقّمات ؟] خسروی غافل، و باوتارِ ملاهی از اقطارِ پادشاهی متشاغل، سرودِ رُود در ودِ سلطنت او میداد و او درخواب، و آهنگِ چنگ مرثیهٔ او میخواند و او بیخبر در شراب، چون اشتغالِ او از حدِّ اعتدال گذشت اختلال در امورِ مملکت ظاهر گشت، و پیر علی تاز را تمکّن زیادت شد و خیالِ استقلال در دماغِ او جا گرفت، و[۴] بعضی (ورق ۲۶۸) معتمدان با خود متفق ساخت و مضمون أَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا پیشِ خاطر نیاورد، و ماه مبارک رمضان (۲۶۸ و) استقبال نموده محتسبِ شرعِ شریف بر سرِ بازارِ وجود نداء فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ بگوشِ ساکنانِ عالمِ سفلی میرسانید و از دیوانِ حکمِ ربّانی منشورِ سعادت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بطغراء كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ موشّح میگردانید، بوستانِ عیشِ اربابِ طرب بی آب شد و آفتابِ اصحابِ مناهی و ملاهی بی تاب گشت شعر

رمضان آمد و شد کارِ صراحی از دست بدرستی که دلِ نازکِ ساغر بشکست

---

[۱] ک: فتنها، تصحیح از روی نسخ دیگر و زبده، [۲] در زبده بعدش +: تدارک

[۳] آ: شعمات، زبده: شنمات، [۴] آ آ ب ب رس ـــ،

میرزا پیر محمد از فروغِ مُقدمِ رمضان در خلوت گاهِ باطن شمعِ انابت افروخته بود و بقطراتِ سرشکِ ندامت شمع سان میسوخت، درچنین وقتی[1] پیر علی تاز بی باک ناپاک روز چهار دهم رمضان گرد سراپردهٔ آن شاهزادهٔ سلیم القلب درآمده او را با جمعی خواصّ شربتِ شهادت چشانید و مرغ روحش از قفسِ[2] تن پروازکنان بشاخسار طوبی برآمد و به ارواحِ شهدا فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ آرام گرفت، میرزا[3] سید احمد میرک[4] در شبرغان بود متوهّم شده بخدمت حضرت خاقان سعید رسید و شرح واقعه بعرض[5] رسانید، آنحضرت را امواجِ غم در بحرِ خاطر در تموّج آمده افواجِ الم در سینه مسکن ساخت، عاقبت رضا بقضا داده گردن تسلیم نهاد

نظم[6]

گرچه این حال سخت واقعه ایست ... چنوان حکم کردگار این بود

و امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر نوشیروان بموجب فرمان در رکاب میرزا[7] سید احمد میرک بطرف بلخ روان شدند،

و درین ولا از جانبِ غور خبر آمد که اسپهبد غوری جمعی غوریان و سیستانیان را گرد آورده دران حدود فتنه و فساد میکند، آنحضرت ببیست و دوم رمضان عزیمتِ اسفزار[8] فرمود و امیر حسن جاندار و امیر جهانملک را بطرف غور فرستاده غرّهٔ شوال بمستقر دولت باز آمد، و اسپهبد غوری از توجّهِ سپاه آگاه شده راه فرار پیش گرفت

---

۱ فقط ن‌س : وی ، ۲ آ : قفص ، با : ققص ،
۳ زبده — ، ۴ با ن‌س — ، ۵ با ن‌س : بعزعرض ،
۶ با بب ن‌س : بیت ، ۷ زبده : امیرزاده ،
۸ ک : اسفرار ، ن‌س : اسفراین ، زبده : سبراز ،

وامرا جهات[1] او غارت کرده جمعی[2] که موافق او بودند بیاسا[3] رسانیدند و آن حدود ضبط نموده باز آمدند،

و پیر علی تاز چون میرزا پیر محمد را از میان برداشت و مملکت وسیع در قبضهٔ تصرف آورد[4] سوداء ارتقاء مدارج سروری[6] بر دماغ او استیلا یافت و کدوی سرش بشراب غرور پرگشته کلاه آزرم[5] از سر بی شرمی برگرفت، و سر بی مغز او که از خرد موئی بهره نداشت بتاج رعنائی بیاراست و چشم دل[7] او که از نور بصیرت بی نصیب بود دلبسرمهٔ شوخ چشمی جلا داد و ندانست که غدر و ظلم را دوامی و مکر و باطل را نظامی نباشد، و زلف مستعار که بر رخسار تزویر و پندار نهاده انگشت نمای دیدوران عالم بصیرت گردد نظم[8]

هرکه[9] زموی دروغ زلف نهد بر عذار ‌ ‌ ‌ [10] روز عروسی شود شانه حکایت کند

و حضرت خاقان سعید را آتش خشم مشتعل گشته صرصر قهر و حمیت در وزیدن آمد و بجهت دفع مفسدان و قلع متمردان عزیمت بلخ میفرمود[11]، ناگاه خبر آمد که میرزا عمر بهادر بر سبیل طغیان عازم خراسانست،

ذکر مخالفت میرزا عمر بهادر بن میرزا میرانشاه گورگان

چون میرزا عمر بهادر[12] در مازندران متمکن شد و نوکران را اقطاع تعیین

---

[1] زبده، مخلفات، [2] با آ س: جمعی را، [3] آ: بیاساق

[4] آ: آورده، [5] ب با س: آرزم، آ مثل متن،

[6] زبده: سروری، [7] ک: و دل، آ س و زبده مثل متن،

[8] با ب س: بیت، [9] در زبده ترتیب این دو مصراع برعکس متن است،

[10] زبده: کاه، [11] ب: فرمود، [12] با آ س —،

فرمود غلبهٔ تمام پیش او جمع آمدند و لشکری[۱] بجانب ملک رَی فرستاده دو[۲]
هزار خانه وار مغول را که با اغروقِ میرزا ابابکر بودند[۳] کوچانیده بمازندران
آورد و بآن جرأت داعیهٔ تسخیر خراسان پیدا کرد، و شیخ حسن محفّفی[۴] با جمعی
که ملازم امیر شاهملک بودند دل دگرگون کرده پیش میرزا عمر بهادر رفتند (۲۶۸ ب)
وگفتند لشکرِ خراسان از امیر شاهملک آزرده است چون سایهٔ شما بران
دیار افتد همه بی اختیار[۵]* پیش شما می آیند، میرزا عمر حقوقِ رعایتِ حضرت
خاقان سعید فراموش کرده بسخن بی دولتان فریب یافت و چون برقِ [خاطف][۶]
از مازندران بجانب خراسان شتافت، و امیر شاهملک[۷] در ولایتِ[۸] طوس از
توجّه میرزا عمر آگاه شد و مُسرعی چون باد پیش بندگی حضرت[۹] فرستاد، حاوی[۱۰]
اوراق عبدالرزاق از معتمدی شنید که چون خبرِ توجّهِ میرزا عمر بحضرت خاقان
سعید رسید مقرّبی بعرضِ همایون رسانید که دران زمان که میرزا عمر آمد گفتم که
اعتماد را نشاید[۱۱] چه با پدر و برادر وفا نکرد ع باکهِ وفا کرد که با ما کند،

---

۱ ق: لشکر ۲ آ: ب، س ش: دوهزار (رک مطلع، ص ۹۶ س ۷)
۳ آ: بود، ۴ آ آ ر س: محفی، ب: مخنجی، زبده: مخفّه جي، در زبده بعدش +: ازامرای قرشون، ۵ زبده: باختیار، ۶ ک: —، از نسخ دیگر ثبت شد،
۷ در زبده +: که امیرِ لشکرِ امیرزادهٔ جهان وجهانیان ..... الغبیک کورکان .. ... بود"
۸ زبده: قلعه (بجای ولایت) ۹ آ آ: خاقان سعید (بجای حضرت)، س ش: حضرت خاقان سعید،
۱۰ در زبده این هم گفته است که امیر مذکور بنا بر حزم و احتیاط احمال و اثقال را بطرف سرخس روان کرد، ۱۱ اما صاحب زبده هم می گوید "و این ضعیف را [از] یکی از اکابر استماع افتاد که بوقت توجه بدان صوب یکی از خواص ..... عرضه داشت الخ" و بعدش مضمون را مثل مطلع آورده است، ۱۲ بعدش در زبده +: اورا می باید گرفت،

بدان سخن التفات نفرمود بدنتیجه این داد، آنحضرت فرمود که ما با او بد نکردیم و[1] اینکه مملکت من باو دادم یا ملک ازانِ منست چنین نیست* ع

بقا بقای خدا دان و ملک ملکِ خدا

بهر که خواهد دهد و از هر که خواهد ستاند تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ، بیُمنِ این عقیدت و حسنِ این نیت ع همه ملوک و سلاطین مطیع او گشتند،

القصّه آنحضرت از دار السلطنهٔ هراة هژدهم شوّال بسعادت و اقبال ابرد ار برخنگ[2] باد سیر، کوه پیکر سوار گشته بچلکاء بادغیس در آمد، و در منزل قزل رباط نوکرِ امیر مضراب آمده عرضه داشت که پیر علی تاز قصد ارلات کرده امیر یادگار شاه ارلات ازو گریخت و با میر مضراب پیوست[3]، آنحضرت فرمود که امیر مضراب بالشکرها در لبِ آب مرغاب نشیند که حالا رایات[4] منصور متوجهِ میرزا[5] عمر است، و در[6] این ولا مهد عالیه خانزاده از جانب سمرقند رسید و میرزا محمد جوگی[7] بهادر[8] را رسانید[9]، و حضرت خاقان سعید در فاتحهٔ[10] این سفر باین مسرت تفاءل[11] نمود و طوی بزرگ فرموده ایشانرا بجانب دار السلطنهٔ هراة فرستاد و رایاتِ همایون عازمِ جام[12] شد، و در نواحی[13] قریهٔ بردویه*

---

[1] زبده: وانکه میگویم فلان مملکت باو دادم یا آن مملکت ازان منست یا ازان پدرم بود چنین نیست،

[2] آ ب ب زبده: نوند، رس: نوند اسپ، آ: نوید، [3] در زبده +: وحشم ارلات متفرق شد، [4] آ ب ب رس: رایات، [5] آ ب، [6] آ: چولی، با: چوکی، زبده مثل متن، [7] با رس ب، [8] آ: رسید، [9] زبده: فاتح، [10] آ: تفال، [11] ک: جازم، تصحیح از نسخ دیگر و زبده، [12] ک: نواحی بردویه (اما بر ص ۸۹ س ۱ مثل متن)، آ با ب رس مثل متن، زبده: نواحی در [ده ؟] بردویه (کذا بهر جای در زبده، نیز در جهانگشای ۲ : ۱۳۵)،

هر دو لشکر بهم رسیدند و در حال میرزا عمر بمقاومت و جدال پیش آمد و ازین طرف اعلام ظفر اعلام افراخته شد و صفها راست بایستاد، جکهٔ[1] تواچی[2] که ستون قلب میرزا عمر بود قلب گاه شگافته[3] و شتافته پیش آنحضرت آمد، دیگران چون آنحال معاینه دیدند فی الحال[4] بهر طرف پریشان گردیدند نظم[5]

بی دردِ سرِ نیزه و آمد شدِ پیکان — آن فتح که مفتاحِ امان بود برآمد

و بنصرت[6] یزدانی و قوتِ ربانی ماهِ منجوق[7] شاهِ جهان سر بعیوق افراشت و دبیرِ تقدیر طغراءِ فتح و نصرت بر علمِ[8] دولت[*] آنحضرت نگاشت، و میرزا عمر چون شهبازِ چترِ همایون را بالِ اقبال کشاده دید مرغ صفت پای بستِ دامِ اضطراب گردید، و پای از میدانِ جنگ باز کشیده عنان بدستِ نامرادی داد و با جمعی اندک و خوف بسیار روی بوادی فرار نهاد،

و این فتح روز دوشنبه[9] تاسع ذی قعدهٔ[10] در حوالی بر دُوِیهٔ[11] جام اتفاق افتاد و غنایم بسیار در قبضهٔ اقتدار سپاه ظفر شعار آمد و حضرت خاقان سعید بصدقِ نیت شرایط شکر حق تعالی بجای آورده اسیران را در حریم امن و امان ماوی[12] داد و عرصهٔ خراسان از آسیب ظلم و طغیان امین گشت، و فتح نامه ها باطراف ممالک روان شد، و سواری بسرعت تمام عزیمت هراة نموده،

---

١ زبده: جنک، بب: وجکه تواجی، بآ رس: حکه تواحی، ٢ ک: شقافته، زبده: گریخته، ٣ بآ —، ٤ بآ رس: بیت، بب —، ٥ زبده ل: بحول، ٦ بآ رس —، ٧ در زبده بعدش + : اقبال، ٨ زبده: منشور مملکت، ٩ زبده: روز دویم، ١٠ زبده: ذی الحجه ١١ ک: برودیه، تصحیح از روی زبده و آ، نیز رک به ح ١٢ صفحهٔ گذشته، ١٢ ک: مأوای، آ: ماوا، بب: ماءوا،

مهتر عمر تباوگانی[1] که پیک میرزا بایسنغر بهادر[2] بود هم بعزم رسانیدن خبر متوجّه شد و هر یک را داعیهٔ آنکه بیک روز بهراة آید و آن مسافت که زیادت از سی فرسخ است بیک روز بپیماید، مهتر عمر برباطِ تومان آغا که نزدیک کوسویه است رسید و سوار را آنجا دید و خود را لنگ ساخته پیشِ او آمد و گفت مرا نیز جهتِ رسانیدنِ خبرِ فتح فرستادند امّا مرا قوّت رفتار نمانده، وسوار سخن او باور کرده مهتر عمر پی[3] غلطی داد و براه ایستاد و زردگاه روز بشهر آمده خبرِ فتح آورد و بانعام و اکرام چنان [ورق ۲۶۹] ممتاز شد که همه عمر بی نیاز بود[4]، و آنحضرت میرزا الغ بیگ را مجدّداً بحکومتِ خراسان و مازندران معیّن ساخته هم از جام شاهزادهٔ عالی مقام عازمِ ولایتِ طوس شد، و رایاتِ همایون ع

دولت و اقبال یار فتح و ظفر رهنمون

متوجّه دار السلطنة سمرقند [والصواب : هرات] گشت[5]،

و در منزلِ امرودک قاصدی[6] از طرفِ کرمان آمد و بموقف عرض رسانید که امیر ایدکو برلاس را مرضی صعب طاری شده ودیعتِ حیوة را بمتقاضی اجل سپرد، اِنّا لِلّٰهِ وَاِنّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ،

---

[1] بب : بتاوکانی، آ با رس مثل متن، [2] با رس —،
[3] آ با : پی، بب : بے، رس : بی، [4] آ —، [5] زبده : بجانب دار الملک مراجعت نمود چون بمنزل امرودک رسیدند قاصدی، (در رک : دو منزلی امرودک بجای منزل امرودک و در آ : دو منزل امرودکر، و در با بب رس : دو منزل امرودک)؛ از سطور بالا ظاهر است که در زبده ذکر سمرقند نیست فقط دار الملک مذکور است و مراد ازان هرات است، نیز رک به ص ۸۰۹ س ۱۲،

ذکر رفتن امراء بجانب غور و آوردن میرزا عمر از طرف مرغاب

درین ولا از جانب غور خبر آمد که جمعی مفسدان[1] با ملک[2] صالح پسر ملک اسمعیل* از هندوستان بغور آمده و محمد سپهبد غوری که پدران او در زمان ملوک کرت[3] حاکم غور بوده اند با او یار شده و بنیاد فتنه و فساد و ظلم و بیداد کرده اند، و عمّال[4] که ضابط اموال بوده اند بدرجهٔ[5] شهادت* رسانیده و رعایا را بجور و تعدّی پایمال گردانیده، حضرت خاقان سعید خواست که رکاب عالی بعزم آن طرف در حرکت آورد[6] و امراء عرضه داشتند که کفایت این مهمات و دفع چنین جزئیات بکمین بندهٔ این[7]* درگاه آسمان رفعت و برآوردهٔ این بارگاه کیوان رتبت حوالت باید نمود نظم[8]

چه حاجت تیغ شاهی را بخون هر کس آلودن — تو بنشین و اشارت کن بچشمی و به ابروی

فرمان همایون نفاذ[9] یافت که امیر شیخ لقمان برلاس و امیر حسن جاندار[10] بدفع

---

[1] زبده: گروهی از غور و [در اصل: او] و بعضی از سجستان مقدهم [در اصل: مقدهم] بجای با، در نسخ دیگر مطلع: مقدهم (بجای با) [2] زبده: پسر ملک اسمعیل بن ملک مصلح (کلمهٔ "بن" غالبًا از سهو کاتب افزوده شده است، رک بر ص ۹۰ ح ۴)،

[3] ک: کرد، زبده: الکرت، آ با ب مثل متن، [4] زبده: چند تن از کارکنان و عمال [5] آ: بشهادت، [6] با: آرد، [7] ک با: این بندهٔ،

[8] با ب بہس: بیت، [9] آ: نفاذ، [10] زبده بعدش +: با چند هزار سوار پیاده در متابعت ایشان بروند و بدفع الخ

آن حادثه قیام نمایند،

ومیرزا عمر بهادر[1] که در صحرای بر دوبه[2] جام انهزام یافت اگرچه بی درع داودی نمی خفت و بی جوشن سیمابی[3] نمی رفت و از شعلهٔ رمحش روشنی در دل کیوان می تافت و بزخم خدنگ سینهٔ سندان می شگافت [عاقبت[4]] تا چون قضا رسید ازان همه حزم و احتیاط هیچ فایده ندید و در حوالی آب[5] مرغاب بدست نوکران امیر مضراب گرفتار شد

همانجا درع[6] داودی بینداخت

زخمی سنگین[7] برسر و بندی گران برپای بارو وی همایون که در منزل امرودک بود رسانیدند، و حضرت خاقان سعید مرحمت فرموده محفهٔ پادشاهانه عنایت نمود و طبیب و جراح ملازم ساخته بدار السلطنهٔ هراة[8]* فرستاد و شاهزاده در تغفوز رباط[9]* جان شیرین بهزار حسرت داد، و ببیست[10] و پنجم ذی قعده در مزار امام فخر الدین الرازی مدفون گشت ع امید دراز و عمر کوتاه چسود،

وآنحضرت اوایل ذی حجه بمستقر دولت نزول فرمود، و وصول کوکبهٔ عید اضحی موافق نحر اعدا انفاق افتاد و منتصف ماه عرصهٔ بادغیس بنور ظهور موکب منصور آراسته شد، و آنجا برای انور عرضه داشتند که امرا که بجانب غور رفته اند بموقف عرض میرسانند که یاغی گروه انبوه است و مودود گرمسیری در صدد مدد ایشان، بنا بر احتیاط نزدیک نرفتیم تا بهرچه فرمان شود عمل نماییم،

---

[1] آ ب ر ہ س —، [2] کذا در جمیع نسخ مطلع، [3] آ: سیمانی،
[4] ک آ —، از روی نسخ دیگر ثبت شد، [5] آ ب ر ہ س —،
[6] آ: درعی [7] زبده: سنگی [8] آ ب ر ہ س: بهرات
[9] ک: در نغفور رباط، آ ب: در تغور رباط، ب ر س مثل متن، زبده: بتبغوز رباط کر یکمنزلی شهر است، [10] صاحب زبده گوید که آن روز چهار شنبه بود،

آنحضرت از ییلاق کبتو امیر جهانملک و امیر سید احمد ترخان و امیر فرمان شیخ را[1] روان فرمود* و امراء بهم پیوسته بیاغی رسیدند و حسام انتقام کشیده دریکدم کار ایشان به[2] انجام* رسانیدند[3] و دران دیار دیار نگذاشتند، و محمد سپهبد گریخته ملک[4] صالح[5]* گرفتار گشت و او را مقید بهراة آورده بهر عبرت دیگران بر[6] درب میدان* مصلوب شد [بیت[6]

برکشد دشمن ترا گردون لیک برنگذراند از سر دار*]

و باقی فتنه[7] جافیه[8] را بدار البوار فرستاده امرا و سپاهیان با غنایم فراوان ع[9] بدرگاه عالم پناه آمدند

ذکر واقعات ممالک آذربایجان

میرزا ابابکر سال[10] گذشته* ماه شعبان در تبریز بود که خبر آمد که میرزا عمرو میرزا رستم اغروق او را که در ری[11] بود غارت کرده باصفهان بردند، میرزا ابابکر محمد[12] دواتی و زین[13] الدین قزوینی را در تبریز برای عمارت بارو گذاشته عازم[14] اصفهان شد*، محمد[15] دواتی دروازها و بارو[16] و سنگ انداز و تیرگذارها

---

[1] زبدة: باجند توشون بمدد ایشان فرستاد، [2] آ: بآخر،
[3] بب: رسانید، [4] زبدة: پسر ملک اسمعیل ملک مصلح [5] زبدة —،
[6] ک —، از روی آ ب ب و رس، اما در آ 'نگذرند' بجای 'نگذراند'،
[7] ک: فتنه، [8] آ: خافیه، [9] آ —، [10] یعنی ۸۰۸ھ
[11] زبدة: ساوق بلاق ری، [12] زبدة: امیر محمد (بجای محمد) [13] زبدة: خواجه زین (بجای زین)، [14] زبدة: خود بر عقب امیرزادگان برفت، [15] صاحب زبدة می گوید که دواتی "خلق تبریز را الزام کرده درگرد تبریز دروازها الخ" ساخت، [16] آ ب رس: باروها،

ساخته راهها مسدود گردانید و رعایا را استمالت داده بزراعت و عمارت مشغول شدند، ناگاه خبر آمد که امیر بسطام[1] جاگیر* عزیمت تبریز دارد و امیر شیخ ابراهیم نیز[2] متوجّه است، دواتی را طاقت مقاومت هیچکدام نبود کسان پیش بسطام[3] فرستاده صلح کرد و بسطام بیستم[4] شوّال* به تبریز آمد و چند روز معاش پسندیده کرد و جمعی تمام[5] پیش امیر شیخ ابر[ا]هیم که در[6] بیرون تبریز نشسته بود* از امیر بسطام سخنی چند رسانیدند که بوحشت [رسید[7]] امیر شیخ ابر[ا]هیم منصور[8] برادر بسطام را با پسرش محمّد[9] مقیّد ساخت، و [امیر] بسطام شنیده فی الحال غرّه ذی حجّه بقصد آنکه بحرب و شبیخون کاری از پیش برد از شهر بیرون آمد و جمعی او را مانع شده بطرف سراو رفت، و محمّد دواتی و شیخ[10] قصاب و خواجه شیخ محمّد کججی[11] و[12] خواجه محمّد دمشقی[13] و خواجه زین الدین قزوینی[14] را با خود برده بپشکین[15] رسید، و[16] در* ییلاق قشقا[17] بر کوهی بلند در مرغزار فرود

---

[1] زبده: نظام الدین بسطام جاگیر ببسکین [به پشکین] رسیده،

[2] زبده: نیز از آب ارس عبور کرده، [3] آ با رس: امیر بسطام جاگیر، با: امیر بسطام

[4] زبده: در روز جمعه بیستم شوال سنه ثمان وثمانمایه، [5] در آ با رس: تمام، [6] زبده — و در سطور آینده صاحب زبده گوید خبر مقید شدن منصور و محمّد "روز جمعه غره ذی الحجه سنه ثمان و ثمانمایه در تبریز بامیر بسطام رسید"

[7] فقط ک —، [8] زبده: امیر منصور [9] آ با رس —،

[10] آ با رس: شیخ محمّد [11] آ ب: کججی، — منسوب به کججان؟ [12] آ —،

[13] اکثر نسخ مطلع، دمشقی، با —، تصحیح از روی زبده، در سطور آینده در مطلع نیز

[14] زبده: را از اصحاب تبریز (بجای را)، [15] ک: بنشکین، با: بمشکین، رس: بتسکین، تصحیح قیاسی ست، [16] زبده: در حدود هول و تخطیلا در [17] آ با: فشا

آمد[1]، و شیخ قصاب و قاسم انکوتی[2] که قراول بودند از احشام که امیر شیخ ابراهیم می برد[3] چند خانه و چیزی مواشی باز گردانیدند، امیر بسطام چون دانست که امیر شیخ ابراهیم عازم تبریز است تبریز را اجازت داده بطرف اردبیل[4] رفت[5] و محمد[6] دمشقی و زین الدین قزوینی ببغداد[7] افتادند* و محمد دوانی و کججی[8] هفتم[9] ذی حجه بقبتول امیر شیخ ابراهیم رسیدند، و فی الحال ایشانرا مقید ساخته مال خطیر[10] حواله داشت[11]، و آخر ماه بتبریز آمد و چند روز بعشرت گذرانید و از انجا باوجان رفت، درین اثنا خبر آمدن سلطان احمد شنید[12]، فرمود که مدتها ما را با این خاندان مبارک طریقهٔ اخلاص مسلوکست[13]* چون عرصهٔ ملک خالی بود و رعایا از طمع هر کس در زحمت، آمدیم و محافظت کردیم، اکنون که خداوند خانه تشریف آورد ما بخانهٔ خود رویم، از اوجان کوچ کرده[14] منصور جاکیر و پسرش را که مقید داشت گذاشته پیش امیر[15] بسطام فرستاد و عازم شروانات[16]

---

[1] در زبده بعدش + : وسه روز انجا اقامت کرد، [2] زبده : انکوی، آ : انکوری، بب : انکولی، تا : الکوتی، سهس : الکوہی، [3] ک : بنرد، [4] زبده : اردویل، [5] آ —، [6] تا ب سهس —، [7] زبده : عازم بغداد شدند که پیش سلطان احمد روند، [8] آ سهس : کجحی، تا بب : کججی، زبده : خواجه محمد کججی، [9] زبده : هفدهم، [10] زبده : برایشان حوالت، [11] در زبده بعدش افزوده که بتاریخ ۱۹ از ذی الحجه امیر شیخ ابراهیم بباغچه ارغوان نزول فرمود ازروز بسبب آنکه گفتند روزی نیک نیست در شهر نرفت، و در روز یکشنبه ۲۹ بشهر درآمد، [12] زبده : بجانب اذربایجان شنید، [13] تا : مسلوک بود، [14] بعدش در زبده + : بطرف سراو و اردویل روانه شد چون بحدود سراو رسید منصور الخ، [15] آ تا بب سهس —، [16] زبده : شروان،

شد، و سلطان احمد[1] اواسط محرم بدار الملک تبریز آمد و مجموع اکابر آذربایجان و تبریزیان شادمانی نموده شهر را آیین بستند و عهد قدیم تازه کردند و شیخ علی اویرات[2] و محمد سارو[3] ترکمان پیش سلطان احمد آمده اسبها کشیدند، سلطان گفت بیت

بکام شما باد چرخ فلک   بجا[4] آورید حق نمک

خواجه محمد کججی[5] و امیر جعفر[6] و خواجه مسعود شاه و خواجه زین الدین قزوینی را دیوان ساخت*[7] و باز گیرانیده[8] اموال ستاندند و دیگر[9] باز* تربیت فرموده بر سر کار آورد، و درین ولا خبر آمد که میرزا[10] امیرانشاه و میرزا ابابکر در محاربهٔ اصفهان مظفر شده و بازگشته[11]* عازم تبریز اند، سلطان احمد متوهم شده، باغلبه[12] تمام* متوجه اوجان شد و با امراء مشورت کرده مصلحتِ عزیمت جانب بغداد دیدند[13]، سلطان[14] روان گشته لشکریانِ آذربایجان پریشان شدند، میرزا ابابکر هشتم[15] ربیع الاول بتبریز آمد[16] و بسبب طاعون بشهر

---

[1] بقول صاحب زبده نزولش در تبریز در روز شنبه ۲۳ محرم بود،   [2] زبده: اوزات

[3] زبده: سارق و (بجای سارو)؛ بظاهر سارو و سارق یکی است، رک به ظفرنامه ۱: ۶۲۵ س ۷،

[4] آ: بجای،   [5] آ، اب: کجحی، رس: کجی،   [6] نظام الدین جعفر،

[7] زبده: بدیوان تبریز و ضبط مملکت مقرر فرمود، با: صاحب دیوان، [8] ک: کردانیده، تصحیح از روی آ،

[9] ک: دیگر باز، آ: باز، [10] زبده: امیرزاده،   [11] زبده: و ازانجا بسلطانیه آمد،

[12] صاحب زبده گوید که هفت هزار پیاده از شهر تبریز و نواحی و بلوکات جمع گردانید،

[13] حافظ ابرو گوید که در سعید آباد مکتوبی ازان شیخ علی ابوتراب گرفتند که از جملهٔ ارکان دولت او بود، و سلطان احمد ازین معنی بهم برآمد و امراء او صلاح در رفتن بجانب بغداد دیدند، "بتوهم آنکه ناگاه لشکر ابوتراب پیش از ایشان ببغداد نروند" [14] با: سلطان احمد، [15] زبده: بیست و هشتم، [16] آ: رسید،

در نیامده بشنب غازان [نزول][1] فرمود و از آنجا بطرف[2] نخجوان رفته بطرف ملک عزّ الدین بکردستان فرستاد، و ملک آمده در باب قرا یوسف سخن گفتند و بر محاربه قرار یافت و هر دو سپاه رزمخواه نزدیک یکدیگر رسیده آب ارس میان فریقین حایل بود، غره[3] جمادی الاولی دلیران طرفین نیز را سفیر ساخته سوال و جوابی داشتند،[4] روز[5] دیگر* میرزا ابابکر از آب گذشت و صفها راست کرده بمحاربه مشغول گشت[6] نظم

ابابکر[7] با لشکری[8] بیشمار* در آمد بهیجا چو اسفندیار

دلاور قرا یوسف پهلوان[9] بمیدان در آمد چو رستم روان*

میرزا ابابکر جنگهاء مردانه کرد اما لشکر او روگردان شده[10] جمعی گرفتار گشتند و میرزا ابابکر نیز برگشته بمرند آمده[11] تبریز[12] را غارت فرمود* و لشکریان او در هیچ یمین بیسار نگذاشتند و فقراء و مساکین اماکن [و مساکن][13] را وداع کرده ببسیاری[14] بشکنجه هلاک شدند[15]، و شیخ قصاب دو نوکر امیر مزید[16] بکنه[17]

---

[1] ازروی زبده و با [2] زبده: براه مزید [مرند] بجدود، [3] بقول حافظ ابرو این روز روز شنبه بود، [4] زبده: صباح چهارشنبه، [5] حافظ ابرو اسمای سالاران میمنه و میسره و قلب هر دو جانب را نیز دارد، [6] صاحب مطلع ازده بیت زبده فقط بیت اول و آخر را آورده است، [7] آ ب با: لشکر بیشمار، [8] زبده: ترکمان [9] زبده: پیل دمان، [10] در زبده +: و از آب ارس بگذشتند او ر[ا] محل مقام نماند از آب بگذشت، [11] آ: آمد، [12] زبده: فرمود که تبریز و نواحی از ا غارت کنند، [13] ازروی نسخ دیگر [14] آ: ببیار، [15] صاحب زبده برین می افزاید که "روز دوشنبه و سه شنبه غارت بود" و شیخ قصاب خبر هزیمت امیرزاده ابابکر شنیده "جمعی برخود کرده و تاختنی کرد در روز دوشنبه که شهر را (باقی حاشیه بر صفحه ۹۵)

را که چند[۱] اول بودند بقتل آورد و دیگران ترک تالان کرده گریختند، و شیخ قصاب شب درصحرا آتش بسیار افروخت و میرزا بگمان آمدن ترکمانان کوچ کرد[۲] [و][۳] شیخ قصاب [ورق ۲۷۰] درعقب[۴] تا سعید آباد[۵]* آمد و میرزا ابابکر بسلطانیه رفته قلعه را محکم کرد[۶] و[۷] آن زمستان درملک ری گذرانید*، (۲۷۰ الف)

ذکر عصیان بیان قوچین وقتل او و باقی قضایا

میرزا ابابکر[۸] در ری* شنید که بیان قوچین درقلعه شهر[۹] یار[۱۰] یاغی شده است و پیش میرزا عمر بمازندران فرستاده که برادرت ازلشکر ترکمان روگردان وخراب وضعیف درقزوین غافل نشسته، جمعی[۱۱] پیش من فرست تا بسر

(بقیه حاشیه ص ۹۴) تالان می کردند" بعدش عبارتی مسوخ دارد که درج ذیل است :

"تا بینند دو وقات رسید امیر زید بکنه درحدود صوفیان اول مانده بود نوکران شیخ قصاب ده کس ازیشان گرفته بقتل آوردند دیگران هزیمت شدند با میرزاده ابابکر خبر رسانیدند که لشکر ترکمان رسید [برای صوفیان که بظاهر به غرب تبریز بود رک به نزهة القلوب ص ۷۹] ۱۵ آ: مزبد، زبده: زید، ۱۶ ک: کمینه، زبده و آ مثل متن، با: بکنه، رس: بکیه، نیز رک به ص ۱۲۳ س۱،

حاشیه این صفحه :- ۱ ک: جنداول را مارک به لغات نوائیه ورساله فضل الله خان)، با رس: جنداول، ۲ زبده+: والا درخاطر داشت که چند روز توقف کند تا لشکر نیکو ساخته شود، ۳ ک ــــ، ازروی نسخ دیگر، ۴ زبده: عقب ایشان، ۵ با: سعد آباد، [این مقام بر چهار فرسنگ بود از تبریز، رک به نزهة القلوب ص ۱۸۳] ۶ آ: کرده، زبده: کردند (فاعل ایشان بجای میرزا ابابکر)، ۷ زبده: بطرف ساوق بلاق ری رفتند وزمستان انجا گذرانیدند، ۸ زبده: امیرزاده، ۹ با رس ــــ، ۱۰ ک: شهر، تصحیح ازروی آ و نسخ دیگر مطلع وزبده ــــ برای قلعهٔ شهریار رک به بیستر پنج ص ۲۱۷، ۱۱ زبده: شما خود توجه نماید با [نمایدتا] باتفاق،

او رویم[1]، میرزا ابابکر آگاه شده شیرین[2] بیگ* را در قزوین گذاشته عازم شهریار شد و قلعه را محاصره نمود، و امیر بیان جنگها سخت کرد و لشکریان میرزا ابابکر مردانه پیش رفته فصیل را گرفتند و اهل قلعه را دل و دست از کار رفت و امان طلبیده قلعه را تسلیم کردند، میرزا ابابکر قلعه را به علی[3] صدیق سپرده امیر بیان و کسان او را بیاسا[4] رسانید، و[5] در وقتی که میرزا ابابکر قلعه را محاصره داشت میرزا عمر لشکری از مازندران بری فرستاد تا بسراغروق میرزا ابابکر رفته* دو هزار خانه وار مغول بجانب استراباد راندند، چنانچه شرح داده آمد[6]، و[7] میرزا ابابکر بساوه رفته مال امان بر رعایا حواله کرد، و امراء[8] بجانب کردستان روان ساخته اموال بسیار آوردند و خود بطرف درگزین و همدان روان شد، درین اثنا[9] عمر کنتوک* به سمع میرزا ابابکر رسانید که جمعی امراء

---

[1] بعدش در زبده + : امیرزاده عمر این معنی را فرصتی دانسته آن مقدار که توانست مردم جمع کرده بدان طرف روان گردانید ، [2] زبده : شیر ، [3] با رس : — ، [4] آ : بیاساق ، [5] زبده : و درین حال که امیرزاده ابابکر بجنگ قلعه مشغول بود آن لشکر که امیرزاده عمر فرستاده بود چون معلوم کردند که امیرزاده ابابکر بر در قلعه است ایشان بسراغرق رفتند ، (با : سر بجای بسرا) [6] رک به ص ۸۴ ، رک : آید ، بجای آمد ، [7] در زبده این قصه را مشرح تر آورده است و گفته که محمد پسر کوچک طاهر و طیفور برادر طاهر را با یکدیگر مخالفت شد و چون میرزا ابابکر برسید ساوه را بدو تسلیم نمودند و بیرون آمدند ، میرزا ایشان را مقید کرده بقلعه سلطانیه فرستاد ، و در ساوه سه روز مقام کرده مال امان بر رعایا حواله داشت ، و ساوه را بایکتمور داد و بطرف همدان روانه شد ، [8] در زبده فهرست این امرا دارد و آن شامل است بر توکل ارس بوقا و پیر حسن [حسین] برلاس و اسمعیل انکا و شیخ محمد داروغه و نوشروان برلاس و خواجه پیر حسین و خواجه بردی [9] زبده : ببعضی از اصحاب امیرزاده ابابکر ،

اتفاق کرده اند که میرزا ابابکر را از میان بر داشته میرزا امیرانشاه[1] را تقویت کنیم و سلطانیه و قزوین تالان کرده بخراسان رویم. میرزا[2] ابابکر عمر کتوک را گفت* که قطعاً این سخن با کس مگوی که من هم شنیده ام، و امراء توکل ارس بوقا و پیر حسین برلاس و اسمعیل اتگه را طلبیده همه[3] را گرفت و تعلقات ایشان را بعلی صدیق سپرد[4]* و خواست که نوشیروان برلاس و خواجه بردی را نیز بگیرد ایشان خبر یافته گریخته بودند[5]، این جماعت را که گرفته بود حاضر ساخته احوال پرسید، توکل ارس بوقا گفت: ما را اسمعیل اتگه برین داشت گفت که بجای من تعیین میکردید؟ گفتند میرزا امیرانشاه را، گفت: او خبر داشت؟ گفتند: نه، همه* را بقتل رسانید و سر هر یک بولایتی فرستاد[6]، و پدر را بند فرمود، و قتلقخواجه[7] یساول و عمر کتوک را که این خبر رسانیده بودند هر یک را کمر مرصع که خراج مملکتی بود عنایت فرمود، و از امرای پدر هر کرا ازین قضیه خبر بود بقتل رسانید[8] و از سر زمین در گزین بقروق ارغون* رفت

ع چند روزی بکام دل گذراند

---

۱ آ: میرانشاه، ۲ زبده: در اثنای آن حال عمر کهول با امیرزاده ابابکر چون این معنی معلوم کرد با عمر گفت، ۳ صاحب زبده درین محل گوید که "ایشان را گرفته سوار شده روی بخانه توکل نهادند در راه برادر توکل را نیز گرفتند و بخانه فرود آمد و زن و دختر و مال و منال او را گرفته بعلی صدیق سپرد"، ۴ در زبده +: خانه و اموال ایشان را تالان کرده بخانهٔ خود فرود آمد، ۵ زبده: این جهار تن را ۶ بعدش در زبده مضمون آن "نصیحت پادشاهانه" را آرد که "حضرت خاقان سعید" هنگام عنایت کردن مملکت ماوراءالنهر میرزا الغ بیگ فرموده و در مطلع بر ص ۱۴۷ س ۵، آورده است بذیل وقایع ۸۱۲ه پس این نسخه زبده مضمون چندین اوراق مطلع را ندارد، بظاهر اصل این نسخهٔ زبده ناقص بود درین موضع ازین که مضمون نصایح در وسط صفحه مخلوط است بمضمون قتل امرا ۷ با: قتلقخواجه، ب: قتلخواجه ۸ آ: آورد ۹ رک به زبده ص ۶۲

ذکرِ مخالفت که میانِ فرزندانِ میرزا عمرشیخ واقع شد

میرزا اسکندر خبرِ وفات امیر ایدکو شنیده در مملکتِ کرمان طمع کرد و ایلچی بشیراز فرستاده میرزا پیر محمد را استدعا نمود و پیش از آمدنِ[1] جوابِ شیراز متوجه شده برفسنجانِ[3] رسید، مردم آنجا بامیدِ مددِ کرمان محاربه کرده، چون از طرفِ کرمان مایوس شدند امان طلبیدند، میرزا اسکندر از گناهِ ایشان گذشته کسی را نیازرد و بکوبنانِ[4] آمده داروغهٔ آنجا گریخته بود برانجا [نیز[5]] مسلّط شد، و در قلعهٔ رفسنجانِ[6] و کوبنانِ[7] معتمدان گذاشته عازمِ یزد شد، و پسر امیر[8] ایدکو صاحب سلطان باغلبهٔ تمام بکوبنانِ[9] آمد، و میرزا اسکندر غنایمی که گرفته بود بیزد فرستاده از سه فرسخی کوبنان بازگشت و در برابرِ لشکرِ کرمان ساعتی ایستاده آخرِ روز بکوبنانِ[9] [در آمد[10]] لشکرِ کرمان با آنکه بسیار بودند هم در شب بجانبِ کرمان عود نمودند و قراولان اسکندری فرسنگی در پیِ رفته کسی ندیدند و میرزا اسکندر عازم یزد شد، و بعد ازان کرمانیان رفسنجانِ[6] و کوبنانِ[7] از گماشتگانِ میرزا اسکندر انتزاع نمودند،

---

[1] بعدش در اک + : در فارس و عراق و کرمان ، [2] آ ـــــ ،

[3] آ : برفستحان ، ماس : برسمحان ، [4] ک : بکونبان ، نزهة القلوب ص ۱۴۲ : کهبنان ، رک برلیستر ینج ص ۳۰۹ ، [5] از روی آ ،

[6] آ : رفستحان ، رس : فستحان ، [7] ک : کونبان [8] فقط آ : امید ،

[9] ک : بکونبان ، [10] ک ـــــ ، از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد ،

ودرین سال میانِ فرزندانِ میرزا عمر شیخ بسعایتِ مفسدان وخباثتِ حاسدان اراقم وحشت درجنبش آمد وآتشِ فتنه اشتعال یافته بآن رسید که میرزا پیر محمد فرمود که میرزا اسکندر را بند کردند ویزد را بمعتمدی سپرده ا خزاین آنرا انتقال بشیراز کرد (۲۷۰ ب) وداروغگانِ مواضع وسرحدها پیش میرزا پیر محمد آمدند غیرِ عمر قورچی که داروغهٔ نایین[1] بود ابا نمود، ومیرزا پیر محمد عازمِ اصفهان شد واز راهِ فیروزان[2] درآمده بشکستنِ بندها وتخریبِ عمارات وتضییعِ زراعات[3] فرمان داد وچون میرزا رستم صاحبِ فراش بود وکسی بجنگ پیش نیامد میرزا پیر محمد از نزدیکِ اصفهان بازگشته بشیراز آمد وبرای خانزاده یراقِ راهِ حج فرمود ومیرزا اسکندر را[4] مقید بخراسان فرستاد، واو در چارده فرسخی[5] طبس بند گسیخته از راه بیابان بنایینِ اصفهان آمد ومیرزا رستم رسیدنِ او فوزی عظیم دانسته اورا بتعظیمِ تمام به اصفهان آورد، ومیرزا پیر محمد از استماعِ اتفاقِ ایشان متوهم شده نوکرانِ میرزا اسکندر که در شیراز بودند بند فرمود، ومیرزا اسکندر باعث شده باتفاقِ میرزا رستم متوجهٔ شیراز گشتند،

میرزا پیر محمد فرمود که از سرحدِ بند عضد تا دامنِ قلعه ماران کنار رودخانه را که محلِ گذار[6]ست نگاه دارند، وتیمور خواجه را برسمِ منغلای[7] بدره[8] تنگ فاروق فرستاد، ومیرزا اسکندر بمشهدِ مادرِ سلیمان علیه السلام رسیده بقریهٔ گمهر[9] رفت ودرین حال تیمور خواجه از طرفِ مخالف آنجا رسیده و

[1] ک: نائین، [2] برای آن رک به نزهة ص ۵۱ س ۱۹، فیروزان شش فرسخ بود از اصفهان، [3] آ: باغات، [4] ب: —، [5] آ ب مهس: —، [6] مهس: کذر، [7] آ: منعلا، ب: منغلاء [8] آ ب مهس: بدر — قصبهٔ فاروق مذکور است در شیرازنامه ص ۱۲۳، ۱۴۲، [9] آ: بکهر، مهس: بکهر، ب: مثل متن؛ — برای گمهر رک به شیرازنامه ص ۱۲۳، [10] مشهد مادر سلیمان نام است مقبرهٔ کوروش کبیر (Cyrus) را،

و آن زمین چنان هموار است که اگر گنجشکی حرکت کند می نماید، میرزا اسکندر بی التفاتانه بر ایشان تاخت[1] و همه را پریشان ساخت* و تیمور خواجه مضیقی، همچو تنگِ فاروق گذاشته و از آب گذشته بقولِ خود ملحق شد، میرزا پیر محمد دانست که این جرأت اسکندر یست، بعد از مشورت جمیع تومانات و قشونات کنار آب گرفته گذارها نگاه میداشتند، میرزا اسکندر از تنگِ فاروق گذشته بقصبهٔ کنارهٔ[2] آمد و میرزا رستم با لشکرِ قول رسیده از گرفتنِ گذرها متحیر ماند و روز بآخر آمده ابری[3] تاریک در هم پیچید، میرزا اسکندر گفت اگر امشب باران آید و فردا آب بزرگ شود گذار دشوار ست بهر طریق امشب از آب می باید گذشت، بر ین قرار جمعی را در گذار[4] کنکری که مشهور ترین گذارها[5] ست در برابر لشکر فارس باز داشته نقاره میزدند و میرزا اسکندر از گذار جشنیان[6] بر آب زده چون باد گذشت، و مستحفظانِ باقی گذرها این خبر شنیده و گذرها گذاشته همه گریختند، میرزا پیر محمد باوجود چنین گناهی بزرگ چون محل نازک بود از مستحفظان[7]* باز خواست نکرده عازم شیراز شد، و باد و باران چنان قوی شد که گویی فزع اکبر بود یا طوفانِ دیگر روی نمود، هر دو لشکر متعاقب یکدیگر نماز شام بشهر رسیدند، میرزا رستم در برابر دروازهٔ سلم[8] لشکرگاه زده بسبب لای بدامن کوه رفت و مدتِ محاصره بچهل روز کشید و اکثر ایام صبح تا شام جنگ و جدال و حرب و قتال بود، و چون فتح میسر نمیشد اصفهانیان

---

[1] آ، بب: پریشان، [2] رک به نزهة القلوب ص ۱۸۸، [3] ابر، [4] آ: کذر، [5] آ: کذرها، [6] آ: جشنان، [7] با: رس ـــ، [8] ک: سلمه، تصحیح از روی نسخ دیگر و نزهه ص ۱۱۴ س ۲۲، این دروازه را در قدیم درب سلم گفتند و منسوب است بابو زکریا سلم بن عبدالله از قدمای شیراز و آلان موسوم است به دروازه شاه داعی (شیرازنامه ص ۲۷)

مصلحت چنان دیدند که گرمسیرات شیراز را فرو پیچیده واحشام ولایات را در نوردیده از خرابی هیچ دقیقه فرو نگذارند، وگرگین لاری با ایشان بود، اصفهانیان ولایات وگرمسیرات غارت و[1] تاراج* کرده و[2]غنیمت بسیار گرفته عازم اصفهان شدند،

وقایع سنه عشر وثمانمائه

ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب بلخ

حضرت خاقان سعید در افتتاح این سال بدولت واقبال جهت دفع پیرعلی تاز عازم بلخ شد وسپاه ظفرپناه درحرکت آمده نوزدهم محرم از ییلاق بادغیس توجه نمود وتا لنگر شیخ[3] زاده* بایزید عنان کمیت جهان پیمای بازنکشید، وواوایل صفر همای رایت سلطانی سایهٔ میمون برخطهٔ اندخود انداخت وآن بلده را از بیداد فتنهٔ[4] جافیهٔ[5] امین ساخت، وپیرعلی تاز جرأت نموده تا پل خطب[6] پیش آمد وسرپل گرفته بنشست، وموکب همایون بمنزل [ورق ١٢٧] دوکه رسیده از طرف بلخ دانه[7] خواجهٔ قوچین وبعضی (١٢٧ر)
نوکران میرزا پیرمحمد آمده عرضه داشتند که چون پیرعلی تاز از توجه رایات ظفرآیات خبر یافت روی از میدان ستیز تافته به بیابان گریز شتافت، آنحضرت میرزا سید احمد وامیر یادگارشاه وامیر نوشیروان وامیر حسن

---

[1] آ ما س: ـ ، [2] آ: ـ ، [3] آ ما س: پیرزاده ،
[4] ک آ ب: فتنهٔ ، [5] ب ب: حافیه ،
[6] آ: حلب ، [7] آ: دایه ما س: دا ،

صوفی و امیر چهارشنبه و امیر جهانملک را در عقب او فرستاد ، و امرا باو رسیده پیر علی با معدودی بیرون رفت و احمال و اثقال او بدست لشکر منصور افتاد ، و از انها که با او بودند هر کرا سعادت مساعدت نمود باردوی همایون رسیده امان طلبید وچنانچه از مکارم اخلاق آنحضرت معتاد بود همه را خلعت امان کرامت فرمود ، و ببستم[1] ماه صفر باقبقر[2] بلخ منزل همایون شد و بمسامع جلال رسید که جمعی از حشم ختلان متوجه ختلانند ، آنحضرت امیر حسن جاندار را در عقب ایشان روان ساخته واو همه را تاخته[3] متفرق گردانید ، وچون شهر بلخ را غبار[4] موکب همایون معطر ساخت و همای چتر سلطانی سایه بران ولایت انداخت امراء که در عقب پیر[5] علی تاز رفته بودند[6] اورا[7] از ولایت بیرون کرده ع[8] با فتح وظفر معاودت فرمودند

وسلطان محمود ولد امیر کیخسرو[9] حاکم ختلان وخواجه علی پسر امیر انجاتیو[10] حاکم سالی سرای[11]* پیشکشها فرستاده وظیفهٔ خدمتگاری بجای آوردند ، حضرت خاقان سعید امیر قتا[12] شیرین* را بسمرقند روان کرد و ازان طرف امیر الله داد و[13] سیدی و منصور خماری بشهر ترمذ[14] آمده بودند ومنصور بدولت ملازمت رسید ، آنحضرت امیر جهانملک و امیر فرمان شیخ را پیش[15] امیر

[1] آ: بستم ، [2] آ: باقبقر ، بآ: تاقسر ، س س: ماقبقر ، [3] ک: یافته ، آ: ماخته ، [4] ب ب: — ، [5] س س: — ، [6] آ: — ، [7] بآ: — ، [8] بآ ب ب: وحاکم ، [9] بآ س س: الحایتو ، آ: احلانو ، ب ب: اولجایتو ، [10] آ: سرای ، [11] ک: قلان شیرین (اما شل متن در سطور آینده) آ: قتاشیرن ، بآ س س: قتاشیرین ، [12] فقط آ: رسید و (بجای و) [13] ب ب: ترمذ ، [14] س س: — ازروی آ و نسخ دیگر ثبت شد ، (در بآ ب ب س س میرزا خلیل سلطان (بجای خلیل سلطان) ،

الله داد فرستاده پیغام داد که ما با خلیل سلطان بر پیمان عهدیم، امرا رفته وبا امیر الله داد سخن گفته باز آمدند، وآنحضرت امیر فرمان شیخ را پیش [ ] میرزا خلیل فرستاد که فرزند سعادتمند بیگی کا[۱] ادام الله عصمتها[۲] را بیاورند، وامیرزا خلیل سلطان مصحوب امیر قنا[۳] شیرین ایلچی فرستاده شانقار وپیشکش بسیار وبیلاکات پادشاهانه روان کرد، درین اثنا خبر آمد که پیر علی تاز در یکه[۴] النک نشسته، آنحضرت امیر مضراب وامیر توکل برلاس وامیر شیخ لقمان برلاس وامیر علی بیک بکاول را نامزد آن طرف فرمود وفرمان اعلی نفاذ[۵] یافت که قلعهٔ هندوان[۶] بلخ که مدت سی ونه سال بود که حضرت صاحبقران در مبداء پادشاهی آنرا خراب کرده بود معمور سازند، ولشکری ورعایا چندگاه باهتمام تمام بعمارت آن تل خاک مشغول شده معمور ساختند، وایالت ولایت بلخ را بمیرزا قیدو که فرزند ارجمند شاهزادهٔ سعید شهید میرزا پیر محمد بود تفویض فرمود وامیر شمس الدین اوچ قرا وامیر توکل برلاس را که نوکران آنحضرت بودند بمیرزا قیدو داد، وامیر جهانملک را فرمود که چند[۷] گاه* در بلخ توقف کند که مملکت بر میرزا قیدو قرار گیرد، وموکب همایون مراجعت نموده در شبرغان نزول فرمود، ودرین ولا امیر فرمان شیخ از جانب سمرقند رسیده مهد عالی بیگی کا* را رسانید وموجب مزید مسرت آمد، آنحضرت خطهٔ اندخود را سیورغال امیر سید احمد ترخان ساخت، ورایت معاودت

---

۱ کذا ایضا در آ، در نسخ دیگر: عظمتها، ۲ آ: بکیه، ب: یکم، ۳ با رس: قنا ۴ ک آ با: نغاد، ۵ برای قلعه هندوان بلخ رک به لیسترینج ص ۴۲۲، ۶ ک: چندان، ۷ آ: اعلی ملکی کا،

بصوب دار السلطنهٔ هراة بر افراخت و منتصف ربیع الآخر بمستقر دولت باز آمد

خجسته باد بتائید ایزد متعال   وصول رایت حضرت بمستقر جلال[1]

و امراء که بطلب پیر علی تاز رفته بودند باو رسیدند و آتش قتال برافروخته ، پیر علی رایت ضلال برافراخت امّا

ع   عاقبت جز فرار چاره ندید

رخسار امید تیره و چشم امل خیره روی بعقبهٔ هندوکش آورد و امراء ع[2] مظفّر و منصور باز آمدند

و از تقدیر الهی دران معارک امیر علی بیگ که نوکر نیک حضرت بود سعادت شهادت یافت ، و فرزند او امیر[3] عبد العلی[4] سالها در سلک معتبران انتظام داشت ، و امیر جهانملک نسق مهمات ولایت بلخ و ایالت میرزا قیدو نموده و اهل شر و فساد را کوچانیده و موافقان پیر علی تاز را بیاسار[5] سانیده باز آمد ،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مازندران کرت ثانی[6]

(۱۲۷ب)

چون موکب [همایون[7]] حضرت خاقان سعید از یورش بلخ بدار السلطنهٔ هراة رسید نوکر میرزا الغ بیگ آمده عرضه داشت که پیر بادشاه مردم اوباش و خساس[8] الناس و مردم جانی[9] قربانی و توکلی را جمع کرده و بمازندران آمده قلعهٔ استرآباد را محاصره دارد و شمس الدین علی جمشید قارن که بموجب حکم کوتوال آنجاست در مضیق ضرر[10] و معرض خطر است ، چون این حکایت عز استماع یافت فرمان

---

۱ ب: بیت ، آ: سه ۲ فقط در ک ، ۳ فقط ک: عبدل علی ، ۴ آ: رساننده ، ۵ آ: ــ ، رس: کرت ثانیه ، ۶ از روی آ با ب رس ، ۷ ب: خساس ، ۸ رس: جانی ، ۹ آ ب رس: ــ ، ۱۰ آ: ضرضر ،

همایون نافذ شد که امیر مضراب بسرحد سیستان و[1] گرمسیر* رفته قشلاق آنجا کند وشاه زاده[2] نور دیدهٔ دولت ونهال باغ سلطنت ابوالفتح ابراهیم سلطان را در دار السلطنهٔ هراة گذاشته امیر نمدک را پیش او باز داشت، وموکب همایون هژدهم جمادی الآخر بمنزل بشترو[3] نو فرمود، و در قصبهٔ کوسویه لشکرها[4] را تعیین نمود* که هر کس براهی رود، بنهضت حضرت خاقان سعید براه جام ومشهد قرار گرفت، وامیر حسن جاندار وامیر فیروزشاه وامیر شیخ علی حنك[5] وامیر عجب شیر براه زاده[6] ومحولات رفتند ورایات نصرت آیات بموضع طرق[7] مشهد مقدس رسیده امیر شاهملک بعز[8] بساطبوس فایز شد، وآنحضرت شرایط قبهٔ[9] مقدسهٔ منوره بجای آورده واستمداد نمود، برایکان[10]* رفت وآنجا بعرض رسانیدند که خراسانیان ازپیر بادشاه جدا شدند، ومیرزا الغ بیک کورگان در قصبهٔ خوجان شرف دستبوس یافته آداب[11] طوی* وپیشکش بجای آورد، ودر منزل خواجه قنبر امیر یادگارشاه[12] ارلات وامیر شیخ لقمان برلاس وامیر علیکه کوکلتاش بالشکرها بادغیس وسرخس ومرو وماخان[13] وسایر آن ولایات رسیدند، وابو مسلم پسر[14] امیر اوچ قرا* ازطرف مازندران آمده عرضه داشت که پیر بادشاه از آوازهٔ

---

[1] فقط بب —، [2] ک: زادهٔ [3] ک: شبرتو، ر س: تشریف، آ مثل متن، [4] آ: لشکرها جمع نموده، [5] آ: حنک، با: جنک، بب: حبک، د س مثل متن، [6] ک: زاده، با: راده، [7] با ر س —، (در ک بساطبوس بجای بساطبوسی، آ مثل متن)، [8] ر ک به نزهة القلوب ص ۱۵۱ س ۱۲ [9] ک: آداب وطوی، آ مثل متن، [10] با بب ر س —، [11] کذا در جمیع نسخ وبظاهر همین صواب است نه ماجان که لیسترنج (ص ۴۰۳) تجویز نموده، [12] آ —،

سپاه ظفر پناه راه فرار پیموده بجانب رستمدار رفت، و موکب همایون بتعجیل روان شده ماه رایت خورشید فراز از افق صحراء استرباد طالع شد و مملکت مازندران دیگر باره مضبوط و محفوظ گشت و فتح نامها باطراف ممالک روان داشته چوبین[1] توچین را بجانب سمرقند پیش میرزا خلیل سلطان ارسال فرمود[2] و قلعهٔ استراباد را محکم ساخته کوتوالی آن برابولیث[3] مقرر شد و قلعهٔ شاسمان[4] را عمارت نموده شیخ سلطان را بمحافظت آن گذاشت و مهمات مملکت استحکام یافته کلیات سلطنت انتظام گرفت بیت

نظام حال زمان[5] و قوام کار جهان تمام گشت باقبال شهریار جهان

وقشلاق در[6] مازندران یراق دیده مرتضاء[7] اعظم امیر سید عزّ الدین هزاره[8] جریبی بسعادت ملازمت مشرّف گشت و عنایت آنحضرت که همیشه شامل احوال سادات بود خطهٔ[9] دامغان[10] را سیورغال او فرمود، و مقالید امور و نواهی جمهور مملکت مازندران ضمیمهٔ دیگر ممالک فرموده بنوّاب[11] کامیاب شاهزادهٔ عالیجناب میرزا الغ بیگ باز گذاشت و عنان جهانگشای بصوب خراسان معطوف ساخته لشکرها را[12] اجازت فرمود، وشکار کنان از طرف سرخس درآمده تاسع ذی قعده مستقرّ دولت وسریر[13] مملکت یعنی دار السلطنه هراة از شرف پای بوس آنحضرت عزّت و جلال و سعادت و اقبال یافت،

---

[1] ک: جوپین، آ: چوبین، با: جونین، مب: حوبین، ساس: حوبین،
[2] با مب رس: تعیین فرمود، [3] آ: لیس، [4] آ: ساشما، با رس: شماسان،
[5] آ: حال جهان، با رس: کار جهان، [6] آ: از، [7] آ: مرتضی، [8] آ: هزادهٔ،
با ساس: هزار، [9] آ —، [10] با: دامغان، [11] آ مب —، [12] آ: داد، [13] آ —،

ذکرِ عصیانِ امیر جهانملک و جمعی که با او موافق بودند و مآلِ حالِ ایشان

امیر جهانملک پسرِ امیر ملکت[۱] برادرزادهٔ امیر خارجی[۲] از قبیلهٔ توچینیان[۳] بود و در زمانِ طفولیتِ حضرت خاقان سعید ملازم بود و بدقایقِ خدمتگاری و رقایقِ جان سپاری بنوعی قیام نمود که قرینِ اعزاز شد و از اقران ممتاز گشت، چون سریرِ سلطنتِ عالم بوجود آنحضرت مشرّف و مکرّم شد جهانملک [ورق ۲۷۲] در میدانِ خدمت گوی (۲۷۲ ر) سبقت از همگنان ربود و چون قصه امیر سید خواجه واقع شد موجه و منصب او بجانبِ جهانملک[۴] تفویض رفت، و اوامر و نواهیِ او در وصل و فصلِ احوال و فرع و اصلِ اموال مُطاع و مسلّم شد[۵] از شرابِ قوّتِ دولت و مستی قدرتِ حکومت دماغِ او مخبط گشت، و سر از ربقهٔ اطاعت و روی[۶] از قبلهٔ مطاوعت برتافت، و سببِ جزوی آن بود که چون[۷] آنحضرت از مازندران لشکری بجانب سیستان مقرر می فرمود و باحضارِ لشکرها مثال داده بود[۸] و خواجه غیاث الدین سالار که صاحبِ دیوان ممالک بود مفردی پرداخته و دفتری ساخته می نمود و بنام امراء و ارکانِ دولت دفعه دفعه جمع کرده بهر بیضهٔ مرغی و بهر منی گوشت گوسفندی و بهر یکمن جو ده من و بهر توبرهٔ کاه خرواری بر[۹] نسخهٔ تقریر نوشته بود و در[۱۰] آن سال اجناس قیمتی تمام داشت و خواجه

---

۱ کَ: بلکت، بَ: مملکت، تصحیح از روی آ، نیز رکَ بہ ص ۳۲ ح ۱، و یزدی ۱: ۶۵۰ س ۸، ۲ بآ: حماری، بَ ہس: خماری، (بظاهر خماری صحیح است، رکَ بہ یزدی ۱: ۲۱۶ س ۹)، ۳ آ بآ بَ: توحینیان، ہس: توجیان، ۴ بآ ہس: امیر جهان ملک، ۵ بآ ہس + کردن، ۶ بآ بَ ہس —، ۷ رکَ بہ دستور الوزرا ص ۳۴۳، ۸ آ: وبر، ۹ آ —،

غیاث الدین این حشو با تراد دفتر خود بار زکرد و تیولات اتراک را یکی در چهار بتسعیر گرفت و همه را از خود رنجانید بلکه با اولوا الامر[۱] عاصی گردانید[۲]، فذلک این حساب بآن مفضی شد که چون این دفتر بعرض همایون رسد و حضرت حواله دارد و مال نباشد بی عرضی باید کشید، جمعی نادانان[۳] بر عصیان متفق گشتند، و در سلخ ذی قعده امیر جهانملک با خویشان و امیر حسن جاندار با پسرش یوسف جلیل و سعادت بن تیمور تاش با برادر و بهلول بن با باتیمور (کذا) و سلطان بایزید عثمان و نمدک با یکدیگر عهد کردند که قصد حضرت خاقان سعید کنند، امّا چون عنایت پروردگار نگهدار آنحضرت بود شمّه ازان معنی معلوم فرمود و امیر مضراب را که از جانب سیستان آمده بود طلب داشته، مخالفان دانستند که سخنی بسمع اعلی رسیده، خواستند که بلشکری که عازم سیستان بود ملحق شوند، بدین عزیمت بطرف جز علنک[۴] رفتند، آنحضرت با جمعی بهادران که ملازم رکاب همایون بودند سوار شد، و امیر مضراب بعاصیان رسیده جنگ سخت درپیوست و مضراب بهادر را زخمی عظیم[۵] [بررو][۶] رسیده بشهر درآوردند و آن بیعاقبتان از آب کار و بار[۷] گذشته آب را حصار ساختند و آنحضرت برین طرف آب ایستاده لشکری که نامزد سیستان بود جوق جوق به بندگی حضرت می پیوستند و جماعت عاصی هر یک بطرفی جستند، سعادت بی سعادت[۸] را با برادرش و احمد آقبوقا[۹] را قشونیان امیر حسن صوفی[۱۰] ترخان در باد غیس گرفته آوردند و

---

[۱] آ رس: اولی الامر، ب ب: اولی العزم [۲] ب آ رس: شدند، [۳] آ: نادان، [۴] ب آ ب ب رس: جرغلنک، آ مثل متن، [۵] آ: زخم عظیم، ب آ رس: زخمی، [۶] فقط ک ـــ، [۷] ب ب: کاروبار (؟) [۸] آ و نسخ دیگر: دولت [۹] ب ب رس: اقبوقا، [۱۰] آ: صومان احمد صوفی،

سعادت بیاسار[1] رسیده برادرش و احمد آقبوقا را آزاد کردند و جهانملک و نمدک را امیر چرکس درماخان گرفته مقیّد بجانب هراة فرستاد و در چهل[2] دختران شربت فنا چشیدند ع اینست سزای هرکه عصیان ورزد[3]

و امیر حسن جاندار و پسرش یوسف جلیل[4] از راه بیابان طبس باصفهان پیش میرزا رستم [رفتند[5]]، وسلطان بایزید را در حوالی جام گرفته بشفاعت میرزا ابراهیم سلطان حیوة یافت ع عاصیان را ازشفاعت هست[6] امّید نجات اِنَّهٗ جَوَادٌ کَرِیمٌ[7]،

ذکر آمدنِ پیر علی تاز بحدودِ بلخ و قتلِ او

میرزا قیدو از بلخ قاصد فرستاده عرضه داشت که پیر علی تاز باز مردم جمع کرده و از بدخشان مدد یافته متوجّه بلخ است، حضرت خاقان سعید بهادرانِ نصرت شعار برسم ایلغار نامزدِ آنطرف فرمود و لشکرِ منصور در حوالی بلخ به پیر علی تاز باز خوردند و در حملهٔ اوّل پیر علی تاز سر خود گرفته بدخشانیان بولایت گریختند، سردارانِ هزارهٔ پیر[8] علی[9] مشورت کرده گفتند تا این خمیر مایهٔ فساد درمیان ما خواهد بود یاغی گری کم نخواهد شد اتفاق

---

[1] آ : پاساق ، [2] بب ما س : جل ، آ : چل ،
[3] با : ورزید ، [4] با : خلیل ، [5] ازروی آ ب بب ما س
[6] بب : بیست ،
[7] بعدش درفقط آ + : رؤف رحیم
[8] در با ما س بعدش + : خود ،
[9] آ : درهم پیر علی ،

نموده او را گرفتند و سر بی مغز او که آرزوی[۱] گاه داشت[۲] پر کاه کرده بدار السلطنهٔ هراة فرستادند قطعه

تیغت ز کلهٔ سر بی مغز دشمنان نسرین چرخ را چو همای استخوان دهد
هر سر سبک که با تو زبان آوری کند ایام گوشمال بگرز گران دهد

(۲۲۲ب) و اهالی آن ولایت[۳] بستر ا فراغت آسوده در دعای دوام[۴] دولت[۵] افزوودند[۶]،

حکایتِ ممالکِ فارس و بلادِ عراقِ عجم

میرزا پیر محمد عزمِ انتقامِ سالِ مقدم مصمم گردانیده الکلکاء فراوان بلشکریان داد و بیراق[۷] تمام آهنگ راه عراق و اصفهان کرد، و میرزا رستم بغلبهٔ سالِ مقدم مغرور شده آمدنِ امیر حسن جاندار و فرزندانِ نامدارِ او موجب ازدیادِ غرور گشت، و دران ایام بسببِ طاعون بسیار[۸] از اهالی اصفهان فرو رفتند، و میرزا رستم در ییلاق گندمان خبر لشکر فارس شنیده جمعی او را بصلح دلالت کردند و او از روی عُجب گفت "جمعی کاروانیان شیراز از برای ما تبرکات می آورند" میرزا پیر محمد نزدیک رسیده میرزا رستم اغروق را گذاشت و دو فرسنگ پیش رفته و موضع جنگ اختیار کرده فرود آمد[۹] و قراولان طرفین یکدیگر را دیده آن شب تا روز پاس داشتند، علی الصباح میرزا پیر[۱۰] محمد طنطنهٔ کوس حربی ساخت و از نفیر رعد و هیبت کورگا[۱۱] زلزله در گنبدِ گردون انداخت و صفوفِ لشکر آراسته در برانغار جلبانشاه[۱۲] برلاس که رستم نمان بود و طاهر [بن[۱۳]] امیر سیف الدین را باز داشت و قول را با امیر سعید برلاس

---

۱ ک: آرزوی کاه داشت، ۲ آ ب ب‌ ر س ق: آرزو کاه بود، ۳ آ ب ب‌ ر س ق: بر، ۴ ب ب‌ ت آ ر س ق: دولت ابد مقرون، ۵ آ ب ب‌: فرزودند، ۶ آ: یراق، ۷ آ ب آ ر س ق: لبیاری، ۸ آ ـ، ۹ ک: مثل متن، در باقی نسخ: کورکه، ۱۰ آ: جل انشاه [illegible]

وشیخ محمد جوان وصدیق سپرده در جوانغار خواجه حسین شربت دار با امرای نامدار مقرر شد، واز طرف میرزا رستم در قول سلطان شاه وقاضی احمد صاعدی[۱] بود، ودر جوانغار صادر اغلن ومیرزا اسکندر، ودر برانغار میرزا رستم وامیر حسن جاندار قرار یافت، چون هر دو صف در برابر ایستادند میرزا رستم تعجیل نموده بر لشکر فارس حمله کرد وبهادران طرفین ودلاوران جانبین دریکدیگر افتاده داد مردمی ومردانگی دادند، عاقبت اصفهانیان[۲] وگریز نهادند،

میرزا رستم بکاشان آمد وامیر حسن جاندار وفرزندانش وسلطان شاه و محمود آقبوقایی[۳] ملازم بودند، میرزا رستم ایشانرا در کاشان گذاشته خود با فرزندان متوجه خراسان شد، وشرح آن آید[۴] انشاء الله تعالی، ومیرزا اسکندر نیز عزیمت خراسان نمود،

میرزا پیر محمد چون انتقام خود کشید فرمان فرمود که هیچ آفریده را با کسی کار نباشد وغیر آنکه در روز جنگ فرود آورده اند متعرض نشوند، اصفهانیان چون مژدهٔ امان شنیدند فوج فوج وقشون قشون میرسیدند ومیرزا پیر محمد چنانکه عادت پسندیدهٔ او بود همه را نوازش وتربیت [می[۵]] فرمود، و لشکر فارس چند روز در مرغزار[۶] های شهرک[۷] وگندمان نشستند تا اولاغان[۸] فربه شدند، وامیر حسن جاندار بیچاره وار با فرزندان از کاشان پیش میرزا[۹] پیر محمد آمد ودرهمان ولا ایلچی حضرت خاقان سعید رسید وخبر گریختن ایشان رسانید، میرزا پیر محمد مجموع را بند فرمود ومحمد قبجاقی[۱۰] وعیسی تکاول[۱۱] (کذا) را به بدرقه تعیین نمود

---

۱ فقط کٓ: ساعدی، ۲ آٓ، ۳ آٓ رٓهٓسٓ: آقبوقاسی، بآ: آقبوقا، بٓبٓ: اقبوقایی، ۴ رکٓ به ص ۱۲۷، ۵ فقط در کٓ، ۶ بآ: مرغزار، ۷ رکٓ به نزهة القلوب ص ۱۸۵، ۸ آٓ: الاغان، ۹ آٓ، ۱۰ آٓ: قبجاقی، ۱۱ آٓ: سکاول، بٓبٓ رٓهٓسٓ: بکاول، بآ: نکاول، (اگرچه بکاول قریب است ونکاول را در کتب لغة نیافتم اما صورت این کلمه در کٓ وآٓ موید بکاول نیست)،

و بهمراه[1] ایلچی بخراسان فرستاد، امّا چون بندیان از بلوک براآن[2] گذشتند[3] بندها شکسته] و محافظان را بسته گذاشته سر خود گرفتند و میرزا پیر محمد خاطر از معاملهٔ کاشان و جرباذقان و سایر بلوکات اصفهان بلطف و عنف جمع فرموده عازم اصفهان شد، و غلّهٔ اصفهان با آنکه آفتاب بسنبله رفته بود از جهت بلای و باناورزیده[4]* مانده بود، چون میرزا پیر محمد قدم مبارک در شهر نهاد از ملال و با هیچ اثر نماند و دیگر باره شهر معمور شد، و میرزا پیر محمد فرمود که دفترهای مالی و خراجی[5] را تمام در آب شستند، و اصفهان را بفرزند خود میرزا عمر شیخ داد[6] و امیر سعید برلاس و شیخ محمد جوان تو فاضل[7] را پیش او گذاشت، و ضبط مال دیوان را بخواجه مظفّر الدین مسعود نطنزی[8] رجوع [فرمود[9]] و شیخ یساول را بحکومت کاشان فرستاده بشیراز معاودت فرمود، و در مستقرّ دولت آرام یافت،

ذکر محاربهٔ میرزا ابابکر و امیر قرا یوسف[10] و کشته شدن معزّ الدین میرزا امیرانشاه گورکان

(۲۷۳ا) سابقاً مذکور شد که میرزا ابابکر چند نوکر معتبر خود را [ورق ۲۷۳] در موضع

---

۱ با بب س‌هس : همراه، ۲ با : پراهان، س‌هس : براهان، برای براآن، رک به نزهة القلوب ص ۵۱ و لیسترینج ۲۰۶، ۳ از روی آ، با بب س‌هس : بندها را شکسته، ۴ آ بب : ناوردده، ۵ آ با بب دس : خارجی، ۶ با دس —، ۷ آ : خاصل، ۸ آ بب : نطزی، س‌هس : نطیری، ۹ از روی با بب س‌هس ۱۰ بعدش در با + : ترکمان،

درگزین[1] گشته[2] بقروق ارغون رفت و چندگاه آنجا ساکن بود، ناگاه خبر آمد که
شکر الله جمال الدین بلغر[3] و بردی بیگ و شرفشاه طارمی او اخر ذی حجه شیخ حاجی[4]
عراقی را کشتند، میرزا ابابکر طبل بشارت فرمود و از قروق[5] ارغون براه سجاس
بگوزل دره آمده و یک دو ماه آنجا بوده، شکر الله شرف دستبوس یافت و
بمنصب[6] عالی* وزارت مشرف شد، درین اثنا خبر عزیمت [امیر][7] قرایوسف
بجانب سلطانیه محقق شد، میرزا ابابکر درویش توشچی را با دویست مرد جلد در
سلطانیه گذاشته از جلکازی[8] بپای کوه دماوند رفت و تابستان آنجا گذرانید،
و امیر قرایوسف و امراء تراکمه[9] بسلطانیه آمده یکشب آنجا بودند، روز دیگر سلطانیه
را غارت کرده مردم او را خانه کوچ تبریز و مراغه و اردبیل بردند، و درین
ولا سلطان معتصم پسر سلطان زین العابدین بن شاه شجاع که دختر زاده سلطان
اویس[10] بود از صدمت حضرت صاحبقران فرار نموده باز آمد و پناه بقرا یوسف[11]*
آورد و قرا[12] یوسف* او را تربیت فرموده بهمدان و لرستان فرستاد و خود به
تبریز رفت، و میرزا ابابکر خبر مراجعت قرایوسف شنیده عازم سلطانیه شد،
و درین ولا دانست که شکر الله بلغر با امیر سید رضا کیا[13] حاکم گیلانات بیعت

---

[1] آ: درکرین، [2] ک: گذاشته، تصحیح از روی آ ب پارس، و ص ۹۷،
[3] آ با: یلغز، پارس: یلغر، [4] مذکور است بر ص ۴۸،
[5] آ با ب: عزوق، پارس: قرق، برای این موضع که در کوه سجاس بود رک به نزهة القلوب ص ۶۴، [6] آ: بعالی منصب، [7] از روی آ [8] ک: جلکاه، با: جلکار، [9] با پارس: ترکمان، [10] پارس: ویس - م ۷۷۶ه، رک برایش و برای معتصم به زمباور ص ۲۵۳ ببعد، والده معتصم بنت شیخ اویس جلایر بود، بر ص ۱۶۴ ذکر گشته شدن معتصم می آید،
[11] آ: بامیر قرایوسف، [12] آ ب: امیر یوسف، پارس: امیر اقرا یوسف، [13] آ ـــ،

کرد واز قزوین برود[1] بار رفت، میرزا ابابکر بقزوین آمده خواجه شرف الدین خالدی[2] وسید عز الدین را باجمعی بطلب شکر الله فرستاد، وایشان اورا امین ساخته بقزوین آوردند، ومیرزا ابابکر مال خطیر بروحواله کرد چنانچه بشکنجه هلاک شد، ومیرزا ابابکر اواسط جمادی الاولی بسلطانیه آمده دو شب درمیان باردبیل رفت وآن نواحی را سه روز غارت کرده غنایم باقروق[3] رسانید، ومراغه را نیز غارتید[4] لشکریان[5] با عورات واطفال بی رسمیها کردند، ودر جیجمال[6] قشلاق فرموده لشکر بکردستان فرستاد تا غنایم[7] بسیار آوردند، وتا بهار آنجا بعیش گذرانید، ودر انجا شنید که امراء جاونی[8] قربانی[9] نوروز وعبد الرحمن با پنجهزار سوار از طرف سمرقند براه خوارزم ومازندران بجدود ری رسیده اند، میرزا ابابکر قاصد فرستاده همه را استمالت داد وایشان در توابع درگزین بارُدوی او[11] ملحق شدند ومجموع بانعام واکرام مخصوص گشتند، وبا ایشان درباب امور ملکی مشورت نموده رای بر آن قرار یافت که عازم آذربایجان شده آن مملکت را از ترکمانان[10] مستخلص سازند وعزم تبریز کردند، واز آنطرف [امیر] قرایوسف آگاه شده شانزدهم ذی قعده بشنب غازان آمده وتبارزه گرد او خندق کندند وامیر بسطام جاگیر با برادران منصور ومعصوم وپسرش اخی فرج[12] وامیر حسین سعد وبرادرش محمد[13] تا قرب بیست

---

[1] یعنی قصبهٔ دیلم، رک به لیسترینج ص ۱۷۳، [2] آ: خالد، [3] آ: باغروق (در با ب ر س هم اغروق نوشته بجای اقروق) [4] آ: غارت کرده، [5] ک آ: لشکریازا، [6] ک ب: جیجمال، آ: جیچمال، با: چیجال: ر س: جمال؛ برای سلطان آباد جمجال (در کردستان) رک به نزهه ص ۱۰۷، ولیسترینج ص ۱۹۳، [7] آ: غنیمت، [8] ر س: جانی، [9] با: قرمانی، [10] آ: ترکمانان [11] از روی آ، [12] آ: امیر فرج، [13] کذا ایضاً در آ،

هزار سوار و پیاده پیش قرا[۱]یوسف* جمع شدند و بیست و چهارم ذی قعده در منزل سر[۲]درود* تلاقی فریقین واقع شد میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته از طرفین روی بحرب آوردند **بیت**

دلاور قرا یوسف نامدار بهیجا درآمد چو اسفند[۳]یار

امیر بسطام در میدان تاخت و دو کس را ناچیز ساخت و پیر عمر و بیرم بیگ و جلال الدین خلیفه چند کس را زخم رسانیده گریزانیدند[۴]، میرزا ابابکر از مشاهده این حال **بیت**

بغرید بر سان ابر بهار چو شیری که بیند بمیدان شکار

ترکمانان را که پیش آمده بودند گریزانیده جلال الدین دیرک[۵] را بالقتل آورده و لشکر طرفین چنان برهم تاخت که غالب از مغلوب کسی باز نشناخت **شعر**

ز تبریز تا دامن سردرود[۶] روان گشت خون سپاهی چو رود
ز بسیاری کشته در کارزار نبد هیچ کس را مجال گذار

میرزا ابابکر چون شیر[۸] گرسنه و گرگ[۷] درنده [از هر طرف می تاخت و مرد (۲۷۳ب)
می انداخت[۹] و بر هر طرف که حمله می کرد[۱۰]*] ع اگر بر فریدون زد از پیش برد
بعد از زمانها که در دریای قتال غوطه خورده بود چون بمقام خود باز آمد سپاه را برهم زده دید و در میان گیر و دار و اثنای کارزار قضا بساط سلطنت پادشاه

---

۱ آ بب : امیر یوسف، با رس : امیر قرا یوسف، ۲ بب : سرود، با رس : شرور، برای سردرود نگاه کـ به لیستر پنج ص ۱۶۳، ۳ آ : اسپندیار،
۴ با رس : گذرانیدند، ۵ با رس : زیرک،
۶ با رس : منزل، ۷ آ : گرک، ۸ آ : سیر
۹ نقط کـ ـ ، ۱۰ با بب رس : کرد،

معزّ الدین میرزا میر[1] انشاه را در نوشت و دبیرِ تقدیر[2] منشورِ فنا بنامِ او نوشت

بیت

آن کیست که نگذرد ازین راه　　او نیز گذشت ازین گذرگاه

میرزا آبابکر[3] عزیمتِ هزیمت نموده بسلطانیه رفت و ترکمانان غنیمتِ فراوان گرفتند، و ترکمانی سرِ سلطانِ سعید شهید میرزا میرانشاه را پیشِ قرا یوسف[4] آورد، قرا یوسف قهر کرده فرمود که گردنش زدند و سرِ پادشاه سعید را با بدنش[5] بعزّت تمام شسته در سرِ خاب مدفن[6] ساختند، و بعد از مدّتی شمس غوری نام در صورتِ درویشان استخوانِ او را بما وراء النّهر رسانیده در قبّة الخضراء کش مدفون شد ع　گنج خاکست گنج را مسکن

صبح اگر درین واقعه جامه درید صادقست و ماه اگر درین حادثه چهره خراشید محقّ، سحاب اگر درین غم بجای آب خون بارد سزاست و دریا اگر[7] درین ماتم کف بر سر آرد روا، آفتاب را مهر نشاید خواند که بعد از وی برافروخت و شفق [را] مشفق نباید گفت که دلش بر و نسوخت، و [امیر[8]] قرا یوسف میگفت که اگر[9] او را زنده پیش من می آوردند بواجبی رعایتِ او میکردم، و قرا یوسف برین فتحِ نامدار سجدهٔ شکرِ حضرتِ پروردگار بجای[10] آورده و امرا

---

[1] بعدش فقط در آ + : کورکان، [2] آ : تدبیر، [3] ک : ابکر
[4] آ ب : امیر یوسف، با ر س : امیر قرا یوسف،
[5] آ : شسته با بدنش، با ب ر س : بعزت شسته با بدنش،
[6] با : مدفون　[7] در آ «اگر» را بعد «ماتم» آورده است،
[8] فقط ک ـ　[9] فقط آ ـ،
[10] آ ب ر س : بجا،

ودلاوران را تربیت فرموده اجازت داد، امیر بسطام بولایت خود اردبیل[1] رفته و باساختگی تمام عازم عراق عجم شده بسلطانیه آمد، و پیشتر درویش حامد آلشتی[2] را که در حسن مشار[4] الیه بود برسالت پیش درویش قوشچی که از قبل[3] میرزا ابابکر کوتوال قلعهٔ سلطانیه بود فرستاد و بانواع استمالت داد[5]، اصلا مفید نیفتاد، وامیر بسطام از منتصف محرم سنه احدی عشر [ة] تا اواسط صفر بحرب و ضرب گذرانیده روز جمعه هفدهم صفر قلعه فتح شد[7] و مهمات آنرا مضبوط ساخته کوتوالی آن را به برادر خود معصوم[6] داد، وامیر قرا یوسف[8] امیر بسطام را انعام واکرام تمام فرموده ایالت عراق عجم را برو مسلّم داشت،

حکایت سلطان احمد بغداد

سلطان احمد درین سال اعنی[10] سنه عشر* باستحکام بارو وحفر خندق بغداد سعی واجتهاد نمود، واواخر سال شاهزادهٔ علاء الدوله[9] ولد سلطان از حبس سمرقند خلاص یافته نزدیک بغداد رسید وسلطان استقبال نمود، وچون چشم او[10] بر قرة العین افتاد از غایت اشتیاق پیاده شد و فرزند گرامی[11] در پای پدر نامی[12] افتاد و یکدیگر را کنار گرفته پدر او را دلداریها نمود و بشهر در آمده

---

۱ با: اردهبیل، ۲ آ: الشی، بب رهس: آلنشی، آ مثل متن، بظاهر این نسبت است به الیشت یا الیشتر رک به نزهه ص ۱۰۰ مع ح ۴، ۳ آ: قپیل، ۴ فقط در ک این کلمه را بالای سطر افزوده است، ۵ با رس: نوید داد، ۶ بب رهس: امیر معصوم، ۷ بب —، ۸ رک به ح ۳ ص ۱۱۸، ۹ با بب رس —، برای شجرهٔ نسب علاء الدوله پسر سلطان احمد رک به زمباور ص ۲۵۳، و برای ذکر اسیری وی به یزدی ا: ۶۳۸ و ۶۴۱، ۱۰ آ —، ۱۱ آ: نامی ۱۲ آ: گرامی،

چند روز بعیش گذرانیده، و بعد از چند گاه سلطان شاهزاده را بحلّه فرستاد تا آنجا بفراغت دادِ عشرت داد، و بادشاه احمد بر عادتِ معهود بشرب خمور[1] و لذّت ولدان و حور مفطور[2] بود، و آخر ماهِ شعبان[3] شاه علاء الدوله را پسری آمد شیخ حسین نام نهادند، و سلطان بجهت[4] طوی بطرف حلّه رفت و جشنی بزرگ مرتّب ساخته مدّتی بعیش مشغول بودند، و سلطان باز آمده زمستان در بغداد گذرانید و بهار فرزند را طلب داشته بخوشوقتی بسر بردند ع

هر وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار[5]

وقایع سنهٔ احدی عشرة و ثمانمائة

ذکرِ جشنِ سنّتِ ختانِ شاهزادگان

حضرت خاقان سعید بر مقتضی[6] سنّت نبوی علیه الصّلوٰة والسلام فرمود که فرزندان[7] که عنوان صحیفهٔ شادمانی و جمال چهرهٔ کامرانی و میوهٔ دل و ثمرهٔ عمر[8] بیت

دو گوهرِ کانِ بختیاری | دو دُرّی برج[9] کامگاری

غیاث الدولة والدین میرزا بایسنغر و جلال الدین[10] محمّد[11] جوکی بهادر سنّت

---

۱ ک آ با: خمر، باقی نسخ مثل متن، ۲ با آ س: منظور، ۳ واضح نیست؛ از ظاهر عبارت گمان شعبان ۸۱۰ می شود اما اگر آمدن علاء الدوله در اواخر همین سال است تناقضی دارد با ص ۱۱۷ س ۱۱، شاید از "اواخر سال" (ص ۱۱۱) مراد از اواخر ۸۰۹ باشد، ۴ آ و نسخ دیگر: جهت، ۵ از حافظ؟ است و مصراع ثانی بکلی وقوف نیست که انجام کار چیست، ۶ آ با آ س: مقتضای، ۷ آ با آ س: ـ، ۸ با: عمر و زندگانی، ۹ با آ س: درج، ۱۰ آ با: ـ، ۱۱ ک آ: محمود، تصحیح از روی با ب س و ش و کذا ایضاً در نسب نامهٔ تیموریه که لین پول مرتب کرده در شجرات بادشاهان اسلام مقابل ص ۲۶۸،

موکّد و قاعدهٔ ممهّد[۱] بجای آرند، و فرمانِ همایون نفاذ یافت که اسباب طوی و مایحتاج مهیّا گردانند، صیبتِ [ورق ۴۷، ۲] این سنّت سامعان عالم بالا شنیدند و آوازهٔ (۲۷۰و)
این جشنِ همایون باطراف[۲] ربع مسکون رسید، ماه که سیّارِ اقطارِ السموات و سیاحِ منازل و مقامات است طبلِ بشارت این سُور و کوس نشاط این سرور بر بامِ آسمان فرو کوفت، و عطارد که مستنبطِ علوم و مستخرجِ احکامِ نجوم است ارتفاعِ قوس النهار بدرجه و دقایق حاصل کرده طالعِ وقت مشتمل بر صعود دولت و سهم سعادت اختیار کرد، و ناهید که پرده سرای سراپردهٔ سپهر است زمزمهٔ چنگ بخرچنگ رسانیده نغمهٔ عود از سعود گذرانید و بحرکتِ شوق[۲] فلک وار درچرخ آمد، و آفتاب چون ابرنیسان گوهرفشان و چون شاخِ خزان درم ریزان شد و عقیق بخرمن و یاقوت بدامن آورده لعل از خارا و دُر از دریا نثار کرد، و بهرام که سپهدارِ انجم و سالارِ کشور پنجم است چون چاوشان بخدمتگاری برخاست[۳] و صفها از چپ و راست بیاراست، و سعد اکبر بر فراز شش پایه منبر خطبهٔ تهنیت به ادا رسانید و از برای دفع عین الکمال[۴] وَاِنْ یَکَادُ وردِ خویش گردانید، و کیوان که پیر دراک و صومعه نشین قُلّهٔ افلاکست عُودِ قماری برمجمرِ خورشید نهاد و طلسم دولت بر صفحهٔ ماه کشید، و در دار السلطنهٔ هراة بموضع باغ شهر خرگاهها، صدسری و هشتادسری و خیمها، سقرلاط و سایه بانها، ابریشمین سر بعیُّوق افراخت و تختها، زر و نقره بخوشها، لعل و مروارید ترصیع و تزیین یافت، بساطِ نشاط از بخارِ عنبر غالیه سای شد و مجلسِ انس از بخورِ عبیر نافه کشای گشت، و بازارها و دوکانها بر مثالِ باغ ارم خرّم و آراسته

---

[۱] آ: معهد، [۲] آ وغیره: شوقی، [۳] ک: برخواست، آ مثل متن،
[۴] بب: کمال،

کشادند، و فبهاء خوب منظر مانند دُرجِ پُرگوهر و برجِ پُراختر برسم آیین تزیین دادند، ساقیانِ سیمین ساق ساغرِ زرّین بر دستِ بلورین نهاده و بلعلِ شکر فروش هر طرف صَلاء عیش در داده بیت

گفتی که لعلِ ناب و عقیقِ گداختست　　در جامِ زر ز عکسِ رخِ او شرابِ ناب

مغنّیانِ خوش الحان نواهای خسروانی در بزمِ آن خسروِ ثانی میسرایدند و آوازِ رُود و سرود بچرخِ چنبری میرسانیدند[۱]، و رامشگرانِ زُهره طبع بزیر و بم چنگ و عود هوش از دل و دماغ می ربودند[۲] و دل و جان را فرح بر فرح میفزود، و در هر جا مجلس[۳]* بسانِ بهشتِ برین آراسته و ساقیانِ نازنین مانندِ حورِ عین نشسته و برخاسته[۴]، چند روز متصل بعیش و نشاط و عشرت و انبساط اشتغال بود

۱۰ وحضرت خاقان سعید دربارهٔ خواص و عوام انعام و اکرام تمام فرمود و این جشن همایون در دارالسلطنهٔ هراة اواخر ربیع الثانی بخوبترین وجهی روی نمود ع

مجلسِ عیش و نشاط و خرّمی آراستند

ذکر احوال میرزا ابابکر بعد از واقعهٔ میرزا میرانشاه

چون میرزا ابابکر بسبب واقعهٔ پدر مغفور روانهزام لشکرِ بکسور در ممالک آذربایجان[۵] و عراق نتوانست بود عازم دارالامان کرمان شد و سلطان اویس پسر امیر ایدکو برلاس که بعد از پدر و برادر حاکم آنجا بود موکب او را به تعظیم و اجلال استقبال نمود و گفت: ما بنده و بنده زادهٔ این خاندانیم اگر بار النسبت[۶]* به فرزندان و فرزندزادگان حضرت صاحبقران خدمتی بدست برآید کدام دولت

---

[۱] ب ب ز س: می رسانید، [۲] آ: ربود، [۳] آ: کاه مجلسی، [۴] ک: خواسته، [۵] ک: آذربایجان، [۶] آ آ ب ب: بنسبت

ورای آن توانند[1] بود ممالک وخزاین ودفاین همه مبذولست واز آنحضرت قبول مأمول، وچندروز بطوی وعیش گذرانیدند، میرزا ابابکر سلطان اویس را بادشاهی باستقلال دیده در خاطرش شعلهٔ حسد زبانه کشید ومعنی لا یجتمع فحلان[2] فی شَوْلٍ ولا سیفان فی غِمْدٍ[3] بظهور پیوست، واز جا نبین وحشت ونفرت آشکارا گشت، میرزا ابابکر فکر گرفتن سلطان اویس داشت، وسلطان [اویس[4]] نیز بر لوح اندیشهٔ[5] [این[6]] صورت[7] | می نگاشت، (۴۲۰ ب) میرزا ابابکر بسعی بسیار خودرا از آن ورطهٔ خونخوار بیرون انداخت وعزم جانب سیستان باخود مقرر ساخت، ودر فصل تابستان روی به بیابانی نهاد که آب آتش فشان آن نمودار حمیم است وهوای هاویه سانش آیت عذاب الیم، وبحدود سیستان آمد، شاه قطب الدین بمقدم او شادمان گشته موکب او را باکرام تمام تلقّی نمود وپنداشت که موافقت با او موجب استغنا از استرضای حضرت خاقان سعید خواهد بود، ومیان میرزا ابابکر وشاه قطب الدین عهود ومواثیق استحکام یافت، واستماع این اخبار سبب آن شد که عزم[8] یورش سیستان مصمّم گشت،

ذکر عزیمت خاقان[9] سعید بجانب سیستان

حضرت خاقان سعید عزم یورش سیستان جزم فرمود ورایات ظفر آیات از

---

[1] ک: تواند، با: خواهد،   [2] ک: خملان، با: نحلان،   [3] آ: عمد.

[4] فقط در ک س،   [5] آ: سینه،   [6] از روی آ و با و بب،

[7] آ: اندیشه،   [8] آ —،   [9] با بب رس: حضرت خاقان (بجای خاقان)،

دار السلطنهٔ هراة عاشر جمادی الاولی جنبش نمود **بیت**

برعزم نیمروز شهنشاه کامیاب　　لشکرکشید تیغ زنان همچو آفتاب

وچون موکب نصرت شعار بقصبهٔ اسفزار[1] رسید رای اعلی اقتضاء آن فرمود که لشکر منصور جیبا[2] نمایند، صحرا در صحرا جوشن و برگستوان بود و جهان در جهان خود وخفتان وپلارک وسنان نمود، از[3] درفشیدن آینهاء چینی در هر جانب خورشیدی لامع[4] واز لمعهٔ تیغ وسنان در هر طرف برقی ساطع **بیت**

تو گفتی که روی زمین زآهنست　　زنیزه هوا نیز در جوشن است

سپاه ظفر پناه متوجّه فراه گشته بحدود آن ولایت درآمدند، وشاه اسکندر بنالتگین[5] که والی آن ولایت بود قلعهٔ فراه[6] را استحکام تمام داده بود، وحصار فراه در اصل حصنی[7] حصین وقلعهٔ متین وساکنان آن بحصانت وجلادت مغرور گشته ومددگاران سیستان باآن غرور همداستان شده بودند، لشکر منصور چون قضاء مبرم بر حوالی آن قلعهٔ محکم فرود آمد **بیت**

دزی بود باآسمان هم نورد　　نبرده کسی نام آن در نبرد

قلعهٔ پای برایوان کیوان نهاده وعیّوق در مقابلهٔ مواضع[8] مقاتلهٔ آن از چشم فلک فتاده[9]، وبا این رفعت مقام در غایت حصانت واستحکام، وهزار مرد کاردیده گرم وسرد روزگار چشیده که نسر طایر از زخم تیر ایشان بر[10] خطر[11] بود و

[1] ک: اسغرار، باٰ ب بٰ رٰش: اسفرار، برای مراحل از هرات تا اسفزار تا فره رک به نزهة ص ۱۷۸،
[2] آ: برگستوان، [3] ک: ار، [4] بآ: طالع، [5] آ: نبالتکس، باٰ: سبالتکیتس، بٰب: بیالتکن، رٰش: بنالتکیں، [6] برای وی رک به سیستان از جی. پی. ٹیٹ (G. P. Tate) کلکته سنه ۱۹۱۰،
[7] آ باٰ ب بٰ رٰش: حصن، [8] آ: موضع، [9] آ: افتاده، [10] آ ر ش: بر، باٰ ب بٰ: پر،
[11] ک: حذر، تصحیح از ردی آ،

کوه راسخ از بیم تیغ نشان [۱] بر حذر مینمود در آنجا ساکن بودند، جمعی بهادران سیستان و دلاوران زاولستان مثل هندو بوقا و محمود شمس و محمود غوری و سیه سوار و محمود [۲] سیه سوار و عمر [۲] سیه سوار بکنار دیوار حصار آمده مستعد جنگ وقتال بر پشت دیوار حصار ایستادند، لشکر منصور را چون چشم برایشان افتاد جمعی از پردلان زمانه و بسا دلان در [۳] خانه که پلنگان کوه قتال و شیران بیشهٔ جدال بودند مثل محمود شاه چهره و شاه محمود نکودری و یوسف عراقی و خداداد [۴] و حسین خلج و بایزید پندار [۵] (؟) ع

شیران جنگ جوی و پلنگان تند خوی

حمله کردند و از دیوارها گذشته پیاده درمیان باغی درآمدند و کار [۶] زار تیر و کمان بر پیش وگر بیان رسید و باهم برآمیخته بسیار گرز و شمشیر برهم ریختند، سیستانیان چون دست برد سپاه ظفر پناه دیدند فرار نموده در قلعه خزیدند ودم درکشید [۷] ند، امراء دولت و اعیان حضرت منجنیقها ساخته عراده [۸] ها افراخته و از اطراف سنگها انداخته بحفر خندق و کندن نقب مشغول شدند، سه نقب بعهدهٔ امیر مضراب، و یکی بعهدهٔ امیر علی ترخان، و یکی بعهدهٔ امیر حسن [۹] صوفی ترخان، و یکی بعهدهٔ امیر علیکه کوکلتاش، و یکی بعهدهٔ امیر جلال الدین فیروزشاه و یکی بعهدهٔ نوشیروان، و یکی بعهدهٔ فرمان شیخ، و یکی بعهدهٔ امیر سید علی ترخان، و یکی بعهدهٔ امیر یوسف خواجه و امیر [۱۰] پکنه [۱۱] و مولانا ابراهیم صدر، و یکی بعهدهٔ امیر خاوندشاه، و یکی بعهدهٔ امیر موسی شیخ و امیر محمد مشرف و جماعت سربداران، سپاه سپهر

---

۱ آ ب: بر، با: پر، ۲ بظاهر محمود و عمر ابنای سیه سوارند، ۳ یعنی خانهٔ سلاطین و امراکه در عرف هند دربار گویند (فرهنگ انندراج)، ۴ کذا در ک، آ و غیره: خدایداد، ۵ آ: پیدار، ب: بندار، رس: بندار، — ببندار؟ بایندر؟ ۶ کذا در ک آ رس، و شاید که "کاراز" باشد، ۷ آ ب: کشید، ۸ ک: عرابها، تصحیح از روی آ، ۹ رک به ص ۳۲ س ۱۲، ۱۰ آ: باکه، بکه، رس: امیر بکنه، نیز رک به ص ۹۵ ح ۱۷،

مواکب از اطراف و جوانب خندق میکندند و نقب پیش میبردند، و اهل حصار
(ذ ۲۷۵) نیز جنگهای مردانه [ورق ۲۷۵] میکردند، ده شبانروز بنوک پیکان جهان سوز و زبان سنان شعله افروز آتش قتال النهاب و اشتعال داشت و چهار دیوار آن حصار استوار چون چشم زره و خانهٔ زنبور شد، اهل قلعه دلایل عنایت الهی و مخایل قدرت پادشاهی مشاهده نموده بعین الیقین بر ایشان روشن شد که اگر از تیغ شاه جهان امان نجویند مجال تلافی و امکان تدارک نماند، شاه اسکندر نیال تکین[۱] و پهلوان[۲] شمس دراز* و باقی نقبای[۳] قلعه از اوج رفعت[۴] بحضیض مسکنت آمده امیرشاه ملک را شفیع ساختند و شفاعت او محل قبول یافته آنحضرت رقم عفو بر جراید جرایم ایشان کشید، و چنان قلعهٔ که طریق استخلاص آن بر خسروان جهان بسته بود گشاده شد، شاه اسکندر و سرداران قلعه بساط بارگاه بوسیده آواز وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ برآوردند، آنحضرت گناه ایشانرا بذیل کرم پوشیده همه را تربیت و نوازش فرمود،

وچون خاطر همایون از مهم فراه فراغت یافت عنان جهانگشائی[۵] بصوب قلعهٔ اوک[۶] تافت و پهلوان شمس دراز را با معارف سیستان که از قلعهٔ فراه بیرون آمده تربیت یافته بودند مجدداً خلعت پوشانید و برسم رسالت پیش شاه قطب الدین فرستاد، مضمون آنکه: همیشه عنایت ما شامل احوال پادشاهان بوده، و شاه[۸] شاهان ابوالفتح که بشرف ملازمت حضرت

---

[۱] آ: بنال تکین، ر، س: بنالتکین، (ب غیر واضح نوشته است)، [۲] فقط با آ: ملک شمس الدین دراز، [۳] فقط ک: نقیهای، [۴] ب: رفعت نخوت (بجای رفعت)، با آ ر، س: نخوت، [۵] فقط در ک، [۶] با آ ر، س: جهانکشای،

[۷] رک به ظفرنامه ۱: ۳۶۲ س ۱ و سیستان خصوصاً به ص ۱۲۲ و ۲۱۵ و ۲۸۷ و ۳۲ و ۸۰،
[۸] مذکور است در مواضع عدیده در یزدی مثلاً ۱: ۶۶۷، ۲: ۳۴۸،

صاحبقران مشرف گشته بوده در ملوک ملوک دیگر[1] شاهان بحرمت روزگار میگذرانید وچون او برحمت [حق تعالی][2] پیوست مملکت سیستان براعقاب او مسلّم داشته آمد وسخن[3] غرضخواه ونمّام درحق ایشان محلّ استماع نیافته، وچون ممالک تعلّق بدیوان ما گرفت همچنان برقرار آن مملکت را بایشان عنایت فرمودیم، واز غایت اعتقاد واعتماد که برجانسپاری ایشان داریم شاهان فراه که مدّتهاء مدید درلشکرهای بعید حضرت صاحبقران را کوچ[4] دادند برموجب مکتوب ایشان که ذکر یاغی گری شاهان بعرض رسانیده[5] اند سیاست فرمودیم، والحالة هذه مخالفت ازایشان غریب وعجیب مینماید، میباید که بعقل رجوع کرده تأمّل نماید که آخر این کار بکجا خواهد رسید، وایشان را ازعادت ما معلوم شده باشد که عفو از زلّت[6] زیردستان وتجاوز از هفوات گنهکاران سیرت[7] حمیده وسنّت پسندیدهٔ ماست، باید که برخلاف گذشته متوجّه درگاه عالم پناه گردند که دربارهٔ ایشان غایت عنایت ظهور خواهد یافت، حق علیم است وکفی به[8] شهیدا که ما قصد ملک وجان او نداریم واز انچه پیشتر بودند عزیزتر خواهند بود، واگر پنبهٔ تنبیه ازگوش غفلت برنکشند واز خواب غرور بیدار نشوند واز [هواجس خذلان و][9] وساوس شیطان[10] روی نتابند هرآیینه عواطف[11] سُخط[12] درحرکت آید وآتش غضب زبانه زند، و برجمعی اخیار[13] که نه باختیار درمیان آن اشرار اند آن رود که در شریعت معدلت

---

[1] ک: برکه، با: برکت، س: جرکه، [2] ک آ —، در نسخ دیگر دارد،
[3] آ —، [4] با س: کوچ ها، [5] فقط با: رسانند چون،
[6] ک: ذلت، [7] آ: سیر [8] فقط آ: بالله [9] ک —، از روی آ نوشته شد،
[10] ک: شیطانی، [11] در نسخه عواطف، بود آنا بدبختانه ضبط نشد که در کدام نسخه،
[12] ک: سخت، تصحیح از روی آ، [13] ک: اختیار کرده، تصحیح از روی آ،

جایز نباشد، بنابرآن صبری نمائیم و بحبل حلم اعتصام می فرمائیم ایشان نیز در نص فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه علی الذین یبدلونه احتیاط تمام بجای آورند و بغور فرمودهٔ نحن الزمان من رفعناه ارتفع ومن وضعناه اتضع[1] رسند،

وچون آن جماعت عزیمت سیستان نمودند موکب همایون دایره وار گرد اوک در آمدند، و قلعهٔ آن را که بلاش مشهورست نقطه کردار درمیان گرفتند، شاه نصرت پسر شاه محمد با فوجی بهادران سگزی[2] بحصن اوک در آمده بجنگ
(۲۷۵ ب) وجدال بیرون آمدند و دلاوران لشکر منصور حملهاء | بهادرانه پیش بردند، اهل حصار پشت بر دیوار استوار داشته چون آتش در حجر و عرض در جوهر ثابت و پایدار ایستاده جنگ را آماده بودند، لشکر منصور آب رود را از ایشان
۱۰ بازگرفته و ایشان بآب چاهی که در قلعه بود روز میگذرانیدند، جاخویان[3] نقب زده آب چاه را نیز از ایشان ستدند، شاه نصرت که بحصانت حصار و مردان کار مغرور بود روی نیاز بر زمین تضرع نهاده از سر عجز امان طلبید، و حضرت خاقان سعید مرحمت فرموده لشکر از پای دیوار حصار بازخوانده و دربارهٔ شاه نصرت عاطفت فرمود، و اهالی قلعه کاهٔ[4] ونک [و قلعهٔ] اگو[5] ین که از توابع اوک بود احوال قلعهٔ فراه و اوک مشاهده کرده ایشان نیز امان طلبیده بیرون آمدند[6] و برحمت و عنایت مخصوص گشتند[7]،

وچون آن ولایات مسخر و مفتوح شد رایات همایون بجانب زره[8] در حرکت آمد، وچون بلب هیرمند رسید با آنکه شاه قطب الدین سعادت خدمت دریافت کسی نیز نفرستاد، آتش قهر پادشاهانه بالا

---

[1] ک: ارتضع، [2] ک: سگری، [3] آ: جاجویان، [4] کر: نگ معجم البلدان (۴ : ۲۶۹)؟
[5] ک: ، ازروی آ ثبت شد، [6] آ: کرین، با رس: کوهی، [7] ک: بیرون آمده امان طلبیدند، آ شل ستن، [8] آ: دزه، ب: زرد،

گرفت، و فرمان[1] فرمود که بندها را شکستند، سه بند مشهورست که از عهد رستم بسته اند یکی بند راشکگ[2] و دیگری[3] بند شهر و دیگری[4] بند بلغاغانی[5] که محکم ترست همه را ویران ساخته روی به نهب[6] و غارت و تخریب عمارت آوردند، و از اثر بی عنایتی در مواضع و مزارع، هیچ باقی نگذاشتند و با وجود غلّهٔ بسیار در اندک مدّتی قحط از آن دیار بر آمد و لشکر قیامت اثر[7] بولایت وَیتِن[8] در آمد و خرابی بسیار شد، و میرزا رستم که از عراق بدرگاه عالم پناه آمده بود و بنوازش[9] بادشاهانه اختصاص یافته فرمان همایون نافذ شد که باتّفاقِ امیر مضراب بولایت زَرَه رفتند و همین طریق مسلوک داشتند، و چون آثار تسلّط و اقتدار دران ممالک به نهایت رسید حضرت خاقان سعید عزیمتِ معاودت فرمود، و ایالتِ ولایت اوک به پهلوان جمال بکم[10] رجوع فرمود، و ولایت فراه بشاه اسکندر پسر شاه علی که از[11] شمایل او آثار مردانگی و انوار فرزانگی واضح و لایح بود مفوّض شد، و چون ماه رمضان که اوّله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النار در حقّ آن واردست نزدیک رسیده بود آنحضرت اوقات فرخنده ساعات آن را از نقص[12] رخصتِ سفر صیانت نمود، و سلخ شعبان بسعادت و اقبال در مستقرّ

---

[1] ق ت، [2] ک آ: راسکگ، با ب ب: براشلک؛ سیستان ص ۱۵۹ ح ۱: راسکک، [3] کذا در ک و ب ب؛ با ر س: یکی را، [4] آ: سه دیگر، [5] آ: بلغاغانی، با آ ب ب: بلغاغانی، ر س: بلغاعانی؛ سیستان (محل مذکور): بلغان، [6] ک: به نهیب، آ: نهیب، [7] فقط ب ب س، [8] با ب ب: ویتن، ب س: دتن، — ذکری ازین ولایت در مظانّ نیافتم و محتمل که تصحیف قرنین است (برایش رک به معجم البلدان ۴: ۷۳)، [9] ک: بنواش، [10] با ب ب ر س: بکم، آ: مثل متن اما معنی این لفظ را ندانم، [11] آ: از، [12] فقط ر س: نقص،

چون آفتاب برج شرف را جمال داد　　　دولت نزول اجلال فرمود ع

ذکر آمدن ایلچیان خطای[1] کرّت اول

هر سعادتمندی که حضرت حق جلّ[2] و علاً[3] او را بلطف شامل خلعت اجتبا[4] پوشانید و بر اصنا[5] [ف] برایا حاکم و آمر گردانید و آن دولتمند در سرّا و ضرّا و سرّاً و جهراً از حدود الهی تجاوز جایز ندارد و حق نعمت بافاضه عدل[6] و احسان که زبدهٔ اعمال انسانست گذارد و با وفور استغنا و ظهور استعلا با فتاد تمام اعتراف آرد که لا اَمْلِکُ لِنَفْسِی نَفْعًا وَلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ و یقین داند که از راه بشریت میان ذرّیت آدم تفاوتی نیست و تمایزی که حاصل است جز عطیّت فضل ربّ الارباب که یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ نتواند بود، و استیفاء این دولت و استبقاء این موهبت برعیّت پروری و مرحمت[7] گستری میسّر گردد، هر آینه زمانه غاشیهٔ همّت [او][8] بر دوش نهد و گردون حلقهٔ اطاعت او در گوش کشد[9]

مقصود ازین تشبیب و مطلوب ازین تهذیب آنست که چون موکب همایون از یورش سیستان باز آمد ایلچیان پادشاه خطای که جهت رسانیدن تعزیت حضرت صاحب قران [ورق ۲۷۶] فرستاده بود (۲۷۶ا)
با بیلاکات و تنسوقات رسیدند و سخن پادشاه خود بعرض رسانیدند و حضرت خاقان سعید دربارهٔ ایشان مرحمت و عنایت نموده اجازت مراجعت فرمود ۔

---

۱ آ: ختای،　۲ آ،　۳ آ با رس: تعالی،　۴ آ با: اجتبا،
۵ ک: اصنا، تکمیل لفظ از روی نسخ دیگر،　۶ با ب با رس: معدلت،
۷ قیاساً افزوده شد،　۸ ک: کند، آ شل متن،

ذکرِ عزیمت ییلاق بادغیس و ازانجا عزمِ ماوراء النهر

چون اوقات شریفِ ماهِ مبارکِ رمضان باتمام رسید و شرایطِ عیدِ صیام که از کبایر (کذا) شعایر اسلام است بجای آورده شد و نیّر اعظم شرف خانهٔ خویش را مشرّف ساخت شعر

باز فرّاش چمن یعنی نسیمِ نوبهار بر چمن انداخت فرشی از پرندِ هفت کار

و باغ و راغ بحُلّهاء رنگین تزیین یافته کوه و صحرا رشک نگارخانهٔ چین شد، حضرت خاقان سعید فرزند دولت مند میرزا ابراهیم سلطان را بامارت دار السلطنهٔ هراة باز داشته امیر جلال الدین فیروزشاه را ملازمِ او گذاشت و فرمان فرمود که امیر لطف الله[۲] باباتیمور [لطف الله بابا تیمور؟] و امیر حمزهٔ قتوق بسرحد سیستان رفته بر خبر باشند، و موکب منصور پنجم ذی قعده بطرف بادغیس روان شد، و مثالِ همایون باحضارِ لشکرها نفاذ یافت و باندک مدّتی[۳] سپاهی که حدِّ آن در وهم نگنجد و عدّ آن را میزان اندیشه نسنجد در ظلِّ رایتِ نصرت آیت که مطلع آفتاب فتح و ظفر است جمع آمد، و درین اثنا بمسامع جلال رسید که میرزا خلیل سلطان بدست امیر خدایداد[۴] حسینی* گرفتار شده و مملکت ماوراء النهر بهم برآمد،

---

[۱] آ : کبار،

[۲] آ —، ر ک ب ص ۲۵ س ۶،

[۳] آ ہ س : فرصتی

[۴] ہ س : خداداد حسینی؛

(یعنی خداداد پسر حسین ر ک به ظفرنامه ۱ : ۳۶۴)،

ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال[1] و نهضت همایون بسعادت واقبال

چون میرزا خلیل سلطان شنید که حضرت خاقان سعید درباد غیس لشکرها جمع فرموده او نیز بالشکر فراوان بحوالی کش آمد و آنجا خبر یافت که امیر خدایداد حسینی بکنار آب خجند رسید، میرزا خلیل امیر الله داد و امیر ارغون شاه را باسه هزار سوار نامزد آن طرف فرمود و هر دو لشکر در حدود[2] دیزاق * نزدیک هم رسیدند و چند روز در[3] برابر[4]* هم بوده، امراء از میرزا خلیل مدد طلبیدند، و میرزا خلیل[5] با چهار هزار سوار ایلغار کرده و از سمرقند گذشته در قریهٔ شیراز فرود آمد، و خدایداد آگاه شده روز[6] خود را بمخالفان نموده و شب همه شب رانده روز دیگر نماز پیشین چون برق خاطف بمیرزا خلیل سلطان رسید و شعلهٔ حرب برافروخت، و سمرقندیان پریشان شدند، و میرزا خلیل سلطان[7] بحصار ویران شیراز درآمد، وامیر خدایداد در زمان شیراز را گرفته او را بدست آورد، و این واقعه* سیزدهم[8] ذی قعده وقوع یافت، امیر خدایداد[9] امثله و احکام می نوشت و مهر

---

[1] از روی تا ب رس ، [2] ک : حدود دیزاق، تا : حدود براق، رس : حدود براق، تصحیح از روی آ؛ دیزاق غالبا همان دیزک است که مذکور است در لیسترنج ص ۴۷۵ و ۴۸۸ و ترکستان در مواضع عدیده (رک به فهرست آن کتاب)، و یاقوت ۲ : ۱۰۷ که "الدیزکی ویقال الدیزقی" نوشته است، [3] ک : اربرابر، تا : برابر، تصحیح از روی آ ، [4] تا — ، [5] آ تا : خلیل سلطان ، [6] ک رس : زور، تصحیح از روی آ ، [7] آ رس — ، [8] بعدش از ب چند اوراق افتاده است ، ازین موضع تا ص ۱۴۹ س ۱۱ (در باب بزرگی خرد نشمرد) را در ب ندارد ، [9] آ : خداداد ،

میرزا خلیل میکرد و باطراف ممالک ارسال مینمود تا تمام ولایت ماوراء النهر خذلهم الله[1] را مسخر گشت،

چون این اخبار بعرض[2] حضرت خاقان سعید رسید موکب همایون ببیت و یکم ذیقعده عازم ماوراء النهر شد، و آنحضرت امیر چرکس را پیش میرزا خلیل فرستاده بود، امیر خدایداد نوکر خود[3] و نوکر* میرزا محمد جهانگیر را همراه چرکس فرستاده، در رباط قتلغ[4] تیمور باردوی همایون رسیدند و عرضه داشتند که [امیر][5] خدایداد میگوید که من بندهٔ آنحضرتم و این صورت بنابر خدمتگاری بظهور آمده، اکنون بهر نوع که حکم شود بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید چوبین[6] توچین[7] را با نوکر خداداد پیش او فرستاد و پیغام داد که حالا اختیار[8] نمانده و ما میرسیم هر چه یراق باشد چنان خواهد شد انشاء الله تعالی، [امیر][9] خدایداد باید که بی تردد متوجه گردد که عنایت پادشاهانه شامل احوال اوست، و آنحضرت ششم ذی حجه بلب آب رسید،

(۲۷۶ ب) و امیر شیخ نور الدین در وقتیکه | اجازت جانب ماوراء النهر میخواست عرضه داشته بود که هرگاه موکب همایون عازم ماوراء النهر شود من نیز به اردوی اعلی ملحق خواهم شد، و بهمان بلجار[10] به بخارا آمده، امیر خدایداد خبر یافت که امیر شیخ نور الدین باردوی همایون میرود، از دار الملک سمرقند برسم ایلغار سوار شد و بر سر شیخ نور الدین تاخت و مردم او را تاراج ساخت و بسمرقند باز رفت،

و موکب حضرت شاهرخی از آب عبور فرمود و امیر خدایداد میرزا احمد میرک

---

[1] ا ک : مسلم، [2] آ ک ر س : بعز عرض، [3] ا ک : ـ ،

[4] آ : قلغ ، ک : قتلغ ، [5] از روی آ با ر س ، [6] ک : جوبین ، با ر س : جوسن ، [7] ک : توشجی ، تصحیح از روی آ ؛ نیز ر ک به ص ۱۰۶ س ۸ ، [8] ا ک : اعتباری ،

[9] از روی آ نوشته شد ، [10] آ : بلخار ،

و میرزا سیدی احمد را بتسخیر ولایت حصار فرستاده بود، شاهزادگان پیش ازانکه فرمانی باستحضار ایشان نفاذ یابد باردوی اعلا آمدند و تربیت و نوازش یافتند، و شاه ملک آغا را که خاتون میرزا خلیل بود عبد الخواجه باردو رسانید، و در خزار[1] خبر آمد که خدایداد را چون دندان طمع در کام ناکامی شکست و کعبتین ایام بر مراد او نگشت میرزا خلیل را بند فرموده بسرعت تمام عزیمت هزیمت نمود، و موکب همایون بدولت و اقبال متوجه مستقر جلال شد، و پیشتر امیر علاء الدین علیکه را باامنای[2] دیوان بضبط شهر و خزاین روان فرمود، و اکابر سمرقند تا رباط یام[3]* آمده شرایط استقبال و مراسم تعظیم و اجلال بجای آوردند، و میرزا محمد جهانگیر[4] و باقی امراء شرف دستبوس یافتند[5]، و سابع عشرین ذیحجه دار السلطنه سمرقند مستقر موکب همایون آمد، اکابر و اشراف دعا و ثنا بادا رسانیده نشاط و انبساط نمودند، و آنحضرت همه را بتشریفات پادشاهانه و عنایات خسروانه رعایت[6] و نوازش فرمود، و امیر شیخ نور الدین و امیر مبشر بشرف ملازمت مستسعد گشته در سلک امرای عظام انتظام یافتند،

ذکر قضایای فارس و عراق درین سال

میرزا پیر محمد[7] بعد از ضبط ممالک عراق و فارس متوجه حویزه و شوشتر و سایر بلاد خوزستان[8] شد چه امیر خانه[9] سعید برلاس و شیخ زاده [[10] و] توکل که حکام

---

[1] آ با : خرار، س ا ش : جرار، اک : خوار، [2] ک : آمنای، [3] آ : سباط یام اک : رباط بام [4] اک ـــ، [5] ک : یافته، آ مثل متن، [6] ک : عنایت، آ مثل متن، [7] پسر عمر شیخ، [8] ک : خورستان، [9] آ ش : خواند، [10] ازروی آ،

آن نواحی بودند مخالفت مینمودند، و میرزا پیر محمد از منزل راهرمز[1] عبد الله پروانچی و عبد خواجه[2] و مولانا صنع الله را پیش شیخ زاده[3] [و] توکل فرستاد و عهد نامه روان کرده پیغام داد که اگر انقیاد نمایند قطعاً متعرض عرض و سر و مال و ناموس ایشان نشوند[4] و تدارک ما مضی نکنند و از جریمهٔ خاند سعید گذرد و اهالی آن ولایات[5] را از آفات[6] مصئون دارد و چون پیغام بامراء رسید مشورت کرده قرار دادند که باستقبال بیرون آیند، و میرزا پیر محمد در یک فرسخی شوشتر فرود آمده، امراء با خزاین و پیشکشهای فاخر بیرون آمده شرف بساطبوسی[7] دریافتند و بعواطف بادشاهانه مخصوص شدند، و میرزا پیر محمد در شهر شوشتر بدار الاماره نزول کرد، و چند روز بدولت گذرانیده عازم دزفول شد، و آنجا دو سه روز بوده[8] مهمات سر انجام نموده متوجه حویزه گشت و در کنار رود چهار دانگه اصول[9] احشام[10] کرد و اعیان اعراب جزائر[11] مصحوب سید یونس و سید عبد الله پیشکشهاء نیکو فرستادند، و میرزا پیر محمد ممالک خوزستان را مسخر ساخته[12] و بیات که از مضافات بغداد است تاخته بواسطهٔ تغیر هوا که سبب تب و موجب تعب بود ــ چنانچه امیر خاند سعید برلاس رحلت نمود ــ عنان دولت بصوب شیراز باز گردانید[13]، و در آن ولایات معتمدان نشاند،

---

[1] ک آ: راهرمیر، رش: راهرمن عبد الله، اک: و میر عبد الله؛ و شاید که "از منزل راهرمز میر عبد الله الخ" باید خواند از انکه بقول حمد الله مستوفی (نزهه ص ۱۱۱) راهرمز را در ایامش "رامز" می خواندند، [2] ک: عید خواجه، با رش: عبد الخواجه، اک: عبد خواجه، [3] ک: زادهٔ [4] از روی آ [5] ک: نشوند، آ رش مثل متن، [6] آ اک: ولایت، [7] آ: آفت [8] اک رش: بساطبوس، [9] آ: گذرانیده و، [10] ک: اصول و احشام، با اک رش: اصول احشام، [11] اک: حویزه، رش مثل متن، با ـــ، [12] بعدش فقط در اک +: افامن هل القری اذا یاتیهم باسنا بیاتا و هم نایمون، [13] آ: گرداند،

تتمۀ قضایای فارس و عراق و احوال میرزا اسکندر

چون میرزا پیر محمد با برادران محاربه کرده غالب آمد و میرزا رستم بخراسان رفته پناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد، چنانچه گذشت[1]، میرزا اسکندر نیز عازم دارالامان خراسان شده چندگاه در قریۀ احمد که میان تون و طبس واقع است بسر برد، و چون روزگار خواست [ورق ۲۷۷] که آن راز آشکار کند ۲۷۷ ا
اسکندر بجهت محافظت آب حیات عمر عزیز در ظلمت شب وَاللَّیْلُ اَخْفٰی لِلْوَیْلِ[2] از راه بیراهه و بیابان بجانب بلخ و شبرغان روان شد، و بآن ولایات رسیده جمعی باو پیوستند، و میرزا قیدو که در بلخ بود متوهم شده قصد او کرد واز طرفین لشکرها برابر[3] آورده، میرزا اسکندر تاب مقاومت نیاورد و مردم او متفرق شدند، خواست که تغییر[4] وضع کرده از جیحون عبور کند و متوجه اوزکند[5] شود، شبهنگام چهره که محل اعتماد او بود فرار نمود و آن عزیمت فسخ کرده در بیابان سرگردان میگشت [بیت[6]

تکاور انی در زیر زین در آورده ‏ ‏ ‏ چو ابر گاه مسیر و چو برگاه توان]

تا بحوالی اندخود رسید، حاکم آنجا امیر سید احمد ترخان که حضرت خاقان سعید آن ولایت باو عنایت فرموده بود خبر یافته استقبال نمود و شرف دستبوس یافته خدمات شایسته بجای آورده[7]، امّا عرضه داشت به پایۀ سریر

---

[1] رک برص ۱۲۷، [2] با: لویل، [3] فقط با: دربرابر، [4] آ اک رس: تغیر، [5] آ اک: اورکند، [6] ک ت ـــ، از روی آ نوشته شد، در با فقط مصراع اوّل را دارد این طور: تکاور از بی رفتن بزیر الخ [7] آ با رس: آورد،

اعلی فرستاد و شرح قضیّه اعلام داد، و میرزا اسکندر از نیمعنی بر حذر می بود لیکن

بیت

هر نیک و بدی که در شمارست چون در نگری صلاح کارست

دست رضا در دامن قضا زده سر بگریبان توکّل فرو برده بود **بیت**

راه رو گر صد هنر دارد توکّل بایدش مرغ زیرک چون بدام افتد تحمّل بایدش*

و پای صبر در دامن تحمّل کشید، امّا بمقتضی عَسَی اَنْ تَکْرَهُوا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ

آنچه میرزا اسکندر از ان میترسید سبب بهبود او گردید، و نوکر سیّد احمد آمد

و نشان جزم آورد که گماشتگان حدود و مستحفظان طرق پیرامون متعلقان

میرزا اسکندر نگردند، و هر طرف که خاطر مبارکش میل نماید خدمات پسندیده نموده

10 بسلامت گذرانند، و مکتوبی در باب سفارش او به برادرش میرزا پیر محمد اصدار

یافته بود مضمون آنکه :

جناب فرزند اعزّ [اکرم] ارشد نور الدّولة والدّین میرزا پیر محمد اَطَالَ اللّٰهُ تعالیٰ

بقاءهٗ ! میباید که در جمیع احوال نصّ وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْکَ را

قدوه گردانیده اقاصی و ادانی را از حسن اشفاق بهره مند دارد، و بموجب

اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ، هیچ آفریده اقتباس انوار این مهم را مستحق تر از جماعتی

که فضیلت صلهٔ رحم دارند در خیال نتوان آورد، طایفه که سر وجود از یک گریبان

بر آورده اند و پای نشو و نما در یک دامان کشیده، ثریّا شکل از یک مطلع طلوع

کرده و بروج وار از پی یکدیگر بر آمده، و چون جواهری که از یک عقد منتشر

---

۱ در آ این مصراع رابعد 'تحمّل کشید' (س ۶) می آورد۔ ۲ آ با اک دس : امیر سید

۳ از دی آ افزوده شد، ۴ ک : بقاؤه، ۵ آ ــ ،

۶ ک : دامن ، آ مثل متن ،

شود و کلماتی که از یک لفظ منتشر[۱] گردد، و این حالات جز میان اِخْوَة و اَخَوات و اقارب [و[۲]] [عصبات[۳]] نتواند بود که این جماعت را زیادتِ ارادت و اعتقاد در حقّ یکدیگر باشد، و اگر ناگاه عیاذاً باللہ خدشۂ درمیان آید راہِ نمّام و حاسد بسته جادۀ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ گشاده دارند، مقصود آنکه فرزند میرزا اسکندر را باز طلبیده بعنایت و شفقت مخصوص سازد، و ناحیتی از اطرافِ مملکت بدیوان او گذارد[۴]،

چون این مکتوب بمیرزا اسکندر رسید با خواص خود مشورت نموده عزمِ صوبِ عراق و فارس جزم کرد باُمیّد آنکه شاید محرّک اِلعِرق نَزّاعٌ زنگِ نزاع از آیینۀ خاطرِ برادرِ بزرگوار زدوده باشد، و وسیلۀ صِلۀ رَحِم رَحْم در دلِ او آورده، برین قرار [و[۵] براق] متوجّه فارس و عراق شد ع

هر روز بمنزلی و هر شب جایی

می بود و بیابان و بادیه می پیمود، و چون سرِ راه مضبوط بود و حدود مسدود تغییر[۶] وضع نموده صحرا بصحرا میتاخت تا بیست و ششم ماہ مبارک رمضان هنگام شام از تنگِ اللہ اکبر شیراز گذشته و متعلّقان را بیرون گذاشته پیاده از دروازۀ سعادت درآمد و بخانۀ خواجه حسین طبیب رفته، در حالتِ افطار (۲۷۰ب) خبر بمیرزا پیر محمد رسید و دست از طعام باز کشیده او را باحترامِ تمام[۷] طلبید و انواعِ اشفاق و دلداری نمود و اسباب پادشاهی مرتّب داشته در محلۀ مُوْرْدِستان در خانۀ رمضان آقا که اختاچی شاه شجاع بود بخیر و سعادت نزول فرمود ع

۱؎ ک: بمشر، آ: ستنشر، بآ: مُسْتَبْشَر، اک، منتشر،

۲؎ قیاساً افزوده شد، ۳؎ از روی آ، ۴؎ از روی آ،

۵؎ آ بآ ساس: تغیر، ۶؎ آ بآ اک ساس — ۷؎ آ: طلب فرمود،

ماه در منزل شرف آمد

ذکر احوال سلطان احمد و قضایا که در بغداد و خوزستان واقع شد

سلطان احمد خبر مراجعت میرزا پیر محمد از ولایت خوزستان شنیده متوجه شد و نخست بحویزه رسیده پیش از طلوع آفتاب قلعه را بی[1] خبر* چون حلقهٔ انگشتری درمیان گرفت، مستحفظان آن زمان سر از خواب غفلت بر آوردند[3] که اشعهٔ تیغ یاغی از چهار طرف ایشان تابان بود و سراسیمه [بر- ظا] اسپان سوار شده رو بگریز نهادند و ندانستند[4] که ع زهری که بجان رسید تریاک چسود، جنگ[5] آوران* همه را در شمشیر گرفته، هر که از تیغ خلاص شد اسیر گشت، سلطان کسی را نکشت، و پیر حاجی کوکلتاش خبر حویزه شنیده و قلعهٔ دزفول[6] گذاشته بطرف شوشتر گریخت و امیر الس[7] در شوشتر چنان ترسیده بود که بصد سلسله در قلعهٔ سلاسل توقف نمی نمود خود را برامهرمز افگند، و میرزا پیر محمد خبر[8] عزیمت سلطان احمد شنیده بود و تولک[9] و نوشیروان برلاس را بمدد امراء خوزستان[10] [فرستاده[11]، امرا در رامهرمز بالس[12] رسیدند و بضبط قلعه داری قیام نمودند، سلطان خوزستان را[13] مسخر ساخته عازم رامهرمز شد، مولانا قطب الدین قاضی با امرای میرزا پیر محمد گفت:

---

۱ آ با: ناخبر، ۲ اک: شعشعه، ۳ آ با اک: آوردند،
۴ اک: نبنداشتند، ۵ آ: ننکاولان، ۶ بعدش در با + : را
۷ با: الیس، - برای قلعهٔ سلاسل که در شستر بود رک به یزدی ا: ۴۳۶، ۸ آ -، ۹ اک: توکل ۱۰ آ: خورستان،
۱۱ ک -، از روی آ با اک نوشته شد، ۱۲ آ: بالیس، اک: الش،
۱۳ آ -.

اگر جنگ خواهید کرد عَلَفه و عَلُوفه آماده است و اگر بیرون خواهید رفت پیشتر بیرون روید تا رعایا در بلا نمانند، امرا و رعایا سوگند خورده یکدل شدند و پیادگان شهر با قرادلان سلطان مُبارِزیها[1] نمودند، ناگاه نیم شبی سوادِ اغروقِ سلطان با مشاعل فراوان پیدا شد، امرای میرزا پیر محمد هر یک بطرفی گریختند[2] و رعایای بیچاره در دام بلا گرفتار ماندند، سلطان قاضی قطب الدین را با جمعی پیادگان قتل کرد و باقی رعایا بشوشتر رانده قلعهٔ رامهرمز را با زمین هموار ساخت، و مقصود نیزه دار را بکوتوالی قِلاعِ خوزستان[3] معیّن کرد درین اثنا شنید که پسرش علاء[4] الدوله عاصی شده متوجّه تبریز گشت، سلطان عزیمت بغداد نمود، داود ویس نامی که مادرش در حرم سلطان بود[5] دعوی فرزندی سلطان میکرد سلطان بیست هزار دینار حقّ السکوت انعام فرمود و او را نصیحت نمود که بعد ازین مثلِ این سخنان[6] نگوید ع او نیز ز سلطان بهمین راضی شد،

ذکرِ مخالفتِ سلطان علاء الدوله با پدرش سلطان احمد

سلطان احمد در[7] آن* زمان که در خوزستان بود پسرش سلطان علاء الدوله متوهّم شده از بغداد براه حِلّه[8] و اربیل[9] بآذربایجان رفت، امیر قرا یوسف آگاه شد که شاهزاده بی اجازت پادشاه آمده، مختصر خرج الیومی تعیین نمود و ماه رمضان گذشته جمعی[10] را ملازم فرمود که شاهزاده را بسر حد ولایت او رسانیدند، در حدود

---

[1] نقط اک: مبارزها، [2] آ اک: گریخت، [3] آ: خورستان
[4] در آ و اک قبلش +: سلطان، [5] آ با اک: می بود، [6] آ اک: سخن، — برای این ادیس رک به ص ۱۷۱
[7] آ: آن، * کذا در جمیع نسخ، رک به ص ۱۱۸، [9] ک: اردبیل،
[8] با: ارده بیل، تصحیح از روی آ، [10] آ اک —،

خوی کُردان ملک[1] عزالدین اورا گرفته پیش ملک بردند، ملک اورا دو ماه نگاه داشته خدمات شایسته بجای آورد، و امیر قرایوسف بملک عزالدین نوشت که شاهزاده بی حکم بادشاه آمده بود مابدآن سبب اورا رعایت ناکرده عذر خواسته هم اونیز باید که همین طریق مسلوک دارد تا موجب ملالت و خرابی[2] رعیت* نشود، ملک عزالدین را طاقت مقاومت او نبود شاه زاده را اجازت فرمود، و آن بیچاره را مرغ روح از قفس تن پریده[3] از جان سیر شد و بجانب اردبیل میل کرد که چند روز در صحبت [ورق ۲۷۸] شیخ سالک ناسک شرف[4] الدین علی (۲۷۸ ر)
صفوی[5]* گذراند قطعه

با من پدر که باد پُراز نور مرقدش گفتا گر افتدت زغم دهر مشکلی
یا در پناه همت صاحبدلی گریز یا التجا نمای باقبال مقبلی

چون بنواحی تبریز آمد جمعی بی باکان بطال چون لشکر دجال هجوم کرده شاهزاده و نوکران اورا مقید گردانیدند و خبر باشیر[6] قرایوسف رسانیدند* و او شاهزاده را بقلعهٔ عبدالجوز[7]* فرستاد، بیچاره زخم قوی بر بازو و در خاطر هزار آرزو و از متکای سلطنت در مقام محنت افتاده[8] و تخت و ملک بر باد داده چهرهٔ بخت را بناخن تغابن میخراشید و جز صبر هیچ چاره نمیدید ع

صبر است دوای من و درد اکرم انیست

---

[1] بظاهر مراد از ملک عزالدین بن عبدل والی جزیرهٔ ابن عمر و جبل جودی وغیرهماست، رک به زمباور ص ۲۶۶،
[2] آ: تشویش، [3] ورک اولا 'طلبیده' نوشته بود' باز بالای آن 'پریده' نوشته است و 'طلبیده' را قلم زن نکرده، [4] آ: شرفالدین علی صغری، اک: شرف الدین علی صفری، تصحیح از روی آ؛ [5] بظاهر مراد از سلطان علی بن صدرالدین موسی صفوی ست، رک به روضة الصفا ۸: ۳، [6] آ ک: بامیر یوسف رسانید، [7] آ: عبدالجواز، اک: عبدالجوز، [8] آ: افتاد،

وقایع سنه اثنتی[1] عشرة وثمانمایه

بقیهٔ حکایات[2] ماوراء النهر

حق سبحانه وتعالی چون سر بر سلطنت سمرقند را که مملکتِ موروثِ حضرتِ خاقانِ سعید بود ع بی دردِ سرِ نیزه وآمد شدِ پیکان

بآنحضرت عنایت فرموده شکرِ نعمای نامتناهی الهی بواجبی ادا نمود، وامیر خداداد با اهل بغی وفساد روی بمغولستان نهاد، آنحضرت اوایل محرّم امیر خضر خواجه و امیر حسن کاوخواجگی را فرمود که بخراسان رفته بامیر لطف الله وامیر حمزه قتوقتو[3] که در حدود سیستان اند ملحق شده مدد یکدیگر باشند[4] ولدنیا[5] (؟) ترخان را پیش خدایداد فرستاد وپیغام داد که: پیشتر معروض داشته بودی که از برای شما کاری کرده ام، اکنون ما از آن کار منّت داریم وثبات قدم این جانب بطریقِ وفا وراه صفا دانسته باشد، وتربیت دور ونزدیک وتقویت ترک وتازیک شنیده، چون امری واقع نشده که موجبِ اجتناب باشد چرا بما ملحق نمی شود و روی گردانست، چون لدنیا (؟) ترخان باو رسیده رسالت ادا کرد، امیر خدایداد گفت: امیر شیخ نور الدین آنحضرت را برین مزاج نخواهد گذاشت اگر او را مقید سازند من بخدمت آیم، آنحضرت از جوابِ ناصوابِ او غضب فرمود وبعزمِ رزم او نهضت نمود ع آتش قهرش معاذ الله کز وسوزد جهان

---

[1] ک: اثنی عشر، [2] آ: حکایت، [3] اک: قتوقتو، با: قیوقو، [4] در آ با ک قبلش: امیر، [5] آ: لدنیا، با: ولدینا، اک: دربنا،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بطرف مغولستان و کشته شدن امیر خداداد[1]

حضرت خاقان سعید را عزیمت جانب مغولستان تصمیم یافته از دار السلطنهٔ سمرقند بقریهٔ شیراز آمد، و میرزا رستم و امیر سید علی ترخان و امیر شاهملک و امیر نوشیروان را منغلای[2] ساخته بشاه[3] رخیه* فرستاد و میرزا امیرک احمد[4] و برادرش میرزا بایقرا[5] و امیر سلطانشاه برلاس و امیر حسن صوفی را نامزد خجند فرمود، و آنحضرت ییلاق اوراتپه را منزل همایون ساخته، از امرای منغلای[6] خبر آمد که امیر خداداد عرضه میدارد که [اگر[7]] امیر شیخ نور الدین بدین جانب آید هرچه یراق باشد بتقدیم رسانیم، آنحضرت [امیر[8]] شیخ نور الدین را روان فرمود،

و درین اثنا از نگارخانهٔ غیب صورتی روی نمود که مثال آن در آیینهٔ خیال کسی نبود، و شرح این سخن آنست که امیر خداداد از مغولستان طمع مدد داشت و از محمدخان[9] بادشاه آنجا نقش معاونتی بر لوح اندیشه می نگاشت و محمدخان[10] برادر خود شمع جهان[11]* پادشاه[12] را بالتماس امیر خداداد بمدد فرستاده بنواحی تاشکند آمد، و امیر خداداد باستبشار تمام استقبال نموده شرایط خدمت بجای آورد و ندانست که عسی ان تحبوا شیئا وهو شر لکم،

---

[1] آ، با، اک: خدای داد، [2] ک: منغلای، [3] یعنی بناکت، رک بابن عربشاه ص سح و بظفرنامه ۲: ۶۳۶ الیستر پنج بر ص ۴۸۲ قولی مختلف را نقل نموده، [4] اک: محمد (که درست نیست)، [5] در اک بعدش +: و امیر شاه ملک [6] ک: منغلای، آ: منغلا، با: منغلای [7] از روی آ و اک، [8] از روی آ و با و اک، [9] اک: نزخان، — برای نسب نامهٔ محمد خان بن خضر خان بن تغلق تیمور رک به زامباور ۲۷۲، [10] آ اک: پادشاه جهان، [11] با: پاشاه جهان را،

شمع جهان در قضیهٔ خدایداد با خواصّ خود تأمّل نموده فرمود که با وجود چندان عنایت[۱]
که حضرت صاحبقرانرا درباره او بود با فرزندان او چه وفاداری نمود شعر
(۲۷ ب) وفا مجوی از و ور سخن نمی شنوی بهرزه طالب سیمرغ و کیمیا می باش
برین یراق اتّفاق کرده اورا بقتل آورد و سر اورا پیش امیر شاهملک فرستاد قطعه
برای کارزار دشمن شاه که جانش خصم بود و طبع دشمن
گهی از غنچه سازد ده پیکان گهی برآب پوشد باد جوشن
جمعی راکه ممدّ و معاون خود تصوّر کرده بود سبب هلاک او شده شرّ آن شریر
کفایت کردند وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ بیت
ای کرمش کار جهان ساخته بی من و تو از همه پرداخته

ذکر تفویض مملکت اوزجند[۲] بمیرزا امیرک[۳] احمد بن میرزا عمر شیخ

چون ممالک ماوراء النهر در قبضهٔ اقتدار خاقان کامگار قرار یافت و انوار
عاطفت آنحضرت براطراف آن ولایت تافت رای اعلی اقتضا فرمود که میرزا
امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ راکه در ملازمت آنحضرت طریق جانسپاری مسلوک
داشته بود تربیت نموده مملکت اوزجند[۴] را سیورغال او فرمود، و برادر او* میرزا
بایقرا[۵] و امیر مضراب و امیر موسی کار را تعیین نمود که بآن ولایت روند و
مهمّات آن نواحی ساخته و رعایا نواخته باردوی همایون باز آیند، و امرای
مغلای سر[۶] خدایداد[۷] و پسر او* الله داد راکه در قلعهٔ شاهرخیه بود آورد ند و بعنایت[۸]

---

۱ رک: بریزدی ۱: ۲۵۶، ۲ اک (بهرجای): اورجند، با: روزی چند (!) ۳ آ: اوزچند، با: روزجند،
۴ ک: برامراو، ۱ مارک برص ۱۱۴ اس ۵، ۵ آ ــ، ۶ اک: امیر، ۷ با ــ،

بادشاہانہ اختصاص یافتند، وامیر شیخ نورالدین کہ بموجب حکم عازم ملاقات خدایداد بود چون عنایت ایزدی قضیۂ اورا کفایت فرمود امیر معاودت نمود وعرضہ داشت کہ لشکر مغول بولایت آمدہ مبادا کہ خرابی کنند اگر اجازت باشد بجانب ولایت خود رود، وآنحضرت اجازت فرمود بشرطِ آنکہ زود باز آید وامیر شیخ نورالدین قبول کرد، وآفتاب رایتِ ہمایون سایۂ دولت بر ولایت خجند انداخت[۱] وبمسامعِ جلال پیوست کہ بعد از واقعۂ امیر خدایداد مگاہ بانانِ امیرزا خلیل سلطان باتفاقِ او بطرفِ الاقلعہ رفتند وبہ امیر خالق[۲] پسر امیر خدایداد* پیوستند، فرمانِ ہمایون نفاذ یافت کہ امیر شاہملک وجمعی امراء نامدار بجانب الآروند وایشانرا بدست آرند، ورایاتِ ظفر آیات عازم دارالسلطنۂ سمرقند شد،

ذکر آمدنِ میرزا خلیل[۳] سلطان* بپیش حضرت خاقان سعید

امیر شاہملک بطرف الآن[۴] کوہ رفتہ قلعۂ آنرا محاصرہ کرد، میرزا خلیل سلطان پیغام فرستاد کہ راہِ من باز دہید کہ از قلعہ بیرون بیروم[۵] وعبدالخالق[۶]* نیز گفت شما از درِ قلعہ برخیزید کہ من بپیش حضرت خاقان سعید می آیم[۷]، امیر شاہملک ترک محاصرہ کردہ عازم اردوی ہمایون[۸] شد، وشیخ نورالدین بمیعاد مقرر نیامد آنحضرت مولانا قطب الدین قرومی وامیر توکل قرقرا را کہ از اقران بکیاست وفراست ممتاز بودند ودر زمان حضرت صاحبقران باموری کلی قیام می[۹] نمودند بپیش امیر شیخ نورالدین فرستاد[۱۰] مضمون سخن آنکہ: مقرر چنان بود کہ بزودی مراجعت نماید، سبب توقف

---

[۱] با: پسر امیر خدایداد عبدالخالق، اک: امیر عبدالخالق پسر امیر خدایداد، [۲] اک: شاہملک [۳] ک: الان، با: الاکوہ، آاک مثل متن — بظاہر مذکور است در زنبہ ص ۲۳۹، [۴] آ: امیر عبدالخالق، [۵] آ: روم، [۶] آبا: عالی، [۷] آ ـــ، [۸] از روی آبا اک،

چیست؟ امیر ا شیخ نورالدین گفت: عنایت آنحضرت دربارهٔ خود بسیار بسیار مشاهده کرده ام و از تقصیرات شرمنده ام بیت

عذرِ تقصیر بخواهیم که در خدمت رفت گر خدا خواسته باشد که بخدمت برسیم

امیدوارم که درین ولا از آمدن معاف دارند و چون رایاتِ همایون بجانب خراسان عود نماید این بنده بخدمت میرزا الغ بیگ کورگان بیت

کمری برمیانِ جان بسته جان کمروار برمیان بسته

حاضر شوم، و میرزا خلیل سلطان از جانب الان[2] کوه آمده[3] با امیر شیخ نورالدین بپیوست و مولانا قطب الدین صدر و امیر توکل باز آمده معذرت امیر شیخ نورالدین عرضه داشته، حضرت خاقان سعید را عذر او مسموع نیفتاده عنانِ عزیمت بجانب اوالعطاف[4] داد و در آقسولات[5] یحیی[6] کا* نوکر قدیم میرزا خلیل سلطان آمده احوال او بعرض رسانید و آنحضرت [ورق ۲۷۹] او را بمواعید مستظهر ساخته (۲۷۹ ر) بازگردانید، میرزا خلیل سلطان باز یحیی کا را فرستاد که آنحضرت عهد و میثاق کرده که از امرا هر کس باین طرف آید این فرزند همراه او عزیمت اردوی همایون نماید، آنحضرت امیر شاهملک و امیر حسن صوفی و امیر علیکه کوکلتاش را تعیین فرمود و هر چند عالمیان را معلوم بود که بر قولِ آنحضرت اعتماد میتوان نمود امّا چون معاهده میان اصنافِ جهانیان ع رسمیست قدیم و عادتی مالوفست آنحضرت بدلِ صافی و اعتقادِ پاک بر زبان آورد که: دل و زبان درین سخنان یکسان دارم که اصلاً و قطعاً قصدِ جانِ فرزندِ خلیل سلطان نکنم، و او را عزیز و مکرّم دارم، و اگر کسی قصد او کند کائناً من کان بقدر وسع در دفع آن کوشم،

---

[1] آ ــ ، [2] ک: الان، آ مثل متن، [3] با ــ ، [4] ا کــ : اقسولان ، رک به ظفرنامه ۲ : ۶۳۷ ببعد، [5] ک: یحیی کار، [6] آ ــ ،

وسخن غرضخواه در حق او نشنوم، امراء این عهود از آنحضرت شنوده عز بیعت نمودند وبجدود اُترار آمدند که [میرزا] خلیل سلطان و شیخ نورالدین در اُترار بودند، امیر شاهملک در کنار آب توقف نمود و امیر حسن صوفی و امیر علیکه را روان فرموده وامراء ملاقات کرده سخنانِ حضرت خاقان سعید بعرض رسانیدند، و امیر شیخ نورالدین نیز حاضر بود، میرزا خلیل سلطان بعنایت مستظهر گشت و بر عهد ومیثاق اعتماد نموده عز بیعت اردوی همایون فرمود، و در موضع ازون آتا بشرف دستبوس مشرّف شد، آنحضرت او را باعزاز و اکرام تمام در آغوش آورده مجلس انس ساخته اسباب عیش پرداخته شد، و آرای متفرق و اهوای منتشر بر ولای دولت قاهره متّفق و مجتمع گشت،

10 وموکب همایون بجانب دار السلطنت هراة معاودت نمود، و آفتاب اوج معالی عزم برج شرف و مرکز سعادت فرمود، و آوازهٔ این فتح همایون وبشارت میمون در اقطار آفاق و اطراف ممالک ربع مسکون انتشار یافت بیت

صیتِ فتحش چو پرتو خورشید رود از شرق تا بغرب جهان

ذکر عنایت فرمودن مملکت ماوراء النهر و ترکستان بمهر سپهر سلطنت و کامگاری میرزا الغ بیک گورگان

حضرت خاقان سعید ایالت مملکت ماوراء النهر و ترکستان را بفرزند سعادتمند راحت روح و قوّت دل قرّة عین مغیث الدین میرزا الغ بیگ

---

۱ ازروی آ، ۲ آ آک قبلش + : امیر، ۳ آ ـــ ،

کورگان عنایت فرمود، و هرچند آن فرزند دولتمند در تقدیم اسباب عدالت و تنفیذ[1] احکام سیاست بهیچ[2] تهییج[3] و تحریض[4] [بـ]ـه[5] تصریح[6] و[7] تعریض* محتاج نه، اما آنحضرت از راه شفقت پدرانه و نصیحت پادشاهانهٔ مشفقانه فرمود که حق تعالی این موهبت عظیم و عطیت جسیم ما را ارزانی داشت و با[8] عجز آلت و قصور حالت بنظر اجتبا مخصوص ساخته فرمان ما را در اقطار عالم نفاذ داد، و ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ باید که قدر دولت و پادشاهی دانسته شکر نعمای الٰهی بجا آورد و ابواب انصاف و انتصاف بر روی ارباب حاجات کشاده دارد و بمقتضی يٰدَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ در جمیع امور عمل نماید، و علماء را که وَرَثهٔ انبیاء اند علیهم السلام[8]* بچشم اکرام ملحوظ و بنظر انعام محظوظ داشته در حوادث دینی از مقتضی فتوی ایشان در نگذرد، و خاندان عالیشان متعالی مکان شیخ الاسلام برهان الملة والدین عبد الجلیل[9]* المرغینانی[10] که بصاحب هدایه مشهور است مکرم و معظم دارد، و فرزندان ایشان را که ابا عن جد مشایخ اسلام و صنادید ایام اند بر همگنان تقدیم نماید، و در همه احوال ملاحظهٔ جاه و جلال ایشان رعایت

---

[1] آ: تنقید، [2] آ: بهنج، [3] ک: تهیج، [4] ک: تحریص، تصحیح قیاسی است،
[5] با: ـ، [6] آ: ـ، [7] با: تا، [8] ک: علیهما السلام،
[9] نام و نسب صاحب هدایه (م ۵۹۳) در کشف الظنون ۲: ۶۴۸ برهان الدین علی بن ابی بکر است و در براکلمن ۱: ۳۷۶، علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل، آ: عبد الحلیل،
[10] در ا ک +: وهو ابن عماد الدین [ا]بی بکر بن جلال الدین محمد بن ابو (کذا) بکر بن عبد الجلیل بن ابو (کذا) بکر بن محمد عمر بن عامر بن ابی عبد الله بن ابی بکر عبد الرحمان بن قاسم بن محمد ابی بکر الصدیق رضی الله عنه،

فرماید، وقضاة را در اجراء احکام شرعیه قوی دست دارد، و دهاقین را که
سببِ آبادانی | عالم و واسطهٔ ارزاق بنی آدمند از ظلم وحیف مصئون (۲۷۹ ب)
داشته بعدل و داد مقرون سازد، وطایفهٔ متجنّده را که نگاه دارانِ حریم
دولت و حافظانِ حوزهٔ مملکت اند بگشاده روئی وخوش سخنی مطیع و منقاد
گرداند، و مواجب و مرسومات ایشانرا بوقت میعاد بتمام رساند، وجمعی که در
شرایط جانسپاری بواجبی قیام نمایند در ازدیادِ انعامِ ایشان افزاید و بعضی
که طریقِ خذلان مسلوک دارند گوشمال بسزا فرماید، فی الجمله در همه احوال
برجادهٔ خَیرُ الاُمُورِ رفته از افراط وتفریط محترز باشد، و در سرحدها مردم
کاردیده گرم وسرد روزگار چشیده معیّن سازد، وبمعموری فلاحِ آن بقاع بواجبی پردازد،

حضرت خاقان سعید اسباب سلطنت فرزند سعادتمند مهیّا فرمود
وامرای شجاعت پیشهٔ غضنفر اندیشه و وزرای صاحب کیاست صائبی کفایت
تعیین نمود وزمامِ حلّ وعقد وعنانِ قبض وبسط آن ولایت باصابتِ رای
صایب وفکر ثاقب امیر اعظم نوبین اعدل اکرم امیر غیاث الدین شاهملک*
بازگذاشته اعتماد بر وفورِ عقل وظهورِ دانش او فرمود تا چنانچه از فرطِ درایت،
او سزد روی بنظمِ امور مملکت آورد،

۱ آ: حوزه ۲ در نسخهٔ زبده این مطالب را مفصلاً بر ورق ۹۶ ب س ۵ ببعد دارد. وچنان
که سابقا بر ص ۹۶ ح ۶ گفته شد مضمون مطلع صفحات ۹، س ۹ (سر هر یک، ابولایتی فرستاد) تا ص
۱۴۷، س ۵ (جمعی که الخ) را در زبده ندارد و غالبًا اصلی که از و این نسخهٔ زبده نقل شد ناقص بود
و اوراق عدیده را درین موضع نداشت، ۳ ک: غلنفر، زبده: ضراعت، ۴ آ: صالی
۵ در زبده: شاهملک طاب ثراه، ۶ بعدش در زبده زیادات دارد مثلاً این که امیر موصوف "پیوسته
منهیان وجاسوسان [در] قاصی بلاد و اطراف روان داشتی"،

ذکر تفویض ولایت حصار[1] شادمان بمیرزا محمد[2]* جهانگیر ابن میرزا محمد سلطان

چون خاطر خطیر و ضمیر آفتاب تاثیر کلیات مهمات مملکت ماوراء النهر و ترکستان[3] را منظم فرمود موکب همایون[4] بصوب ممالک خراسان مراجعت نمود ولایت حصار شادمان[5] را بمیرزا[6] محمد[7] جهانگیر* بن میرزا محمد سلطان برسم سیورغال ارزانی داشت[8] وحاصل آن ولایت را بنواب او* بازگذاشت، وابواب نصایح پدرانه مفتوح داشته فرمود که: در همه احوال نیکوکاری را عمده سازد إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ[9] و شرط الشَّفَقَةَ عَلَىٰ خَلْقِ اللّٰهِ بجا آورد، وعمّال را[10] فرماید که میان رعایا سویّت نگاه دارند و جانب ضعفاء را برای استرضاء اقویا فرونگذارند، ونگذارد که از دستور متداول و قانون متعارف عدول نمایند، و رسوم مُحدَث پیدا کنند، واز کمال[11] سیاست و فرط فراست او هر متغلّب در رنج و بلیّت متقلّب باشد، فرزند اعزّ این وصایا که بهترین هدایاست بسمع رضا اصغا نماید و در کل احوال این شرایط را مقتدا و پیشوا سازد، وشاه زاده [[12]] را شادمان بحصار] شادمان روان فرمود،

---

۱ زبده: طخارستان و توابع آن بامیرزاده اعظم امیرزاده بیر محمد (اما رک به ح ۲)
۲ آ، محمد سلطان پسر غیاث الدین جهانگیر برادر شاهرخ سلطان بود
۳ زبده: ترکستان با توابع ولواحق آن، ۴ ک: همایون را، آ مثل متن، ۵ زبده بعدش +: بانواع ومصافات (کذا)، ۶ زبده: امیرزاده بجای میرزا، ۷ کذا ایضا در زبده وهمین صوابست، ۸ زبده: بجهت اخراجات دیوان او، ۹ ک: من احسن عملاً، تصحیح ازروی قرآن مجید ۹: ۱۲۱، ۱۰ آ ـ، ۱۱ فقط ک: اکمال، زبده مثل متن، ۱۲ ازروی آ،

ذکر سیورغال فرمودن ولایت قندهار و کابل بخدمت میرزا قیدو بهادر*

موکب همایون از جیحون عبور نموده ولایت قندهار و کابل و غزنین تا کنارِ آب سند و افغانستان که در زمانِ حضرت صاحبقران مفوّض بمیرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر* بود حضرت خاقان سعید بفرزندار جمندِ او میرزا قیدو بهادر عنایت فرمود و فرمود که: آن ممالک را باحسان و معدلت رونق و طراوت دهد و اندیشهٔ ظلم و بیداد و جور و فساد را که عاقبتِ وخیم و غایلهٔ عظیم دارد بر ضمیر منیر نگذارند ع آیینه همان به که بروگرد نباشد [فَالْمُلْكُ يَبْقَى مَعَ الْكُفْرِ وَلَا يَبْقَى مَعَ الظُّلْمِ] و عنانِ عادت و سیرت بدستِ عقل و بصیرت سپارد، و گوشِ هوش بر مضمون عَلَيْكُمْ بِالنَّمَطِ الْأَوْسَطِ دارد، و نام خوب که مجدّد طراوت ملک و دعای خیر که موکّدِ قاعدهٔ دولتست در باب بزرگی خرد نشمرد*،

ذکرِ تفویضِ ممالکِ بلخ و مضافاتِ آن بجانب میرزا ابراهیم سلطان بهادر

رای اقالیم کشای حضرت اعلی اقتضاء آن فرمود که ایالتِ ولایتِ بلخ و طخارستان

---

۱ زبده: امیرزاده قیدو بن امیرزاده پیر محمد بهادر، ۲ زبده: امیر و امیرزاده پیر محمد امیر جهانگیر، ۳ از روی آ و ب و زبده (اما در آ: مقی بجای یبقی و در زبده: العدل بجای الکفر)، ۴ بعدش در زبده زیادتی دارد منجملهٔ آن این که «در اعطا و انفاق انجاز و اشفاف (اشفاق) بحدّ بتدبیر (تبذیر) و اسراف نرساند، ۵ در زبده می گوید: و نواب خویش را .... امر کند تا .... اقتبای (اقتنای) ذخیرهٔ نیکونامی را در باب بزرگی [خرد] نشمرند و در تحصیلات اموال از قانون معهود و رسم قدیم تکدر رند و نام خوب که ممدّ طراوت ملک بود و دعای خیر که موکّد قاعدهٔ دولت شود .... حضرت ما و روزگار آن فرزند حاصل آرند، ۶ نسخهٔ ب: که

(باقی حاشیه بر ص ۱۵۰)

تا سرحدّ کابل و بدخشان[۱] بفرزندِ دولتمند آفتابِ آسمانِ دولت، ماهِ سپهرِ مملکت، ابو[۲]الفتح میرزا ابراهیم سلطان[۳]* تفویض نماید و رفع و خفض[۴] و بسط و قبضِ آن ممالک بیُمنِ عدلِ (ورق ۲۸۰) شامل و حُسنِ[۵] عقلِ کاملِ او رجوع فرماید، بنابران نشان (۲۸۰ ر) همایون نفاذ یافت که شاهزاده که در دار السلطنهٔ هراة قایم مقام حضرت خاقانی[۶] بود متوجه اردوی اعلی گردد، و شاهزاده امتثالِ مثالِ عالی فرموده و[۷] از هراة عزیمت نموده شانزدهم[۸] ماه رجب در خطّهٔ اندخود بشرفِ ملازمت مشرّف گشت* آنحضرت هرچند نجابتِ[۹] قرّة العین علیه[۱۰] عَینُ اللّهِ* بعین الیقین میدید و فروغ نورالهی در جبین مبین او مشاهده مینمود و معاینه میدید[۱۱] اما چون مهر و شفقت پدر در حق فرزند بمنزلهٔ آفتابست [[۱۲] در] اضاءت چشم[۱۳] آنحضرت مشعلهٔ از رای انور خویش که لمعه الیست از بوارق یَهدِ[ی] اللّهُ لِنُورِهٖ مَن یشاءُ

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحهٔ ۱۴۹) مضمون ص ۱۳۰ سطر آخر تا ص ۱۴۹ س ۱۱ را نداشت باز از این جا شامل مقابلهٔ متن می شود،
[۷] فقط ب: مملکت، [۸] زبده: طخارستان با توابع، [۹] آ و زبده —،
بعدش در زبده می گوید که بندگی حضرت «بعد از تسخیر بلاد ماوراء النهر در رجب سنه اثنی عشر و ثمانمایه عنان عزیمت بر صوب خراسان .... منعطف گردانید». [۱۰] آ با: اقلیم،
(حاشیهٔ این صفحه) [۱] در زبده بعدش + : که التفات خاطر عاطر بنا ظم احوال آن دیار بیشتر بود،
[۲] زبده: مظفر الدنیا والدین ابرهیم سلطان بهادر، [۳] ک: حفض، زبده: خوض، [۴] آ: حس، زبده مثل متن،
[۵] آ: خاقان، [۶] آ —، [۷] زبده: روز یکشنبه شانزدهم رجب المذکور امیرزاده جوانبخت از دار الملک هراة ... بر حسب فرمان متوجه آن طرف گشت و چون بخطهٔ اندخود رسیدند و بسعادت [دست] بوس حضرت سلطنت شعاری مشرف گشت، [۸] آ با: بحجاب،
[۹] زبده: عین الله علیه، [۱۰] آ با ب: می گردید، [۱۱] از روی آ و نسخ دیگر مطلع و زبده، [۱۲] با: جسم،

پیشوای عزایم او گردانید و فرمود که: در مصارف اعمال[۱] و تصاریف احوال تقوی و پرهیزگاری که زادِ معاد[۲] و عتادِ یوم التنادست فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی پیرایۀ عادت و سرمایۀ سعادت سازد، و قوی و ضعیف را در قضیّۀ[۳] معدلت یکسان داند و رایتِ ظلم و آیتِ جور منکوس و مطموس گرداند، و از دعای ستم رسیده که اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ پهلو تهی کند[۴]، و قاعدۀ[۵] خیرات و بناء حسنات ممهّد و مشیّد دارد، و نام نیک را ابدالدّهر باقی گذارد بیت

نماند بگیتی کسی پایدار همان به که نیکی بود یادگار

چون کلیّاتِ مهمّات آن ولایات برحسبِ ارادت سرانجام یافت موکبِ همایون بفالِ سعد و طالع میمون متوجّه دارالسلطنۀ هراة شده شانزدهم ماه شعبان[۶] در مستقرّ دولت و سریرِ سلطنت نزولِ اجلال[۷] فرمود ع

چون آفتاب آمده در خانۀ شرف

ذکر گشته شدن سلطان علی بن پیر بادشاه بن لقمان بادشاه بن[۸] طغاتیمور خان[۹]*

حضرت خاقان سعید نوبت دوم که لشکر بمازندران کشید[۱۰] پیر بادشاه پناه

---

[۱] ک: تصایف، آ و زبده مثل متن، [۲] زبده: میعاد، [۳] ک: قیضه، تصحیح از روی آ و زبده، [۴] بعدش در زبده افزوده است که «در وقت حرکت و اقامت [از] مصلحت عام و نظم کلی فارغ و غافل نباشد و آنچه مح[بنجح] امال و ترفیه احوال رعایا باز گردد بتقدیم رساند و در حفظ حصون و قلاع شرایط حزم و احتی[اط] بجای آورد»، [۵] ک: عاقدۀ، تصحیح از روی آ و زبده، [۶] بعدش در زبده + : سنه اثنی عشر وثمانمایه، [۷] آ: جلال، [۸] زبده — [۹] برای طغاتیموریان رک به زامباور ص ۲۵۶، آ — ، زبده: طغاتیمور، [۱۰] در ۸۱۰ھ،

بولایت رستمدار برد و شرح آن گذشت[1]، چون موکب همایون معاودت نمود پسر پیر پادشاه سلطان علی بالهام دولت و تلقین سعادت بعزم بساطبوس متوجه گشته در[2] حوالی مهنه[3]* مبارکه باردوی همایون رسید و آنحضرت درباره او تربیت و عنایت فرمود[4] و در یورش سیستان ملازم بود، بعد از فتح قلعه فراه ناگاه بی موجبی فرار نمود و برستمدار رفت که پدرش آنجا فوت شده بود، امیر کیومرث رستمداری او را مددی تمام کرد و نوکران پدر او و بعضی مردم[5] هرجائی* پیش او جمع شدند و خبر توجه رایات ظفر آیات بجانب ماوراء النهر شنیده[6] تسخیر استراباد با خود قرار داد، و چون میرزا الغ بیگ کورگان متعاقب موکب[7] منصور روان شد و نوکر معتمد خود ابو اللیث را در استراباد گذاشت سلطان علی باغوا و افساد جمعی عازم استراباد گشت، و ابو اللیث اسباب محاربه ساخته هر دو گروه بالشکر انبوه بهم رسیدند، و آتش قتال اشتعال یافت، و زخمی[8] کاری به سلطان علی رسیده هلاک شد و سپاه منصور غنیمت نامحصور گرفته سر سلطان علی را بهراة رسانیدند،

ذکر آمدن امیر سید علی[9]* از ساری و باز او را بولایت او رسانیدن

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم و شام حکومت آمل و ساری[10]

[1] رک برص ۱۰۵ سطر آخر [2] زبده پیش ازین + : بجانب دار الملک، [3] آ: در مهنه، زبده: در دشت خاوران بحوالی مهنه، [4] بعدش در زبده + : او را عزیز و مکرم گردانیده بمحلی مرغوب و مکانی مضبوط فرود آورده و مواجب نوکران و حواشی تعین [تعیین] فرمود،
[5] آ: هرجائی، آ: مردم هرجا، زبده: مردم اوباش و هرجائی، [6] ک: شنید، تصحیح از روی آ، [7] آ: لشکر، [8] صاحب زبده افاده فرماید که "از کشاد تیری از بندگان دولت زخمی بسلطان علی رسید"، [9] زبده: علی کیا — برای نسب نامه وی رک بر زامباور ص ۱۹۳، [10] آ —،

تو ابع* بجناب مرتضای[۱] اعظم امیر سیّد علی بن امیر سید کمال الدین بن[۲] امیر سید قوام الدین عنایت فرموده بود، و بعد از واقعهٔ آنحضرت حضرت شاهرخی نیز آن ممالک را برو[۳] مسلّم داشت، و درین ایّام که آنحضرت در ماوراء النهر بود امیر[۴] سید مرتضا برادر امیر سیّد علی مذکور بمعاونت سادات هزاره جریب که داماد ایشان بود[۵] لشکری جمع آورده* قصد برادر کرده، و او التجا بدرگاه عالم پناه آورده، و آنحضرت در بارهٔ (۲۸۰ ب) او عنایت نموده تقبّل فرمود که او را به مملکت او رسانند، و صاحب[۶] اعظم خواجه شمس الدین محمد مشرف سمنانی را مقرر فرمود که مصاحب امیر سیّد علی بولایت ساری رفته امیر سیّد مرتضا[۷] را گوید که: حضرت صاحبقران ولایت آمل و ساری بامیر سیّد علی عنایت فرموده و ما نیز مقرر داشتیم، حالا استماع میرود که جناب مرتضوی[۸] او را از آن ولایت اخراج کرده ازینجانب تحاشی ننمود، اینمعنی از کیاست و فراست او دور می نماید، چه عالمیانرا معلوم ست که ما عنایت و رعایت در بارهٔ[۹] ایشان* لازم میدانیم و ملتمسات ایشانرا بانجاح مقرون میگردانیم، و عاقل بی موجبی وحشت حضرتی که منبت نهال آمال او بوده بدل راه ندهد، و[۱۰] باید که مراسم متابعت بتقدیم رساند و روی از جادهٔ اطاعت نگرداند، و این سخن بنا بر رشدی که از ناصیهٔ روزگار مرتضوی شنیده ایم

---

۱ آ (بهرجای): مرتضی .. ۲ بب اک ـــ، ۳ آ: برا و،

۴ زبده: برادران امیر علی سید مرتضی که داماد سیّد عزیزالدین پسر عماد (؟) است که مملکت قومس و مرار حربت [هزاره جریب] و فریم [فریم] و سمنان در تصرّف ایشانست لشکر جمع کرد؛ در ک: مرتضای (بجای مرتضا، آ: مرتضی؛ و هزارهٔ جریب (بجای هزاره جریب، در بآ: هزار جریب، در بب: هزاره جریب، ۵ زبده: صاحب زاده، ۶ ک: مرتضا، آ مثل متن،

۷ زبده: جنان بندکان، ۸ در ک قبل ازین لفظ «که» را افزوده است،

۹ آ ـــ،

واثقیم که بسمع قبول خواهد شنود، واگر در دل اندیشهٔ فاسد و در دماغ غروری باطل دارد بیرون خواهد کرد، ما امروز در خراسان که مرکز دایرهٔ دولتست با هشتاد هزار سوار مکمل نشسته ایم و خاطر از جوانب جمع، و ضبطِ آن مملکت ظاهراً احتیاجِ نهضت رکابِ همایون نداشته باشد، چه لشکرها که در آن حدود اند و انتظارِ اشارت میبرند اگر جناب مرتضوی نصیحت و فرمان نشنود شنوانند[1]،

خواجه شمس الدین محمد مشرف و امیر سید علی باستراباد رسیده[2]* خواجه محمد بساری[3] رفت و امیر مرتضا را نصیحت کرده، بجایی نرسید، خواجه محمد باز آمد و امیر سیّد علی در استراباد نوکرانِ[4] امیر خضر خواجه و فوجی از مردمِ ساری جمع آورده بطریق[5] شبیخون بساری رفت، و سیّد مرتضا را بیرون کرده مملکت برو قرار گرفت،

ذکرِ آمدنِ سرداران[6]* و ایلچیانِ اطراف تهنیتِ فتحِ ممالکِ ماوراء النهر

در آن ولا که رایات[7] همایون از مملکت ماوراء النهر معاودت نمود امیر بیکیشی[8] شاه بدخشانی که شاه بهاء الدین برادرانِ او را بقتل[9] آورده بود* او گریخته پناه بدرگاهِ عالم پناه آورد و حضرت خاقان سعید او را نوازش نموده بمواعید امیدوار گردانید، و از طرف خوارزم ایلچی امیرزا انکه[10]* رسیده تهنیتِ فتحِ ماوراء النهر رسانید

---

[1] ب ب: شنوانید، [2] زبده: باستراباد رسیدند امیر علی در استراباد توقف نمود، [3] ک: ساري، آ مثل متن، [4] آ: آن، [5] زبده: استعداد خود کرده بود و بعضی از نوکران امیر خضر خواجه و دیگر از مردم سپاهی که در اطراف بوده جمله اتفاق نمودند، [6] زبده: بیکی شاه از بدخشان و رسیدن، [7] آ ب ب: رایت، [8] زبده: بیکی ارک به ترکستان ص ٣٩١ ببعد، [9] زبده: بقتل رسانیده قصد او کرد، [10] ک: امیرزا انکه، آ ک: امر انکه، ب ا: انکه، ب ب: انکه، زبده: امیر انکه،

وآنحضرت دربارهٔ او رعایت فرموده اجازت داد، ونوکران فولادخان وامیر ایدکو بهادر وامیر البسی[1] که صاحب اختیار دشت قبچاق[2] وممالک اوزبک بودند برسم رسالت رسیدند وببلاکات بادشاهانه از شانغار[3] وجانوران شکاری[4] رسانیدند، مضمون[5] رسالت آنکه:

حسن مکارم اخلاق ولطف مآثر اعراق[6] آنجناب در ممالک آفاق خصوصاً در ولایات[7] دشت قبچاق[8] اشتهار تمام دارد درین ایام چون خطهٔ فاخرهٔ سمرقند که منشاء دولت ومبداء سعادتست بفر قدوم مبارک زینتی تازه یافت وبتجدید آن ولایات تعلق بفرمان برداران آن[9] دیوان گرفت واجب نمود[10] شرایط تهنیت بجای آوردن، ملتمس آنکه بعد الیوم اصلاح ذات البین واتفاق[11] جانبین حاصل باشد بیت:

چو ما دوست باشیم با یکدگر بود راهها ایمن از شور وشر

آنحضرت ایلچیان را انعام فرموده بکلاه وکمر بادشاهانه نواخت واز برای فولاد[12] خان وامیر ایدکو وامیر البسی* ببلاکات خسروانه معین ساخت، وامیر حسن کاراکه بحسن خلق ولطف نطق موصوف بود مقرر فرمود که پیش فولاد خان رود واز برای شاهزادهٔ جوان بخت میرزا محمد جوکی بهادر کریمهٔ از خاندان خانی ودودمان چنگیزخانی خواستداری نماید (ورق ۲۸۱) ودختر امیر ایدکو را که از قوم منکقوت[13] اند نامزد گردانند، وامیر حسن کا (۲۸۱ ر)

---

۱ زبده: ابیبے، با: البیی، آ: البسی، برای فولاد خان رک به زمبا ورص ۲۴۶؛ ۲ آ زبده: قفچاق، ۳ آ ب ب ــ، با: و (بجای از) ۴ زبده: شونقار، ۵ زبده بعدش +: وغیره از تنسقات آن دیار،

۶ مضمون رسالت در مطلع مختصر تر است از زبده، ۷ ک: اغراق، زبده: اعراف،

۸ آ: قفچاق، ۹ زبده ــ، ۱۰ با: بود، زبده مثل متن،

۱۱ زبده: وفاق، ۱۲ در زبده این اسماء را حذف کرده است درین موضع، (در با ب ب " البیی" بجای البسی)

۱۳ آ: منکتوت، زبده: منکفوت، با ب ب اک مثل متن،

عزیمت نمود، در[1]ین اثنا* جمعی از ترکمانان که در اقرنچه[2] و دهستان بودند و در فتنهٔ پیر بادشاه فرار نمودند[3]* برهنمونی بخت کلانتر[4] ایشان تیمور سالار ایل والوس خود جمع کرده و بیورت اصلی آورده بشرف بساطبوس رسید[5] آنحضرت گناه ایشان عفو نموده احشام را دران مقام یورت داد و همه آسوده خاطر آرام گرفتند و[6] نشستند*،

ذکر فرستادن جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی بجانب سیستان

در[7] سال گذشته گذشت که موکب ظفر نشان از یورش سیستان بازگشت و عزیمت ماوراء النهر فرمود[8] اکنون چو[9] بدولت و ظفر باز آمد حکام[10] سیستان تمهید معذرتی نموده عرضه داشتند که اگر آن حضرت جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی را[11] روان فرماید و خون اهالی سیستان بخشیده[12] هر آینه ایشان ایمن شده بخدمت شتابند[13] آنحضرت ملتمس مبذول داشته جناب ارشاد انتساب را

---

[1] زبده: چون امیر حسن کا با ایلچیان متوجه آن جانب گشت درأثنای این حال، [2] ک: اقرنچه، آ ب: اُقرنچه، زبده: اقرنجه، لیسترینج ص ۴۵۷: اُقرنچه، [3] با: قرار نمودند، زبده: متفرق شده بودند و هر یک بطرفی گریخته، [4] زبده: کلانتران، [5] زبده بعدش +: وغیره، [6] با –، آ ب: الحمد لله (بجای و نشستند) [7] ک: درین، [8] از روی ب ب، ک آ –، [9] ک: چه، ۱۰ آ: حو، [10] در زبده بعدش +: ادام الله تائیده وحرس (؟) تهید (؟) را که از دودمان زهد و تقوی (و) خاندان درس و فتوی قطبی مدار الیه و عالمی معتمد علیه است در سداد و تعون و رساد [رشاد] و تدین و احاطت بعلوم اسلام و تبحر در معرفت شرایط و احکام بدرجه است که ابنای روزگار از بخار [بحار] خصایص او معترف [مغترف] اند و بفضیلت سبق و مزیت تقدم او معترف علم را بزیور تقوی آراسته الخ، [11] آ ب بعدش +: ادام الله میامن برکاته، [12] بخشند ؟

رخصت عزیمت فرمود و اکابرِ سیستان استقبال نموده وظیفهٔ احترام بجای آوردند،
وجناب شیخ عنایت ومرحمت که حضرت خاقان سعید وعده فرموده بود به اهالی آن
ولایت رسانید، اکابر آنجا مثل شاه[1] مسعود برادر شاه قطب الدین وقاضی سابق حرب
وباقی اعیان سیستان با تیغ وکفن بدرگاه عالم پناه آمدند[2] جناب شیخ زبانِ فصاحت
بشفاعت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ برکشاد و اَنْ تَعْفُوا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی
برخواند وبموقف عرض رساند که قدم صدق این جماعت از موضع ثبات لغزیده است
وآنحضرت را درین باب اقتدا[3] بسنّت الٰهی باید کرد که با کمالِ قدرت وجلال برمآثم
وجرایم بندگان وقوف می یابد ودر عقوبت اهمال وامهال میفرماید، وچون از درِ توبه
درآیند توبهٔ ایشان قبول میفرماید، وروشنست که سیستانیان مدّتها نسبت با این
۱۰ خاندان طریقهٔ خدمتگاری ووظیفهٔ جانسپاری بجای آورده اند، وحالا اگر در کفرانِ نعمت
قدمی گذارده اند وخاطر منوّر آنحضرت آزرده جزای[4] خویش دیدند، وزهر قهر چشیدند،
وانگشت ندامت گزیدند، والحالة هٰذه باُمّیدِ رحمتِ بادشاهانه ع
با تیغ وکفن بزینهار آمده اند
آنحضرت را بواعث مرحمتِ جبلّی درحرکت آمده شفاعت جناب شیخ قبول فرمود،
وخطِ عفو برجرایدِ جرایمِ ایشان کشید، وهمه را انعام واکرام نموده شاه[5] نصرت ولد شاه
محمود که در قلعهٔ طوس محبوس بود اطلاق فرمود ومصاحب اکابر سیستان پیش پدرش
شاه محمود فرستاد، وشاه مسعود ملازم اردوی همایون گشت،

[1] مذکور نیست در شجرهٔ ملوک سیستان که در سیستان ص ۱۰۴ درج است،
[2] ب آ ب اک بعدش +: بیت ماجان فدای خنجر تسلیم کرده ایم خواهی بدار خواه بکش ای رای تست
[3] ک: اقتدی [4] ب آ ب زبده، جای، اک: جایی، در ک جای را به جزای تصحیح نموده،
[5] رک به سیستان ص ۱۰۴،

ذکرِ آبادان گردانیدنِ شهر مرو

حضرت خاقان سعید پانزدهم ذی قعده[۲] بطالع سعد و اختر همایون بر صوب بادغیس که متنزّهات آن در فصل بهار خرّم[۴] تر از روی نگار[۳]* و خوشتر از وعدهٔ دلدار است نهضت فرمود، و چون قواعدِ سلطنت بعمارت استقرار می یابد و معاقدِ خلافت بزراعت نشو و نمامی نماید خاطر انور حضرت چنان اقتضا فرمود که شهر مرو را که بمرورِ زمان مدروس و ویران بود بحال عمارت باز آورد[۵]، و آن خطه که از مشاهیرِ بُلدانِ خراسان است و تختگاهِ سلاطین کامران و بدست بُردِ روزگار و حوادثِ لیل و نهار درهم ریخته[۶]* و از عمارات آن جُز رسوم و اطلال نمانده عمارت کنند، و سنه [از - ظ] ثمان[۷] عشر و ستمائه که تولی خان پسر چنگیز خان حکم بویرانی آن فرمود تا این سال که بنیاد عمارت شد ا صد و نود و چهار سال گذشته بود، القصّه آنحضرت فرمود که در مجموع بلادِ خراسان ترک و تازیک دور و نزدیک روی بدین مهم آورند، و نخست آب که قوام معیشت انسان بدان منوط بل اصل خِلقت اشیا بر آن مربوط است جاری ساختند، و فرمانِ همایون نفاذ[۸] یافت که آب مرو که از نهر مرغاب است و بند آن را آب بُرده[۹] و جوی اینباشته جوی را باز روبند و بند[۱۰] را ببندند، و بدین امر خطیر از امراء کبیر علاء الدین[۱۱]* علیکه (۲۸۱ ب)

---

۱ بعدش در آبا +: همین معدلت خاقان سعید، ۲ بعدش در زبده +: سنه اثنی عشر و ثمانمایه

۳ زبده: خوشتر از جبههٔ یار، ۴ زبده: خرم تر،

۵ بعدش در زبده +: چه عرصهٔ وسیع آن قابل عمارت و زراعت بسیار است،

۶ زبده: اطراف و جوانب آن درهم ریخته، ۷ در نسخ مطلع ـــ؛ از روی زبده نوشته شد، نیز رک به ترکستان ص ۶۴۴ ببعد ۸ آ: نفاد، ۹ آ: کنند، زبده: کشند،

۱۰ زبده: بند مرغاب، ۱۱ آبا: علاء الدوله امیر، زبده ـــ،

کوکلتاش وامیر موسی، و از دیوانیان[۱] امیر علی شَقّانی[۱] مقرر شدند، و کاری که فرضاً[۲] پادشاه با خیل وسپاه بیکسال نتواند کرد* باندک مدتی وسهل فرصتی باتمام رسید، و زمینهای چون دل عاشقان خراب وبسانِ[۳] کارِ* هنرمندان بی آب[۴] چون رخسارِ خوبان و عذارِ لاله رویان طراوت وصفا ورونق وبهایافت، واطراف وجوانب که مساکنِ ارانب[۵] واماکنِ ثعالب بود منبت[۶] درختانِ ریّان ومبیتِ[۷] مرغانِ خوش الحان گشت، وسالِ اوّل پانصد زوج عوامل بزراعت مشغول شد، وخلایق بتمدّن وتوطّنِ آن مایل شدند، طول جوی[۸] از سر بند تا دروازهٔ علمدار که مقبرهٔ بُرَیدَه وحَکَم (علمداران حضرت رسول الله علیه وآله وسلّم) است دوازده فرسنگ* وعرض[۹] در اوایل بیست گز تا پانزده گز وعُمق از پنج گز کمتر نیست، ودر شهر مساجد وبازارها وحمّامات وخانات وخوانق ومدارس ودیگر بقاع خیر ساختند وچون آب رفته بجوی مرو باز آمد وعمارت شهر ساخته[۱۰] [و پرداخته] شد امراء متوجه پایهٔ

---

۱ زبدہ: اصحاب کتاب، ۲ ک: شعانی، با: شغانی، بب: شعانی، زبدہ: شقانیے، تصحیح ازروی آ، نیزوک ج۲ ص۲۲۹،

۳ زبدہ: کاریکسالہ پادشاہے صاحب [ا] قتدار کہ باخیل وحشم بسیار والوس ولشکر بیشمار بدان قیام نمایند بود،

۴ زبدہ: وچون روی کار، ۵ با: تاب، زبدہ مثل متن، ۶ ک: ازانب، ۷ ک: مثبت، ۸ ک: منیت، بب: مُنبِت، [زبدہ: منیت [منبت] ومغرس درختان رمان [ریان] وسیب مفرش [مبیت ومفرش] مرغان [خوش الحان کردد]، ۹ زبدہ: ازسربند مرغاب تا بدروازه [بدروازه] علمداران معروف است کہ مقبرہ [بُرَیدہ] وحکم است والیشان علمداران حضرت رسالت علیہ افضل الصّلوة واکمل التحیات ہست [اند] وآن دروازه بدیشان منسوب است قریب دوازده فرسنگ (درک بزیده بجای بُرَیدَة، تصحیح ازروی با آ بب، بجای "رسول صلی الله علیه وآله وسلّم اند" آ: رسول الله علیه السلم، ودر بب: رسول الله علیه الصلوة والسلام)، برای بُرَیدَہ بن الخصیب والحکم بن عمرو الغِفاری، رک بہ معجم البلدان ج۴ ص ۵۱۱ و ۵۰۷ و مواضعی کہ در حواشی معجم البلدان ج۵ ص ۱۴۱ و۲۰۳ و۴۰۲ مذکور است، — درک 'اند' نوشتہ است بجای 'است'، ۱۰ زبدہ: عرض نہر مرو را در اوائل بیست گز گرفتند ودر اواخر بپانزده گز رسید، وعمق آن در مواضعی کہ زمین ہموارہ بودہ از پنج گز ہیچ جا کمتر نیست، ۱۱ ازروی آ و زبدہ،

سر یر اعلا گشتند و حضرت خاقان سعید تا آب مرغاب[1] برفت[2] و ا[؟] لسبب گرمی هوا بجانب ییلاق کیتو باز آمد و دران فضای دلکشای آداب عید اضحی بجای آورده عازم دار السلطنه هراة شد

بیت[2] بیمن عون الهی بدولت و اقبال — رسید موکب عالی بمستقر جلال*

ذکر[3] وقایع ممالک فارس و عراق* و شهادت میرزا پیر محمد و جلوس میرزا اسکندر[4]

سابقاً بموقف عرض رسید که میرزا اسکندر بشیراز آمده میرزا پیر محمد او را دلجوئی نموده[5] و عزم تسخیر ولایت کرمان فرموده و مراحل پیموده بمنزل دوجاهه[6]* (؟) رسید، خواجه حسین شربت دار[7] که میرزا پیر محمد او را از طبیب زادگی بمرتبهٔ امارت رسانیده و در ملک و مال صاحب اختیار مطلق گردانید* آن[8] ناپاک با جمعی بی باک بر غدری[9] اتفاق کردند و نیم شب در خرگاه آن بادشاه عادل سلیم القلب درآمده او را بدرجهٔ شهادت رسانید[10]، و میرزا اسکندر آگاه شده باد و رفیق طریق[11] شیراز پیش گرفت[12] و بعد از دو شبانروز[13] باقبال و

---

[1] در نسخ مطلع — قیاساً افزوده شد، زبده: برفت و چون هوا گرم بود بجانب کیتو مراجعت نمود، [2] زبده: بمبارکی و سعادت بمقر عز و جلال نزول فرمودند، [3] زبده: ذکر قایعی که درین سال هشصد و دوازده در فارس و عراق واقع شد الخ، [4] بعدش با+: بعون مهیمن خلاق [5] رک به ص ۱۳۶، [6] در زبده بعدش +: و امیرزاده اسکندر نسبت برادر طریقهٔ خدمت و ملازمت پیش گرفت، [6] آ: دوحامه، ب: دوجاسه، زبده: دوجامه، در نزهة ص ۱۸۰ منزلی بنام خرمه در نسخه موسومه مذکور است ۱۶ فرسخ از شیراز بجانب کرمان، شاید که آن مراد است، [7] زبده: که یکی از نوکران و تربیت یافتگان امیرزاده سعید شهید و مغفور و مبرور بود و او را از مرتبه رکابداری بدرجه امارت و سرداری رسانده خیال سلطنتی در دماغ پیدا شده، [9] ک: و آن، [10] آ: زبده: عذری، [11] با: رسانیدند، زبده: رسانند، [12] با زبده: راه [13] در زبده بعدش اولا مضمون ص ۱۶۱ س ۵ تا ۹ را آورده پس از آن مضمون ص ۱۶۰ س ۱۲ به بعد را، [14] آ ب: شبا روز، زبده مثل متن،

سعادت از دروازهٔ[۱] دولت در آمد و بخانهٔ امیر تیمور خواجه که قایم مقام میرزای سعید شهید بود رفته صورت واقعه باز گفت؛ امراء[۲] که در شهر بودند آن حرکت از میرزا اسکندر گمان بردند[۳]، و چون[۴] لشکریان رسیده شرح قضیه باز نمودند* اعیان و کلویان فارس با میرزادهٔ[۵] اسکندر بیعت کرده او را بپادشاهی برداشتند، و خواجه[۶] علاء الدین محمد[۷] که کلانتر کلویان بود بضبط شهر و بارو[۸] قیام نمود، و خواجه حسین[۹] بعد از فراغ [از][۱۰] واقعهٔ بادشاه سعید برادر[۱۱] خود خواجه علی را فرمود که بوثاق* میرزا اسکندر رفته[۱۲] او را نیز شربت شهادت چشاند و [ع[۱۳]] او همعنان باد بشیراز رفته بود

وامیر[۱۴] عبد الصمد* همان زمان بطرف یزد رفت، و باقی امراء مطیع حسین ناپاک[۱۵] شدند، (ورق ۲۸۲) و آن ملعون بعظمتی[۱۶] هر چه تمامتر* بظاهر شیراز آمده[۱۷] در (۲۸۲ر)

میدان سعادت چتر بالای سر او داشته* از چهار طرف شهر جنگ انداخت[۱۸] و بدرب مورد[۱۹]ستان آمده با کلو علاء الدین محمد سخن گفت و جوابهای محکم شنید، و میرزا اسکندر در درون دروازه آن سخنان را شنید* ، و آن روز تا شب از طرفین تیر اندازیهاء مردانه و جنگهای بهادرانه کردند و[۲۰] آخر روز یکی از امراء از دروازهٔ

---

۱ این دروازه مذکور است در شیرازنامه ص ۱۶، ولیستر ینج ص ۲۵۰، ۲ زبده: تیمور خواجه و جماعت امرا، ۳ با: نمی بردند، زبده مثل متن، ۴ زبده: ناگاه متعاقب این خبر امیر شیخ برسید و برد (کذا) مصدوقهٔ آن حال گواهی داد باور کردند، ۵ آ: بامیر، ۶ در زبده ذکری ازین خواجه و کلویان نیست، بظاهر صاحب مطلع ماخذی دیگر را نیز پیش نظر داشت درین موضع، ۷ با: بازار — برای باروی شیراز رک به نزهه ص ۱۱۴، لیستر ینج ص ۲۵۰ و شیرازنامه ص ۲۶، ۸ با: حسن، ۹ ازروی آ، ۱۰ در زبده بجایش: با جمعی بطرف وثاق ۱۱ ک: رفت، تصحیح قیاسی ست، ۱۲ ک بب: چشانید، آ (و مآل عبارت زبده) مثل متن، ۱۳ ک آ —، ازروی نسخ دیگر ثبت شد، ۱۴ زبده: امیر طامه [طاهر] با امیر عبد الصمد [رک به ص ۱۶۳ س] ۱۵ فقط در ک، زبده: شربت دارد بجای ناپاک) ۱۶ زبده: بی باک (بقیه حاشیه بر صفحه ۱۶۲)

موردستان بشهر درآمد و خواجه حسین آگاه شد سراسیمه وار از راه جعفرآباد عازم یورت گشت، و امراء و لشکر میل میرزا اسکندر کردند، و میرزا اسکندر شمشیر کشیده فرمود که دروازهٔ موردستان کشایند تا امراء و لشکریان درآیند، و دران شب دیجور عبور یوم النشور بر صراط ظاهر شد، روز دیگر صباح آن نابکار نمک بحرام مخدوم کش بجانب کرمان فرار نمود* و میرزا اسکندر جمعی را که شرار شرارتشان زبانه کشیده بود سیاست فرمود، و مملکت فارس بی مانع و منازع بحکم استحقاق و حق وراثت بتحت تصرف و تسخیر درآمد بیت

در ثنا اسکندر ثانیش گر گویم رواست　　زانکه سدّ مملکت به از سکندر داشته*

و امراء که میرزا پیر محمد الیشان را بطریق منغلای بکرمان فرستاده بود از ین خبر متفرق گشته عازم شیراز شدند*، امیر صدیق در راه حسین لعین را گرفته و یک گوش او

(بقیه حاشیه ص ١٦١) جمهور امرا که در لشکر بودند بعد از دو روز دیگر بترتیبی هرچه تمامتر، ١٧ زبده — ١٨ میدان سعادت بظاهر بیرون دروازهٔ سعادت بوده باشد، برای دروازهٔ سعادت رک به زبده ص ١١۴، الیستر بنج ص ٢۵٠ و شیرازنامه ص کت، ١٩ محلهٔ بنام موردستان مذکور است در شیرازنامه ص کت وکب، ٢٠ زبده (ص ١١۴ا): چون شب درآمد بعضی از امرای میل بجانب امیرزاده اسکندر کردند و چنین استماع افتاد که اول کسی از اتباع امیرزاده سعید شهید که بلشکر امیرزاده اسکندر ملحق شد امیر جنید تواجی بود، حسین شربت دار دید که او را کاری از پیش نمیرود و هر زمان نکبت و خذلان او زیادت میشود روز دیگر علی الصباح با معدودی چند بطرف کرمان قرار [فرار] نمود، (دربا کشادند بجای کشایند و درآمدند بجای درآیند)
——— برای جعفرآباد رک به شیرازنامه ص ٣ س ٢، صحرای جعفرآباد بیرون دروازهٔ اصطخر (دروازهٔ اصفهان حالی) بود در شمال مشرق شیراز (شیرازنامه ص کت) (حاشیهٔ این صفحه) ١ با: مزاحم، زبده مثل متن، ٢ زبده — ، ٣ در ابتدای این فصل صاحب زبده گفته بود که میرزا پیر محمد چون بداعیهٔ تسخیر کرمان چند منزل قطع کرد بعضی امرا لشکر بطریق منقلا روان کرده امیر صدیق و توکل و امیر بیان و عبدالکریم و آن لشکر منقلا اس (؟) ک ... بطریق قراول روان شد ۴ زبده: الیشان بعضی از مواضع کرمان غارت کرده بودند که ناگاه آن خبر بدیشان رسید که بجانب شیراز معاودت نمودند و از یکدیگر متفرق شدند،

بریده با خنجر برسم نشانی پیشِ مرزا اسکندر فرستاد[1] و اورا بمزارِ شیخ سعدی قدس[2] سره[3]* آورده بعضی از ریش و بروت آن[4] تراشیدند و آرایشِ خاتونانه[5] کرده برگاو[6] نشاندند[7] وکلاهِ دولت برسر نهاده پیش میرزا اسکندر آوردند، میرزا اسکندر را ازو پرسید که چرا قصدِ قتلِ برادرم[8] کردی؟ گفت اگر من قصد او کردم ترا خود بدنیامد، میرزا اسکندر کارد کشیده بدست خود چشمِ راست اورا از حدقه بیرون آورد وفرمود که اورا بزخمِ چماق هلاک کردند وسر اورا باصفهان فرستاده تنهٔ شوم اورا بعد از[9] [دو] سه روز که آویخته بود[10] ند سوختند، و مجموع[11] امرا پیش میرزا اسکندر جمع آمدند و داروغه[12] یزد* با آنکه نوکر قدیمی[13] خاندانِ عمر شیخی* بود مخالفت نموده امیر عبدالصمد وطاهر[14] را گرفت وبیک[15] ملک آغا را که مخدومهٔ او بود غارت کرده* از شهر بیرون راند، و میرزا اسکندر خبر یافته امیر عبدالله و عبدالکریم و خواجه[16] محمود خوارزمی را بمحاصرهٔ یزد فرستاد و خود[17] عازمِ اصفهان شد، و در صحرای کوشکِ[18] زر قور[19]لتای فرمود،

---

[1] بجای س اتاس ۲، (و اورا بمزار . . . . . سوختند) در زبده فقط این جمله را دارد: با عقوبتی تمام اورا هلاک کردند، [2] باب —، مزار سعدی در شرقی شیراز است، رک به شیراز نامه ص ۱۳۸، [3] بعد در با + : را

[4] بب : خاتونان، [5] ک : کاد، [6] با : نشانیدند، [7] بب : دادام،

[8] با : زرم، [9] باٰبب —، [10] ازروی آبب ، [11] آبب. : بود،

[12] زبده : کوتوال شهر و قلعه یزد، [13] با : قدیم عمر شیخی، زبده : قدیمی خاندان عمر شیخ،

[14] زبده بعدش + : که بدانجا رفته بودند، درک به ص ۱۶۱ مح ح ۱۳) [15] ک : پیک ملک الخ، آ : بیک ملک الخ، زبده : و خاتون معظمه بیک ملک اقارا که دران واقعه سراسیمه گشته بود غارت کرد و با اکثر پرستاران حرم بے حرمتی کرد مخدومهٔ خود را، [16] زبده —، [17] زبده بجایش : بنفس خود بعد از ضبط ممالک فارس و نواحی آن،

[18] زبده : کوشک زد، نزهه (ص ۱۳۴) : کوشک زرد (نسخه دیگر : کوشک زر)، رک برای کوشک زرد (یا زرد) به لیسترینج ص ۲۸۲،
[19] آ : قوریلتای،

ذکر سلطان معتصم

وپیش ازین سلطان معتصم بن[1] زین العابدین بن شاه شجاع که امّید گاهِ دودمانِ او ببیبهٔ دلپشت وپناهِ خاندانِ مظفّریه بود [[2] کشته شد] احوال چنان بود که [[3]] چون پدرش را بسمرقند بردند او بجانب شام افتاد وبعد از واقعهٔ[4] حضرت صاحبقران عازم عراق وآذربایجان شد[5] وامیر قرایوسف او را نیک دید[6] وروزی چند در تبریز بعیش گذرانید[7] بعد ازان باتّفاق امیر بسطام[8] جاگیر ورهنمونی قاضی احمد صاعدی[9] عزمِ اصفهان کرد ومیرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمد وامیر سعید برلاس و[10] امیر* جلبانشاه که در اصفهان بودند باستقبال رفته و[9] جنگ ناکرده متوجّه یزد شدند* وامیر شاه نوکر جلبانشاه[10] در کاشان بود باتّفاق صاحب اعظم خواجه غیاث الدین سیدی احمد ضبط شهر کرده وخود را از کاشانیان وکاشانیان را از لشکر سلطان معتصم نگاه داشتند وشرطِ حزم بجای آوردند[11] وامیر فاضل از میرزا عمر شیخ که عازم یزد بود جدا شده در کوشک[12] زرد پیش

---

[1] بعدش در آ + : سلطان، زبده مثل متن — مادر معتصم دختر شیخ اویس بن حسن ایلکانی (۵۷-۷۷۶) بود، [2] در نسخ مطلع —، زبده: کشته بر . . . [یک کلمه محو شده] احوال چنان بود که، [3] زبده: متوجه عراق گشته چندگاه در کردستان کردانید واز انجا تبریز بپیش امیر یوسف رفت، (در آ آذربیجان بجای آذربایجان)، — رک به ص ۱۱۳ بذیل وقایع ۸۰۸، [4] بعدش در زبده + : اکابر تبریز مجموع بپیش او تردّدی کردند از ان جهت که نبیرهٔ سلطان اویس بود، [5] زبده: نظام، [6] در زبده بعدش + : وامرای ترکمان واذربایجان وعراق، [7] زبده: وفاضل وامیر (بجای وامیر)، [8] آ با: حلبانشاه، ب (بهر موضع): جلپانشاه، زبده مثل متن، [9] زبده: وبهم نارسیده باز گشتند وقلعه وشهر اصفهان باز گذاشته خانه خیر (کذا) متوجه یزد شدند وفاضل در ولایت براآن باتفاق جماعتی از امراء ا(ز) ایشان جدا گشته روی بجانب امیرزاده اسکندر آورد؛ (رک به ص ۱۱)، [10] در زبده ذکر امیرشاه وکاشان (ص ۸ تا ص ۱۰) را ندارد، [11] رک به ص ۱۶۳ ح ۱۸،

میرزا اسکندر آمد و صورت ا حال بعرض رسانید[1]، میرزا اسکندر امیر صدیق و امیر کیومرث (۲۸۲ب) و بیان را[2] در عقب امرا که جنگ ناکرده بطرف یزد رفته بودند فرستاد و خود[3] متوجه سلطان معتصم گشت[4]، و در حوالی آتشگاه[5] هر دو لشکر بهم رسیدند[6] و جنگ در پیوست، و[7] اصول و اعیانِ فارس بجانبِ سلطان معتصم رفته و دشمن دلیر گشته نزدیک قول میرزا اسکندر راندند* امّا لشکر اسکندری به نیروی بازوی[8] حیدری دود از دودمان مظفّری برآوردند و سپاهِ سلطان معتصم پشت داده روی بگریز نهاد، اکثر سرداران آذربایجان[9] و عراق[10] دستگیر شدند و[11] پای بند تقدیر گشتند*، و سلطان معتصم بدر اصفهان رسیده خواست که اسپ از جوی جهاند و شاهزاده مردی[12] گران بود خود را نگاه نتوانست داشت بقفا[13] افتاده*، دلاوری از عقبش رسیده سر او را از بدن جدا کرده و آتش فتنهٔ او فرونشست، و ملک فخر الدین نطنزی[14] نیز کشته شد، و[15] امیر بسطام جاگیر بجانب ری

---

[1] در زبده گفته است که میرزا اسکندر "حال اختلال امرای اصفهان و نزدیک شدن معتصم و جماعت لشکر اذربایجان از تقریر فاضل و جماعت خبرگیران معلوم فرمود"، [2] بعدش در زبده +: [با] تومان و قشونات که تعلق بدیشان داشت، [3] ب: بنفس خود، با: بنفس نفیس، زبده: بنفس خود با همه لشکر، [4] بعدش در زبده افزوده است که میرزا اسکندر فاضل را بنوازش بادشاهانه سرفراز گردانید و از منزل قومشه [قومشه ؟] بعضی امرا را (که نام ایشان شمرده است) بطریق منقلا روانهٔ اصفهان کرد، [5] برای این مقام رک به زبده ص ۵۰، [6] بعدش صاحب زبده گوید که "امرای که باصفهان رفته بودند بعد از دخول در شهر و تصرف دروازه، قاضی احمد صاعدی بغوغاء عامّهٔ شهر از جادر انکه (چادر انگه) ایشان را اخراج کرد امرا بار دو معاودت کردند و روز دیگر که اغرق ملحق شد تعبیهٔ صفوف برآراسته مقابل همدیگر بایستادند؛ (بعدش می گوید که سلطان شاه که در میمنه بود بر دشمن غلبه کرد و مقابل خود را از جای براند و امرای ساقه و قول دشمنان را منهزم کردند) [7] زبده —، [9] آ: آذربیجان، [10] آ: عراقیان، [11] زبده: و ایشان را دربی کرده تا بحوالی اصفهان برفتند، [12] آ: مرد، [13] آ: برقفا افتاد، [14] ک: نطنزی، با: منظفری، زبده: نطنزی، [15] زبده —،

رفت* وقاضی نظام[1] الدین* احمد صاعدی طوقِ تعصّب در گردن انداخته باتّفاق[2] رعایای چهار دانگه و دو دانگه از کوتاه اندیشی امل دراز پیش گرفت*، و هرچند میرزا اسکندر ایلچی فرستاده فائده نداد و مسموع نیفتاد[3]، وبدان واسطه آن بهار روتا بستان تا نصف[4] خزان در بیرونِ اصفهان خرابی تمام واقع شد*، درین ولا میرزا رستم[5] از حضرت خاقان سعید اجازت یافته نزدیکِ اصفهان رسید، قاضی احمد صاعدی که[6] از متهوّران جهان بر سر آمده بود* با دیگر سرداران استقبال نمود، و میرزا اسکندر خبر[7] یافته امیر عبد الصمد را که از حبسِ یزد خلاص شده بجانب ورزنه آمده بود روان فرموده* و امیر خان سعید برلاس را بتاختِ جُر[8] باذقان تعیین نمود* وموکبِ اسکندری عازم دار الملکِ شیراز شد،

وجمعی[9] امرای میرزا پیر محمد که از اصفهان متوجّه یزد بودند و امرای میرزا اسکندر صدیق وکیومرث وبیان [که ـ ظ] متعاقب ایشان عزیمت نمودند بیکدیگر رسیده جنگ کردند* ولشکر[10] میرزا اسکندر[11] غالب آمد[12]، امیر جلبانشاه[13] برلاس بصدیق وکیومرث پیوست، وامیر[14] شیخ محمد جوان وامیر خان[15] سعید برلاس از[16] راه کرمان بخراسان رفته بمیرزا

---

[1] زبده ـ، [2] زبده: سرداران اصفهان را بعضی بوعد و وعید و رباعای (رعایای)، چهار دانگه و دو دانگه از کوتاه اندیشی امل دراز در پیش نهادند، [3] بعدش در زبده +: و آخر کار بدان انجامید که غلات بیرون شهر سوخته شد و خانمان اهالی ولایت برداخته گشت، [4] زبده: منتصف خریف بمکاوحت ومبائنت گذرانیدند، [5] زبده بعدش + بن امیر عمرشیخ بهادر، [6] زبده ـ، [7] زبده: عبد الصّمد را بورزنه فرستاد، (آ: درزنه (بجای ورزنه) اک: ورزن؛ برای این مقام رک به نزهه ص ۵۱) [8] زبده: نامزد میرزادگان (جر باذقان)، کرد (مکررا)، برای جرباذقان یا گلپایگان رک به لیسترینج ص ۲۱۰، [9] زبده: اما قضیه یزد بیشتر تقریر کرده شد که امرای اصفهان متوجه یزد شدند و امیرزاده اسکندر (بقیه حاشیه در صفحه ۱۶۷)

رستم پیوست و باعث گشته و اجازت یافته بعراق آمد* چنانچه مذکور شد[۱]

و امراء میرزا اسکندر که بمحاصرهٔ یزد رفته بودند یزدیان تنگ آمدند[۲] و امیر عبد الصمد را از حبس بیرون آورده* جهت صلح پیش میرزا اسکندر فرستادند[۱] و طاهر را نیز گذاشتند[۱] و ابابکر که سردار یزدیان بود طاهر را قایم مقام خود ساخته نیمروز[۲] از قلعه بیرون آمد* طاهر فرصت غنیمت شمرده در قلعه که بطرف شهر بود در[۴] بست* و دروازهٔ بیرون را کشاده قاصدی همعنان باد پیش امراء فرستاد و امراء لگام ریز در قلعه تاختند و مهمات آن مضبوط ساختند و[۵] بسیاری را از اشرار بقتل آمدند[۱]* و میرزا اسکندر امیر یوسف جلیل[۶] را بحکومت یزد مقرر فرمود[۱]

و چون ممالک فارس و بعضی از عراق عجم میرزا اسکندر را مسخر و مسلم شد عرضه داشتی بخدمت[۷] حضرت* خاقان سعید فرستاد و[۸] پیغام داد که بعد از واقعهٔ جانسوز برادر[۹] سعید شهید کارها بر سنن استقامت بفر دولت قاهره منتظم است[۱]* و

(بقیه حاشیهٔ صفحه ۱۶۶) صدیق و کیومرث را بر عقب ایشان بفرستاد چون بدان جماعت رسیدند جنگ کردند الخ، (در با جمعی از امرای بجای جمعی امرای)، [۹] آمدن میرزا رستم مذکور است بر ص ۱۶۶ س ۴، [۱۰] آ: امراء (بجای لشکر)، [۱۱] ب ـ، [۱۲] آ: آمدند، [۱۳] رک بر ص ۱۶۴ ح ۸، [۱۴] زبده: با معدودی اندک روی بکرمان نهادند و در آنجا نیز راه نیافته خود را بخراسان انداختند و با میرزاده رستم محلق (ملحق) شده و او را باعث گشته بران که از بندگی حضرت اجازت توجه بجانب عراق طلبید. ـ عبارت متن درین موضع خالی از ایجاز مخل نیست،

حاشیهٔ این صفحه :ـ [۱] زبده: عبد الصمد را گرفته بودند اطلاق کردند، [۲] آ و زبده: نیمروزی، با مثل متن، [۳] زبده: بجهتی یراغی از خانه بیرون آمد، [۴] زبده: ببست، [۵] زبده: و بموجب فرمان امیرزاده اسکندر اکثر آن جماعت بقتل رسانیدند، [۶] آ: حلیل، با و زبده: خلیل، [۷] آ: بحضرت، [۸] زبده: بعد از ذکر واقعه دل گداز جان سوز و نایرهٔ تن کاه جگر دوز برادر [سعید شهید خود . . . . . صورت واقعات اینجایی بعز عرض رسانید که بفر دولت قاهره . . . بعد از چنین واقعه شکر باری تعالی و جسامت [واجب است] که کارها بر سیان (سنن ؟) استقامت و وقف (؟) ایثار و اختیار منتظم گشت، [۹] یعنی میرزا پیر محمد،

عرصهٔ ممالک از مزاحمت[1] اضداد مستصفی[2]، والتماس نمود که از برادران[3] هرکه صلاح داند نامزدِ عراق گرداند تا ممدّ و معاون یکدیگر باشند، وحضرت خاقان سعید رقمِ اختیار بنام میرزا بایقرا[4] کشید و طبل و علم و عبید و خدم و سایر اسبابِ بادشاهی مرتّب داشته (ورق ۲۸۳) روان فرمود، و[5] بمیرزا اسکندر نوشت که چون لطف یزدانی وفضل (۲۸۳ر)
ربّانی اسلافِ ما را بمحضِ عنایت نفاذِ امر و جریانِ حکم کرامت فرمود و از اسلاف باخلاف رسید وخدای تعالی آن فرزند را مقالید امر و نهی مملکتی که تختگاه[6] سلیمان علیه السلام منسوبست ارزانی داشت شکر[7] آن بجا باید آورد تا موجبِ دوامِ دولت گردد، و بر موجب ملتمسِ او سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ میرزا بایقرا را متوجّه آن صوب گردانیدیم، باید که طریقهٔ عاطفت مسلوک دارد تا عقدِ الفت انتظام گیرد و کارِ موافقت التیام پذیرد، بحمد اللّٰه[8] که جناب فرزندی ازین وصایا مستغنی است امّا بنا بر تذکار تکرار می نماید، منتظر از خصایصِ کرم و لطایفِ شیمِ فرزندی آنست که برادران وصلت[9] رحم را در ظلِّ شفقتِ خویش دارد، چه رعایتِ اقارب را در ثباتِ دولت اثری ست[10] هرچه عظیم تر، اکنون صدقِ شفقتِ ما بر اخوانِ خویش

---

[1] ک: مزاحت، زبده مثل متن، [2] ک: مستغنی، آ ب: مستصفی، زبده: مستصنفی، تصحیح قیاسی ست، [3] زبده: برادران او، [4] در زبده بعدش +: که بسمات شهامت و جلادت و بهادری موسوم بود، [5] زبده: و مضمون این کلمات (بجای و)؛ صاحب مطلع حسب عادتِ خود مضمون را مختصر تر از زبده درج نموده، [6] برای وجه تسمیه مملکت فارس به ملک سلیمان و تختگاه سلیمان رک به مجلّهٔ تعلیم و تربیت طهران شماره ۱۱ و ۱۲ سنه ۱۳۱۶ ص ۸۹، ببعد، [7] در زبده می گوید که شکر بجای باید آورد تا بمزید انعام مخصوص گردد و از جهت استدامت آن مواهب سنیه بر نهج عدل و طریق احسان سلوک باید کرد، [8] ک: لله، [9] آ ب: صله، زبده مثل متن؛ — صلة رحم را مصنف گویا بمعنی خویش و اقارب آورده است، مثل اهل رحم، [10] ک: است،

لازم شناسد، و پیوسته طریقِ مکاتبات مسلوک داشته ابوابِ مراسلات مفتوح دارد و آرزوئی که باشد اعلام نماید تا در اتمامِ آن وظایفِ[۱] اهتمام[۲] مبذول افتد و یا جابت[۳] موصول گردد، انشاء الله تعالی،

ذکرِ فرستادنِ میرزا[۳] خلیل سلطان بجانبِ عراق[۴] و آذربایجان[*]

میرزا خلیل سلطان ملازمِ حضرت خاقان از ماوراء النهر بهراة آمده بود و آنحضرت او را در محلّ نیک فرود آورده مواجب بواجب[۵] تعیین نمود و نوکرانِ او را رعایت فرمود، و میرزا خلیل سلطان چند روز بعیش گذرانیده خدمت پیش گرفت، و روز و شب خود را نقشِ شادُروانِ قصرِ دولتِ آنحضرت ساخته ملازمتِ پایۀ تختِ سلطنت را قبلۀ حاجات دانست، آنحضرت را مهر و محبّت در حرکت آمده اسبابِ سلطنت او مهیّا فرمود، و امراءِ نامدار مثل امیر حمزه قتوقو[۶] و بیک فولاد[۷] و خضر سپاهی[۸] و صدر حسن[۹] و خواجگی را با ده هزار سوارِ نامدار[۱۰] تعیین[۱۱] نمود که متوجّهِ عراق عجم و آذربایجان شوند که تعلّق بدیوان پدر[۱۲] مرحوم [او] امیرزا میرانشاه[*] داشته، و هر جا توانند مستخلص گردانند و هر کجا مصلحت دانند مقام کنند، و آنحضرت فرمود که رایات همایون متعاقب متوجّهِ آن بلاد است، و میرزا خلیل هفتم[۱۴] ذی قعده[*] عازمِ عراق گشت، و درین اثنا نوکر میرزا اسکندر هرقوجاق[۱۵]

---

[۱] ک: وضایف، باَ ــ، [۲] ببَ ــ، [۳] زبده: امیرزاده،

[۴] زبده ــ، (در آ ببَ (قریبًا بهر موضع): آذربیجان)، [۵] کَ بواجب، تصحیح از روی آ و زبده، [۶] کذا ایضا در ببَ و زبده، [۷] ببَ: بولاد، زبده مثل متن، [۸] کَ: سیاهی، آ و زبده: اسپاهی، [۹] زبده ــ، [۱۰] فقط اکَ: دو، زبده مثل متن، [۱۱] آ و ببَ و زبده ــ، [۱۲] عبارت زبده واضح تر است یعنی: امیر حمزۀ قتوقو... وغیرهم با مقدار ده هزار سوار در زمرۀ او معدود کردانید [ه] مقرر فرموده که متوجه عراق الخ، [۱۳] زبده: پدر مرحوم مغفور میر دراو، [۱۴] زبده: روز جمعه هفتم ذی القعده سنه اثنی (کذا) عشر (کذا) و ثمانمایه،

[۱۵] آ: هرقوجاق، ببَ: سرقوجاق، باَ: قوجان، زبده: حصور قوداق، نیز رک به ص ۲۰۶ س ۱،

توچین از جانب فارس رسید، و بیلاکات پادشاهانه بعرض رسانید[۲]، و اخبار آن دیار باز گفت، و آنحضرت او را تربیت و عنایت فرموده بخوش[۳] باز گردانید و[۴] سخنان خوب فرستاد*،

ذکر وقایع عراق[۵] عرب و عجم و احوال سلطان احمد

سلطان احمد سال گذشته که تسخیر ولایت خوزستان فرمود مقصود نیزه دار را در آن قلاع[۵]* تعیین نمود و عازم دار السلطنهٔ بغداد شد[۶]، و آخر زمستان او را در بغداد عارضهٔ پیدا شده بدلالت اطبا[۷] میل هوای بیلاق نموده[۸] تا زیارت[۸] شیخ المشایخ اویس قرنی قدس سره آید، و مزاج او روی بصحت آورد[۹]، و امرا او را بعزیمت جانب سلطانیه دلالت کردند و نمودند که بسطام جاگیر باصفهان رفته و پسرش بایزید کودکی در آنجا نشسته* بمجرد آوازهٔ شما قلعه باز میگذارد، و خرمشاه در گزینی زیادت مبالغت کرد[۱۰] سلطان بهمدان آمد و شنید[۱۱] که بسطام شکسته حال از اصفهان باز

---

۱ زبده: و پیش کشها که امیرزاده اسکندر فرستاده، ۲ بعدش در زبده +: و شرائط تهنیت و رسم خدمت بجای آورد، ۳ زبده —، ۴ ک آک —، از روی نسخ دیگر، — (عنوان در زبده این طور است: ذکر احوالی که درین سال هشتصد و دوازده در بغداد و عراق و (کذا) عجم واقع شد بنسبت سلطان احمد) ۵ زبده: در ششتر، ۶ بعدش در زبده +: و زمستان در بغداد گذرانید، ۷ در زبده گفته است که در ۲۲ محرم ۸۱۲ه "با جمعی ملازمان و اتاقان عزیمت بیلاق فرمود"، ۸ اک: زیادت، با: زمان، — برای مزار اویس قرنی[۱۴] رک به نزهه ص ۱۹۲ و ۱۹۳، بظاهر مزاری که در کردستان است مراد باشد، مشاهد اویس[۱۴] در دیگر مواضع هم هست رک به معجم البلدان ۲: ۵۹۶؛ ۹ زبده: بسر خود بایزید با هزار مرد را نجا گذاشته، و او کودکی است، ۱۰ زبده: شنید که امیر بسطام از اصفهان مراجعت نموده شکسته و خراب حال چنانکه با پانزده نوکر بسلطانیه رسیده، — رک به ص ۱۶۵،

گشته* واز عزیمت سلطان آگاه شده معصوم برادر خود را در سلطانیه گذاشت وباردهبیل[1] رفت ، سلطان [ ] در قروق[2] سلطانیه فرود آمد، وحکام اطراف (۲۸۳ب) بتخصیص سید عبدالرزاق که بتغلّب حاکم قزوین شده بود پیش سلطان آمده وبتشریفات پادشاهانه مخصوص شد ، سلطان قاصد[3] پیش معصوم فرستاده وعدهای نیکو داد او التفات نکرد ، سلطان گفت صبر کنیم تا خود پیش ما آید، درین اثنا از بغداد خبر آمد که اویس نامی بفرزندی سلطان منسوب شده وجمعی مفسدان خیال سلطنت در دماغ او نشانده اند، سلطان را مجال توقف نماند، بسرعتی[4] تمام بحوالی بغداد آمد وعقد جمعیت آن جماعت از هم ریخته هر[5] کس بجانبی گریختند* ومانع بن شیث[6] که خمیرمایهٔ آن فساد بود واویس مذکور گرفتار شد[7]ند،

ذکر احوال آذربایجان وامیر قرایوسف[8]

امیر قرایوسف موسم بهار با امیر شمس الدین محمد[9] دواتی[10] وامیر سیدی احمد[11]*

---

۱ آ: باردبیل ، (در زبده هم اردبیل نوشته است)، ۲ آ: غرق ، بب : قرون ، ۳ با: قاصدی ، زبده : کس ، ۴ آ: بسرعت ، (در زبده گفته است که سلطان احمد" متوجه بغداد شد در روز هفتم بجد و بغداد رسید") برای ابن اویس رک به ص ۱۳۸، ۵ زبده : بعضی بدست افتادند وبعضی بگریختند، ۶ آ: شعیب ، اک : نسیب ، زبده : شبب ، ۷ زبده برین افزوده است که "چندتن دیگرهم" درقید اسیر [اسار ؟] افتادند ولشکر در عقب هزیمتیان رفتند وهر کدام می یافتند بدیگران می رسانیدند وکرت دیگر احوال ان طرف بر نهج استقامت باز آمد و باقی آن سال سلطان احمد در بغداد بعیش وخرمی گذرانید ، ۸ بب : قرایوسف ترکمان؛ زبده : یوسف (بجای قرایوسف)؛ در زبده بعدش + : درین سال اثنی عشر، ۹ با: محمود، زبده مثل متن ، ۱۰ آ: دوالی ، زبده: دوانیی ، ۱۱ زبده : سید احمد بسر جلال الدین .... بعد،

وازون[1] شمس الدین عزیمت صحراء مُوش[2] کرد، وملک[3] صالح والی ماردین[4] خبر فرستاد که امیر قراعثمان[5] قصدِ ماردین کرده، اگر بفریاد نرسند اختیار از دست خواهد رفت، امیر یوسف[6] از راه بیابانی[7] که از انجا براق باد نمیتوانست گذشت وفلک را از دیدنِ آن سر حیرت میگشت بجدود آید[8] آمد، وامیر قراعثمان لشکر بصحرا[9] کشیده هر دو سپاه بهم رسیدند ومیان ایشان محاربهٔ عظیم رفت، صحرای مُوش وحوش وطیور را بساطی شد پُر[10] فایده وسماطی پُر مایده، عاقبت قرایوسف[11] غالب آمد وقلعهٔ ماردین را تصرّف نموده داروغه[12] نشاند، ولشکر[13] را اجازت داده آن تابستان در ییلاق الاطاق گذرانید[14] وفصل خزان بدولتخانهٔ تبریز آمد[15]، ولشکر بجانب ولایت تنگی[16] فرستاد[17]، والی آنجا امیر سیدی[18] احمد* بالشکر در برابر آمد[19]، ومردم قرایوسف براقِ جنگ ندیده[20] بعضی مواضع شروان را غارتیدند وبه

---

[1] آ: اوزن، با: اوزون، زبدہ مثل متن، [2] رک به لیستر پنج ص ۱۱۶، [3] آ: امیر، زبدہ مثل متن، برای ملک صالح بن داؤد ارتقی رک به زمباور ص ۲۲۹، [4] زبدہ: میردین، [5] در زبدہ بعدش + : با فوجی ترکمان خونخوار ودلیران روزگار، — برای قراعثمان بایندری آق قوینلو رک به زمباور ص ۲۵۸، [6] در زبدہ گوید که امیر شمس الدین بدلیسی وامیر سهند ودیگر امرای آن دیار در رکاب امیر یوسف روانه گشتند، [7] آ: بیابانی، [8] زبدہ (بهر جا درین سطور) 'امد' نوشته است وگفته که قراعثمان قلعهٔ 'امد' را استحکامی هرچه تمامتر داده بود، نیز رک به ص ۱۴۱ ح، [9] با ب: بصحرا موش د زبدہ: در صحرای 'امد' فریقین بهم رسیدند، [10] ک زبدہ: بر، [11] آ: امیر قرایوسف، زبدہ: امیر یوسف، [12] نامش در زبدہ: امیر بیر علی، [13] کذا در نسخ مطلع بدون 'را'، [14] در زبدہ گفته است که امیر یوسف "در ربیع الاول سنه اثنی عشر وثمانمائه از انجا (یعنی از ماردین) مراجعت نمود، [15] تاریخ آمدنش بدولتخانهٔ تبریز در زبدہ: [۰۰] از دهم جمید الآخر سنه اثنی عشر وثمانمایه، [16] با: تنگی، ب مثل متن، زبدہ —، 'تنگی' ولایتیست در ارمینیه بر رود کُر قریب به تفلیس (معجم البلدان ۳ : ۳۱۱) [17] در اواسط رجب (زبدہ) [18] زبدہ: سید احمد پسر سید علی، [19] بکنار آب کر آمد (زبدہ) [20] ک: دیده، نسخ دیگر مثل متن،

تبریز آمد و دهم ماه شعبان سلطان احمد کس فرستاده التماس نمود که چلکاء همدان را جهت ییلاق باینجانب گذراند، امیر یوسف التفات ننموده فرستاده را اجازت[1] داد[2]، و بیست* و هفتم شعبان ملک عز الدین شیر[3] (کذا)، با پیشکشهای لایق آمده امیر یوسف را از فرستادن لشکر بجانب شروان منع کرد و کسان[4] بشروان روان کرده* امیر شیخ ابراهیم را بر صلح دلالت کرد، و او بنا بر صلاح مسلمانان شکسته بسته صلحی بر هم بست، و[5] امیر یوسف[6] آن زمستان در تبریز گذرانید و خشک سال بود، فصل بهار عاشر ذی قعده خبر آمد که کیامرد طالقانی و مزید[7] بکنه[8] نواحی قزوین را غارت کردند، امیر بسطام در حدود قزوین بایشان رسید* و آتش حرب برافروخته بسطام غالب شد، و امیر یوسف از[9] الاطاق باونیک آمد*، و آنجا جمعی از شیخ حسن[10] حاکم آرزنجان (کذا) شکایت کردند، امیر یوسف چهل و پنج روز محاصره کرده مردم [آرزنجان[11]] بتنگ آمدند و تضرّع و زاری نمودند، امیر یوسف مرحمت فرمود و شیخ حسن پیشکشهاء مناسب فرستاده خود نیز بخدمت آمد، و امیر یوسف او را تربیت و عنایت فرمود و در ولایت ارض[13] یک *قلعهٔ نیک[14] داد و] آرزنجان[15] را بناصر الدین پیر عمر که وزیر او بود تفویض فرمود و این احوال در شهور[16] سنهٔ ثلث[17] عشر* و ثمانمایه واقع شد، و درین ولا خبر آمد که سلطان احمد عازم[18] تبریز است*،

---

۱ آ ب: اجازت فرمود، زبده: اجازت مراجعت داد، ۲ زبده –، ۳ آ: شیر (کذا ایضاً در مطلع ص ۴۴۳)، زبده –، ۴ زبده: مولانا عبدالرحمن جندشی (؟) و امیر حاجی مسافر را با نوکر خود بطرف شروان فرستاد، ۵ آ –، ۶ بآ (بهر موضع): قرا یوسف، ۷ ک: مزمد، بآ ک زبده: مزید، ۸ آ: بکنهٔ، بآ: تکیه، زبده مثل متن، ۹ در زبده گوید که اخی فرخ [فرج؟] پسر امیر بسطام خبر شنیده [به؟] بدر فرستاد، امیر بسطام در ۲۶ سوال آگاه شده متوجه آن طرف شده است و در روز جمعه ذی القعده در حدود قزوین بیکدیگر رسیدند ، (بقیه حاشیه بر صفحهٔ ۱۷۴)

وقایع سنه ثلاث عشر [ة] وثمانمائة[1]

ذکر نهضت پادشاه برجیس قدر بهرام قهر بولایت[2] ماوراء النهر*

حضرت خاقان سعید عزم یورش ماوراء النهر جزم فرمود، و سبب این عزیمت آن بود که در اواخر ذی الحجه[3] خبر آمد که امیر شیخ نورالدین گرد فتنه[4] برانگیخته و خاک ادبار بر فرق روزگار خود بیخته با جمعی بی باک[5] بحوالی سمرقند آمد، و امیرشاهملک از سمرقند بیرون آمده[6] و نزدیک قزل رباط بهم رسیدند و یک شب از طرفین پاس داشتند بیت

سفیده[7] چو بر زد ز کهسار سر　　پدید آمد از دور رخشان سپر[8]

(بقیه حاشیه صفحه ۱۷۳) [9] زبده: از تبریز متوجه الالطاق شد و در راه شکارکنان بجد و داولنک رسید [10] ک: باونبک بجای باونیک؛ یاقوت این کلمه را اُونیک ضبط کرده است، اما لیستر ینج ص ۱۶۱ اُونیک دارد [11] زبده: جین؛ [12] ک ب ـ؛ از روی آ ثبت شد و زبده نیز مؤید آن است؛ [13] آ: ارض بیک، زبده: ارخن یک؛ تصحیح قیاسی است، بر ص ۱۶۱ شهر ارغن مذکور است؛ شاید که ارخن و ارغن یکیست و صواب آنست که در زبده است، [14] ل: بیک؛ ب: بیتک؛ آ: سک؛ اک زبده: نک، [15] آ ب: (بهر موضع) اذربخان؛ [16] زبده: اوائل شهور؛ [17] بجای ثلاث عشرة؛ [18] زبده: از بغداد عازم،

حاشیه این صفحه: [1] نسخ مطلع و زبده: ثلاث عشر [2] آ: بماوراء النهر؛ [3] بعدش در زبده +: سنه اثنی عشر (کذا) وثمانمائه [4] زبده: یاغی گشته است و لشکر بسیار فراهم آورده از باساقیان [یاساقیان] و احشاء [احشام] آن نواحی یا غلبه هرچه تمامتر، [5] از روی آ ب ک، [6] زبده: چنانچه بین العسکرین قریب یک فرسنگ زیاده نبود، بهم رسیدن ایشان بقول صاحب زبده "روز یکشنبه پانزدهم ذی الحجه سنه اثنی عشر (کذا) وثمانمایه" بود)، [7] آ و زبده: سپیده، [8] بعدش در زبده +: بینداخت این چادر لاجورد　　بیاراست گیتی بدیبای زرد،

هر دو لشکر صفها آراستند[۱]، از طرف امیر شیخ نور الدین چند پشته بود و لشکر[۲] او تمام نمی نمود دست[۳] چپ و راست او بهم پیوسته بیکبار جمله حمله کردند [ورق ۲۸۴] (۲۸۴و) و برقول امیر شاهملک زده از جا برگرفتند، و امیر وفادار گرفتار شده شکستی تمام بلشکر امیر شاهملک رسید، و شاهملک[۴] بازگشته* بطرف قرانیه[۵] بیرون رفت و[۶] بکوه الافسراق* که میانهٔ کش و سمرقندست پناه برد،

و چون مضمون این قضیه[۷] بمسامع جلال رسید فرمان فرمود که امرای نامدار چون[۸] مهر و سپهر تیغ زن و شیر[۹] دار مثل امیر مضراب بهادر و امیر یادگار شاه ارلات و امیر توکل برلاس و امیر نوشیروان برلاس و امیر محمد صوفی ترخان[۱۰] و امیر یوسف[۱۱] خواجه و امیر عجب شیر[۱۲] منوجه ماوراء النهر شوند، و جمعی امراء چون امیر[۱۳] حسن صوفی ترخان*

---

۱ در زبده + قریب یک فرسخ عرض لشکر ایشان بود؛ ۲ زبده: صف لشکر،

۳ زبده: دست چپ و راست امیر شیخ نور الدین بتدریج بقول او بپوست و لشکر مقابل تصور آن کردند که یمین و یسار یاغی نگر عزیمت گریز دارند که از جائی خود نابدا شدند و بعضی گفتند مگر میخواهند که مکری کنند و کمین کرده و ایشان را درکشند و بسبب اشتها و کرده بسیار بر کیفیت این وقوف نیافتند و بعد از انک عساکر شیخ نور الدین تمام بقول او بپوست یکبار جمله حمله کردند،

۴ در زبده گوید که شاه ملک از انجا متوجه شهر شد و در نزدیک شهر جمع آمدند و صلاح ندیدند که بشهر روند

۵ ک: قرانیه، آ: قرابته، ۶ زبده: و میل بجانب کوه کرد و بالافسراق، د با: الاقراق بجای الافسراق)، ۷ در زبده گفته است که "لشکری جرار چون مهر سپهر دار و پیسان شهاب و سهاک [سماک] نیزه دار و خنجر گذار بامرای عظام ... مثل" فلان و فلان .... "متوجه آن طرف گردانید"، ۸ اک با: سردار، بب: سپر، ۹ ک: صوانی، ۱۰ از "و امیر یوسف خواجه" تا " امیر حسن صوفی ترخان" را فقط در آ ندارد، ۱۱ بعدش در زبده +: ابن شیخ علی بهادر، ۱۲ بعدش در زبده +: و دیگر امرائی قشونات، ۱۳ زبده: امیر اعظم امیر حسین صوفی ترخان و امیر الیاس خواجه"،

وامیر محمد بیگ و امیر محمد خواجه نامزد ولایت قومس و مازندران شدند که از آن حدود با خبر باشند، وشاهزادهٔ جوان بخت معز الدین میرزا بایسنغر قایم مقام آنحضرت در دار السلطنه هراة مقرر شد[1] و موکب همایون بطالع سعد و فال میمون چهاردهم محرم بعزم یورش ما وراء النهر نهضت نمود،

و در منزل مروذ[2] از جانب سمرقند عرضه داشتی رسید که بزرگان سمرقند مقدمهم[3] خواجه کائل الدین* عبد الاول و خواجه عصام الدین و قاضی صلاح الدین و مولانا قطب الدین وامیرک دانشمند و خواجه فضل الله ابو اللیثی[4]* فرستاده بودند مضمون آنکه[5]: روز دوشنبه شانزدهم ذی حجه خبر محاربهٔ امیر شیخ نور الدین و امیر شاهملک بسمرقند رسید، و همان روز محمد الینقرا[6] بدروازه[7] آمده سخن شیخ نور الدین رسانید[8]، سمرقندیان بتیر چرخ او را چنان زدند که بر پلاس نهاده پس بردند، و روز جمعه امیر شیخ نور الدین*[9] خود بدرب شیخ زاده آمد که محافظت آن باهتمام خواجه عصام الدین و اولاد شیخ زاده ساغرجی[10] بود و سخن گفته، کسی[11] جواب نداد، و بدرب آهنین رفت که خواجه عبد الاول و قاضی صلاح الدین آنجا بودند و سخن گفت، خواجه عبد الاول گفت با مردمان طالب علیم ما را با حکومت کار نیست، حاکم ما میرزا شاه رخ است، فرزند خود را با ناهی[12]* این جا

---

۱ بعدش در زبده +: وامیر علیکا را نیز مقرر فرموده بودند که در هراة باشد، ۲ ک: مرود، زبده: مرو — مروذ تلفظ مرو الروذ است جمیع اهل خراسان را، رک به یاقوت ۴: ۵۰۵، ۳ آ و زبده −، ۴ زبده: فضل بن ابو اللیث سمرقند، ۵ در زبده می گوید که عرضه داشتی از فلان و فلان آمد" و نوکران امیر موسی کا و امیر بابا تیمور نیز مصاحب رسید"، ۶ ک و زبده: البقرا، ۷ زبده: بدر دروازه شهر، ۸ زبده −، ۹ مذکور است در یزدی ۲: ۶۹۰، ۱۰ ک: ساغرچی، آ مثل متن، زبده: صاغرجی، ۱۱ آ: کس، ۱۲ تا: باقایی، اک: بامینی، ۱۳ عبارت زبده: فرزند خود را اینجا گذاشته بود: بادی [نایبی ؟] نیز نصب فرموده،

گذاشته بود شما ایشان را گریزانیدید، ما شما را تا اجازت حاکم نباشد اختیار نخواهیم داد، وبزرگان بعد از عرض این سخنان التماس نموده بودند که هرچند زودتر این جمع فقرا را از دست ظالمان خلاص دهند، حضرت خاقان سعید قاصدی[1] چون باد بسمرقند فرستاد* واز سرعت نهضت همایون بشارت داد،

ودر منزل جیجکتو باتای[2] بخشی* نوکر امیر شاهملک عرضه داشت آورد که میرزا الغ بیگ در کنار آب بموضع کلف پول[3] نشسته واین بنده با امیر نوشیروان متوجه سمرقند گشت، ودر موضع قلبله[4] از جانب امیر مضراب خبر آمد که امیر شیخ نورالدین رشید[5]،

وشرح آن چنانست که چون شیخ نورالدین ظفر یافت امیر[6] رستم طغای بوقا را بضبط بخارا فرستاد، وچنگیز[7] اغلان را بکش، وخود متوجه سمرقند شد، وچون آنجا اختیاری نیافت عم زاده خود امیر شیخ حسن[8] را فرمود[9] که بکنار آب رفته حصار کرکین را محاصره کنند[10]، درین اثنا پسر امیر خدایداد حسینی بی اجازت امیر شیخ نورالدین بمنزل وولایت خود رفت[11]* ووهنی تمام بحال او راه یافت، وفادار را که مقید داشت بقتل آورده بترمد آمد، ومیرزا محمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان را که درولایت حصار[12] بود بهر حیله وتدبیر پیش خود آورد*، درین اثنا شنید که امیر

---

[1] زبده: نوکری سلطان نام که برسوم سفارت وآداب رسالت تجلّی [تحلّی؟] یافته بود مصاحبت [مصاحب؟] ایشان روانه گردانیده، [2] کذا ایضا در زبده — برای جیجکتو (یا چاچکتو = طالقان)، رک: بلیستر ینج ص ۴۲۴ ح، [3] با آب: بول، زبده — اسم این موضع را یاقوت ومستوفی کالف نوشته اند وبلیستر ینج کالف یا کیلف، [4] با: قلبلة، زبده: قیله، [5] زبده: بترمد آمده است (بجای رسید)، [6] زبده: امیرزاده، [7] ک: جنکیز، زبده: غکر، [8] در زبده گوید که شیخ حسن عمزاده او بود، [9] با آب: مقرر فرمود، [10] آ: کند، (زبده: بعضی از عساکر خود با امیر حسن . . . . . داده مقرر گردانید که بکنار آب روند وحصار کرکین را محاصره کنند)، [11] آ: بولایت خود رفت، زبده: متوجه کوشه شد، [12] زبده: حصار شادمان، [13] در زبده (بقیه حاشیه بر صفحه ۱۶۸)

شاهملک بسمرقند آمد[۱] و رایت* ظفر نشان از طرف خراسان بآمویه رسید، شیخ[۲] نورالدین میرزا محمد جهانگیر را بجانب سمرقند برد باُمید آنکه شاید مردم آنجا اورا پیش آیند و جنگیز[۳] اغلان و عبدالکریم[۴] امیر سیف الدین* را در ترمذ برابر امیر مضراب گذاشت، و سلطان بایزید را بکلف[ا] فرستاد که مقابل میرزا الغ بیگ (۲۸۴ب) رانگاه دارد، و خود بسمرقند رفته بر شهر دست نیافت، دو سه روز در باغ[۵] دلگشا وکان گل گذرانید،

و چون حضرت خاقان سعید بمنزل قاو[۶]تو رسید نوکر امیر شاهملک آمده سر دولت تیمور[۷]* تواچی را باردوی همایون رسانید، و آنحضرت بالشکر های بحر جوش بکنار جیحون بکلف آمد[۸] که میرزا الغ بیگ آنجا بود، و سلطان بایزید که از مخالفان در برابر کرّ و فرّی نمود چون خبر وصول رایات فرقد سای و اعلام سپهر آرای شنید رو[۹] بگریز نهاده خیمها انداخت* و مضمون مَن نَجیٰ برأسه

(بقیه حاشیه صفحه ۱۷۷) تفصیل این را دارد، یعنی این که نورالدین میرزا محمد جهانگیر را "تطمیع کرده استدعا نمود که من این مملکت را از بهر تو گرفته ام و از برای تو شمشیر می زنم و امیر صاحب قران ..... بتو وصیت کرده است امیرزاده اعظم بدان ملتفت نشد تا چند کرت مکرر گردانید" و بعضی از نوکران قدیمی امیرزاده محمد سلطان .... مثل امیر مبشر و امیر جنید ایان (؟) و حمزه سلدوز و غیره را فریبی چند داد که شما چرا این امیرزاده را نمی آرید من رستم (؟) سمرقند نخواهیم (کذا)، بود بولایت خود باز میگردم شما اگر اورا پیش من می آورید امیر و حاکم بسمرقند گردد و شما هر یک امیری معتبر شوید ایشان بدین قول فریفته شدند و امیرزاده محمد جهانگیر را بی اختیار [پیش] شیخ امیر نورالدین آوردند،

حاشیهٔ این صفحه :- [۱] آ: رفت و رایات، [۲] آ: امیر شیخ، [۳] آ: عسکر، ب ب: جنکر، با: جیکر، زبده: جنکز، [۴] زبده: عبدالکریم بن امیر یوسف الدین، [۵] زبده: کوشک، - برای حال این باغ رک به یزدی ۶۰۲ ببعد، و بابر نامه بذیل واقعات ۹۰۳ هـ، و برای کان گل رک به یزدی ۱: ۱۲۰ و ۲: ۶۳۵، [۶] آ: قاوتو، دیگر نسخ و زبده مثل متن، [۷] آ: دولتیمور، با ب ب: دولتیمور، زبده مثل متن، [۸] بعدش در زبده +: که اورا امیر شیخ نورالدین فرستاده بود که لشکرهای نواحی سمرقند را ضبط کند، [۹] در زبده گوید که بکردار مرغابی آب آمویه را بنا (کذا) ساخته دو سه ساعت توقف نمودند بعد از آن روی بگریز آورده خیمها بینداختند، (آ با: آورده، بجای نهاده)،

فتنۂ دَرهم دست آویز ساخت، وچون خبر گریختن سلطان بایزید در ترمذ بجنگیز[1] اغلان وعبدالکریم رسید ایشان نیز فراره[2] بر قرار[3] اختیار کردند، وفرمان قضا جریان نفاذ یافت که عساکر منصوره باد پایانِ آتش گذار درآن دریای مُغرق که دجله و فرات نسبت بآن جویچه[4] باشد وکُرّه وارَس در جنبِ آن چشمه نماید وسند وهیرمند درپهلوی آن جدولِ تقویم باشد رانند، وروز جمعه هفتدهم صفر موکب منصور از آب عبور فرمود، وامیر مضراب[5] نیز ازگذر ترمذ گذشته باردوی اعلا آمد، و[6] آنحضرت میرزا الغ بیگ وامیر مضراب راجانب کش فرستاده باهستگی روان شد بیت[7]

همیرفت باهوش ورای درنگ	که سرعت پشیمانی آرد بجنگ[8]

امیر شیخ نورالدین چون ازعبورِ سپاه ظفرپناه[9] آگاه شد تجلّدی نموده ازحوالی سمرقند عازم کنارِ آب گشت، امیر شاهملک سوار وپیادۂ سمرقند جمع ساخته بافیلان وبزرگان بعزمِ رزم امیر شیخ نورالدین بیرون آمد[10]، واوعطفۂ عنان کرده برایشان[11] تاخت وصولتِ اوسمرقندیان راپریشان ساخت[12]، واسلحه و

---

[1] آ: بجبکر، یا ب: بجنگر، زبده: بجنگز، [2] ک: قرار، [3] ک: فرار، [4] ک: جویجه، آ: جوعه، زبده مثل متن، [5] درزبده گوید که امیر مضراب ولشکر ها که در ترمذ بودند نیز ازآب گذشته باردوی همایون ملحق شدند، [6] آ —، [7] بعدش در زبده+:

زتندی پشیمانی آیدت بار	تو دربوستان تخم تندی مکار

[8] زبده: ازگذشتن بندگیحضرت ازآب، [9] زبده: متوجه آنطرف گشت، چون بمنزل خور... بلاق رسید شاهملک لشکر سوار وپیاده سمرقند جمع کردانیده ازسمرقند بیرون آمد و پیلانی [پیلانی] که درسمرقند بودند آراسته کردانیده بیرون آورد وبزرکان سمرقند نیز باایشان موافقت نمودند باستعدادی هرچه تمامتر بعزیمت آنکه ازعقب شیخ نورالدین بروند وبروی زنند، [10] آ: برایشان، [11] بقول صاحب زبده هنوز لشکر ها بیکدیگر نرسیده بودند که سمرقندیان بگریختند،

اموالِ گریختگان را گرفته شوکت او زیادت شد، و از غایتِ غرور با خود مخمّر کرد که در برابر لشکرِ منصور آید، و بزرگانِ[1] سمرقند* امیر شاهملک را بر واقعهٔ کرّتِ ثانی ملامت گونه میکردند، امیر از بزرگان متوهّم شده ایشان را از شهر همراهِ خود بیرون آورد، و میرزا[2] احمد میرک* با پانصد سوار از ولایتِ خود بمددِ امیر شاهملک رسیده باتفاق عازم اردوی شدند[3]، و سایر امراء و سپاهیانِ سمرقند بشرفِ بساطبوس مشرّف گشتند، و میرزا الغ بیگ قوچینانِ نواحی کش را جمع آورده بموکبِ ظفر قرین پیوستند* و غلبه و کثرت تمام در سلکِ خدمت انتظام یافت[4]،

و امیر شیخ نورالدین نیز مستعدِ جنگ و جدال و حرب و قتال شده[5] در حوالی قزل رباط و آبِ یام میمنه و میسره و قلب و جناح بسوار و پیاده برآراست* و شرایطِ سپاه آرائی و مراسمِ[6] لشکرکشی بجای آورد*، و سپاهِ حضرتِ خاقان سعید بتاییدِ ملکِ مجید آراسته بود[7]، و در وقتی که هر دو سپاه صف کشیده در برابر هم رسیدند امیر شیخ نورالدین در حق امیر مبشّر بدگمان شده او را بقتل رسانید و[8] فرمودهٔ مَنْ أَعَانَ ظَالِماً

---

[1] زبده: درشهر سمرقند بزرگان، [2] زبده: امیر احمد، [3] صاحب زبده می گوید: و امیر بابا تیمور خان در سمرقند تعیین کرد و باقی امرا و مردم سپاهی که در سمرقند بودند با جمهم متوجه بساط بوس بندگیحضرت گشته و لشکرهای قوچیان (کذا) که در حوالی کش بودند مجموع با میرزاده . . . الغبیک کورکان پیوستند و باتفاق متوجه اردوی همایون گشت، (در آ حوالی بجای نواحی) [4] در زبده +: و عساکر منصوره . . . . درکنار آب قشقه جمع گشتند، [5] صاحب زبده گفته است که شیخ نورالدین در حوالی قزل رباط و آب [یام] لشکرهای خود ساخته گردانیده و "چون رایات همایون متوجه او گشت میمنه و میسره خود تعبیه داد و قلب و جناحین بسوار و پیاده مرتّب و مزیّن گردانیده الخ — برای آب یام رک به یزدی ۱: ۱۷۰، [6] آ: لوازم، زبده مثل متن، [7] در زبده (برورق ۱۳۱ و ۱۳۲) اعیان هر دو سپاه را که در چپ و راست وغیره بودند نام بنام شمرده است، [8] زبده —،

سلطه الله علیه سرّ خویش ظاهر گردانید[1]*، دلاوران طرفین روی سوی میدان آورده آتش حرب بالا گرفت و نایرهٔ قتال اشتعال یافت، یک پسر امیر خدایداد از جانب مخالف جنگهاء مردانه کرد و میرزا[2] احمد میرک* پیش رفته او را گریزانید و بایدو را[3] فرود آورد* و قوچیان[4] آثار شجاعت ظاهر کردند، و آنحضرت که[5] ع

همیشه باد منصور و مظفر

بخود آهنگ جنگ فرمود، و پردلان قول و دلاوران قلب بیکبار در حرکت آمدند، و نسیم فتح[6] و ظفر* بر علم دولت حضرت خاقان سعید وزید، و شیخ نورالدین[7] مغرور را منهزم گردید و در یک ساعت چنان لشکر بی عدد پایمال بلاوپی سپر رنج و عنا شدند[8]* نظم[9]

چاک دامن، تیره دل، افگنده سر، کوتاه عمر، چون گل و چون لاله و چون نرگس و چون یاسمن

[ورق ۲۸۵] بعضی را که سعادت ازل رهنمونی کرد روی عجز بر آستان بیچارگی نهاده آیت فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ را عذرخواه جرم و گناه ساختند و جمعی را که مستحق سیاست بودند آنحضرت عنایت فرمود،

و روز شنبه نهم ربیع الاول صورت واقعه روی نمود، و یازدهم ماه باز چتر همای فر سایهٔ دولت بر دار السلطنهٔ سمرقند انداخت و از شعاع آفتاب اعلام و از تابش ماه خیام اطراف آن بلده را منور ساخت،[10] و زیارت والد بزرگوار یعنی[11] صاحب قران

---

[1] زبده: الله داد ادی و بایدو بر دست چپ شیخ نورالدین بودند و احمد میرک بر قنبول دست راست شاهرخ سلطان،
[2] زبده: امیر احمد، [3] زبده: فرود آمد، [4] زبده: قوچیان، [5] آ ـ، [6] آ ـ، [7] ک ـ از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد و زبده هم مؤید آنست، [8] در زبده گفته است که سپاه بعد شیخ از آتش تیغ آبدار اندک بعاگشتند و بیل حمله جمله پایمال بلاوپی سپر رنج و عنا شدند، [9] نسخ دیگر: بیت، [10] از "وزیارت والد" تا "استمداد فرمود" را در زبده ندارد، [11] آ ب: و (بجای یعنی)،

نامدار دریافته بسایر مزارات متبرکه قیام[1] نمود، واز روحانیت اکابر آن دیار و بلاد استمداد فرمود، واهالی سمرقند بار دیگر از چنگ نوایب[2] و قبضهٔ[3] حوادث خلاص یافته شرایط تهنیت بجای آوردند، وآنحضرت هریک را باندازهٔ رتبت بر بساط قربت مجال داده[4]، و[5] امیر شاهملک را با سپاهی نامدار بجانب اُترار فرستاد* تا هرکرا از اتباع شیخ نورالدین در آن دیار ببیند[6] مستاصل گرداند[7]، وچون مهمّات ممالک ماوراءالنهر بتازگی نظامی گرفت وکارها بتازگی قوامی یافت حضرت خاقان سعید بفال میمون وطالع مسعود عزیمت مراجعت فرمود وبیستم ربیع الاوّل* از دارالسلطنهٔ سمرقند بصوب خراسان روان شد، ودر حوالی کش برای اعلا عرضه[8] داشتند که حمزهٔ سلدوز[9] وجمعی فتنه انگیز بعد از انهزام شیخ نورالدین بجانب حصار شادمان رفته[10] نمود دست از عناد وفساد کوتاه نگردانیده اند، آنحضرت امیر مضراب را بدفع فساد آن مفسدان فرستاد، وموکب ظفرشعار از خزار[11] ایلغار کرده عنان جهانگشای بسمند غزال[12] رفتار غزاله دیدار داد، وچون خورشید بر سبز خنگ فلک سوار گشته روان شد، واوایل[13] ربیع الآخر در دارالسلطنهٔ هراة نزول فرمود ع

اَعلام تو بر عالمیان میمون باد

---

۱ تیمن وتبرک (بجای قیام)، ۲ ب وزبده: دست، ۳ درزبده +: ابواب فوائد وعوائد بر شریف ودنی وفقیر وغنی کشاده آمد علی الخصوص جماعتی که در محافظت ونگاه داشت شهر بیعی [سعیی] نموده بودند بزیادتی عنایة وتربیت مخصوص گشتند، ۴ زبده: فوجی از حشم منصور در متابعت منصوره امیر شاهملک وامیر یادکارشاه وامیر موسی کاو وسلطان بایزید امیر عثمان (کذا) بر تعاقب هزیمتیان چو ابر وباد روان وبفرمان شدند، ۵ آ ودیگر نسخ: داند، ۶ درزبده (ورق ۱۳۷ ا) گفته است که "امرا وعساکری که بطرف اترار وان نواحی رفته بودند دران موضع خرابی بسیار کرده بودند واتباع شیخ نورالدین دران دیار بکلی مستاصل گردانیده ومتعلقان اورا برانداخته واکثری از جماعت که این فتنه برانگیخته

(بقیه حاشیه بر صفحه ۱۸۳)

ذکر آمدن ایلچیان اطراف چون موکب همایون در مستقرّ دولت آرام گرفت

چون دار السلطنهٔ هراة از سعادت نزول موکب همایون رونق و صفا یافت و انوار عدالت آثار بر اطراف آن بلده تاخت و جهانیان را بالعنایات[۱] بغایات[۲] بهره مند گردانید و مراسم خیرات و مناظم[۳] حسنات باقصی الغایة رسانید لاجرم صنادید عالم روی امید بدرگاه معظّم نهادند و خود را ذرّه وار در تاب آفتاب دولت آنحضرت جلوه دادند [۴ رسل و رسایل با صنوف وصایل[۴] و فنون وسایل بدرگاه سلاطین پناه فرستادند] امیر ایدکو بهادر از ولایت اوزبک و دشت قبچاق[۵]، و امیر شیخ ابراهیم از ولایت دربند و شروانات، و امیر سیّد عزّ الدین از هزاره[۶] جریب[*]، و پسر امیر سیّد علی کیا از بلدهٔ ساری، و امیر حسن کیا از قلعهٔ فیروزکوه[۸]، و از ولایت گرمسیر و قندهار، چند روز متعاقب ازین ولایات ایلچیان میرسیدند و پیشکشها مناسب گذرانیده سخن حکّام خود را بوسیلهٔ امراء عظماء بعرض

(بقیه حاشیهٔ صفحه ۱۸۲) بودند در زمرهٔ عبید و سلک موالی معدود و منتظم شدند[۸] زبده: در روز پنجشنبه بیست و هشتم ربیع الاول[۸] آ: حالی، زبده مثل متن، [۹] زبده (مصحفا): بیلدوز، [۱۰] با: خرار، زبده: موضع حزار، [۱۱] زبده ــ ''.

حاشیه این صفحه:- [۱] آ و نسخ دیگر: بغایات عنایات ، [۲] زبده: معاهد، [۳] از روی اک و با و ب؛ در زبده گوید که "ایلچی" امیر ایدکو و "نوکران" امیر شیخ ابراهیم و "خویشان" سیّد عزّ الدین و "پسر" امیر سید علی کیا و "نایب" امیر حسن کیا و "امراء صده جات" از قندهار و گرمسیر آمدند، [۴] اک ــ، [۵] آ: قنجاق، برای حدود این دشت رک به لین پول ص ۲۲۴ ح، و شارموای ص ۳۹، نیز رک به نزهه ص ۲۵۸، [۶] با: هزار جریب، زبده: هزاره جریب و قدیم [تصحیف فریم؛ رک به لیسترینج ص ۳۷۲]، [۷] در دماوند؛ رک به لیسترینج ص ۳۷۱،

میرسانیدند، درگاه جهان پناه سجده گاه ملوک جهان و بوسه جای صنادید ایران و توران گشت،[۱] بیت

زبسکه بر در او سجده میبرند ملوک — مجال نیست قدم را ز ازدحام جباه (پیشانی)

حضرت خاقان سعید ایلچیان را بکرامت تشریف و عنایت انعام مشرف ساخت و همه را عنایت[۱] بغایت نموده اجازت فرمود، ×

ذکر[۲] آمدن مودود گرمسیری و پیرک بدرگاه عالم پناه

امرای[۳] گرمسیر و قندهار که ایلچیان بدرگاه عالم پناه فرستاده بودند در اثنای عرضه داشت باز نموده که[۴] پیر محمد پسر امیر قتلو[۵] برادر امیر تومان قندهاری که به پیرک مشهور است بر مودود خروج کرده[۶] او را از ولایت بیرون تاخت،[۷] و مودود و پیرک

(۲۸۵ب) متعاقب رسیده | خاک درگاه عالم پناه را سرمه دیده امید ساختند و مودود و پیرک که ضدان[۸] یجتمعان بودند | بر یک در خانه ملازمت مینمودند بیت[۱]

چنان بساخت جهان را هوای دولت او — که از طبیعت اضداد رفت ناسازی (در ضد / خصم)

امرای[۹] بزرگ در دیوان اعلا معامله ایشان را پرسیدند و بغور قضیه رسیدند، صورت[۱۰]

---

[۱] آ: غایت عنایت، با: غایت رعایت، [۲] زبده (۲۰۱ب): ذکر منازعت مودود گرمسیری و پیرک و آمدن ایشان پیش بندگیحضرت، [۳] زبده: امرای سرحدجات که از ولایت گرمسیر و قندهار آمده بودند در پایه سریر اعلی عرضه داشتند که (کلمات "و بدرگاه عالمپناه" را فقط در ک دارد)، [۴] کذا ایضاً در اک و زبده، آ: قتلو، بب: قتلو، با: قتلو، [۵] در زبده افزوده است که اکثر مردم آن ولایت با پیرک اتفاق نموده اند، [۶] کذا ایضاً در زبده [۷] در نسخ مطلع ب، از ردی زبده نوشته شد، [۸] زبده (۱۴۱ا): بعد از تفحص و تحقیق معامله ایشان چنان معلوم شد که در اول گناه از طرف مودود بود و پیرک بران حرکت از (کذا) بعون عنایت بندگان حضرت سلطنت شعاری .... اقدام نموده آن دلیری باستظهار مرحمت و عاطفت نواب کامیاب کرد، (با، بب: "از جانب مودود خاسته" بود بجای "از جانب مودود بود")

واقعه در آیینهٔ عدالت چنان روی نمود که غبار کدورت بحقیقت از جانب مودود بود* ،
حضرت خاقان سعید گذشته را عفا الله عما سلف[1] برخوانده و آینده را امثال عالی ارزانی
داشت که حکومت به پیرک مفوض باشد[2] و مودود[3] در پایهٔ سریر اعلی بملازمت[4] قیام نماید* ،

ذکر عمارت مدرسه و خانقاه حضرت خاقان سعید که درین سال باتمام پیوست

درین سال که موکب همایون فال از ولایت ماوراء النهر معاودت فرمود دار السلطنهٔ
هراة درغایت معموری و آبادانی بود، و مدرسه و خانقاهی که حضرت خاقان سعید
بنیاد فرموده بود باتمام پیوست، وحسن تمام آن بلده را از طراوت و لطافت
آن بقاع روی نمود، و درین مقام جوادخوش[5]* خرام قلم بدستیاری رقم چند قدم
درصفات دار السلطنهٔ هراة خواهد پیمود،

درصفت دار السلطنهٔ هراة

دار السلطنهٔ هراة بلده ایست دلکشاتر از بوستان ارم و خطهٔ جانفزاتر
از گلستان های عالم، سوادی چون گیسوی ماه رویان دلاویز و معمورهٔ چون
چهرهٔ سیمبران طرب انگیز، خواص دم عیسیٰ در انفاس نسیمش مضمر و حیات
آب خضر و نشاط بادهٔ جان پرور درصفات هوایش مخمر، هوای جانفزایش

---

[1] ک : عفی ، [2] زبده برین + : وفیما بعد برامثال این حرکات اقدام نماید [3] زبده بعدش + :
هم ، [4] زبده : بملازمت رکاب فلک فرسای مشغول گشت ، [5] مضمون این عبارت را تا آخر س ۵ ص ۱۹۰ ،
درزبده ندارد ، [6] ک : جوادش ، آ : شل متن ،

در لطافت و اعتدال مایه بخشِ نسیمِ بهار، قصرهای زرنگارش بر کنارِ آبهای خوشگوار جنّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، نعتِ عماراتِ دلپذیرش اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ، وصفِ طربخانهاء بی نظیرش الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ، مصر را از سوزِ فراقِ روی عزیزش جامه در نیل، و نیل را از غیرتِ زُلالِ او سنگ در قندیل بیت

از آبِ روی رودِ هری بر جمالِ مصر   نیلِ کشیده را نبود رونق و بها*

آبش خاک را در چشمِ کوثر فشانده و چشمهٔ حیوان را در ظلماتِ حیرت نشانده، و بُلدانِ خراسان که اشرفِ ممالکِ اقلیمِ رابع تواند بود دار السلطنت [هرات] در آن بلدان قریب بمرکز واقع است، چه طول هر اقلیم از مبداء که جزائرِ خالدات است صد و هشتاد درجه گرفته اند و عرض از خط استوا نود درجه، و ازین نود درجه شصت و شش معمور است باقی در طرفین از افراط گرما و سرما مقامِ نوعِ مردم نمی تواند بود، و طول هراة نود و چهار درجه و کسری است و عرض آن سی و چهار درجه و کسری، پس ازین* تقریر بوضوح پیوست که دار السلطنت هراة اقرب بلاد است نسبت بامرکزِ معمورهٔ عالم فَالْأَقْرَبُ إِلَى الْمَرْكَزِ أَوْلَى بِالْاِعْتِدَالِ وَيَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ غَايَةُ الْفَضْلِ وَنِهَايَةُ الْكَمَالِ، حضرتِ خاقان سعید چون آن بلده را مستقرِ سریرِ سلطنت و مرکزِ دایرهٔ خلافت فرمود فرمود که بازارها که قدیم الایام تمام پوشیده نبود و مردم بازار از گرد و غبار و تزاحمِ اقطار زحمتِ بسیار می یافتند آنها را شگافتند و بنیادِ

---

۱ ک: ازان، اک با ب: از، ۲ ک: بهار، نسخ دیگر مثل متن، ۳ از روی با ب اک، ۴ آ ب اک: شست، با مثل متن، ۵ ک: انواع، تصحیح از روی آ، ۶ ۲۲ دقیقه (فرهنگ آنندراج ۳: ۱۷۷)، ۷ ۳۰ دقیقه (فرهنگ آنندراج عین موضع)، ازین روی در زبدهٔ ص ۱۵۲ س ۱ کب باید خواند در طول ول در عرض (بجای ک در هر دو موضع)، ۸ آ: از، ۹ ک: تیز تلف،

بازارہا بگچ و آجر¹ بر آوردہ طاقہای² عالی بستند و جا جا از بہر روشنائی باز گذاشتہ و باقی را فراہم آوردند، بازارہا ہر یک در چشم جہان نگاری و در چمن روزگار بہاری روی نمود، وضع چہار سوی مربعی متساوی الاضلاع واقع بر مرکز دایرۂ خیر البقاع، و از چہار دروازہ چہار بازار بآن محل میرسد،

وضع مدرسہ و خانقاہ معارف پناہ

بر طرف شمال شہر تحت القلعہ در جانب جنوب مدرسۂ عالی و خانقاہی (ورق ۲۸۶) متعالی پیوستہ ہم، و در میان آن بقعہ صحن سرائی بزرگ و صُفّہ و طاقی³ رفیع و بر دو طرف دو منار بلند قامت، بدیع استقامت، ارتفاع یافت؛ و از شعشعۂ طلا و لاجورد انوار بہجت آثار بر در و دیوار آن بقعہ تافت، ہندسان دقیق اندیشہ و بنّایان⁴ چابک عمل، نازک پیشہ، غایت صنعت و کمال دقت بظہور آوردند، و قواعد معاقد آزاد را اعلا⁵ معارج متانت و اقصی مدارج رصانت بر آوردند، و درین سال یعنی⁶ سنہ ثلثہ عشر⁷ این دو بقعۂ بدیع منوال بشرف اتمام و حدّ کمال رسید، در عرصۂ روی زمین از سر حد روم تا اقصای چین [درس و فتوی را] موضعی بنزاہت و موقعی بطراوت آن دو بقعہ نشان نمیدہند، نفایس کتب مشتمل بر اصول و فروع و محتوی بر معقول و مشروع در صنادیق پرداختہ و مُعَدّ و مہیا ساختہ، و افراد علماء اعلام بتدریس زمرۂ انام و افادت خواص و عوام معیّن شدہ،

---

¹ آ: گذاشت، ² آ: طاق، ³ آ: بنا آن، ب: بنا آن، با اصل متن، ⁴ آ: اعلی، ⁵ آ ب، (مطلع: ثلث بجای ثلثہ) ⁶ آ با ب اک: اقصی، ⁷ فقط در ک ب،

ریاض دین بزهاب[۱] تقوی وجواب فتوی ایشان شاداب[۲] وسرسبز* طلاب مجد واهل تحصیل مستعد رجالٌ لاتُلهیهم تجارةٌ ولا بیعٌ عن ذکر الله ببیت چو صبح دوم جمله پاک اندرون قلیلاً[۳] من اللیل ما یهجعون ونفس العلم لا یعطیک بعضه حتّی تعطیه کلّک [بکلک[۴]] هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون بر صفحهٔ صدق رغبت نگاشته، وازفواضل انعام بادشاه اسلام مایحتاج واسباب معاش چون وظایف درس وتکرار مرتب داشته هذا ذکرٌ[۵] وانّ للمتقین لحسن مآب[۶] واز نحاریر[۷]* علماء ائمه وصنادید فضلاء ائمه که مشتری از آفتاب دانش ایشان فروغ سعادت اقتباس نماید وعطارد از دقت فطنت ایشان اسرار علوم التماس کند چهار دانشمند متبحر که عناصر کردار هر یک مدار کارخانهٔ دین متین سید المرسلین بودند برسم تدریس در مدرسهٔ کریمه تعیین نمودند: نخست[۸] جناب مولاناء اعظم قدوهٔ نحاریر الامم مولانا جلال الدین یوسف اوبهی[۹]، ودیگر جناب عالی مرجع الافاضل والاهالی مولانا جلال الدین یوسف حلاّج[۱۰]، ودیگر[۱۱] مولاناء اعظم اکرم حاوی الکمالات مولانا نظام الدین عبدالرحیم بار[۱۲] احمد، ودیگر[۱۳] مولانا الامام افضل علماء الانام خواجه ناصر الدین لطف الله خواجه عزیز الله مقرر شدند، ودر[۱۴] روز اجلاس حضرت خاقان سعید دران بقعهٔ مبارک تشریف حضور

۱- آ: بذهاب، اک: بزهادت و ۲- در نسخ دیگر بالعکس، ۳- قرآن مجید ۵۱ (الذاریات): ۱۷، ۴- از روی آ و نسخ دیگر باستثنای اک که کلمه را مسخ کرده است، ۵- آ: لذکر، ۶- قرآن مجید ۳۸ (ص)، ۴۹، ۷- ک: از انجاریر، ۸- در آ اول ذکر مولانا نظام الدین آورده است، ۹- رک به حبیب السیر ۳: ۳: ۱۴۳، ۱۰- ک اک: حلاج، ۱۱- ب اک: سدیگر، آ: سوم، ۱۲- کذا در ک ب اک، آ: یار، آ و حبیب السیر: یار، ۱۳- آ ب اک: چهارم، ۱۴- همه نسخ: دو، حبیب السیر: در،

ارزانی داشت، و اکابر ایّام و مفاخرِ انام حاضر شدند، و این علماء اعلام بدرسِ علومِ اسلام چون فقه و تفسیر بتقریرِ دلپذیر اشتغال نمودند، و در میدانِ بیان گوی سبقت بچوگانِ رویّت از همگنان ربودند، و منصبِ شیخی خانقاه معارف پناه بجناب شیخ الاسلام اعظم[1] قدوهٔ مشایخ العالم خواجه علاء الدین علی چشتی تفویض رفت، و شرحِ بزرگیِ مشایخ آن خاندان محتاجِ شرح و بیان نیست [ع] وَالْاَمْرُ اَوْضَحُ مِنْ نَارٍ عَلٰی عَلَمٍ، و همچنین در خانقاه سایرِ مباشرانِ اعمال و متصدّیانِ اشتغال از امام و مؤذّن و واعظ و دیگر کارکنان مقرّر شدند، و اوقافِ شایسته برین دو بقعهٔ مبارکه بر سبیلِ اشتراک مقرّر گشت، و درین تاریخ یعنی سنه اربع و سبعین احوالِ این دو بقعه در غایتِ جمعیّت و رفاهیّت است و منصبِ شیخی بخادم الفقرا حاوی این اوراق عبد الرزّاق ابن اسحٰق مفوّض است ع هر کسی پنج روزه نوبتِ اوست

القصّه قبّة الاسلام هراة بیمن تختگاه حضرت خاقان سعید مجمع اساطین سلاطین و مطلع خورشید پادشاهان روی زمین و کعبهٔ احرار و ابرار و قبلهٔ اخیار و احباب (۲۸۶ب) و مسکنِ اقطاب و اوتاد و مأمنِ زهّاد و عُبّاد گشت قطعه

از جماعت روزِ جمعه جامعِ مجموعِ او میکند با کعبه روزِ حجِّ اکبر همسری
اهلِ فضلِ او همه کامل در انواعِ علوم بوده هر یک نادری در عهدِ خویش از نادری

و کارِ شهرِ هراة در آن مرتبه رواج و رونق یافت که لطافتِ متنزّهاتش دجلهٔ اشک بر رخسارِ بغداد روان ساخت، و طراوتِ ثمراتش [سمر] سمرقند را در

---

[1] آ: الاعظم، [2] برای زیادتی درین موضع رک به حبیب السیر ۳:۳:۱۴۳، [3] ک: ساز، [4] آ: معین، [5] ک اک با: اوقات، تصحیح از روی نسخ دیگر، [6] ک: که بر (بجای بر)، [7] در فارسی گاهی بتشدید یاء آرند، رک به فرهنگ آنندراج، [8] ک: مساکن، تصحیح از روی [9] ک با اک ــ، از روی آ و نسخ دیگر،

گوشۂ طاقِ نسیان انداخت مصراع وین بود از دولتِ سلطانِ اعظم شاهرخ

وشرح بناء دار السلطنۂ هراة واحوالِ بلوکات وحالاتِ ولایات قلم دو زبان بشرح وبیان تقریر نموده وتحریر فرموده هر کرا میل مطالعۂ آن باشد گو رسالۂ که علیحده دران باب مسطورست بنظرِ اشرف مشرّف سازد ع

تا میلِ آن کرا بود وچون کند نظر

ذکرِ بناءِ باغ سفید وبنیادِ[1] کوشک

حضرت خاقان سعید فرمود که برجانب شرقی شمالی[2] هراة بموضعی که پیشتر بباغِ سفید موسوم بود[3] در فضائی چون عرصۂ امّید وسیع وبنائی چون ذروۂ فلک رفیع مهندسان دانا وبنّایان[4] توانا روز جمعه ببیست[5] وچهارم* ذی قعده بطالعِ سعد وساعتِ میمون عمارتی بنا[6] نهادند، ودرهاء باغ جنان[7] برروی جهانیان کشادند، وبخوبترین صورتی طرح کشیدند، وچهرۂ اوّلُ الفکرِ آخرُ العمل بچشمِ بصیرت دیدند، اساسی[8] که تا بنیادِ جهان ونهادِ عالم است کس مثلِ آن نشان نداده، باغی که شمیمِ نسیمِ آن نکهتِ مشک وعنبر بمشامِ جان فرستاده، وکوشکی که علوِّ قدر از چرخِ برین گذراند، واوجِ رفعت تا ذروۂ مشتری[9] رساند قطعه[10]

---

[1] آ ب ، (زبده : "عمارت" بجای "بنیاد") [2] ب آ ک زبده : شمالی ،

[3] عبارت زبده : حضرت سلطنت شعاری .. ... بطالع [طالع] سعد ..... اختیار کرده و برجانب شرقِ شمالی شهر هراة بموضعی که .... موسوم بود جند موضع دیگر بران مضاف (مضاف) کردانیده، بزرگان .... وبنایان .... درفضائی ..... درروز جمعه ... بنیاد نهادند،

[4] آ ب : بنا آن ، [5] با : چهاردهم ، زبده : وچهارم ، [6] آ زبده : بنیاد ،

[7] ک : جهان ، تصحیح از روی آ ونسخ دیگر، [8] ک : اساس ، آ مثل متن ، [9] آ : مشرق ، [10] زبده : نظم ،

چمن از دلکشی چون عارضِ دوست سرایش از خوشی چون چهرهٔ یار[1]
یکی را سعدِ گردون کرده معمور یکی را بختِ میمون بوده معمار

چهار طاقِ ایوانِ مقرنس آن را بطاقِ مقوسِ کیوان رسانیده[2] و کنگرهٔ قصرِ رفیعش از نطاقِ[3] مشتری گذرانیده، ایزار دیوار[4] از احجارِ یشم مفروش و تماثیلِ[5] منبت[6] بر آن مثبت و منقوش، هر کس فسحتِ آن دید یا بآن نزهت سرا رسید رَوح رُوح پرورِ فردوس اعلا شنید بیت

گلابست گوی بجویش روان همی شادگردد ببویش روان

نقاشانِ چابک دست در هر خانهٔ کارنامهٔ پرداخته و بر هر غرفهٔ منظرهٔ چون نگارخانهٔ چین ساخته، عمارتی چنین عالی و اساسی چون کریاس گردون متعالی بیمنِ دولت و علوّ همت آنحضرت باندک مدّتی تمام شد ع

درغایتِ لطف و خرّمی گشت تمام

ذکرِ نهضتِ همایون بصوبِ ییلاقِ بادغیس وآمدنِ ایلچیان از ممالک

موکبِ نصرت شعار اوایلِ بهار میلِ ییلاق فرمود و اواخرِ ذی قعده بجانب

---

[1] بعدش در زبده +:

یکی از وی ارم باطل نیز هست (ا بنزهت) یکی از وی حرم نازل بمقدار
وزان باد بهشت از وی باطراف روان آب حیات این را در انهار
زچوب طوبی این را ساخته در زطین خشت [جنّت] آن را کرده دیوار

[2] زبده: رسیده، [3] ک: نه طاق، اک: لطاف، آ: مثل متن، د زبده: کنگرهٔ قصر رفیعش بر طاق مشتری پیوسته، [4] بعدش در زبده +: و عرصهٔ حوالی، [5] زبده: نمایند [تماثیل] مصور و طلسمات منبت، [6] با: ـــ،

بادغیس عزیمت نمود، و در آن فضای خرّم طبقاتِ لشکرها با خیل و حشم در ظلِّ رایتِ فتح آیت که مطلعِ خورشید فیروزلیست جمع آمدند*[1]. و ابان تواچی که بولایتِ اوزبک پیش امیر ایدکو رفته بود عود نمود و بعرض رسانید که امیر ایدکو[2] در تعظیم قدر و تفخیمِ امر هیچ دقیقهٔ نامرعی نگذاشت و بوُرودِ مکتوب سر افتخار بر فلک افراشت[3]، و از کلماتی که بر زبانِ فصیح امیر ابان رجوع کرده بود و حکایاتی که به اداءِ عَذْبِ او حواله نمود استنشاقِ[4] روایحِ مُصافات و مُوالات بمشامِ صدق میرسید، مضمون آنکه: بنده و خدمتگارِ آن حضرتم و بهرچه فرمایند فرمان بردار، توقع از اعطافِ آنحضرت آنکه همین طریقه مرعی داشته در رفعِ حجابِ مغایرت و فتحِ بابِ مودّت راه مراسلت و مکاتبت که سلوک مخلصان بآن تواند بود مفتوح و مسلوک فرمایند و بسخنانِ صاحب غرضان التفات ننمایند بیت

[ورق ۲۸۷] قول صاحب غرضان گوش مکن بهرِ خدا (۲۸۷ ا)

یار ما باش که ما از دل و جان یارِ توییم

و بخدماتِ لایقه اشارت دریغ ندارند که در اتمام آن آثار دولتخواهی بظهور رسانند، و همچنین[5] از اطرافِ ممالک که پیش ازین ایلچیان آمده بودند و

---

[1] زبده (۱۴۳ ب): و از اطراف و اکناف عساکر همایون روی بدان جانب آوردند امیرزاده اعظم امیر سیّد احمد و امیر توکّل برلاس از بلخ و شبورغان متوجه اردوی همایون گشتند و از ولایت ختلان رفته [رقیه؟] خانیکه و محدوم [مخدوم ؟] و برو الدنیان (؟) کریم داد و سلطان محمود اولجایتو و لشکرهای آن نواحی باجمعهم ببساط بوس رسیدند؛ د در آ فیروزست بجای فیروزلیست، [2] ب ب زبده: ادکو، [3] بعدش در زبده +: و بر دست امیر با آن [ابان] مفاوضه منطوی بر معانی و الفاظی که طراز وسائل [رسائل] گذشته تواند بود و روی رزمه و رزانیح (؟) ماضی تواند شد فرستاد، [4] ک: استفشاق،

مصحوب ایشان قاصدان رفته مجموع شادمان وخرّم باردوی معظّم رسیدند،

ذکر قضایا که در عراق عجم واقع شد

چون میرزا اسکندر ممالکِ فارس مضبوط ساخت کمندِ همّت بلند بر کنگرهٔ قصر[۱] تسخیر* عراق عجم انداخت، وامیر عبد الصمد وامیر صدیق را بجانبِ اصفهان روان فرمود، وایشان بقصبهٔ ورزنه[۲] آمدند و قلعهٔ آنرا محکم ساخته[۳] میرزا رستم خبر یافت[۴]* وقلعه را محاصره کرد، ومیرزا اسکندر آگاه شدامیر تولک[۵] وامیر یوسف جلیل[۶] را بمدد فرستاد وخود نیز متوجه شد، میرزا رستم از آمدنِ تولک ویوسف جلیل* واقف گشته باستقبالِ ایشان آمد، ایشان مردِ میدانِ رستم نبودند بناه بقلعهٔ خرابهٔ دستجرد[۷] بردند، میرزا رستم ومیرزا بایقرا که در آن زودی بعراق آمده بود عزم محاصره کردند، ناگاه شنیدند که میرزا اسکندر بقصر زرد[۸] رسید میرزا رستم عازمِ اصفهان شد ومیرزا اسکندر چنان تعجیل آمد که بعضی رستمیان را اسکندریان گرفتند وهمچنان بسرعت می آمدند، میرزا رستم سه فرسنگ استقبال نموده هر دو لشکر بهم رسیدند مصرع

غریوِ کوس و بانگ نای برخواست

وآن دو لشکر چون امواجِ بحرِ اخضر یا افواجِ دشتِ محشر برهم زدند ومیرزا اسکندر ظفر یافته، میرزا رستم باصفهان در آمد ومیرزا اسکندر بموضعِ آتشگاه[۹] فرود آمد،

پیش ازین میرزا خلیل سلطان بموجبِ فرمانِ خاقان سعید از خراسان باده هزار سوار بجانب عراق وآذربایجان آمده بود چنانچه شرحِ آن گذشت[۱۰] ومقرّر چنان بود که هر جا خواهد ساکن شود، واو چندگاه در ولایتِ ری می بود، درین ولا میرزا رستم کس فرستاده استمداد نمود ومیرزا خلیل سلطان بقصدِ مصالحهٔ میانِ برادران عزیمت فرمود وهر چند پیغام صلح پیش میرزا اسکندر فرستاده مفید نیفتاد، ومیرزا اسکندر دریک طرف اصفهان مقام داشت میرزا خلیل سلطان از طرفی دیگر باصفهان در آمد، ومیرزا اسکندر هر روز جمعی بدروازه

---

[۱] ب شل متن، آ: تسخیر قصر، با: قصر، — نیز رک به ص ۲۱۴ ح ۶، [۲] آ: درزنه، — برای این موضع رک به نزهه ص ۵۱، [۳] آ: ساخت، اک: ساختند، [۴] آ: یافته، [۵] ب: جلیل، با: خلیل، [۶] قال ابو موسی باصبهان عدة قری تسمی کل واحدة دستجرد (یاقوت ۲: ۷۳)، [۷] در ناحیهٔ ماربینِ اصفهان قلعهٔ بوده است (نزهه ۵۰)، [۸] رک به ص ۱۶۹،

فرستاده از طرفین جنگهاء سخت میکردند امّا از عدم قوت قوّت اصفهانیان فوت شده از تعذّر
اسباب معیشت طاقت ایشان طاق شد، میرزا رستم بضرورت اصفهان را گذاشته عازم جانب
امیر قرا یوسف گشت، و میرزا اسکندر جمعی را تا قم [۱] در عقب* فرستاد امّا نرسیدند، و میرزا خلیل سلطان
در اصفهان بود و میرزا اسکندر همچنان عناد و خصومت می نمود، درین اثنا جمعی از لشکر شول و اکراد
بی اجازت میرزا اسکندر برگشتند، بدین [۲] سبب* ترک محاصره گرفته عازم شیراز شد، و اصفهانیان
برنج غلا و بلای قحط مبتلا شدند [۳] و آتش جوع مشتعل گشت و صعوبت نایافت از حد گذشت،
از مواشی آنچه داغ استحلال بر جبین داشت هر کس بهر چه ممکن بود می خرید و بهیچ جا نمیرسید،
تمام چوبهای عمارات و ستونهاء ایوانات بجای هیزم بسوخت **بیت**

بسوخت آتش قهر تو جمله [۴] را تر و خشک　　چنین بود چو در افتد بمرغزار آتش

و در ایّام در بندان اصفهان گویند میرزا خلیل سلطان بسر پالیزر درویشی رسید که در
شهر بآب چاه مزروع گردانیده بود و درویش خربزهٔ آورده شرط خدمت بادا رسانید، میرزا خواست
که درویش را رعایتی فرماید میسّر نشد، درویش را | عذر خواهی نمود فاعتبروا یا اولی الابصار، (ورق ۲۷۸ب)
میرزا خلیل از اصفهان به ری آمد و عرضه [۵] داشت بپایهٔ سریر اعلا فرستاد مضمون آنکه چون در
اصفهان از جهت قحط نمیتوانست بود بجانب ری عود نمودیم*، اکنون بهر چه فرمایند عمل نماید،

---

۱ با: از عقب، اک مثل متن، در بب ندارد،　　۲ با: بدین سبب میرزا اسکندر
(بجای بدین سبب)،　　۳ در آ: واو را ندارد،　　۴ با بب اک: جملهٔ (بجای جمله را)
۵ در زبده ۲۶۱ ب گفته است که صورت این قضایا در رمضان ۸۱۳ه به شاهرخ سلطان رسید و متعاقب
نوکر امیرزاده خلیل سلطان بهادر رسید و عرضه داشتی رسانید مضمون آنکه در اصفهان روی مقام بنمود (نبود)
نوکران متفرق می شدند و چون از جهت فوت قوّت [قوّتِ] فاماسک بمعروف نداشت مانع او تسریح باحسان
نمی توانست شد پیش ازان که این چند معدود نیز متفرق گشتند متوجه جانب ری شده ایم"،

ذکر آمدن سلطان احمد به تبریز و قتل او بفرمان امیر قرا یوسف بن امیر قرا محمد ترکمان

سلطان احمد دوازدهم[2] محرم از دار السلام بغداد عازم آذربایجان شد و در نواحی همدان اکراد آن بلاد را در قبضهٔ اقتدار آورد، شاه محمد بن امیر[3] قرا یوسف در ییلاق اوجان[4] اقامت[5] نموده عزیمت خوی نمود و سلطان بیست و هشتم ربیع الاول در دولتخانهٔ تبریز نزول فرمود و کسان در عقب شاه محمد فرستاده در سلماس[6] باو رسیدند و او را گریزانید[7] درین حال امیر قرا یوسف در[8] ولایت ارزنجان بود[9] و ضبط و یاسامشی مهمات آن نواحی می نمود و شرح آن گذشت[10] چون این خبر شنید متوجه تبریز[11] شد، و روز جمعه بیست و هشتم ربیع الآخر سلطان و قرا[12] یوسف در قریه اسنه[13] که دو فرسخی تبریز است بهم رسیدند و از طرفین صفها کشیده اسباب مقاتله و جدال[14]* ترتیب داده ابواب محاربه و قتال کشادند[15] بیت[16]

ز پیکان الماس و پرّ عقاب — نبُد هیچ پیدا رُخ آفتاب
ز سرخاب[17] سرخ آب[18] بر سان زود — گذر کرد بر دامن سردرود

---

[1] زبده: بردست، [2] زبده: روز دوازدهم محرم سنه ثلاث عشر و ثمانمائه، [3] درک ندارد، — برای شاه محمد رک به زمباور ص ۲۵۰، [4] زبده: بموضع قراباغ سلماس، [5] با: گریزانیدند، [6] مثل متن، [7] زبده (مصحفا): بلشکری بمحاصره اذربایجان برده بود، [8] رک به ص ۱۶۳، س ۱۴، [9] در زبده افزوده است که امیر بحدود نوشهر عرض لشکر خود کرده جیبا دید اجدش بحدود تبریز آمد سلطان از دولتخانهٔ تبریز بست عران [بسمت عراق ؟] نزول کرد و تعداد لشکر بغداد کرد بیست هزار خانه بحساب در آمد، [10] آ اک: امیر یوسف، با ب: امیر قرا یوسف، [11] فقط زبده: آینه، [12] آ: مجادله و قتال، [13] صاحب زبده گفته است که چون امیر یوسف بقریهٔ مذکور رسید دلاوران طرفین محاربه نمودند تا روز جمعه مذکور امیر یوسف و سلطان احمد با لشکرهای جرار صف قتال ترتیب داده دست بحرب کشادند، [14] این ابیات را در زبده دارد، [15] ک: بسرخاب؛ — سرخاب نام کوهیست در نواح تبریز، و سردرود نام ناحیهٔ بطرف جنوبی مایل بغرب بیک فرسنگی شهر تبریز نزهه ص ۷۹؛ و سردرود نام رودی هم هست که به سرخاب رود متصل شود در شمال تبریز رلیستر نج ص ۱۶۳

آتشِ حرب برافروخت و تابِ التهاب جانِ دلیران میسوخت[۱]، سلطان بنفس خود جنگهاء مردانه و کوششهاء بهادرانه فرمود امّا ع

چون سعادت نه بود کوشش بسیار چه سود*

و سپاهِ سلطان مردِ میدان ترکمانان[۲] نبود بیت[۳]

قضا را یکی تیرِ زهرآب دار — گذر کرد بر بازوی شهریار

دلیرانِ احمد شهِ سرفراز — گرفتند در پیش راهِ دراز

هزیمت غنیمت شمردند زود — سراسیمه گشتند بر سانِ دود

احمدیان رو بهزیمت نهادند و یوسفیان[۴] دست بغنیمت کشادند، سلطان خود را بباغی انداخت، و یکی از لباسِ تبریز بهاء الدین جولاه[۵] نام امیر یوسف را مطّلع ساخت و جمعی بطلبِ او رفته[۶]

چون چشم پادشاه بر ایشان افتاد بیت

بدانست شه کامد او را زمان — بدستِ قرا یوسفِ ترکمان

بحکم رضینا بقضاء الله تعالی این بیت[۷] خواند که بیت[۸]

چو با من بود لطف یزدانِ پاک — نباشد ز مُردن مرا هیچ باک

دست بر بند و گردن بکمند داده پیش قرا یوسف آمده، و بعد از انواع حکایات بفرمان امیر مشار الیه بجنه[۹] (کذا)، هلاک شد، و چون این خبر بعرض حضرت خاقان سعید رسید از خواجه عبد القادر گوینده[۱۰]

---

[۱] در زبده اعلام بعضی از امراء جانبین که در میمنه و میسره بودند درج نموده است، [۲] ب: چیسود، [۳] آ: ترکمان، [۴] این سه ابیات از جمله هفت ابیات است که در زبده دارد، [۵] زبده: قرا یوسفیان، [۶] زبده: جولا، [۷] زبده: اعلام لشکریان امیر یوسف کرد و امیر یوسف چون ازین حال خبر یافت تلمش ونکری برمش را بآن شخص همراه گردانیده بطلب احمد فرستاد، [۸] فقط ک: دوبیت، [۹] با آ: بجنه، ب: بجنبه، زبده: بعد از انواع حکایات حکم کرد او را بجفت هلاک گردانیدند، [۱۰] در زبده ندارد، — برای کمال الدین عبد القادر بن غیبی الحافظ المراغی رک به دانشمندان آذربایجان ص ۲۵۸-۲۶۴، ولادتش در ۷۵۴ و وفاتش در ۸۳۸ واقع شد،

که سالها ملازم سلطان می بود پرسید که برای سلطان احمد هیچ ساخته‌[1]، خواجه[2] این رباعی گفته[3] [وعلی ساخته] بموقف عرض رسانید رباعی

عبدالقادر ز دیده هر دم خون ریز 		با دور سپهر نیست جای ستیز
کان مهر سپهر خسروی را ناگاه 		تاریخ وفات گشت قصد تبریز[4]

فی الجمله سلطان احمد را بعد از هلاک دو سه[5] روز بر خاک انداختند بسبب آنکه فتنه انگیزان می ساختند که سلطان بسلامت بیرون رفت، تبریزیان اجازت خواسته بموجب وصیت سلطان در عمارت دمشقیه پهلوی مادر و برادر مدفون شد[6]

سپردند[7] تبریزیانش بخاک 		سوی خانه رفتند دل چاک[8] چاک

و شاه ولد بن شاهزاده شیخ علی بن سلطان اویس که ملازم عم[9] به تبریز آمده بود و سلطان علاء الدوله بن سلطان احمد که در قلعه عبد[10] الجوز محبوس بود شربت شهادت چشیدند و بدمشقیه[11] سر نهادند*

و سلطان[12] در وقت عزیمت تبریز[13] از پادشاه شروان امیر شیخ ابراهیم استمداد نموده بود و او پسر خود گیومرث را روان فرموده، و در روز هزیمت (ورق ۲۸۸) سلطان احمد گیومرث نزدیک رسیده[14] متحیر بماند ع

نه رای[15] سفر کردن و[16] نه روی[17] اقامت

[1] زبده: گفته، [2] زبده: خواجه عبدالصمد (مصحفا بجای خواجه عبدالقادر)، [3] از روی آ، ورک ندارد، زبده: خواجه... این رباعی در تاریخ وفات او گفته بران علی ساخت و در بندگی عرضه داشت، [4] فقط در ک و با، از "قصد تبریز" بحساب ابجد ۸۱۳ حاصل می شود، [5] در زبده ندارد، [6] در ب از کلمهٔ بیت تا کلمهٔ ایشان (ص ۲۰۵ س ۱) (پادشاهان را نصیحت تاریخ آیدچه ایشان) را ندارد، بقول حافظ ابرو سلطان حسین برادر سلطان احمد در عمارت دمشقیه [بتبریز] مدفون شد (ذیل جامع التواریخ ص ۲۲)، [7] در زبده پیش ازین بیت افزوده :—
زکیسو برادر بد و مادرش - بدیگر طرف خویش و هم خواهرش،
[8] زبده: کشته، [9] زبده: سلطان احمد [10] فقط با: عبد الجواز، (نیز رک به ص ۱۳۹ ح ۵) زبده: عبد الحوز، [11] زبده: و ایشان هر دو را نیز نقل دمشقیه کردند، [12] زبده: دران ایام که سلطان احمد از بغداد متوجه تبریز میگشت، [13] با: تبریز رسید [14] زبده: فی روی [15] ب: فی برای (رای)،

امیر قرا یوسف او را گرفته در قلعهٔ ارجیش[1] حبس فرمود، و امیر شیخ ابراهیم هر چند با ال[ا] تقبّل نمود مفید نبود[2]،

چون امیر یوسف[3] را این فتوحات میسّر شد از غارت و گناه تبریزیان که مدد سلطان احمد[4] کرده اند گذشته[5] از راه مرند عزیمت یورت خود نمود، و چند گاه آنجا بوده بعزم قشلاق[6] بر تبریز آمد، درین اثنا شنید* که[7] میرزا رستم از محاربهٔ برادر و قحط اصفهان روگردان شده متوجه تبریز است*

چنانچه ذکر آن گذشت[8]، امیر قرا یوسف شرایط تعظیم تقدیم نمود و چند[9] روز طویهاء رنگین فرمود، و بعزم[10] روان داشتن* میرزا رستم اواسط[11] رجب بطرف مراغه آمد، و در حدود دلیلان[12] امیر محمد سارو[13] ترکمان از جانب عراق عرب آمده بتشریف و نواخت مشرّف شد، و اواخر[14] رجب* میرزا رستم را با نوکران خدمتهاء خسروانه و خلعتهاء ملوکانه تعیین نمود و اسبان خوب کشید و جمعی نوکران اعتمادی ملازم ساخته روان داشت، و خود در غایت عظمت و نهایت اُبّهت بطرف[15] تبریز رفت*،

---

۱ آ، با: ارجیس، ا، آ: ارجیس، ا زبده ارجیس، (آ مارک به نزهه ص ۱۰۰، و لیسترینج ص ۱۸۳) که ارجیش نوشته اند برای ارجیس، ۲ بعدش در زبده افزوده است: و مدّتی دران بند بماند، ۳ با: قرا یوسف ۴ در آ ندارد، ۵ از زبده معلوم می شود که امیر یوسف بعد از قتل سلطان احمد حکم کرده بود که تبریز را نهب و غارت کنند بجهت آنکه تبریزیان معاونت سلطان احمد کرده بودند، ۶ زبده: در روز پنجشنبه بیست و چهارم جماد الاخر بشهر تبریز نزول کرد و همدران روز خبر رسید، ۷ زبده: امیرزاده رستم بن امیر شیخ عمر بهادر ..... از اصفهان بسبب آنک مدتی بود که امیرزاده اسکندر اصفهان را محاصره کرده بود و اهالی آن بقحط و تنگی مبتلا گشته التجا با میر یوسف کرده ... در روز یکشنبه بیست و هفتم (ا بیست و ششم) جمادی الآخر سنه المذکور (۸۱۴، اب) بتبریز رسید، ۸ رک به ص ۱۹۴ س ۲، ۹ در رک ندارد، ۱۰ زبده: جهت روانه کردن، ۱۱ زبده: روز سه شنبه رجب سیزدهم، ۱۲ فقط آ: لیلان، برای این مقام رک به لیسترینج ص ۱۶۵، ۱۳ بعدش در زبده افزوده است: که از امرای بزرگ تراکمه عراق عرب بود، ۱۴ آ: آخر رجب، زبده: در روز دوشنبه دجمه بر ۵، ال) بیست و ششم رجب المذکور، ۱۵ زبده: بتبریز مراجعت نمود و آن زمستان در بیتبریز (کذا) گذرانید،

وقایع سنه اربع عشر وثمانمائه

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد

حضرت خاقان سعید در افتتاح این سال بسعادت واقبال در ییلاق بادغیس بود چنانچه صریر قلم سخن[1] پرداز* شرح آن باز نمود[2]، ودرین اثنا میرزا عمر[3] شیخ بن میرزا پیر محمد* از جانب فارس وعراق بخدمت آنحضرت آمد، وسبب آن بود که میرزا اسکندر چون آن ممالک در تصرّف آورد صلاح وقت دران دید که میرزا عمر شیخ ومیرزا سلطان علی بن میرزا رستم را که برادرزادگان او بودند از[4] مملکت عذر خواهد* چه ایشان را استعداد سلطنت از روی وراثت واستحقاق متعیّن بود، متوهّم شد که ناگاه جمعی ایشان را بران دارند که سر بطلب ملک برآرند واختلال بسلطنت و زوال بدولت او رسد، وشاه زادگان ازین معنی متنفّر ومتبرّا بودند فی الجمله ایشان متوجّه دار الامان خراسان شده اواخر[5] محرم در ییلاق بادغیس سعادت دستبوس یافته منظور نظر کیمیا خاصیت گشتند،

وهم در ییلاق بادغیس ایلچی هندوستان رسید که خضر خان[6] پادشاه[7] بعضی ازان ممالک اظهار اذعان نموده قاضی مولتان را که واسطهٔ عقد اکابر آن دیار بود با تحف وهدایا ارسال نموده نام والقاب آنحضرت را زینت منابر ونقش دنانیر ساخته[8] بعرض رسانید[9] وآنحضرت ملتمسات او

---

[1] آ ک: سخن ساز قصه پرداز، [2] ر ک بر ص ۱۹۱، [3] ک: امیر شیخ الخ، زبده: امیرزاده پیر محمد (که درست نیست)، [4] زبده: از خطهٔ مملکت وحوزهٔ سلطنت خود بطرفی روانه گردانند، — از زبده ظاهر است که میرزا سلطان علی = میرزا علی (ر ک به ص ۳۶۵ ح)، [5] آ: آخر، زبده: در اواخر، [6] آ: خوان، [7] ک: پادشاه یاد که غلط است، در زبده گوید: خضر خان که پادشاه بعضی از ممالک هندوستان بود اظهار اذعان وانقیاد نموده) [8] بعدش در زبده افزوده: التزام باج وخراج نموده، [9] بعدش در زبده گوید: بندگی حضرت عز استماع .... ارزانی فرمودند واو را بجل (؟ بمحلی) مضبوط ومکانی مرموق فرود آوردند،

بایجاب مقرون گردانیده و[1] تشریفات گرانمایه[*] پوشانیده انعام و اکرام نمود و اجازت مراجعت فرمود و حمزهٔ[2] چهره[*] نوکر میرزا[3] الغ بیگ[*] رسید و یکی[4] را از مغولان مقید رسانید[*] و عرضه داشت که امیر شیخ نور الدین پیش محمد خان بادشاه مغولستان رفته و او شمع جهان را بمدد[5] او فرستاده قریب سیرام[6] رسیدند و شرح این سخن گفته آید انشاء الله تعالی،

و سلطان اویس پسر امیر ایدکو برلاس از جانب کرمان قاصد فرستاد که میرزا اسکندر ممالک فارس و عراق مضبوط ساخته عازم کرمان شد و در نواحی کرمان خرابی بسیار میکند،

درین ولا باز نوکر میرزا الغ بیگ آمده و مغولی را در بند آورده اخبار سار[7] یه (کذا) عرض کرد و شرح آن آید[*]،

بعد ازین حضرت خاقان سعید خاطر خطیر از طرف ماوراء النهر جمع ساخته لشکرها را اجازت فرمود و از عرصه بادغیس عنان مرکب کامرانی بمستقر جهانبانی انعطاف داده[8] در دار السلطنه هراة باغ زاغان مرکز پرکار دولت و نقطهٔ دائره خلافت | آمد، ۲۲۸ب

و درین ایام نوکر امیر شیخ ابراهیم از[9] مملکت شروان[*] رسیده پیشکشهاء پادشاهانه بعرض رسانید و آنحضرت فرستاده را عنایت فرمود و رعایت کرده باز گردانید،

و از جانب سمرقند خبر آمد که امیر شاه ملک بجانب مغولستان[10] رفته و الجای بسیار گرفته و این سخن محتاج بیان است[11]،

---

[1] در زبده گوید که بعد از چند روز بتشریفات گرانمایه بهره مند گشتند، [2] ک: حمزهٔ چهره، [3] اک: نور الدین الغ بیگ، [4] زبده: یکی از مغولان باخود رسانید، [5] سابقاً برص ۱۴۱ گفته است که شمع جهان برادر محمد خان بود، نیز رک به زمباور ص ۲۷۲، برص ۲۰۲ نام پدرشان خضر خواجه هم می آید، [6] آ: بسیرام، [7] آ: سارّ الخ، اک: بسیار، در زبده "اخبار سار بعرض کرد" را ندارد، – بظاهر تصحیف ساری است که بمعنی طرف و ناحیه است در رسالهٔ فضل الله خان (لغات و لغات نوائیه)، [8] آ: داده بیستم را، با اک: بیستم شهر صفر، زبده: در بیستم صفر سنه اربع عشر و ثمانمایه، [9] زبده: ممالک شروانات، [10] با اک: مغول، [11] ک آ: نیست، با اک مثل متن،

ذکر یاغی شدن امیر شیخ نورالدین کرّت ثانی

سابقاً مذکور شد که امیر شیخ نورالدین در حوالی سمرقند منهزم گشت[1] امّا همچنان سودای استقلال در خیال داشت[2] و هر زمان سر راهی میگرفت و هر طرف فتنهٔ می انگیخت، نوئین اعظم امیر شاه ملک عرضه داشت بپایهٔ سریر اعلی فرستاد که شیخ نورالدین ترک یاغی گری نمیکند اگر فرمان شود[3] صوران را[4] محاصره کنیم شاید که آن صید وحشی بدام آید، حضرت خاقان سعید فرمود که صلاح و فسادِ آن طرف بعهدهٔ اوست هرچه مصلحت داند چنان کند[5]، و امیر شاه ملک اواسطِ[6] رمضان سال گذشته[7] از سمرقند متوجه صوران گشت[8] و امیر موسی کا و امیر حمزه ترخان را منغلای[9] ساخت، و امیر شیخ نورالدین خبر یافته راه گریز پیش گرفت و پناه بمغول برد، امرا منغلا در عقب رفته باز ماندگان او را اثر شیر در گله و گرگ در رمه نمودند و باز آمدند، امیر شاه ملک پیش امیر عبدالخالق پسر امیر خدایداد حسینی که در[10] آن ملک صاحب طرفی بود فرستاد و پیغام داد که چون لشکر ما عود نماید هرآینه شیخ نورالدین ایمن گشته بصوران آید، باید که در کمین باشد که احتمال دارد که او را بدست آرد، امیر عبدالخالق که میان او و امیر شیخ نورالدین عداوتی عظیم بود مصرعه

(تیغی کشیده بر سرِ ره در کمین نشست)

امیر شیخ نورالدین بی خبر در ولایت درآمد و امیر عبدالخالق ناگهان برو تاخت و جنگ بسیار کرده جمعیت او را پریشان ساخت و امیر شیخ نورالدین باسی سوار باز بجانب مغول رفت،

---

[1] رک بر ص ۱۸۱، و زبده افزوده است که تاریخ این واقعه نهم ربیع الاوّل سنه ثلث عشر و ثمانمایه بود،
[2] بعدش در با آک افزوده: سودای سلطنت ز سر این گدا نرفت [3] زبده: صور آنرا — برای صوران (یا صبران) رک برلیستر پنج ص ۴۸۶، [4] آ با آک زبده: بتقدیم رساند، [5] زبده: در سیزدهم رمضان شریف سنه ثلاث عشر و ثمانمایه، [6] بعدش در زبده افزوده: چون بندرگاه (کذا) رسیدند، [7] ک: متعلای، آ: منخلا، با: منقلا، (زبده: منقلای لشکر گردانیده ایشان را طرف صوران نامزد فرمود) [8] زبده: که او نیز الخ ؛

وامیر عبدالخالق اگرچه او را میتوانست گرفت اندیشه کرد که اگر او را از میان بردارد امیر شاه ملک او را نیز در آن طرف نگذارد[۱]، فی الجمله امیر عبدالخالق از جملهٔ غنایم ده[۲] هزار اسپ گرفت* و مریض شده بعد از هفتده[۳] روز وفات یافت بیت

بفیروزی[۴] اندر بترس از گزند   که یکسان نگردد سپهر بلند

امیر شاه ملک جای او را بعد از تسخیر آن[۵] بلاد* بتیمور ملک پسر ولدای داد که در شمایل او دلایل مردانگی و مخایل فرزانگی مشاهده می افتاد، امیر شیخ نور الدین پیش محمد خان پسر خضر خواجه بادشاه مغولستان رفت[۶] وسعی کرد که ایلچیان امیر شاه ملک را که آنجا بودند گرفتند* وخان پانزده هزار مرد مقرر فرمود که همراه برادر او شمع[۷] جهان متوجه ماوراء النهر شوند[۸] وامیر شاه ملک وقوف یافته صورت حال عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی کرد[۹] و میرزا الغ بیگ در سمرقند توقف نمود وامیر شاه ملک عزم رزم مخالفان جزم کرد، ومغولان بمحاصرهٔ قلعه سیرام که در تصرف کسان امیر عبدالخالق بود اشتغال داشتند که خبر توجه امیر شاه ملک یافتند، عازم جانب او شدند، وامیر شاه ملک از عزیمت ایشان آگاه شد[۹]، تدبیری اندیشید که موافق تقدیر آمد، وشرح آن چنانست که شاه یستم[۱۰] که نوکر شایستهٔ او بود با دو هزار سوار نامدار مقرر فرمود که ایلغار کرده بولایت ینگی[۱۱]

---

[۱] زبده: قریب ده هزار اسب بدست لشکریان عبدالخالق افتاد، [۲] کذا در ک، آ با اک زبده: هفده، [۳] آ با اک: بهیروزی، ... بعدش در زبده سه بیت دیگر را دارد، [۴] زبده: ایالت سیرام و آن نواحی بدو و [بدو] مقرر فرمود، [۵] زبده: ومحمد خان (کذا) بیشتر ایلچیان بیش امیر شاه ملک (کذا) فرستاده بود امیر شیخ نور الدین بنامی وسعاوت (سعایت) بد انجا رسانید که محمد ایلچیان شاه ملک را گرفت، [۶] زبده: شاه جهان - در زبده هژده هزار دارد بجای پانزده هزار، [۷] در زبده اسمای امرای نامدار این لشکر را نیز دارد، [۸] زبده: عساکر ماوراء النهر ساخته گردانیده امیر... الغبیک کورکان در دار السلطنه سمرقند توقف فرمود وامیر شاه ملک با لشکر های آراسته متوجه ایشان شد، [۹] آ با: شده، [۱۰] آ: شایسم، با: شاه لیستم، اک مثل متن، زبده: شائستم، [۱۱] آ: نکی، اک با اک: نیکی، زبده: ینکی، بظاهر یانگی است که بقول بابر نامه (طبع وقف گیب) ورق ۱ ب همان اطرار (در یک نسخه طراز) است در همین کتاب بر ورق ۱۰ الا ینگی نوشته است، نیز رک به ترجمهٔ بابر نامه از بیوریج ص ۲ ح ۱،

در آیند[1] و بخانهای مغولان که دران ولایت بود دستبردی نمایند، شاه[2] بیستم روز و شب بسرعتِ سیر نموده بنوعی شتافت که مخالفان را بر بستر امن در خوابِ غفلت خفته[3] یافت و آن مجموع را غارتیده خانهارا زیر و زبر گردانید و الجای[4] بسیار گرفته شش[5] هزار اسپ بخدمت امیر شاه ملک رسانید، مغولان[6] این خبر شنیده از هم فرو ریختند و هر یک بطرفی گریختند[7]،

و امیر شاه ملک احوالِ معاودت مغولکان عرضه داشت پایه سریر اعلی نمود در وقتی که موکب همایون (ورق ۲۸۹) در ییلاق باد غیس بود، آنحضرت لشکرها اجازت داده بمستقر دولت مراجعت فرمود چنانچه ذکر آن گذشت[8]، اینست شرح احوال که قلم عنبرین خال بر طیب وعدهٔ آن مقال مشک سای گشت،

ذکرِ توجهِ حضرت خاقان سعید بجانب ماوراءالنهر

چون امیر شیخ نور الدین از طرف مغولان طرفی بر نبست و دندانِ طمع او در کامِ ناکامی شکست روی بحیله آورده کسان بمغولستان فرستاد و بصورت عرضه داشت پیغام داد که: بارها گفتم که امیر شاه ملک باشما دوست نیست و غدر[9] میکند، باور نمیکردید، اینک تمام الوس را بر هم زد، اگر تدارکِ این قضیه نخواهید کرد ضررِ او زیادت خواهد شد، محمد خان با لشکر فراوان عازمِ وراء النهر

---

۱ زبده: خانهای اکثر از لشکر که متوجه آن طرف گشته بودند در ولایت بولایت نیکی بود، ۲ با: مثل متن، نیکی بود .... شاه بیستم را .... فرمود که ایلغار کرده از راه لشکند (کذا) بولایت نیکی درانید، ۳ در آ ندارد، ۴ با آک: آ الجاء، ۵ بقول زبده از جملهٔ غنایم ۱۲ هزار اسپ گرفته بودند ازان جمله ۶ هزار در راه تلف شده و ۶ هزار دیگر پیش شاه ملک رسانیدند، ۶ بقول زبده مغولان را این خبر در قرآسمان که از توابع اترار است رسید (این قرآسمان مذکور است در شرف نامهٔ یزدی ۱: ۴۹۹)، ۷ در زبده بعدش گفته که: امیر شیخ نور الدین بعد از انکه از مقاومت و قتال و جنگ و جدال مایوس شد و بامرای مغول قاعده وداد و رستم (رسم) اتحاد بنیاد نهاده بود دختر خود را نامزد بادشاه جهان (شمع جهان) کرده چون این قضیه دست داد با پانصد سوار متوجه صوب آن گشت و آنجا قضیه مصادمت (مصاهرت) و مناکحت باتمام رسید، ۸ رک به ص ۲۰۰، ۹ آ آک با: عذر، زبده: مکر و غدر می‌کند

شده، خبر بسمرقند رسید و میرزا الغ بیگ شرح واقعه بپایهٔ سریر اعلی رسانید، حضرت شاهرخی باحضار لشکرها فرمان فرمود و بدولت و سعادت عزیمت ماوراءالنهر جزم نمود، و چهارشنبه سلخ ربیع الاول[۱] از دارالسلطنه هراة بباغ مختار آمد و بالشکرهای جهان روان شده بآب مرغاب رسید، و قاصد میرزا الغ بیگ خبر رسانید که مغولان بولایت خود باز گشتند،

وشرح این حال از روی اجمال آنست که محمد خان از تختگاه خود بموضع علان[۲] باشی که میان بنگی[۳] و صور انست آمد، و امیر شیخ نورالدین ملحق شد، محمد خان با اعیان دولت خود مشورت نموده، مردم کاردیدهٔ تجربه یافته گفتند چه موجب است که ما برای شیخ نورالدین با قومی با قوّت و با جمعی با شوکت دشمنی کنیم و حال جنگ معلوم نیست، ایلچی حافظ نام پیش امیر شاه ملک فرستاده پیغام داد که سابقاً میان ما عداوتی نبود و صورت نزاعی که روی نمود به انگیز صاحب غرضان بود این زمان با تو دوستی می‌کنیم[۴]* اگر میان تو و شیخ نورالدین نزاع باشد ما او را حمایت نمی‌کنیم[۵]*، امیر شاه ملک ایلچی را رعایت کرده خوشدل بازگردانید و نوروز بخشی را با پیلاکات پادشاهانه بخدمت محمد خان فرستاد و از جانبین قواعد مصادقت تاکید یافت[۶]،

درین اثنا نوکر میرزا الغ بیگ ملک یساول رسید و بموقف عرض رسانید که میان میرزا الغ بیگ و امیر شاه ملک کدورتی واقع است[۷]، آنحضرت از جهت معاودت مغول و خبر ملک یساول در عزیمت جانب ماوراءالنهر متردّد بود و چند روز در النگ جیجکتو توقّف نمود و امیر سید علی ترخان جهت تحقیق اخبار بسمرقند ارسال فرمود، امیر سید علی تفحص احوال نموده[۸] انست که از ان وقت که آنحضرت امیر شاه ملک را عنایت فرمود و در ممالک ماوراءالنهر صاحب اختیار ساخت[۹] تمام امور بر وفق رای جمهور بفکر صایب و نظر ثاقب منتظم گردانید، و با میرزا الغ بیگ در مقام نصیحت و دولتخواهی است،

---

[۱] در زبده افزوده: سنه اربع عشر وثمانمایه، [۲] با: علان ماسی، اک: غلان ماشی، زبده: جلان ماس، [۳] آ: نیکی، با: سکی، اک: نیکی، رک به ص ۲۰۲ ح ۱۱، [۴] زبده: می کنم، [۵] زبده: می... نمی کنم، [۶] در زبده افزوده است که محمد خان بر همان قول که کرده بود بولایت خود مراجعت نمود، [۷] اک: بشد، [۸] زبده: حضرت سلطنت شعاری امیر شاه ملک را منظور نظر عنایت گردانیده در ممالک ماوراءالنهر بنیابت فرزند اعز الغ بیگ گورکان مقرر کرد،

امّا اکثر طباع خاصه بادشاهان را نصیحت تلخ آید چه ایشان همه[۱] وقت طعم ایّام را شیرین و خوشگوار بکام خود خواهند و همه عالم را فرود خود بینند، و اگر امیر بنابر مصلحتی[۲] خلاف رای شاهزاده کرده باشد اصحاب اغراض آن را بر بی[۳] حسابی و سبک داشت حمل کنند[۴]* و بنوعی دیگر باز نمایند، و چگونه گمان توان برد که نصیحت موجب عداوت گردد بیت

داروسبب درد شد اینجا چه امید است زایل شدن عارضه و صحّت بیمار

امثال این قضایا از قید حسّاد و مکر اضداد بعید و بدیع نیست خاصه بر درگاه سلاطین، فی الجمله امیر سید علی ترخان باز آمده شرح احوال بعرض رسانید و ازان طرف امیر شاه ملک منوچهر مغول شد، حضرت خاقان سعید خواست که ضبط مملکت بنوعی نماید که مناسب | ناموس سلطنت باشد، بناءبران (۲۸۹ ب) موکب ظفر نشان عازم سمرقند شد و بقبّة الاسلام بلخ آمده بر جیحون[۵] پل بستند و موکب منصور بیست و یکم جمادی[۶] الاولی عبور فرمود، و میرزا الغ بیگ و جمیع بزرگان در منزل قشقا شرف دستبوس یافتند و آنحضرت چون آفتاب در بیت شرف [در] دار السلطنة سمرقند نزول نمود و بمزار اکابر[۷] آن دیار و[۸] صاحبقران نامدار رفته صلات و صدقات بمستحقان رسانید، و مرغزار کان کل لشکرگاه گردانید و بعد از چند روز نوکر امیر شاهملک سر امیر[۹] شیخ نور الدین را آورد، و شرح این سخن از نوادر وقایع است،

---

۱ رک بر ص ۱۹۷ س ۷، ب از لفظ 'بیت' بر آن صفحه تا لفظ 'ایشان' برین صفحه س ۱ از ب ساقط شده است، ۲ ب ب با: مصلحتی احیانا زبده: و اگر احیانا جهت مصلحتی خلاف رای او کرده باشد، ۳ زبده: بر دلیری حمل کرده، ۴ در زبده، بادشاهان و ملوک که وابما در میان ایشان حقد و حسد و بغض و عداوتست، ۵ زبده: آب آمویه، ۶ با ک: الاول. زبده: الاول سنه اربع عشر و ثمانمائه، ۷ در زبده ندارد، ۸ یقول زبده بادشاه درکان کل نزول فرمود .... مدتی چند روز برای آبادانی مملکت و انتظام امور ولایت بر در شهر مقام فرمود ... بعد ازان شش روز که بکان کل مقام فرموده بودند نوکر امیر شاهملک رسید، ۹ در آ ندارد،

شرح قتل امیر شیخ نور الدین بحسن تدبیر امیر شاه ملک بدستور قدا[۱]

هر کرا[۲] تیسیر درجهٔ طالع بجرم[۳] قاطع رسد هر آینه از نظر سعادت اثر نحوست یابد و هر صورت که باخود نقش بندد غیر آن در آینهٔ خیال جمال[۴] نماید بیت

هزار نقش بر آرد زمانه و نبود — یکی چنانچه[۵] در آیینهٔ تصور ماست

وکسی را که درین معنی شکی باشد وحکایات گذشته را باور نکند گو بچشم عبرت صورت این حال مشاهده نمای و بگوش هوش این حکایت[۶] استماع فرماید کذا، چه در تواریخ قدماء و مؤلفات فضلاء چنین حادثه مطالعه نرفته و معاینه نگشته،

وکیفیت واقعه چنان بود که چون امیر شاه ملک عزیمت مغولستان نمود و در کنار سیحون عزم پل بستن نمود امیر شیخ نور الدین[۷] آگاه شده قاصدی پیش جنگیز[۸] اغلان فرستاد و پیغام داد که من با امیر شاه ملک بد کرده ام و خود عذر خواهی نمیتوانم[۹] نمود توقع[۱۰] آنکه میان ما واسطه شوی و هر چه ازین طرف تقبل نمائی بتقدیم رسد، جنگیز[۸] اغلان رمضان اوزبک را که از اعیان نوکران او بود[۱۱] بچرب زبانی آب لطف با آتش عنف امتزاج میمود[*] روان نمود و فرمود که: امید بجناب امارت مآب آنست که ملتمس رد نکند و نصیحت قبول فرماید چه معلومست که درخت دشمنی میوهٔ پشیمانی بار آرد و تخم نزاع ثمرهٔ انقطاع دهد شما را سوابق مودت ولواحق محبت درمیان بوده اگر آنجناب نصیحت بسمع رضا اصغا نمایند من قبول میکنم که امیر شیخ نور الدین بعد ازین[۱۲] در مقام رضاجوئی در آید[*] امیر شاه ملک گفت: اگر سر صلح و صفا دارد تومان آقا و برادر شیخ حسن

---

۱ کذا در ک، در زبده نیز در بعضی جایها بظاهر بالضم نوشته است، ۲ با: تیسر، ۳ ک زبده: بجرم، ۴ آ: جمال خیال، ۵ آ با: جنانکه، ۶ ک: حکایات، آ مثل متن (زبده: بگوش هوش حکایت این واقعه استماع نمای)، ۷ آ در بهر موضع: جنکیز، زبده: جنگز، بب: جنکیر، آ: حکر، ۸ زبده آ: کرد، ۹ آ: جنکیر، زبده: جنکز، ۱۰ در زبده ندارد، ۱۱ زبده: بر امثال حرکات گذشته اقدام نماید واز انچه مقرر کرده اند دشود تجاوز نکنند (نکند)، ۱۲ زبده: آغا، از ازدواج امیر تیمور رک به یزدی ۱: ۲۰۱ و ۲۹۲، شاید که بعد مرگ امیر به شیخ نور الدین داده شد، رک به یزدی ۲: ۲۷،

ونوکرش شنکلم[1] وپسرش محمود شاه را پیش ما فرستد تا سخن او اعتماد را شاید، این مثل مشهور است که هرکه شیر گرم خورده تا آب پف نمیکند نمیخورد، شیخ نور الدین ما را بسیار بازی داده است،

چون امیر شیخ نور الدین از جانب چنگیز[2] نومید شد علی[3] کا[4]* نوکر امیر عمر تابان را[5] که مدت[6] چهار ماه در بند داشت پیش امیر موسی کا و امیر دولتخواجه فرستاد که شما تا کی جانب شاهملک اندا[7] گرفته اید؟ وقت آمد که طرف ما گرفته[8] آشتی دهید*، اگر او بدرشتی سخن گوید او را بلطف ونرمی ازان منع کنید، امرا[9] سخن گفته، امیر شاهملک ایشانرا پیش امیر شیخ نور الدین فرستاده خود متعاقب بصوران آمد وقاصد روان داشته گفت: اگر* بگناه[10] اعتراف کرده[11] میگوئی "بد کردم" من با تو صلح میکنم واگرنه میان من وتو جنگ است، امیر شیخ نور الدین گفت اگر امیر شاهملک با دو نوکر بدر قلعه آید[9] تا من نیز با دو نوکر بی رسول وپیغام سخن کنیم بهتر باشد، برین قرار هر دو یکدیگر را دیده سلام کردند کنار گرفته پرسیدند،

امیر شاهملک گفت: همه عالم را معلوم است که حضرت صاحبقران ترا بمنزلهٔ فرزندان تربیت فرموده بدرجهٔ بزرگ امارت رسانید، وتو خود انصاف ده که هیچ آفریده با این خاندان این جرأت

---

[1] آ: شکوم، با ب مثل متن، زبده: سینکم، [2] آ: جنکراغلان، ب ب: جنکیز، زبده: جنکزاغلان [3] زبده: علی، [4] کذا در ک آ ب ب: آندا، در با ندارد، زبده: آنذ: را . . . برای این کلمه رک بر لغات نوائیه ص ۳۷ و تاریخ مبارک غازانی ص ۸ و ۳۰۸، [5] زبده: نیز بکیرید و برفق محالمت و مواسا و ملاطفت میان، ها، آشتی پیدا سازد (سازید) [6] در موضع زیادتی هست در زبده، حاصلش آنکه موسی کا و دولتخواجه شیخ را گفتند که اگر وی التزام نماید بهرچه امیر شاهملک فرماید ایشای پای درمیان نهند، شیخ "باز خبر فرستاد و خود بر عقب روانه شد ایشان بیک روز بیشتر بصوران رسیدند امیر شاهملک بروز دیگر برسید و پیش امیر شیخ نور الدین فرستاد و خود بر عقب روانه شد اگر الخ"، [7] ب ب: بکناه او، [8] آ: کرده، [9] ک: درآید، آ مثل متن، زبده: ایند،

بی حرمتی کرده که تو می کنی حالا الماضی لا یذکر ع
که گفته اند بزرگان که از گذشته نگویند

(۲۹۰ ر) من بر کرم حضرت خاقان سعید اعتماد دارم (ورق ۲۹۰) که تو اگر در مقام اعتذار آئی ترا گزندی نرسد، امیر شیخ نورالدین گفت ریسمان که بگسیخت[1] درست نمیشود و اگر شود[2] پیوند گره باقی ماند* بیت

رشته[3] چو گسیخت می توان بست* اما[4] بمیان گره بماند

سخن صلح قرار نگرفت، امیر[5] شاهملک تومان آغا را اسلام کرده و زمان حضرت صاحبقران را یاد آورده در گریه شد[6] و امیر[7] شاهملک شیخ نورالدین را گفت: روز بلند شد و هوا گرم از برای ما شامیانه و خوردنی فرست تا زمانی بیاساییم بیت

چند روزی که درین مرحله فرصت داری * خوش بیاسای زمانی که زمان این همه نیست

بدین سخن او را فریب داد، آه از دنیای غدار و فریب آن[8] با یکدیگر!

القصه موسی کا[9] و امیر دولتخواجه چند[10] نوبت* آمد شد کرده، سخن صلح بجای نرسید امیر شاهملک

---

[1] آ: پیوند درست، زبده: دیگر بارهٔ درست نمی شود، [2] آ: می شود گره باقیست، با: و اگر پیوند کنند گره باقی ست، در ب کلمهٔ «و اگر شود» را ندارد و «است» دارد بجای «ماند»، زبده: و اگر پیوند کنند البته گره باقیست، [3] زبده: رشته جو گشت [گسست] و اتوان بست، [4] با ب: لیکن، زبده مثل متن، [5] در زبده گفته است که امیر شاهملک از دروازه بر کنار خندق بسوی برجی که تومان آقا و را انجا بود روان شد که او را داشت (کذا) که اگر بطرف او میل کنند و دریابد که قصد او دارند در پیش او صحرا بود تا خته بمردم خود پیوندد"، [6] از زبده مفهوم می شود که آنکه گریه کرد تومان آقا بود نه امیر شاهملک، [7] ب ذکر ندارد، [8] با: اهل آن، ب مثل متن، [9] ب ذکر ندارد، از روی آ نوشته شد، [10] در زبده ذکر چند نوبت نیست، فقط یک بار رفتند و او را نصیحت کردند که سلطان شاهرخ را ببیند و الا فرزند یا برادر خود را بفرستد، و چون مفید نیفتاد پیش شاه ملک آمدند*

چون دید که امیر[1] شیخ نور الدین صلح نمیکند فکر[2] هرقداق[3] با امراء در میان آورد، امرا گفتند او از آن نیست که همچنین قصد او توان کرد ع

کجا همای بدام کسی در آرد سر

امیرشاه ملک با[4] امراء دیگر[5] سخن نگفته، با خود گفت: این کار جز بدلیری نمیشود و این سر با کسی نباید گفت ع

گر اهل عقلی این همه با خویشتن بگوی

امرا را گفت: یک بار دیگر این بی دولت را نصیحت کنید که اگر خود و فرزند پیش بندگی حضرت نمیروند دو نوکر[6] نیک خود را فرستد[7] تا بازگشتن را ناموسی باشد[8]، امراء رفته و امیر شیخ نور الدین با دو سوار نزدیک قلعه ایستاده با ایشان سخن می گفت، امیرشاه ملک هرقداق را گفت، تو مرا بجای برادری بل بیشتر، اگر امروز قدم جرأت در پیش نهی و بر این معنی که در خاطرم آمده اقدام نمائی شاید که ظفر روی نماید و نام دلاوری بر روی روزگار باقی ماند، درین حال که امراء باز گردند ترا پیش شیخ نور الدین باید رفت و او چون[9] ترا بیند هر آینه طلبیده در آغوش خواهد گرفت، چون تو[10] نزدیک رسی پیاده شو و چون سر فرود آرد که ترا در آغوش گیرد او را دلیر و مردانه[11] چنان در آغوش گیر که دستهای تو بر پشت او بهم رسد او را محکم گرفته از اسپ فرو کش او را بزیر آوردن عهدهٔ تو و ترا نگاهداشتن عهدهٔ ما،

و هرقداق بدر قلعه رفته[12] چون چشم شیخ نور الدین بر او افتاد آواز داد[13] هرقداق پیاده شد چندکرت زانو زد و امیر شیخ نور الدین خم شده و آغوش باز کرده او را در بغل گرفت چون دست هرقداق غدار از پشت امیر[14] بهم رسید بهر زوری که داشت او را فرو کشید و چون بر زمین افتاد زانو بر سینهٔ او نهاد و شمشیر از میان کشیده،

---

[1] در ک ندارد، [2] زبده: امیرشاه ملک فرموده که من یک فکر کرده ام الخ [3] در با (بهر موضع) پرقداق ،
[4] با: دیگر با امرا [5] زبده: یک نوکر [6] زبده: که ما را نیز ناموسی است تا بازگشتن را سببی باشد، [7] در با ب و زبده ندارد، [8] با: دلیرانه، اک ب ب مثل متن ، [9] در زبده گوید که امیرشاه ملک فرموده تا دویست سوار جوشن پوش شمشیر گذار دو تیر پرتاب از در قلعه دورتر معد بایستادند و هرقداق بدان طرف رفت ، [10] زبده: آواز داد و او را کرم برسید ، [11] در زبده ندارد، [12] آ: او،

دو نوکر شیخ نورالدین که در بیرون قلعه بودند بر هر قداق تاختند و یکی شمشیر بر بازوی او فرود آورد و هر قداق
شیخ[1] نورالدین* را بزانو نگاه داشته شمشیر حواله سوار کرد و چنان زد که لبهای اسپ بریده شد و اسپان[2] رم
کرده شمشیر بر روی شیخ نورالدین مظلوم[3] فرود آورد چنانکه انگشتهای دست او که منع تیغ میکرد و بینی با
یک نیمه کاسهٔ سر جدا شد و امیر شاهملک از دور بر بالای[4] بلندی* چشم بر ایشان داشت، چون هر قداق
دست بالا کرد[5] امیر شاهملک با دویست سوار مکمّل تاخته بدر قلعه رسید و هر قداق هنوز بر سینهٔ شیخ
نورالدین بود،[6] چون مدد رسید برخاسته[7] یک دو شمشیر دیگر بر سر او زد و سرش از تن جدا کرده بر خاک مذلّت انداخت،

امیر شیخ نورالدین اگرچه روزی چند با امیر شاهملک شطرنج منازعت باخت و در بساط مقابله و مقاتله اسپ مخاصمت تاخت و در پس فرزین بند فریب مکمن ساخت عاقبت نظر از بازی خصم برداشته و فیل بند[8] غدر او را عدم انگاشته* در خانهٔ مات نشست و رقعهٔ حیات بر افشاند بیت

به پیل بازی خود گرچه ساخت فرزین بند | بیک پیادهٔ شه رخ ز اسپ دور افتاد (۲۹۰ب)

امیر شاهملک هر قداق[9] را که چنان امر خطیر ارتکاب نموده تربیت و نوازش بسیار فرمود و او را گفت که: همه[10] عمر ممنون تو خواهیم بود، هر قداق[11] عرضه داشت که اگر من در خدمت مشقّتی تحمّل کردم[12] بامید رضای مخدوم بر من آسان گشت، و کار چنین جز بمساعدت دولت نتواند بود، و کدام خدمت ازین زیادت باشد که نام خدمتگاری بنده در میان الوس باقی ماند، و این همه نتیجهٔ فکر صواب بندگی مخدوم است،

امیر شاهملک بعد ازین واقعه قلعه صوران را محاصره کرد حضرت خاقان سعید امیر شاهملک را طلبیده فرمود که اهالی قلعه از تو در وهم اند تو پیش ما آئی تا ما کس فرستاده ایشان را طلب داریم، امیر شاهملک کمر فرمان بسته روی بحضرت بهشت صفت که وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا آورد ع

دست مدار از کمر مقبلان

---

[1] در ک ندارد، از روی آ نوشته شد، [2] فقط آ: اسپها، زبده: اسپان ایشان، [3] زبده: پس شمشیر الخ
[4] در زبده ندارد، [5] در زبده ندارد، [6] در زبده افزوده است: تا شیخ نورالدین را در آغوش گیرد، [7] ک: برخاسته
[8] ک: عذر او را عدم نگاشته، آ مثل متن، (زبده: از فیل بند مکر و غدر روزگار این کشته الخ)، [9] زبده: چون، [10] زبده: هر قداق بهادر، [11] در آ ندارد، [12] ک: کردمی، آ مثل متن،

ذکرِ معاودت حضرت خاقان سعید از جانب ماوراء النهر

چون مهمّات ولایات ماوراء النهر به تجدید مضبوط شد و اطراف ممالک از آسیب بی باکان محفوظ گشت حضرت خاقان سعید عزم مراجعت فرموده موکب منصور از کان گل کوچ کرده بگوک[2] گنبد* آمد، آنجا میرزا[3] احمد میرک* کمر انقیاد بسته شرف دستبوس یافت و بعنایت مخصوص شد، و امیر شاهملک نیز بسعادت ملازمت مشرّف[4] شد* و آفتاب عاطفت از اوج جلال بر چهرهٔ احوال او تافت، و میرزا الغ بیگ در همان منزل طوی عظیم کرده پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانید، و امیر شیخ حسن برادر امیر شیخ نور الدین عرضه[5] داشت فرستاده اظهار انقیاد کرد*، آنحضرت توکل چهره را فرستاده فرمود که اگر ایلی توان آفار اپیش ما فرست، و چون میان میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک اندک غباری شده بود فرمان همایون نفاذ یافت که امیر شاهملک عازم[6] خراسان شود*، و موکب عالی با کوکبهٔ دولت و اقبال در دار السلطنة هراة نزول اجلال[7] فرمود، و بعد از چند روز بانوی عظمی تومان آغا[8] رسیده، و آنحضرت در تعظیم شرایط تکریم تقدیم نموده[9] قصبه کوسویه[10] را به رسم سیورغال بر نوّاب او مسلّم داشت و حالا[11] در آن قصبه و نواحی از آثار خیر او مدرسه و خانقاه و رباط بغایت معمور است،

---

[1] در آ و زبده ندارد، [2] زبده: بگوکه کنبد، [3] زبده: امیرزاده، امیرک احمد، [4] آ با ب: استسعاد یافت، [5] در زبده افزوده است: ایل و احقار (کذا) او را سر کرده کسان او را ضبط نموده بابندگی حضرت سلطنت شعاری اظهار اذعان و انقیاد نموده، [6] زبده: بمصاحب اردوی همایون متوجه خراسان گردد، [7] آ مثل متن با ب: جلال، [8] آ: آقا، [9] در زبده افزوده که تومان آقا را بجلّی عالی فرود آوردند و گوهرشاد آقا با مجموع آقایان و خواتین باستقبال او رفتند و او را اعزاز و اکرام تمام کرده طویها کردند، [10] بقول زبده (۱۰۰ ب) مال متوجهات این قصبه در زمان صاحب قرانی سیورغال این خاتون بود، [11] زبده: حالاکه روز تحریر است دران موضع ساکن است و عمارات خیر از اربط و خوانق و مدارس ساخته،

ذکر وفات میرزا خلیل سلطان و والده‌اش خانزاده[1]

موکب منصور چون بدار السلطنه هراة رسید خبر واقعهٔ جانسوز و نایرهٔ جگر دوز شهزادهٔ جهانبان[2] نصیر الدین* میرزا خلیل سلطان شنید که در ملک ری[3] بعارضهٔ دوشه[4] روزه شانزدهم رجب* باحسرت شباب بمنزل تراب رفت[5] از حدوث این حادثه و نزول این نازله دلهای عزیزان در آتش و جانها در کشاکش ماند بیت

از بسکه خون دیدهٔ احباب موج زد | از گریه چرخ بر سر طوفان حباب شد

هنوز گوش از صدمهٔ[6] صدای زلزاله[7] کوس رحیل خلیل خلاص نیافته طنین ارتحال والده‌اش مهد علیا خانزاده در شرفات قصر دماغ و غرفات حجرهٔ[8] خیال پیچید ع

داغی نگشته نیک که داغی دگر رسید

وآن بانوی کبری در مشهد مقدس رضوی وفات یافت[9] و در جوار روضهٔ بزرگوار مدفون شد* مثل آدمی واحوال او و سر انجام و مال او چون مسافریست که منزل او مهد ست و مسکن آخر لحد و میان این دو منزل مرحله[10] چند معدود و چند روزی محدود، هر سالی چون مرحله، و هر فصلی چون رباطی، و هر ماهی فرسنگی، و هر هفته میلی، و هر روزی قدری، و هر ساعتی مسافتی، و هر دمی قدمی، و آدمی در روا این گشته واز منزل آخرت فارغ گشته رباعی

بنگر که به بن رسید افسانهٔ عمر | آمد بگداز شمع پروانهٔ عمر
تو غافل و خوش نشسته و باد اجل | هم گاه امید بر دو هم دانهٔ عمر

ذکر قضایای[11] ممالک فارس و عراق (١٢٩١ا)

له آ ب، ٢ه زبده: ازطرف عراق الخ، ٣ه زبده ب، ٤ه زبده: ممالک، ٥ه زبده: مرضی دوسه روز شب چهارشنبه شانزدهم رجب سنه اربع عشر وثمانمایه، ٦ه آ: ب ب آ زبده: صدمت، ٧ه زبده: زلا[ز]ل، ٨ه زبده: حجز ٩ه زبده ب، ١٠ه زبده ب، ١١ه در اصل (ک)، اوراق متعدد بی‌ترتیب شده، و ترتیب درست باعداد ورق داغ اصل اینست، ١٢٩٨ا، ١٢٩٢، ١٢٩٩ا، ١٢٩٩ب، این اوراق را تصحیح ١٢٩١ا - ١٢٩١ب، ١٢٩٤ا نوشته شده است،

میرزا اسکندر[1] در ماه صفر لشکر معتبر از ممالک فارس مرتّب [ساخته][2] عازم ولایت کرمان شد و اوّل بسیرجان رسیده محاصره کرد[3] سیرجانیان بارهٔ بیرون را بطرح ریخته در قلعهٔ کوه گریختند* و میرزا اسکندر جمعی بمحاصره گذاشته متوجّه کرمان شد و هرجا لشکرِ او رسید از عمارت و زراعت اثر نماند فوجی امرا[4] برسم ایلغار بطرف بم و جیرفت و سایر گرمسیرات فرستاده خود بنواحی کرمان آمد[5] و جمعی که محاصرهٔ سیرجان میکردند بعیش مشغول شده طریقهٔ حزم[6] فرو گذاشتند اهل قلعه ناگاه شبخون آوردند و دستبردی نمودند چنانچه امرای محاصره بیک اسپ و تازیانه باردو آمده میرزا اسکندر غضب فرموده گریختگان را بنوعی ادب کرد که سبب عبرت دیگران شد و میرزا اسکندر امیر عبدالصمد را بجانب خبیص فرستاده سلطان حسین[7] بدفع او از[8] کرمان روان شده* میان ایشان جنگی سخت بوقوع پیوست[9] عاقبت برهان الدین عبدالصمد ظفر یافت و همچنین امرا که بگرمسیرات رفته بودند غالب شده هر دو گروه مظفّر و منصور باز آمدند

میرزا اسکندر بر ظاهر کرمان نزول فرمود کرمانیان مرتضاء[10] اعظم سید شمس الدین بمی را قدّس سرّه بیرون فرستاده مال و خراج[11] قبول کردند میرزا اسکندر بنا بر حسن اعتقاد که در بارهٔ سید اعظم داشت و نیز شنید که میرزا رستم از درگاه قرا[12] یوسف عود نموده باصفهان رسید و قطب الدین طارمی یاغی شد این

---

[1] بعدش در آ افزوده است: در ممالک فارس اساس سلطنتی نهاد، [2] از روی با، ب، ک آ، [3] در زبده گفته است که "جماعتی را بانباشتن قلعه خندق داشتند و بعضی را بحفر برج و بارو گماشت تا سیرجانیان از محاصره و مقاتله بتنگ آمدند تا غایتی که بارهٔ بیرون را بطرح ریخته در قلعه کوه گریختند و بسهل فرصتی شهرستان سیرجان بگرفتند و قلعه را مدت چهل روز محاصره کردند کاری دست نمیداد — برای سیرجان* و قلعهٔ کوه رک به لیسترینج ص ۳۰۰ و ۳۰۲، [4] در زبده اعلام بعضی از اینها را درج نموده است، [5] آ با،ب، [6] آ: حرم، [7] بب: حسین برلاس والد امیر ایدکو برلاس، با: حسین برلاس، ک مثل بب اما 'ولد' نوشته است بجای 'والد' زبده: سلطان حسین، [8] بقول زبده: اهل کرمان سلطان حسین را فرستادند، [9] بقول زبده یکی از اصحاب عبدالصمد زخم خورده با میرزاده اسکندر رفت و تقریر کرد که عبدالصمد از مقابله کرمانیان عاجز است، امیر اسکندر امیر جلبان شاه را بمساعدت عبدالصمد فرستاد و وی هنوز نرسیده بود که کرمانیان منهزم شدند، [10] آ: مرتضی، در زبده امیر بجای مرتضاء اعظم سید (و طاب ثراه بجای قدس سره) [11] آ، حرج، با، ب: خرج، زبده مثل متن، [12] آ: امیر قرا یوسف،

معانی[1] سبب آن گشت که التماس سیّد قبول کرده صلح نمود و بجانب شیراز معاودت فرمود[2]،

وچون میرزا رستم از جانب تبریز باصفهان آمد خواجه احمد صاعدی که صاحب اختیار[3] بود[4] باسایر اکابر عراق استقبال نمود، ومیرزا رستم یکدو ماه دراصفهان کامگار وکامران گذرانید، وچون خواجه احمد صاعدی خلاف احکام رستمی میکرد ومیرزا رستم درباب قتل او بارکان دولت مشورت نموده قرار دادند که چون ببارکباد عید اضحی که دراین نزدیک واقع بود آید اورا تنها بمجلس آورده ازمیان بردارند، وبموجب مقرّر عمل نموده کار او تمام شد ع

نشنیده که هر که بمرد[5] او تمام شد

اصفهانیان بامیرزا رستم دل دگرگون کردند ومیرزا اسکندر نزدیک اصفهان رسیده[6] میرزا رستم طاقت مقاومت نداشت، بضرورت عازم خراسان شد[7]،

ذکر احوال امیر قرا یوسف وفرزندان او درین سال

چون امیر قرا یوسف خاطر ازجانب سلطان احمد جمع نمود وتختگاه دار الملک تبریز تصرف نمود ارادهٔ[8] اش آن بود که اسم خانیّت درمیان اولاد او باشد بنابرین تختی زرین ساخت وطوی بزرگ

---

[1] با: معامله، زبده مثل متن، [2] در زبده درین موضع ذکر سبب رفتن امیرزاده رستم به تبریز رامکرر آورده است چنانکه بر صفحه ۱۹۸ (وحواشئ آن صفحه) گذشت؛ [3] زبده: اختیار اصفهان بود، [4] آب: بمیرد، [5] آ: رسید، [6] در زبده این واقعه را مفصّل تر نوشته است که بیشترش تکرار وقایع است که در مطلع ص ۱۹۳ مذکور است مثلاً این که میرزا اسکندر امیر عبدالصمد را بالشکری بورزنه فرستاده، رستم بالشکری بسر ایشان آمده بود وایشان را محاصره کرده، امیرزاده اسکندر یوسف خلیل وتوکل ابدر عبدالصمد فرستاد وخود نیز متعاقب ایشان روان شد، رستم چون از رسیدن یوسف وغیره خبردار شد از ظاهر ورزنه باستقبال ایشان رفت واز جانبین آتش حرب مشتعل شد، درین حال امیرزاده اسکندر بکوشک زرد رسید وقاصدی بورزنه فرستاد این قاصد را گرفته پیش رستم بردند، ولشکرش که قریباً سه هزار (سوار وپیاده) بودند ساختگی جنگ کردند، اما آخر منهزم شدند وبجانب شهر رفتند ولشکر میرزا اسکندر در آتش گاه فرود آمد ورستم بالضروره ترک اصفهان گفته متوجه خراسان گشت، [7] آ زبده: -، [8] آب: ارادتش،

ترتیب داد و اکابر اعیان آذربایجان را احضار نمود و پیر بوداق[1] که ارشد[2] اولاد او بود بتاج و کمر
سرافراز ساخت و بپادشاهی برداشت و بر تخت زرّین نشانده نوکروار[3] پیش او بخدمت قیام نمود[4] و چند
روز طویهای بزرگ فرمود و خلعتهای پادشاهانه و کمرهای خسروانه باعیان آذربایجان و امرای ترکمان
داد و همه پیشکشهای مناسب گذرانیدند و بعد از طوی بر صدر فرمان چنین نوشتند که[5] :
سلطان پیر بوداق[6] یرلیغیدین ابو النصر[7] یوسف بهادر نویان سوزمیز[8]
وهم درین سال شاه محمد پسر بزرگتر امیر قرا یوسف بغداد مسخّر کرد و آنچنان بود که بعد از واقعهٔ
سلطان احمد اولاد شاه[9] زاده ولدین شاه زاده شیخ علی بن سلطان اویس یعنی سلطان محمود
و سلطان محمد و سلطان اویس حاکم بغداد شدند و میان[10] ایشان اختلاف عظیم شد امیر شاه محمد بن امیر
یوسف در اردبیل بود[11] این اخبار شنیده طمع ملک بغداد کرد | و ایلغار کرده ناگاه بدروازهٔ سوق (ورق ۹۲)
سلطان فرود آمد[12] و درین حال سلطان محمود پسر بزرگتر شاه ولد حاکم بود و از قبل او عبد الرحیم ملّاح
صاحب اختیار[13] جمعی اشرار امیر بخشایش را که در زمان پادشاه شحنه و داروغه بود گفتند: باوجود تو این

---

[1] ک (همه موضع): بیر لوداق، آ (همه موضع): پسر بداق، آ با ب: پر بداق، زبده: بیر بوداق، [2] با: راکه (بجای که)، [3] زبده: بر طریق نوکران دست ادب پیش گرفته خدمت نمود، [4] با مثل متن اما نوشت بجای نوشتند، زبده: و در احکام و امثله که ازین روز باز باطراف و جوانب میفرستاد چنین می نوشته، [5] ک: یرلیغ الدین الخ، آ مثل متن، زبده، خان یرلیغندا ابو نصر، [6] ک: سوزومیز، با: بیلوزم، آ مثل متن، زبده، سوزومیز و بعدش افزوده: و درین سال چون فصل تیرماه باخور رسید زمستان بتبریز آمد و قشلاق آن سال در تبریز بود)، [8] در زبده گوید که بعد از سلطان احمد از اعقاب وی فلان و فلان (مثل متن) و مادر سلطان اویس [و] رندی [دندی] سلطان بنت سلطان اویس (بودند) و غالباً ازینجاست که در مطلع بهر موضع دندی سلطان را دختر سلطان اویس نوشته است و حالانکه وی بنت حسین بن سلطان اویس است، رک بزامباور ص ۲۵۳، (د) با: زبده مثل متن، — در محمّدن ڈائنسٹیز صفحه ۲۴۸ و زامباور ص ۲۵۳ نامش شاه ولد است و نام والدش علی،

[9] در زبده گفته است که ایشان هر روز یکی را بضبط شهر تعیین نمودندی و روز دیگر او را بقتل آوردندی، چنانکه در اندک مدت چند کس را که بمرتبه امارت رسیده بودند چون عبد الرحیم ملاح و ناصر الدین رحیلی و بخشایش شحنه بقتل رساندند، [10] آ —،
[11] در ک نمره این صفحه ۲۹۸ [ب] است، [12] در زبده گفته است که تا در بغداد رسیدن وی هیچ کس از اهل بغداد خبر نداشت،
[13] بقول زبده وی در زمان سلطان احمد بکشتی بانی شهرت داشتی، و هر روز یکی را از اعیان شهر گرفته قتل کردی و بعضی را مصادره کردی و مردم بغداد ازین معنی مستاصل شده بودند،

کشتی بان را چه محل حکومت باشد[۱] اتفاق کرده ملاح را بقتل آوردند و بغداد پر غوغا شد[۱] اولاد شاه ولد و دندی[۲] سلطان* بنت سلطان اویس بغداد[۳] بطرح ریخته* بجانب شوشتر گریختند و شاه محمد بغداد را گرفت و قلعهٔ هبت و بعضی کردستانات در قبضهٔ تسخیر آورد و سالها در ان مملکت فرمان او روان بود،

وقایع سنه خمس عشر[ة] و ثمانمائه و تتمهٔ سنه اربع[۴] عشر[ة]

میرزا رستم[۵] اواخر شهور سنه اربع عشر[ة][۶] پناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد بیت

نهاده روی بدرگاه او وضیع و شریف — کشاده گوش بفرمان او قضا و قدر

و شرف دستبوس یافته[۷] آنحضرت[۸] او را بحسن اشفاق و مکارم اخلاق معزز و مکرم داشت و چشم عنایت و نظر عاطفت بر انتظام احوال او گماشت و بار دیگر در بارهٔ او التفات پادشاهانه و اهتمام خسروانه بذل نمود، و اسباب سلطنت مرتب داشته بجانب[۹] عراق فرستاد* و آنحضرت زمستان در هراة[۱۰] اتفاق قشلاق فرمود،

ذکر عزیمت زیارت مشهد مقدس معلی[۹] و بعضی قضایا و حکایات

چون سپاه سرما روی با نهزام و انتها آورد و مزاج هوا آغاز نشو و نما کرد و نسیم اعتدال بخش صبا در تربیت اطفال[۹] نامیه آثار انفاس مسیحا نمود و آفتاب جهان تاب بدستیاری ابر گوهربار اظهار اسرار زمین فرمود رای حضرت خاقان سعید که طلیعهٔ آفتاب مطلع غیب و جام جهان نمای مجلس لاریب است اقتضا آن کرد که موسم عید اضحی زیارت مشهد مقدس رضوی که اهل تحقیق آن را برابر حج[۱۰] داشته اند بجا آورد و نهم[۱۱] ماه ذی قعده* از دار السلطنهٔ هراة عزیمت فرمود بوقتی

---

[۱] زبده: رندی سلطان، [۲] زبده: دل از بغداد برداشته بیرون آمدند، [۳] آ: ـــــ، [۴] زبده: امیرزادهٔ رستم عمر بن (صوابش: بن عمر) شیخ بهادر، [۵] ک با ب ـــــ، [۶] در زبده گوید که میرزا رستم" با طهارت نفس و ذکاء عرق بکمال عقل و فرط شهامت و وفور خورد (کذا ـــــ خرو؟) و کیاست و محاسن اخلاق و سوابق اخلاص مذکور و موصوف" بود، [۷] زبده: او را باز طرف عراق روا [نه فر] مود، [۸] ک: معلا، آ ب: ـــــ، : معلا مزکی، [۹] ک: الطفاء، تصحیح از روی آ و زبده، [۱۰] با: حج اکبر، [۱۱] زبده: روز دوشنبه نهم ذی القعده سنه اربع عشر و ثما[نمایه]،

که **بیت**

هزار نافه به هر گوشه[1] کشاده صبا هزار عقد[2] بهر منزلی گسسته[3] سحاب

درین اثنا[4] بسمع اعلی رسید که مودود گرمسیری که التجا بدرگاه عالم پناه آورده بود چنانچه مذکور شد[5] و مدت چندگاه در هراة ملازم درگاه همایون بود چون مدت توقف او مدید شد و منازع او بعنایت[6] مخصوص گشت[7] مودود در روزی چند دم اللیل حبلی[8] می زد و به لعل[9] و عسی تعلل[10] میکرد درین وقت که[11] موکب منصور عزیمت مشهد[12] مقدس فرمود مودود فرصت غنیمت دانسته در اثنای راه عازم گرمسیر شد آنحضرت بتفحص احوال او کسی بهراة فرستاد، و چون قوت دولت آنحضرت چنان بود که هر که خلاف او در دل گذراند جان نبرد و اگر پشت بر دولت او کند محنت روی باو آورد لاجرم چون مودود عزیمت گرمسیر نمود در منزل برسین[13] جماعتی بلوچان که علی تمور رئیس و مهتر ایشان بود در شکار باو دوچار شدند علی تیمور ازو پرسید که بدین طرف چگونه افتادی جواب داد که آنحضرت مرا بولایت فرستاد، علی تیمور گفت که عنایت نامه باید نمود و الا موقوف بود[14]، مودود تیغ کشیده چند تن از بلوچان مجروح گردانید و بعضی را بدرجهٔ شهادت رسانید علی تیمور فرار نمود و مودود تاخته در عقب او بود، تیمور پسر علی تیمور از پس مودود

ع چو ابروی[15] خوبان کمانی بچنگ

---

[1] زبده: بقعه، [2] زبده: رقعه، [3] زبده: کشیده، [4] زبده: چون دو سه کوچ برفتند، [5] رک به ص ۱۸۴، [6] کذا ایضا در زبده، [7] بعدش در زبده افزوده: واز امارت ولایتی که متقلد حکومت آن بود معزول شد، [8] آ: الیل جبل، [9] ک: بعلی، تصحیح از روی آ و زبده، [10] آ ب: تعلی، [11] آ —، [12] در زبده گوید که بعد از انک موکب میمون چند منزل کوچ فرموده معلوم شد که مودود بیورت خود فرو نیامده، بهرات فرستاده تفحص نمودند که سبب چیست، معلوم شد که این خیال در خاطر دارد که قندهار و گرمسیر رود و دران نواحی فتنه انگیزد، [13] کذا در نسخ مطلع و زبده، ق: ترسین، در مظان ذکرش یافته نشد، [14] زبده: باید بود تا حکم برسد، [15] زبده: جانان، — در زبده مصراع اول هم دارد:

کمر چون دل عاشقان کرده تنگ

تیری بر شانهٔ او زد که از سینه اش بیرون آمد و از اسپ افتاده تیر فنا از شصتِ قضا بهدفِ جان او رسید، جماعتی بلوچان مودود و یاران را مقیّد ساخته با سر مودود بهراة فرستادند و قاصدی که از اردوی همایون بتفحّص حالِ مودود آمده بود با سر مودود بیک روز بهراة رسید ع

هر که بر تافت سر از حکم تو جان داد بباد،

و چون موکب همایون بطالعِ سعد و اختر فرخنده قطعه

بوقت آنکه ببرج شرف رسد خورشید	بگاه آنکه بصحرا کشد صبا لشکر
دهان لاله کند از معدنِ لؤلؤ	کنار سبزه کند باد مسکنِ عنبر

بمشهد مقدّس معلّی رسید و شرایط زیارت بجا آورده صدقات بمستحقان رسانید، و درین ولا امیر اعظم سیّد عزّ الدین حاکم مملکت قومس که چند جا ذکر بزرگی او گذشته از راه حسن اخلاق و صفای عقیدت بشرفِ ملازمت رسید و پیشکشها که از چنان بزرگی مناسب چنین حضرتی باشد گذرانید و عزّ قبول یافته بعواطفِ بادشاهانه سرافراز شد و در سلکِ امرای کبار و ملوک نامدار و سادات عظام انتظام یافت، و نوکر امیر سیّد علی از بلدهٔ ساری و برادرِ امیر حسن کیا از فیروزکوه آمده پیشکشها و عرضه داشتها گذرانیدند و جمال حالِ ایشان بزیورِ اخلاص آراسته شد، و رایاتِ همایون بجانب دار الملک عود نموده امیر سیّد عزّ الدین چون دولت و سعادت ملازم بود، و آنحضرت از راهِ بادغیس بموسمی که نقّاش چابک دست طبیعی در تصویر حُلَل ربیعی دستکاری مینمود شکار کنان و صید افگنان جمعه عاشر محرّم الحرام در دار السلطنة هراة مقام و آرام فرمود،

آمدنِ ایلچیانِ بادشاه خطای

---

۱ آ ، ب : بشست ، ۲ آ : جماعت مست ، (زبده : بلوچان در قرب یکساعت متعلقان مودود را با جمعهم مقید کردانیدند)
۳ ک : معلا ، آ : رضوی ، ۴ آ : مرتضی ، ۵ زبده : بزرگی و شهامت ، ۶ زبده ، اغاز نهاده بود ،

درین ولا از ولایت خطای ایلچیان از پیش دای[1] منک خان پادشاه چین و ماچین و سایر آن ممالک رسیدند فرمان همایون نفاذ یافت که شهر و بازارها آئین بندند و هر صنعت و کمال هنر ظاهر کرده دکان خود را آرایند[2] و امراء برسم استقبال بیرون رفته مقدم ایشان را بر خود مبارک داشتند و همه را به تعظیم تمام در شهر آوردند زمانی بود چون روز جوانی فرح افزای و هنگامی چون شب وصل غم زدای حضرت خاقان سعید فرمان فرمود که باغ زاغان را چون باغ جنان آراسته یساولان بهرام صولت ضرغام سطوت هر کس را محل و مقام تعیین فرمودند و حضرت خاقان سعید خورشید طلعت چون آفتاب بر اوج رفعت و سریر سلطنت برآمد و عظماء امراء ایلچیان را بشرف دستبوس رسانیده و تبرکات گذرانیده سخنان [ایشان] عرضه داشتند و مکتوب پادشاه خطای باین عبارت بود :

صورت[5] مکتوب پادشاه خطای

دای منک پادشاه معظم نامه ارسال سفیر مایه بدید با سمرقند شاهرخ بهادر را ما فکر می کنیم خداوند تعالی جمیع خلایق بیافرید آنچه در میان زمین و آسمان است تا هر یک براحت و رفاهیت باشند ما بتائید امر خدای تعالی خداوند ممالک روی زمین گشته ایم بمتابعت حکم الهی جهانداری میکنیم بسبب این میان دور و نزدیک فرق نمیکنیم همه را برابر و یکسان نگاه میداریم پیش ازین شنیدیم که تو نیک عاقل و کاملی و از همگنان بلندتری بامر خداوند تعالی اطاعت مینمائی و رعایا و عساکر را پرورش داده درباره همگنان احسان و نیکوئی رسانیده بسبب آن نیک شاد گشتیم

---

[1] دای منک لقب خانواده بود که در چین بعد یوان (یعنی مغول ها) فرمانروائی کردند، نام پادشاه چین مذکور متن "یونگ لو" بود، مأخوذ از حاشیه ق ص ۲۱۳، [2] ک : آرایند، آ مثل متن، برای منظومه در ذکر آذین بندی پیشه وران سمرقند در ستره رک به یزدی ۲ : ۶۰۵ بعد، [3] آ ب ب آ —، [4] از روی آ، [5] در زبده این مکتوب را درج ننموده است، [6] ک : بدیدار، آ مثل متن، [7] آ ب ب —، [8] ب ب : کنم، [9] ک : تع، [10] آ : سبب،

علی الخصوص ایلچی فرستادیم تا کمخا و ترقو[1] خلعت* رسانید، چونکه ایلچی آنجا رسیده تو نیک تعظیم امر ما نموده و مرحمت ما را نیک ظاهر گردانید، همه خرد[2] و بزرگ شاد گشته اند، فی الحال ایلچی فرستادی تا خدمت و تحفهٔ اسپان و متاعهای آن دیار رسانیدند، بجد صدق نمودن ترا دیدیم که شایستهٔ ستایش و نوازش باشی، پیشتر دور مغول بآخر رسید، پدر تو تیمور[3] فوما[4] بامر خداوند تعالی اطاعت آورده تای زوی | پادشاه اعلی بارا خدمت نموده تحفهٔ ایلچیان منقطع نگردانیده (۲ب) سبب این مردمان آن دیار را امان داده و همگنان را دولتمند گردانید، دیدیم که تو بهمت و روش پدر نیک متابعت نموده، اکنون دو جیحون[5] بای از کسان[6] هزارهٔ سوچو[7] و دانگ چنگ[8]* صده سون قوبجی[9] با جمعهم فرستادیم با تهنیت و خلعت کمخا و ترغوها تا صدق ظاهر گردد، بعد ازین کسان فرستیم تا آمد و رو کنند تا راه منقطع نشود، تا تجارت و کسب بمراد خویش کنند، خلیل سلطان دادر[10] زادهٔ تست می باید که وی را نیکو تربیت نمائی تا حق زادگی خویش بجای آورده باشی، تو می باید که بصدق و رای ما متابعت نمائی، اینست که اعلام گردانیده میشود،

و مکتوب دیگر همراه این مکتوب فرستاده بودند، یکی بیلاکات که فرستاده بودند در انجا مفصل کرده

---

[1] یعنی خلعت ترقو، صاحب فرهنگ آنندراج ۱ : ۲۶۷ ص گوید که ترغو نوعی از بافته ابریشمی سرخ رنگ باشد، [2] ک با : خورد، بب مثل متن، [3] ک : تور، [4] ک : خوما، تصحیح از روی ق، با بب : فوما، آ اک : قوما

- : فوما = کورگان (رک به ق س ۴، ۲۹ ح ۲) [5] ک با : جیحون بای، آ : حیحون بای، ق ص ۲۱۵ : Doutchioun - Bai، [6] ک : کسای و، اک با : کسان و، [7] بب - : نسخه قاتر میر بظاهر "ازکسان هزارهٔ سوچو" (Sou-tcheou) می داشت، [8] با : دان جینک، اک : داک جینک، آ : دانگ چنگ، بب : دانگ چینک، ق : Dan - Tching [9] آ : قوبخی، اک با : فوبجی، - ق : du sadah de Soun - Koutchi [10] دادر بلغت ماوراء النهر بمعنی برادر باشد، (فرهنگ آنندراج ۲ : ۵)

و یکی بر مثال خط راه که ایلچیان را باشد و هر که مکتوبی (صواب مکتوب) بزبان فارسی[۱] و خط فارسی نوشته[۲] و در همان مکتوب بخط مغولی مضمون سخن بزبان ترکی نوشته، و در همان مکتوب بخط خطای همان مضمون بزبان خود نوشته، حضرت خاقان سعید مکتوب را اصغا نموده دقائق آن را بفکر دوربین ادراک فرموده و بعد از اطلاع بر مقاصد همه را باسعاف[۳] مقرون ساخته فرمان شد امرا ایلچیان را طوی دهند،

ذکر آمدن ملک قطب الدین از سیستان

درین اثنا ملک قطب الدین[۴]* بن ملک محمود که پیشتر از مراسم بندگی متقاعد بود[۵] اعتماد بر لطف حضرت خاقان سعید نمود، و بدار السلطنه هراة آمده امراء کبار را شفیع انگیخت و دست در دامن اعتذار آویخت، امراء عرضه داشته که هرچند ملک قطب الدین در خدمتگاری از موضع ثبات لغزیده است رَبَّنا ظَلَمْنا اَنْفُسَنا[۶] گویان با تیغ و کفن عازم درگاه عالمپناه است، و غبار[۷] وحشت از آئینه ضمیر منیر آنحضرت زدوده ملک قطب الدین سعادت دستبوس یافت* و باُمید مرحمت آنحضرت بحیوة نو مستظهر گشت و قدرت استدعای وَآتِنا ما وَعَدْتَنا عَلیٰ رُسُلِکَ[۸] درو پدید آمده از گناه استغفار و اعتذار نمود بیت

عذر به آن را که خطائی رسید   آدم از آن عذر بجائی رسید

وقبول کرد که هر سال خواسته و احمال آراسته بخزانهٔ عامره فرستد و بخدمت شایسته قیام نماید[۹] و آنچه از خراج گذاشته باقی باشد به ادا رساند* و وظیفهٔ بندگی بجا آرد، آنحضرت[۱۰] ملک نیم روز را بجانب ملک تفویض فرمود*،

---

۱ آ: پارسی، ۲ آ: بنشسته، ۳ ک: باشعاف، آ مثل متن، ۴ زبده: قطب الدین علی — بقول مصحح تاریخ سیستان ملک قطب الدین، در سیستان از ۸۲۲ تا ۸۴۲ فرمانروائی کرد. (تاریخ سیستان ص ۳۱ ح ۱ و دیباچه آن کتاب ص ه. اما آنچه در متن است خلاف آنست، ۵ در زبده افزوده است که باوجود آنک حضرت سلطنت شعاری لشکر بدان دیار کشیده او تمرد و عصیان نمود و پیش بندگان حضرت نیامد، ۶ قرآن مجید ۷: ۲۲، ۷ زبده: چون این پای مردی نمودند و غبار وحشت از خاطر اشرف زایل گردانید سعادت بساط بوس ..... دریافت، ۸ قرآن مجید ۳: ۱۹۲، ۹ زبده: مقرر فرموده آمد که انچه از خراج ماضی پیش او باقی مانده است ادا کند، ۱۰ زبده: برین شرائط ممالک نیم روز باو را مسلم باشد،

ذکر روان فرمودن ایلچیان خطا

چون مهمّات ایلچیان[1] خطا کفایت شد اجازت انصراف یافته معاودت نمودند، و شیخ محمد بخشی برسم رسالت با ایشان روان شد، و چون پادشاه[2] خطا تا غایت دین اسلام قبول نکرده بر مقتضی شریعت نمیروند حضرت خاقان سعید از روی دوستی دو نصیحت نامهٔ عربی و فارسی فرستاد تا باشد که بنور هدایت ایمان مشرف شوند،

صورت[3] مکتوب[4] عربی[5]

بسم الله الرّحمن الرّحیم لآ اله الّا الله محمّد رّسول الله[6]

قال رسول الله یعنی محمّد[7] [ا] علیه السّلام[8] لا یزال من امّتی امة قائمة بامر الله لا یُنصر[9] من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک. لمّا اراد الله تعالی ان یخلق آدم وذرّیته، قال کنت کنزا مخفیًّا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف[10] فعلم ان حکمته - جلّت قدرته[11] وعلت کلمته[12] - من خلق نوع الانسان [احیاء ؟] آثار[13] العرفان واعلاء اعلام الهدی والایمان وارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره

---

[1] زبده: پادشاهان، [2] زبده: بسواد، [3] با: –، [4] در ک بعدش افزوده است: علی ولی الله، [5] با ب اک زبده –، [6] زبده –، [7] ک: محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم، ب ب زبده: محمد علیه الصلوٰة والسلام، تصحیح از روی آ و اک، [8] رک به مشکوٰة المصابیح طبع کانپور ص ۵۸۳ و ۵۸۴، در آن موضع لا یضرّهم هم دارد بجای لا ینصر [9] این جمله از اضطراب معنوی خالی نیست زیرا که لمّا اراد، ظاهر می کند که مقوله آتیه قبل از خلق آدم گفته شد و حال آنکه در نفس مقوله کلمه فخلقت الخلق بر ضد آن دالّست، [10] زبده –، [11] ک: قدرت [12] ک: کلمه [13] کذا در ک و زبده، اما بظاهر کلمهٔ (غالبًا بر وزن اعلاء مثلا احیاء) مضاف آثار بود و از اصل ساقط شده، [14] قرآن مجید ۹ : ۳۳،

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، ليعلّم الشرائع والاحكام وسنن الحلال والحرام (ورق ۲۹۳) واعطاه القرآن المجيد (۲۹۳ ر) معجزة ليُفحِم[1] به المنكرين ويقطع لسانهم[2] عند المنازعة والخصام وابقى بعنايته[3] الكاملة وهدايته الشاملة اشاره الى يوم القيام ونصب بقدرته فى كلّ حينٍ وزمانٍ وفرصةٍ[4] و اوانٍ فى اقطار العالمين من الشرق والغرب[5] والصّين ذا[6] اقتدار وامكان وصاحب جنود مجنّدة[7] وسلطان ليروّج[8] اسواق العدل والاحسان ويبسط على روس الخلائق اجنحة الامن والامان ويأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر[9] والطغيان ويرفع[10] منهم [بهم] اعلام الشريعة الغرّاء وازاح[11] من بينهم الشرك والكفر بالتوحيد الزهرآء[12] فوفّقنا الله تعالى بسوابق لطفه ولواحق فضله ان نسعى فى اقامة قوانين الشريعة الطاهرة وادامة قواعد الطريقة الظاهرة[13] وامرنا بحمد الله[14] ان يُفصِّل[15] بين الخلائق والرعايا فى الوقائع والقضايا بالشّريعة النبويّة والاحكام

---

[1] ک ا ک: ليُعجم، تصحيح ازروی آ ب زبده: لنفحم، [2] ک: السانهم، زبده: لسانهم، [3] آ: بعنايه، زبده: بقضاية، [4] ک — ازروی ب و زبده، [5] زبده: المشرق والمغرب، [6] ک آ: و [7] ک: محيّدة، [8] ک: البروج، زبده: لبروج، [9] زبده: الجور، [10] ک: يرقع، [11] ک: ازاج، [12] ک: الزمرا، [13] آ ب: الزاهرة، اک: المزاهره، [14] زبده: تعالى وتقدس، [15] ک: تفصل،

المصطفويّة وتُبنى[1] فی کل ناحیة المساجد والمدارس وتعمّر[2] الخوانق والصّوامع والمعابد لئلا یندرس اعلام العلوم ومعالمها وینطمس آثار الشریعة ومراسمها ولان بقاء الدّنیا الدنیة وسلطنتها واستدامة آثار الحکومة[3] وایالتها باعانة الحق والصّواب واماطة اذی الشرک والکفر عن وجه الارض لتوقّع الخیر والثواب[5] فالمرجوّ والمامول من ذلک الجانب وارکان دولته ان یوافقونا فی الامور المذکورة ویشارکونا فی تشیید قواعد الشریعة المعمورة ویراسلون[6] الرّسُل والقاصدین ویفتحون[7] المسالک للسایرین والتاجرین لیتأکّد اسباب المحبّة والوداد ویتعاضد وسائل المودّة[8] والاتّحاد ویستریح[9] طوائف البرایا فی اطراف البلاد وینتظم اسباب المعاش بین[10] صُنوف[11]* العبّاد والسلام [م] علی من اتبع الهدی والله رُوف بالعباد،

صورت مکتوب فارسی

بجانب دای منک پادشاه ازشاه رُخ سلطان سلام[12] مالاکلام، چون خداوند تعالی بحکمت بالغه وقدرت کاملهٔ آدم علیه السلام[13] بیافرید وبعضی فرزندان اورا پیغمبر[14] ورسول گردانید

1ک: نبنی، 2آ: نعمر 3فقط ک: حکومة 4زبده ـ، 5ک: ... الصواب، 6ک: نراسلون، 7ک: تفتحون، ب: مفتحون، 8زبده: الاخرة (الاخوة)، 9ک: التسرع، زبده: یتسرح، 10زبده: لصنوف، 11ک: العیادو، ب: الغبا... زبده شل متن، 12زبده ـ، 13زبده: الصّلوة والسلام، 14ب آ ـ، زبده: بیغمبر،

وبراستی[1] بخلق فرستاد تا آدمیان را بحق دعوت کنند، و باز بعضی ازین پیغمبران[2] را چون ابراهیم و موسی و داؤد علیهم[3] السلام* کتاب داد و شریعت تعلیم کرد و خلق آن روزگار را فرمود تا بشریعت عمل کنند و بر دین ایشان باشند، و مجموع این رسولان مردم را بدین توحید و خدا پرستی[3] دعوت کردند و از آفتاب و ماهتاب[4] وستاره و شیطان* و بت پرستیدن باز داشته و هر کدام را ازین رسولان شریعتی مخصوص بود اما[5] همه در توحید خدای[6] متفق بودند، چون نوبت رسالت و پیغمبری بر رسول ما محمد[7] مصطفی صلّی الله علیه وسلّم[7]* رسید شریعتهای دیگر منسوخ گشت واو رسول و پیغمبر آخر الزمان[8] شد و همه عالمیان امیر و سلطان و غنی و وزیر و فقیر و صغیر و کبیر را بشریعت او عمل می باید کرد و ترک ملت و شریعتهاء گذشته می باید داد، اعتقاد بحق و درست اینست و مسلمانی عبادت[5] ازینست، پیشتر ازین بچند سال چنگیز[9] خان خروج کرد و بعضی فرزندان خود را بولایتها و مملکتها فرستاد جوچی خان[10] را بحدود سرای و قرم و دشت قبچاق[11] فرستاد و در آنجا نیز بعضی پادشاهان چون آوزبک[12] و جانی خان و ارس خان بر سر* اسلام و مسلمانی بودند و بشریعت حضرت[13] محمد مصطفی صلّی الله علیه و آله وسلّم* عمل میکردند، و هولاگو خان را ببلاد خراسان و عراق ا و نواحی آن مقرر گردانیدند پس ازان (۲۹۳

---

[1] آ زبده: ایشان را، [2] ک: علیهما الخ، * زبده: و عیسی و محمد علیهم الصلوة والسّلام، [3] زبده: خداترسی، [4] ک: ماه وستاره وسلطان، تصحیح ازروی زبده، [5] زبده ـــ، [6] زبده: خدای تعالی، [7] با آ: و آله وسلم، [8] آ: زمان، زبده مثل متن، [9] آ: جنکز، ک اک: جنکیز، ب ب: جنکیز، با: چنکیز، [10] زبده: جون خانرا، [11] آ ب زبده: قفجاق، [12] زبده: اورنک و جانی خان بر، (ک ارس نوشته است بفتح الف، اما رک برلین پول مقابل ص ۲۴۰ نسب نامه آل جوچی بذیل اوردا و با توم اوزبگ (غیاث الدین محمد) از ۷۱۲ تا ۷۴۱، و جانی بیگ (جلال الدین محمود) از ۷۴۱ تا ۷۵۸، و اردس خان از ۷۶۲ تا ۷۷۷، فرمانروائی کردند، (زامباور ص ۲۴۴، ۲۴۶) [13] ب ب (بهر موضع): محمد علیه الصلوة والسلام، آ (بهر موضع): محمد علیه السلام، زبده: محمد رسول صلی الله علیه وسلم،

بعضی از فرزندان او که حاکم[۱] آن ممالک* بودند چون آفتاب شریعتِ محمدی[۲] صلی الله علیه و آله وسلّم در دلِ ایشان بود همچنان بر سرِ اسلام و مسلمانی بودند، و بسعادتِ اسلام مشرف گشته[۳] بآخرت رفتند، چون پادشاه[۴] راست گوی* غازان و اولجایتو[۵] سلطان و پادشاه سعید ابوسعید بهادر، تا نوبت حکومت و فرمان روائی و سلطنت و کامرانی به پدر و مخدومم امیر تیمور کورگان طاب ثراه[۶] رسید، ایشان نیز در جمیع ممالک بشریعت محمدی[۷] صلّی الله علیه و آله وسلّم* عمل فرمودند[۸] و در ایام سلطنت و جهانداریِ ایشان اهل ایمان و اسلام را[۹] رونقی هرچه تمامتر بود، اکنون که بلطف و فضل خداوند تعالی این ممالک خراسان و ماوراء النهر و عراق و غیرها[۱۰] در قبضهٔ تصرف آمده در تمامی ممالک حکم بموجبِ شریعتِ مطهرهٔ نبویه میکنند،[۱۰] و امر معروف و نهی منکر کرده[۱۱] یرغو و قواعد چنگیز خانی[۱۲]* مرتفع است، چون بیقین و تحقیق شد که خلاص و نجات در قیامت و سلطنت و دولت در دنیا بسببِ ایمان و اسلام و عنایتِ خداوند تعالی است با رعیّت بعدل و داد و انصاف زندگانی کردن[۱۳] واجب است،* امید بموهبت و کرم الله[۱۴] تعالی آنست که ایشان نیز در آن ممالک بشریعتِ حضرت[۱۵] محمد رسول الله صلّی الله[۱۶] علیه و آله وسلّم* عمل کنند و مسلمانان[۱۷] را قوت دهند تا باشد که پادشاهی چند روزهٔ دنیا با پادشاهی آخرت که[۱۸] وَلَلآخِرَةُ خَیرٌ لَكَ مِنَ الأُولىٰ

---

۱ زبده: پادشاه آن مملکت، ۲ زبده: محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم، نیز رک به ص ۵، ۳ زبده: کشتند و، ۴ زبده: بادشاهان، ۵ زبده: الجوتو، ۶ زبده +: وجعل الجنّة مثواه، ۷ فقط در ک، آ: محمد علیه السلام، ب: محمد علیه الصلوٰة والسلام، زبده: محمّد رسول الله صلی الله علیه وسلّم، ۸ زبده: کردند، ۹ آ: غیراو، ۱۰ زبده: وادربایجان وغیرها ۱۰ زبده: می کنند، ۱۱ زبده: برعفو (!) ۱۲ آ: جبکرخانی، با: چنگیزخان، بب: جنکیرخانی، ک: جنکیزخوانی، ۱۳ زبده: کردان، ۱۴ آ: زبده: خداوند، ۱۵ آ زبده ــ ، ۱۶ آ: علیه السلام، ۱۷ زبده: مسلمانی، ۱۸ زبده: وَالآخِرَةُ، رک به قرآن مجید ۹۳: ۴،

متّصل[1] گردد،

و درین وقت ازان طرف ایلچیان رسیدند و تحفها آوردند و خبر سلامتی ایشان و معموری آن ممالک گفتند، محبّت و دوستی که میانِ پدران بود بر موجب محبّةُ الآباءِ قرابةُ الابناءِ تازه گشت، ما نیز ازین طرف محمد بخشی ایلچی فرستادیم تا خبر سلامتی رسانند[2]، مقرّر آنست که بعد ازین راهها کشاده باشند تا بازرگانان[3] بسلامت آیند و روند[4] که این [معنی[5]] سبب آبادانی ممالک و نیکنامی[6] دنیا و آخرتست، توفیقِ رعایتِ اتّحاد و مراقبتِ شرایطِ وداد رفیقِ اهل طریق باد[7]!

حضرت خاقان سعید فرمود که ایلچیان اطراف را چون ایلچی محمد[8] قرامان که با تحف روم آمده بود و ملک قطب الدین سیستانی و ایلچی[9] پیرک ازکرمسیر مجموع ملتمسات ایشان را ساخته و همه را بانعام و اکرام نواخته اجازتِ مراجعت نمود ع

باز رفتند خوشدل و خرّم،

ذکر شاهان بدخشان و رفتن ایلچی بجانب ایشان

شاه بهاء الدین بدخشانی قاصدی پیش حضرت خاقان سعید فرستاده بود و التماس نموده

---

[1] زبده: بمفصل، [2] زبده: برساند، [3] ک: بازرجانان، زبده: بازارکانان، [4] زبده: بسلامت روند و آیند، [5] از روی زبده، [6] آ زبده: نیکونامی، [7] بب: بادتم [یعنی تم]، [8] امیر محمد قرامان که این ایلچی را فرستاد از ۸۰۵ھ تا ۸۲۹ھ در لائق قاونیه (Lycaonia) فرمان روائی کرد، رک به فهرست امراء این خانواده در لین پول مقابل ص ۱۸۴، [9] زبده (ورق ۱۸۸ الف): ایلچی محمد قرامان از بلاد روم آمده بود و تحف و ظرائف آن دیار رسانیده و ملک قطب الدین سجستانی که ذکر او گذشته و بیرک ازکرمسیر خود مجموع ملتمسات باجابت مقرون شده باوطان خود مراجعت نمودند،

که معتمدی روان فرمایند تا مال ولایت فرستد و فرزندان[1] خود را بملازمت مشرف سازد، و آنحضرت امیر حمزه قتنوقور را که از اعیان حضرت بود[2] ارسال فرمود و مشار الیه بآنجا رسید[3]، شاه[4] بهاء الدین خیال محال و اندیشهٔ استقلال بخاطر راه داده بود و انقیاد احکام نمود و با نوکران میرزا ایجل[5] در مقام مقاتله بود، امیر حمزه[6] باز آمده صورت واقعه بعرض رسانید، آنحضرت فرمود که امراء کبار امیر مضراب بهادر و امیر سید علی ترخان و امیر فیروزشاه منوجه بلخ شده در[7] ظل چتر فلک سای میرزا ابراهیم سلطان درآیند*،

وامراء به بلخ رسیده میرزا ابراهیم سلطان همه را انعام فرمود و شاهزاده و امراء عزیمت بدخشان نمودند و از راه بغلان[8] باشکمش[9] آمده[10] شاه بهاء الدین بطرف بدخشان گریخت و لشکرها با امراء به بدخشان درسی آمدند،

---

[1] زبده، فرزند، [2] در زبده + : و در حسن رای و کمال دانش مشار الیه و متفق علیه، [3] زبده: دید که شاه بهاء الدین در ا [ن] حدود دست تطاول کشاده و پای از حدّ خود بیرون نهاده است و اندیشهٔ فساد و نقش استقلال را بخاطر راه داده التزام طاعت قبول نکرد و بدان وعدهای وفا ننمود و ملک آثار تمرّد و عصیان ازو مشاهده کرد امیر حمزه مراجعت نمود و از و چنان دریافته بود که با اصحاب اطراف که حدود متصل است بر طمع مداخلتی می باشد و ترصد فرصتی می کند و باغوای جمعی مفسدان شریر و اغرای قومی فتان شور انگیز اقدام می نماید و با نوکران امیر و امیرزاده اعظم ایجیل (کذا) تویان که دران سرحد بودند جنگ کرد و بنیاد مخاصمت و منازعت نهاد بنا برین مقدمان با جمعی از امرای را فرمان شد الخ،

[4] ک اک: ایچل، آ ا ب: ایجل، [5] ک اک: مقابله، ب: مقابله، آ مثل متن، [6] آ ب اک، حمزه قتنوق، [7] زبده: و از انجا بزیر رایت ...... ابراهیم سلطان ...... و امرای آن دیار مثل امیر توکل برلاس و امیر نوشیروان وغیرهما با لشکرها که دران حدود بودند باتفاق عازم بدخشان شوند،

[8] آ ا: بقلان، ب و زبده مثل متن، [9] ک: بشکمش، تصحیح از روی آ اک ا و ب، زبده: بیلاق اسکمش، [10] در زبده: بجای دو سه سطر آینده می گوید: انجا خبر تحقیق کردند که شاه بهاء الدین در ادکوه (ارگو؟) لشکرهای خود جمع کرده است متوجه او شدند چون عساکر منصور نصرهم الله تعالی ابتاخان (کذا) بطالقان؟] نزول کردند خبر رسید (باقی حاشیه بر ص ۲۲۹)

و میرزا ابراهیم سلطان[1] با لشکر پیاده در کشم توقف نمود و شاه بهاء الدین بکوههاء سخت و بیشهاء پر درخت رفته بود[*] لشکر منصور از کان لعل گذشته بولایت سعبان[2] و غند[3] و پامیر[4] درآمدند و آن مواضع منبع آب جیحون است ، و از آنجا نیز گذشته ، احمال و اثقال شاه بهاء الدین بدست لشکر افتاد و امراء بکوهها برآمدند که در خیال مردم جبال نبود (ورق ۲۹۴) که کسی بیگانه بدآنجا تواند رفت و هر که بایلی پیش آمد بمال و جان امان یافت ، لشکریان بازگشته با غنیمت فراوان بشهر بدخشان رسیدند و حکومت آن ولایت را به شاه[5] محمود[*] برادر شاه بهاء الدین دادند که پیشتر بدرگاه عالمپناه آمده بود و آثار نیکوبندگی بظهور آورده ، فرمان شد که در پناه رایت میرزا ایجل[6] باشد ، (۲۹۴ر)

درین اثنا بمسامع[7] جلال رسید[*] که حرم محترم میرزا الغ بیگ چون صدف بدر دانه آبستن است حضرت[8] خاقان سعید از غایت ود[9] که نسبت[10] با حفاد و اولاد داشت

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۲۲۸) :- که شاه بهاوالدین بطرف بدخشان گریخت لشکرها بران سمت روان شدند جون بکشم رسیدند دران موضع .... ابراهیم سلطان .... بالشکرها بیاده توقف نمودند و جمعی کثیر از امرا ایلغار کرده در پی شاه بهاوالدین میرفتند جون ببدخشان رسیدند شاه بهاوالدین گریخته بود و بطرف کوههای سخت رفته عساکر منصوره بر عقب او روان گشتند بکان لعل رسیدند و ازان گذشته بولایت شغنان و عند تا میر درآمدند - برای موضع مذکوره متن و حاشیه رک به حواشی ق ص ۲۲۲ بعد و لیستر رینج ص ۴۳۶ بعد و خریطه ۹ در آن کتاب و خریطه های که وڈ (Wood) در سفر تا منبع جیحون (لندن ۱۸۷۲ء) دارد ، و دیباچه آن کتاب ص ۹۱ و افغانستان تالیف جمال الدین احمد طبع کابل ۱۳۱۳ھ (خریطه در آخر کتاب) ،

حواشی این صفحه :- [1] از ک افتاده است ، از روی نسخ دیگر افزوده شد ، [2] آ : سعان ، ب ، ق : سعیان ، ب : سعاں ، ک : شعبان ، - قاترمیر این کلمه را شغنان می خواند (ق ص ۲۲۴ ح ۱) ، زبده : شغنان ، [3] آ ، ب : عند ، ک : عند ، ق مثل متن ، زبده : عند - قاترمیر این کلمه را غند (= واخان) می خواند (ق ص ۲۲۴ ح ۲) [4] در جمیع نسخ : بامیر ، [5] زبده : شاه سلطان محمود ، [6] زبده : اجل نویان ، [7] زبده : از جانب سمرقند خبر رسید ، [8] آ ، ب ، [9] آ ، ب ،

فرمود که آن صدف شرف را قبل از میعاد وضع حمل بخراسان آورند[1] و بموجب فرموده محفهای پادشاهانه ترتیب کرده بابا آغایان و خواجه سرایان از سمرقند متوجه خراسان شدند و نزدیک دار السلطنه هراة آغایان و خواتین استقبال نموده بباغ[2] زاغان فرود آوردند* و عاشر جمادی الاولی بیکی کاخان زاده همایون قدم از کتم عدم بحیز وجود آمد و چهارشنبه پانزدهم ماه مذکور طوی بعظمت فرمودند،

ذکر احوال ولایت خوارزم که درین سال هشتصد و پانزده داخل دیوان اعلی شد

چون احوال[3] خوارزم* درین دفتر مسطور نشده رقم قلم آنست که از ابتداء جلوس فرخ فال سال بسال بطریق اجمال باز نماید و شرح وقایع آن ولایت تقریر داده آید، و صورت حال آنست که در زمان واقعه حضرت صاحبقران امیر موسی[4] کا*

---

[1] ک ت: آوردند، آ ب ت: مثل متن، [2] زبده (۱۹۰ ا): فرمان شد در باغ زاغان چهار طاقها و نصبها ساختند اسباب طوی و مایحتاج آن مهیا کردانیده خیمها و خرگاهها با تختهای زر و نقره بخوشهاء لعل و مروارید مرصع و مزین کردانیدند، انجه در روغا [وعاء] وسع کنجید و دست اجتهاد بر دامن آن رسید از اسباب عشرت و عیش مهیا شد لعابان شیرین حرکات و مشعبدان حابک [چابک] طرفات هنرهای نمودند و بازیها بیرون می آوردند چند روز منجمان ماهر ملازم بودند تا در روز جمعه ثالث جماد الاول سنه خمس عشر و ثمانمایه موافق لوئیل درین مکان مبارک بیکی کما دکیا، خانزاده همایون قدم از کتم عدم بخیر [بحیز] با وجود آمد،

[3] زبده: واقعات خوارزم در زمان آن دولت (یعنی زمان شاه رخ سلطان)،

[4] زبده: موسی کیا بموجب حکم و فرمان آن حضرت (یعنی تیمور)،

حاکم خوارزم بود و قوم قراتاتار[1] که آنحضرت ایشان را در هشتصد و شش از مملکت روم آورد چنانچه در مجلّد اول مفصل است در زمان سلطنت میرزا خلیل سلطان از ولایت[2] ماوراء النهر گریخته بخوارزم[3] رفتند* و میان ایشان و امیر موسی[4] کا آتش جنگ افروخته شد[5] و شرار شرارت قراتاتار نواحی خوارزم را سوخته عزم روم کردند، و امیر* ایدکو[6] امیر الامراء شادی خان[7] از جانب دشت به طمع خوارزم متوجّه گشت و امیر موسی کا بماوراء النهر رفته[8] امیر ایدکو در رجب سنه ثمان و ثمانمائه خوارزم را گرفت[9] و امیر انگا[10] را حاکم گذاشته بجانب دشت[11] رفت*،

وجمعی عراقیان در روز عید رمضان از میرزا خلیل سلطان روگردان شده از سمرقند عزم خوارزم کردند و آنجا رسیده[12] پیر پادشاه بن لقمان پادشاه بن طغاتیمور خان را که در مازندران

---

۱ زبده: تاتاران روم — رک به شرف نامهٔ یزدی ج ۲ ص ۵۰۱ ببعد برای آوردن تیمور قراتاتاران را،

۲ آ —، ۳ در زبده گوید: و بعضی از ایشان بجانب خوارزم رفتند،

۴ زبده: کیا (بهر موضع)؛ ۵ زبده (۱۹۱ ب): و تاتاران غلبه بودند نواحی شهر را غارت کردند و امیر کوکه (الخ)

۶ این لفظ در نسخ مختلفه صورتهای عدیده دارد درین موضع و در سطور مابعد: با: ادکو (و گاهی ایدکو) ب ب: همواره ادکو، و آ: ادکو (و گاهی آدکو) نوشته است، زبده: ارکو (و در بعض مواضع، ادکو) — رک به لین پول ص ۲۲۹ برای ادیکو (Edigu) رئیس نوگائی ها 'بادشاه گر قبچاق' و بهمان کتاب ص ۲۳۲ برای سنین خوانین خانوادهٔ اد روس و توقتامش، شادی بیگ (از آل اُرُوس) از ۸۰۲ تا ۸۱۱ (۸۱۰ در زامباور و لین پول امارک به مطلع ص ۲۳۲) فرمان فرما بود،

۷ زبده +: بادشاه دشت قفجاق؛ ۸ بعدش در زبده +: و جماعت تاتاران متفرق گشتند، ۹ ک: ابکا، آ: الکا، با ق: انکا، ب ب: الکا، ا ک: افکا، زبده: انکا (و جائی: انک و جای دیگر: آنکه)، ۱۰ زبده: دشت قفجاق معاودت نمود، ۱۱ زبده +: سنه ثمان و ثمانمایه، ۱۲ در جمیع نسخ و ق: پر، زبده: بیر، — پیر یا پیرک از بیت جوچی خان از ۷۹۰ تا ۸۱۲ حاکم مازندران بود،

از مصاف حضرت خاقان سعید گریخته[1] پناه بخوارزم برده بود بپادشاهی برداشته زر بسیار که میرزا خلیل سلطان ببیشمار بایشان داده بود برسم نثار پریشان کردند و عازم مازندران شدند، وقصهٔ آمدن ایشان بمازندران سبق ذکر یافت[2]،

وامیر انکا[3] برقرار حاکم خوارزم بود تا درشهور ۸۱۱ سنه احدی عشر شادی[4] خان[5]* وفات یافته فولاد خان پادشاه شد وامیر ایدکو بیوسون معهود صاحب اختیار بود و انکا[5] را طلبیده بغلجه[6] را حاکم خوارزم ساخت ، و فولاد خان درشهور ۸۱۳ سنه ثلاث[7] عشر* فوت شده تیمور خان[8] پسر [تیمور] قتلغ خان پادشاه شد و قصد امیر ایدکو کرد و او منهزم بخوارزم آمده و یراق[9] کرده بجانب الوس رفت*، و در موضع سام که ده روزهٔ خوارزم [است[10]] آجق[11] بهادر و غازان[12] ازجانب تیمور

---

[1] در زبده (۱۹۲ ال) گفته است که "بیر [پیر] بادشاه بن طغا تیمور که در مازندران از مصاف" تیمور گریخته بود" او نیز بخوارزم رسید بیش امیر انک رفت وحامی جماعت عراقیان کشته ایشان رایمن (ایمن ؟) گردانیده ، عراقیان درخوارزم خرید و فروخت بسیار کردند" و با پیر بادشاه بیعت کردند" " و زر بسیار برسروی پاشیدند واز خوارزم متوجه مازندران گشت — پیر بادشاه در ۸۰۹ ازمازندران بخوارزم رفته ،رک به ص ۷۷ ،

[2] رک به ص ۵۵ و ۴۷ ، بعد ، [3] ک : ایکا ،با : انکا، آ : الکا، زبده : آنکه ، [4] زبده : شادی بیگ [بیک] خان ، [5] ک ،الکا ، [6] ک : لغلجه ، آ : لعلجه ، باب : نغلجه ، اک : بغلجه ، ق ز ص ۲۲۶) : Bagledjeh ، زبده : تغلجه ، [7] بقول لین پول ص ۲۳۲ پولاد از ۸۱۰ تا ۸۱۵ فرمان روائی کرد ، [8] از روی آ و زبده ، در با نام این بادشاه را قتلغ تیمور خان نوشته است نیز رک به ق ص ۲۲۶ ، [9] زبده : و بعداز دوسه ماه براق [یراق] لشکر کرده بازجانب الوس روانه شد ، [10] ک — ، از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد و ق مطابق است بآنها ، [11] با : آجق ، اک : اجو ، ق (ص ۲۲۶) : Adjuk ، زبده : احق ، [12] زبده : عازان ، با : غازیان ، * تغلجه زیور لیست که بندی آن را تیکه خوانند ،

خان باورسیدند وعزم رزم کردند[۱]، بغلجه[۲] که پیش ازین حاکم خوارزم] بود بقتل آمده امیر ایدکو شکسته بخوارزم رسید، و این حال اوائل سنه اربع عشر[ه] بود، دکنه و غازان متعاقب بخوارزم آمدند و امیر ایدکو را شش ماه محاصره کردند، درین ولا خبر آمد که جلال الدین سلطان پسر تغتمش[۳] خان تیمور[۴] خان را شکسته اردوی اورا غارت کرد و تیمور خان میرسد، و قاصدِ جلال الدین سلطان پیغام رسانید[*] که پیش ازین تیمور خان بود برای او شمشیر می زد بدا کنون من خان شدم[۵] سعی نماید وایدکو که دشمنِ ماست بدست آرید[۶]، باز جلال الدین سلطان ا کس فرستاد که د۲۹۴ب اگر ایدکو پسر خود سلطان محمود و خواهر[۷] جلال الدین که همین پسر داشت[*] فرستد و سکّه وخطبه [بنام[۸] ما کند با او جنگ مکنید و متوجّه شوید، امیر غازان که[۹] خواهر جلال الدین سلطان در عقدِ او بود[*] میل صلح نمود[۱۰] دکنه که] خواهر تیمور خان داشت آن خبر نا بود

---

[۱] زبده +: در اوائل سنه اربع عشر وثمانمایه، [۲] آ: معلجه، با: بغلجه، بب: مغلجه، اک: بقلجه، ق: Bagledjeh، زبده: نغلجه، [۳] آ: نقمش، با: تغتیتمش، بب: بقمش، زبده: تغمش، [۴] زبده (۱۹۲ب): با تیمور خان یاغی شد و جنگ کرده او را بشکست، و اردوی او را غارت کرده و تیمور خان با معدودی چند از پیش ایشان بگریخت، در عقب این خبر ایلچی از پیش جلال الدین سلطان بخوارزم رسید قلتقبوقا نام و استمالت نامه از جلال الدّین سلطان بتمام امرا (که) از قبل تیمور خان خوارزم را محاصره داشتند مضمون رسالت آنک، [۵] آ: شده ام، زبده مثل متن، [۶] آ: آرند، [۷] زبده: خواهر جلال الدین سلطان که همین سیّد محمود بسر ادکو ا (کذا) داشت، [۸] در ک ندارد، از روی آ و دیگر نسخ ثبت شد، [۹] زبده -، [۱۰] زبده (۱۹۳ب): فامّا امیر دکنه راضی نمی شد در اثنای این حال خبر رسید که تیمور خان که از پیش جلال الدین سلطان گریخته بود نزدیک رسیده است و می رسد و چون ان لشکر او بدر خوارزم فرستاده بود باعتماد انک لشکر منست متوجّه انطرف گشته و امیر غازان بجهت آنک خواهر جلال الدین [داشت شیوه؟ جلال الدین؟] سلطان بود و امیر دکنه شیوه تیمور خان بود و او نیز خواهر تیمور خان را داشت و دکنه قطعاً بر صلح امیر ادکو راضی نشد، [۱۱] در اثنای این حال خبر رسید که تیمور خان که از پیش جلال الدین سلطان گریخته بود و نزدیک رسیده است- با، بب، اک: تیمور خان (بجای تیمور مفلوک)،

انگاشت، درین حال تیمور مغلوک نزدیک خوارزم رسید[۱]، غازان دکنه را بشراب مشغول کرده نوکر خود جانخواجه را فرستاد[۲] تا تیمور خان برگشته بخت را بقتل آورد، وجلال الدین سلطان شنیده از امیر غازان منّت دار شد[۳] و نشان فرستاد که غازان خانِ[۴] ماست فرموده او را حکم ما دانید، و امیر دکنه برای تیمور خان عزا داشت[۵]، واز امراء محاصره خضر اغلان بجهت اروغ[۶] بزرگتر بود، بعد از و دکنه، بعد از یشان غازان، درین حال از همه زیادت شد، و امیر ایدکو صلح کرد و او بیرون آمده یکدگر را طوی دادند و امراء ترک محاصره کرده متوجّه جلال الدین سلطان شدند، +

قجولای[۷] بهادر در موضع بلوقیا[۸] بدیشان رسید و بطعنه گفت : خوارزم ناگرفته چرا بازگشتید ؟ امراء گفتند : ما مدّتِ هفت ماهِ تمام محاربه و محاصره کرده باده هزار مرد نتوانستیم گرفت، ترا خود سه چهار هزار مرد بیش نیست صلاح بازگشتن است که ما سخنِ صلح گفته ایم و او پسرِ خود را پیش خان میفرستد، قجولای گفت : یک نفسِ من ایدکو را کافیست[۹]،

با این غرور عزمِ خوارزم کرد، و امیر ایدکو خبر یافته استقبال نمود، چون لشکرِ او کمتر بود براهِ مکر و فریب شب مراحل می پیمود[۱۰] [و روز پنهان می بود]،

---

۱ ک : خانخواجه، تصحیح از روی بآ و بب و آ و زبده و ق و اک ـــ، ۲ زبده + : چند بهادران دیگر با او تعیین کرده که بروید و تیمور خان را بقتل آورید، ایشان برفتند و تیمور خان را بقتل آوردند،

۳ زبده : و فی الحال ایلچی فرستاد، مضمون آنکه، ۴ زبده : قائم مقام (بجای خان) ۵ زبده + : اما چون این حکم جلال الدین سلطان برسید او از اشارت [امارت ؟] لشکر معزول شد، ۶ زبده : اورق، ۷ بآ : قحولای، اک : نجولای، زبده : فحولاي ، ۸ فقط زبده : برقوقیا، ۹ بعدش در زبده + : حالا خود چهار هزار سوار دارم، ۱۰ ک ـــ، از روی نسخ دیگر و ق نوشته شد، فقط زبده : و بروز فرمود [فرود] می آمد،

چون نزدیک رسیدند[1] امیر ایدکو لشکر خود را دو بخش کرد* و جمعی را فرمود که چون بیاغی رسند جنگ پیش برند و هزیمت شده* پریشان شوند، و گفته بود که نمد کهنه و جُل اسب و توبره بر[2] شکل بوقچها بسته* در وقت گریز هر طرف اندازند، چون امیر قجولای رسید و مردم امیر[3] ایدکو جنگ پیش برده گریختند لشکر قجولای بتصور آنکه یاغی همین بود از حرص[4] اُلجا در قفای هزیمتیان تاختند بیت

از آدمی عجب چه؟ که ماهی در آب نیز جانرا ز حرص در سر[5] کار دهان کند*

از طرف دیگر امیر ایدکو بهادر با تیغهای رخشان و سنانهای درفشان[6] رسید، قجولای با آنکه لشکر او در پی یاغی رفته بود جز جنگ چاره ندید و کوششهای بهادرانه و حملهای دلاورانه کرده عاقبت بقتل آمد، و امیر ایدکو سر او را بخوارزم فرستاده فرمود که توق او را بر پای کردند و نقاره چیان او نقاره میزدند و یاغی که در پی اُلجا رفته بود توق خود را دیده جوق جوق میرسند و در دام بلا افتاده گردن در ذلِّ غُل و دست در قید بند میدادند تا باین تدبیر هزار آدمی دستگیر شدند، و لشکر امیر ایدکو غنیمت گرفته بخوارزم باز آمدند و اسیرانرا بندهای گران نهاده بر عایا سپردند مقرر آنکه از بندیان هر که گریزد نگاه دارنده را بقتل آورده محلهٔ او را غارت کنند، و مردم شهر در زحمت افتادند،

---

[1] زبده +: امیراد کومکتی [کمکتی] بیدا ساخته لشکر خود را فرمود که اینجا توقف کنید تا از زمان که ایشان از ما بگذرند و در کوچ باشند ما خود را بر ایشان زنیم مردم خود را دو گروه کرد، یک قوم را بر کنار جنگی [جنگلی] تعیین کرد که چون لشکر یاغی برسید می باید که صف کشیده آغاز محاربت کنید و چون ایشان حمله کنند هزیمت شوید، [2] زبده: بر شکل بُنجها [بقچها؟] بر قنجه بندد، [3] نقط آ، [4] ل: حیض، [5] زبده: سرور کار جهان، [6] بعدش در زبده +: عنان گشاده و سنان کشیده،

ودرین سال یعنی [سنهٔ[1]] خمس عشر[ة] [2]حضرت خاقان سعید لشکری نامزد خوارزم فرمود، از امرای خراسان[3] امیر علیکه[4] کا و امیر الیاسخواجه باسپاهِ گران روان شدند واز ماوراء النهر امیر موسی[5] کا باپنجهزار سوار عازم آن دیار شد* ونزدیکِ خوارزم بهم پیوستند، ودر آن زمان مبارکشاه پسر امیر ایدکو حاکم بود وبیکیچک[6] امیر دیوان وصدر[7] قاضی*، چون خبر لشکر محقق[8] شد اعیانِ ملک جمع آمده مشورت کردند، اکثر صلاح در صلح میدیدند وبعضی براهِ جَلامی رفتند، وباقی جنگ وکارزار اختیار میکردند، درین اثنا امیر علیکه[9] کا ایلچی فرستاده استمالت گونهٔ داد، وصلح جویان ساوری بیرون فرستادند[10] واکثر [مردم[11]] خوارزم دل بر صلح نهادند، نوکران

(۲۹۵ر) امیر سید علی ترخان (ورق ۲۹۵) وامیر الیاسخواجه بطرفی رفته بودند[12] وجمعی را کشته واسیر گرفته، خوارزمیان متوهم شدند وجمعی که اهل جنگ بودند جرأت نمودند وغلبهٔ تمام از خاص وعام بیرون آمده جنگ درپیوست، و[13] چون سخنِ صلح درمیان بود ولشکریان هرطرف پریشان خوارزمیان آن روز تا شب

---

۱ ک ب، ازروی آ نوشته شد، ۲ زبده + : بمشورت وصواب دید امراء،

۳ در زبده + : امیر علی ترخان، ۴ با وق + : کوکلتاش، در زبده نامش علی کیاست،

۵ زبده : حضرت مخدوم . . . . . . مغیث الحق والدین الغبیک کورکان پنج هزار سوار مصاحب امیر موسی کیا تعیین فرمود که باتفاق آن لشکر متوجه خوارزم شوند، ۶ زبده : بیلچک، ۷ زبده : صدر که قاضی بود، صاحب اختیار مملکت این سه کس بودند،

۸ آ : مقرر،

۹ زبده : علی کیا، ۱۰ زبده : آوردند، ۱۱ ازروی زبده،

۱۲ در زبده + : وخرابی بسیار کرده، ۱۳ زبده : ولشکر امرا بسبب آنک صلح درمیان بود استعداد جنگ ناکرده متفرق بودند، وپلی [پلی] بسته بودند بعضی از لشکریان پل بگذشتند وبعضی هنوز نگذشته بودند که جنگ درپیوستند وشهریان دران روز جنگهای سخت کردند،

جنگِ سخت کردند*، وشب آوازه انداختند که امیر ایدکو وجنگیز[1] اغلان رسیدند ونقارهٔ شادیانه زدند، امرا روز[2] جرأت* ایشان دیدند وشب خبرِ ایدکو شنیدند[3] هم در شب عنان بعزمِ مراجعت تافتند، وخوارزمیان[4] در عقب آمده احمال واثقال گرفتند[5]،

حضرت خاقان سعید از استماعِ این خبر متغیّر شده* فرمود که امیر سید علی ترخان و امیر شاهملک[6] عزمِ رزمِ خوارزم نمایند، ولشکرِ[7] ماوراء النهر نیز پیش ایشان آیند* وآنحضرت هرکرا دانست که در آن نوبت بر رعیّت ظلم کرده بود عتاب وخطاب فرمود وفرمود که چون درین کرّت بتوفیقِ الٰهی خوارزم مسخّر شود از آنجماعت که در آن نوبت جرأت نموده اند انتقام کشند[8] و باقی رعایا را آسیبی نرسانند،

امراء نزدیک خوارزم رسیده شنیدند که پسر امیر ایدکو مردم خوارزم را خرخشهٔ

---

[1] بب: جنکیز، آ: جنکر، اک با: جنکیز، زبده: جنکز، [2] فقط با: زور در حرب [زبده: چون روزانه ایشان جراتی دیده بودند و در شب آن خبر شنید]، [3] بعدش در زبده: تصور کردند که این خبر راست [است] پلی که لبسته بودند آن را آتش زدند الخ، [4] آ با بب اک: بهادران خوارزمی، [5] بعدش در زبده (۱۹۶ ب) + : در ذی الحجّهٔ سنه ست عشر وثمانمایه عساکر ماوراء النّهر که بخوارزم رفته بودند بدار السّلطنهٔ سمرقند رسیدند، و باقی امراء که بجانب خراسان رفته بودند چون خبر آن حادثه به بندگی حضرت سلطنت شعاری رسانیدند آتش حمیّت زبانه زد، [6] در زبده بر ینها اسمای امراء ذیل را افزوده است: شیخ لقمان، یادگار شاه، فرمان شیخ، نوشیروان برلاس، [7] در زبده گفته است که بماوراء النهر نیز فرستاد که لشکر بخوارزم روانه گردانند" ایشان نیز کرت ثانی ساختگی لشکر کردند و متوجه شدند امیر سلطان شاه برلاس و دولت خواجه عناق و امیر اسکندر هندوبوقا"، [8] فقط آ: ستانند،

بسیار کرده و مال بیشمار گرفته بدین بهانه که شما طرفِ مخالفان داشتید و ساوری بیرون بردید، و بعضی را کشته و جمعی را مقیّد ساخته خوارزمیان از آن[1] متنفر اند*، و نیز شنیده اند که حضرت خاقان سعید کسی را که بر رعیّتِ خوارزم ظلم کرده گوش و بینی بریده، و بدین جهت رعایا طبعاً مایل این طرف اند، و پسرِ ایدکو متوهّم شده بجانبِ پدر گریخت، و امراء این اخبار تحقیق کرده بظاهرِ شهر فرود آمدند، و سادات و علماء و اعیانِ شهر با ساوری و پیشکش بیرون آمده شهر تسلیم کردند، و امراء مظفّر و منصور بجانبِ خراسان و ماوراء النهر بازگشته،

و امیر شاهملک چند روز ضبطِ امور و نسقِ مصالحِ جمهور و نظمِ قواعدِ مملکت و وضعِ قوانین معدلت فرمود و بمقتضی رای رزین[2] و خاطرِ دوربین تمام مهامِ خواصّ و عوامّ سرانجام نمود، و نوکرانِ نیک بمحافظت آنجا باز داشته متوجّه پایهٔ سریرِ اعلی شد و اوایل[3] سنه ستّ عشرة* [۸۱۶] بدار السلطنه هراة رسید و بنوازشِ فراوان مخصوص گشت، و بعد از چندگاه حکومت خوارزم بدو مفوّض شد[4] و تا آخرِ ایّامِ حیوة در تصرّفِ او بود،

ذکرِ احوالِ فارس و عراق و گرفتن میرزا اسکندر شهرِ قم[5] را

میرزا اسکندر چون در ممالک فارس و عراق فرمان فرمای علی الاطلاق شد قصدِ تسخیر بلدهٔ قم کرد و چند ایلچی بطلب خواجه محمّد قمی فرستاد، و از مردم خواجه امردی[6] خوش شکل بود او را نیز طلبید، و خواجه[7] بهیچ وجه ملتفت نمی شد میرزا

---

[1] زبده: ازو متفرق گشته بودند، [2] ک: زرّین، تصحیح قیاسی است، [3] زبده: در اوایل شهور سنه ست عشر و ثمانمایه، ک: بسنه ست و عشر[4] بعدش در زبده +: و مدّتهای، [5] آ —، [6] فقط ک: مردی، در زبده ذکری ازین امر نیست، [7] آ با بب اک: خواجه محمد، — محمد قمی کوتوال قلعه گیو بود در ۷۹۵ھ بهنگام ایلغار امیر تیمور بآن نواحی (یزدی ۱: ۵۸۷)

اسکندر عزمِ محاصرهٔ قم نمود و قلاعِ نواحیِ آن را مسخّر فرمود و کوتوالِ قلعهٔ گیبو[2] علی دمه سر نام را مقیّد به درِ قم بُرد و در قم مردم جنگی بسیار بودند، جنگهای سخت کردند، و میرزا اسکندر را کاری از پیش نمی رفت[3]، درین حال نصرالله صحرائی حاکمِ ساوه اندیشید که هرگاه قم فتح شود نوبتِ ساوه خواهد بود و با آنکه میان اُو و محمد قمی نیک نبود عمزادهٔ خود عماد گور را با چند سپاه جلد بمدد فرستاد و خواجه محمّد را بدان سبب قوّت و شوکت زیادة شد، میرزا اسکندر از ظاهر قم برخاسته خواست باصفهان رود[4]، مظفر فراهانی که معتمد خواجه محمّد بود کتابتی پیش میرزا اسکندر فرستاد و پیغام داد* که : اگر حکومت مالی قم بمن تفویض کنند و بعهد و سوگند موکّد سازند شهر تسلیم کنم، چون عهد و پیمان استحکام ا یافت (۲۹۵ب)
آن نمک بحرام آغاز مکر و فریب کرد و با خواجه محمّد راست آورد که رعیّتِ قم که اکثر در قلعه بودند بشهر روند تا محافظتِ شهر نمایند و مردم را در شهر متفرق ساخت، و خود با خواص و برادرزادهٔ خواجه محمد امیر محمود[5] در شهر برسمِ محافظت گشته در هر جا بهر بهانهٔ ملازمانِ امیر محمود را می گذاشت چنانچه با امیر محمود

---

[1] بعدش زبده + : چون قلعه کهو وغیره ، [2] فقط آ ب : کبو، ق مثل متن زبده (سه بار) : کهو (عبارت زبده درین موضع : در قلعه کهو شخصی بود کوتوال از قبل خواجه محمد قمی علی دمه سیر نام، او را گرفت) دَمَه آلت دمیدن آهنگران است، [3] در زبده + : باوجود که بنفت [نفت ؟] بر دیوارها زره [زده] بودند (و) آب در خندق انداخته که دیوار ریض [ربض] و سور شهر خراب شود فتح آن میسر نشد، [4] زبده : را [از] در قم برخاست و امیر عبدالصّمد را در قلعه کهو بگذاشت و امیر عبدالله بروانجی رابمساعدت او تعیین کرد و بعد از ان بجانب اصفهان معاودت نمود، بعد از چند روز مظفر فراهانی که نائب خواجه محمّد قمی بود مکتوب بپیش امیرزاده اسکندر و امرای او بنبشت ، [5] ک ب ، [6] زبده : محمود بن خواجه ابراهیم بن خواجه عماد قمی ، [7] ک : می گشت، آ آ ب ب مثل متن و ق موافق آنها ، (زبده : و بهر موضعی که میرسید یک ده (دو) هزار ملازمان امیر محمود انجا تعیین می کرد که بمحافظت مشغول باشند) ،

بیش تر از پنج شش کس نماند[۱] از دروازهٔ کنگان بیرون رفته امیر محمود را گرفت*، وفوجی از لشکر میرزا اسکندر که بمشورت مظفر کافر نعمت در خانقاه خواجه علی صفی در بیرون همین دروازه بودند از کمین غدر بیرون آمده در شهر ریختند و امیر محمود را مقیّد بپای قلعه بردند، خواجه محمد را در قلعه چندان کس نبود که بدفع یاغی قیام تواند نمود بضرورت بیرون آمده، اورا باصفهان بردند و خواجه محمد را با برادرزاده[۲] بقتل آوردند، وحکومت قم رجوع بعبد الله پروانچی شد وضبط مال حسب المعاهده بمظفر مقرر گشت و میرزا اسکندر درین سال اصفهان را تختگاه ساخت[۳] ع

اصفهان را صفای دیگر شد

ذکر احوال مملکت آذربایجان و امیر قرایوسف[۴] ترکمان

امیر قرایوسف اواخر سنه اربع عشرة (وثمانمائة) دار الاطاق ییلاق کرده اوائل سنه خمس بدیار بکر رفت[۵] وجهت پسر خود پیر بُداق*[۶] که[۷] اورا به پادشاهی برداشته بود چنانچه مذکور شد* طوی بزرگ ترتیب نمود و هزار گوسفند و یکصد مادیان ذبح فرمود و امراء و اعیان آذربایجان و کلان تران ترکمانان را اسپان[۸] نامدار*

---

[۱] زبده: متوجه دروازهٔ کرکان شد و گفت بیرون دروازه احتیاط کنیم چون از دروازه بیرون رفتند مظفر فرمانی امیر محمود را بگرفت،

[۲] بعدش در زبده + بعد از تعذیت [تعذیب] بسیار،

[۳] بعدش در زبده +: واکثر عراق عجم و تمامت ممالک فارس در تخت [تحت] تصرف آورد،

[۴] بعدش فقط در آ +: بن قرا محمد، [۵] در زبده +: که امیر قرا عثمان دران جانب بود،

[۶] کک آ: پربداق، بآ (وق و زبده): بوداق، [۷] زبده: وچندگاه بود که اسم سلطنت بنام پسر پیر بوداق کرده بود چنانچه ذکر آن گذشت، — رک بر ص ۲۱۴ س ۱۱، [۸] زبده: اسب خاصه،

و پوستینهای[1] زرنگار داد و عامّهٔ سپاه را رعایت کرد، و صورت واقعه آن است که از سرداران روزگار که نام ایشان بر اوراق لیل و نهار نگاشته اند کسی لشکری آراسته تر از امیر قرایوسف نداشته، فی الجمله بعد از طوی متوجه بدلیس شد، والی آنجا امیر شمس الدین شرایط خدمت بجا آورد و از آنجا[2] بقلعه سارور رفته جمعی[3] بمحاصرهٔ آن باز داشت و بماردین آمده خزائن در قلعه آن نهاد و کوتوالی[4] آن به قرابهادر داد[5] و به طرف آمد[6] و امیر قراعثمان روان شد و مزروعات آمد و جرموک[7] را چرانیده، اهالی[8] جرموک امان طلبیدند و امیر قرا یوسف بقرار[9] آنکه هزار اسپ تسلیم نمایند امان داد و ایشان در ادا تعلّل نموده امیر یوسف بغلبه قلعه را مسخّر ساخت و قتل[10] عظیم شد، و از آنجا[11] بشهر ارغن آمد و امیر قراعثمان بمحاربه پیش آمد و شکست یافته بقلعه متحصّن شد و امیر قرایوسف شهر غارت کرده[12] و بعزم معاودت از آب فرات عبور[13] نموده متوجه صحرای موش گشت و لشکر اجازت داده[14] بتبریز آمد، و شنید که لشکر او که بار دبیل رفته بودند بر اولاد جاگیر[15] دست نیافتند و امیر بسطام

---

[1] زبده: بتکلف، [2] زبده: از انجا براه کوه جحران (کذا) روانه شد و بقلعه سادر (کذا) که در چهار روز منگی ماردین است نزول فرمود، [3] آ: جمعی را، [4] زبده: کوتوالی آن قلعه بمبارزان قرار داد، [5] زبده (مکرر): امد، [6] زبده — امّا جردوک در سطور آینده، [7] زبده: آهالی آن نواحي، [8] زبده: عذر ایشان مقبول فرموده فرمان داد که هر کرا اسب که درمیان ایشان باشد بدهند و یک روز دیگر بجهت آوردن اسپان توقف نمود، [9] زبده: و بسیاری بقتل آمدند تا بقهر و غلبه شهر بستند (بستدند) و خانها و بازارها آتش زدند و بسوختند و درختان تلع کردند و عمارات باغات مندرس کردانیدند، [10] زبده: از انجا معاودت نمودند متوجه قلعه شهر ارعز (کذا)، شد امیر قراعثمان در حوالی جردوک بر سر کوهي بلند متحصن کشت و امیر یوسف بپای قلعه ارعن نزول فرمود، [11] آ: فرمود، [12] زبده: عبور کرد براه حماچون (کذا)، متوجه وادی موش شد، [13] زبده: خود در صحرائي الاطاق بعیش و عشرت مشغول کشت بعد از جند روز از انجا متوجه بتبریز کشت، [14] ک زبده: جاکیر،

در سلطانیه[1] است،

امیر قرا یوسف عزم عراق عجم کرد و اواسط[2] جمادی الاخری* بسلطانیه آمد و نامه[3] و پیغام در سمع اولاد جاگیر جاگیر[4] نیامد و از سر[5] قهر اماکن و مساکن سلطانیه ویران شده، امیر یوسف به بیستم[6] رجب بتبریز بازگشت،[7] از جانب تراکمه قراباغ و شروان فارغ نبود،

دوازدهم شعبان* از تبریز ایلغار کرد و بقراباغ آمده ایلچی پیش ابراهیم فرستاد و او را به صلح پیغام داد، امیر سیدی[8] احمد شکی و کستندیل گرجی[9] با امیر شیخ ابراهیم اتفاق نموده به صلح در نیامدند، و امیر قرا یوسف از آب [ارس[10]] گذشته از طرفین جنگ بسیار کردند* و امیر شیخ ابراهیم و برادر او شیخ بهلول و کستندیل گرجی با علیهٔ[11] بسیار* گرفتار شدند، و امیر قرا یوسف کستندیل گرجی و برادران او را با سی صد نفر[12] از ناوران* گرج بتیغ آبدار آتش دوزخ فرستاد (و) شماخی را غارت کرده باذربایجان[13] آمده* صد[14] تومان چهارپای[15] رانده، بیشتر بسبب سرما تلف شدند،[16] و امیر شیخ ابراهیم

---

[1] زبده: قلعه سلطانیه، [2] زبده: در دوشنبه جمادی الآخر سنه خمس عشر و ثمانمایه، [3] زبده: و چند نوبت کسان پیش امیر بسطام فرستاد .... مفید نیفتاد (بجای نامه .... نیامد)، [4] با: جاکیر، [5] باب‌اک: اثر، [6] زبده: در روز چهارشنبه بیستم، [7] و آن تراکمه و لشکریان که در قشلاق قراباغ ازان (آران) بودند متردد خاطر شد که مبادا که از طرف شروان خربی (خرابی؟) واقع شود ترتیب لشکر کرده در روز شنبه ثانی عشرین شعبان سنه خمس عشر و ثمانمایه الخ، [8] زبده: سید، [9] در آ (مصحفاً): کرخی، زبده بعدش + : و امرای کرجستان که با او (یعنی ابراهیم) متفق شده بودند، [10] از روی باب‌اک ق، در زبده گفته است: و در منتصف رمضان از قراباغ بر آب قانی (کذا) زده عبور فرمود، و چون بدان طرف رفت لشکر امیر شیخ ابراهیم در حرکت آمدند و آتش حرب برافروخت، [11] زبده: با برادرش و بیشتر سرداران گرج [12] ک: ازارناوران، یا: ارناوران، بب‌اک: ازارناوران، برای ازناور که بزبان گرجی بمعنی شریف و بزرگ قوم است رک بتاریخ جهانگشای جوینی ۲: ۲۷۳ ح ۳، [13] زبده: و از شروان بجانب آذربایجان مراجعت نمود [14] زبده: قرب صد، [15] زبده +: از اسب و اشتر و گاو و گوسپند، [16] زبده +: و امیر یوسف در روز پنجشنبه سلخ شوال سنة المذکور بدار السلطنة تبریز نزول فرمود،

و شیخ بهلول و مولانا ظهیر الدّین قاضی[۱] را مقیّد به تبریز آوردند و جمعی که بصلح راضی نمی شدند بحبس و قید مبتلا گشتند[۲] (ورق ۲۹۶) امیر یوسف با امیر شیخ ابراهیم مقرّر کرد که آلات[۳] مرصّع* که در مجلس[۴] شروان می داشته بخزانه سپارد و شیخ بهلول دویست تومان عراقی و مولانا قاضی صد تومان فرود آورده خلاص شوند، و اموالِ مقرّری بادا رسانیده شیخ بهلول و قاضی اجازت یافتند[۵] و امیر شیخ ابراهیم در تبریز مانده، اوّلِ[۶] بهار عنایت و احسان و کرامتِ امان شامل روزگار او شده عازم دیار خود گشت، و امیر یوسف آخر محرّم سنۀ ست عشر(ة) ببیلاق اوجان رفت[۷] و منصور برادر زادۀ بسطام در تبریز محبوس بود ۱۱ (۲۹۶ ر)

وقایع سنه ستّ عشر(ة)

حکایت تزویج میرزا محمّد* جهانگیر بن میرزا محمّد سلطان

حضرت خاقان سعید امتثالِ او امرِ الٰهی نموده خواست که بر سنن[۸] نبوی گوهرِ شب افروز که دُرّ[۹] دُرجِ سلطنت بود با کفوی مناسب امتزاج داده ازدواج فرماید و اندیشۀ عالم نورد در اطرافِ جهان جولان نمود و رقمِ این کار بر احفادِ حضرت صاحبقران کامگار قرار فرمود و میرزا محمّد جهانگیر بن میرزا محمّد سلطان معیّن شد، وارکانِ دولت و اعیان حضرت نثارها آورده زر افشانیها کردند، و چند دست رخت

---

[۱] زبده: بسر مولانا قاضی با بنید، [۲] زبده: الات ..... از طلا و نقره مرصعه، [۳] ب: ات، [۴] در زبده تاریخ رخصت مراجعت شروان که شیخ بهلول را دادند دارد یعنی روز پنجشنبه سابع عشرین ذی الحجه ۸۱۵ﻫ، [۵] زبده: تتمه فصل زمستان در تبریز گذرانید و چون بوی بهار بمشام عالمیان رسید در روز پنجشنبه بیست و نهم محرم سنه ست و عشرو ثمانمایه بطرف اوجان و ییلاق سهند توجه نمود، [۶] زبده: امیر زاده، [۷] فقط ب ب: سَنَن سُنَن دبجای سَنَن)، [۸]ک: دُر

فرّاش خانه از خیمه و خرگاه و مطبخ و آبخانه و سایه بان[1] و شامیانه مرتّب گشت، بغالِ هلال نعال و اسبانِ صبا رفتار و بختیان کوه پیکر هامون گذار قطار قطار بحساب[2] در شمار آمد* و مجلس بسانِ آسمان بانوارِ کواکب آراسته و چون بوستان بانواعِ ازهار[3]* پیراسته گشت، و منجّمانِ ماهر طالع وقت اختیار کرده سادات و قضات و اکابر و اشراف را بباغِ زاغان آوردند و چهارد[4]هم جمادی الاخری* دُرّی که در صدف سلطنت پرورده بود در عقدِ نکاحِ دُرّیِ برج دولت میرزا محمّد جهانگیر آمد ع

مبارک باد این عقدِ همایون!

ذکر قشلاق فرمودن حضرت خاقان سعید در مازندران بعزمِ یورشِ آذربایجان[5]*

ازآن[6] زمان که واقعهٔ هایلهٔ پادشاهِ سعید شهید معزّ الدّین میرزا میرانشاه در

---

[1] آ، با: سایبان، [2] زبده: و نقد و جنس بے حد و شمار نظم :-
از کریز سلاطین و زرافشان ملوک
شام را در کنار و صبح را زر در دهان
اکابیل مجوهر و حلاحل (کذا) معنبر ملبوسات فاخر مرصّع بفنون (بفنون) جواهر مهذب (مهذب) و مرتب اسباب طرب (و) نشاط ساخته و پرداخته تعبیهای که رشک گنبد مقرنس بود بسته شد چمنهای باغ را در فصل تابستان گلها (ی) ارغوانی و حلهای زعفرانی بدید آمد و بانواع اسلحه و الات مصقل از هر گوشه چون آفتاب می تافت ، [3] آ ک بب : بانوار ازهار ، با : بازهار انوار ، زبده : و بوستانے بانوار ها پیراسته ، [4] ک : چهاردهم جمادی الآخر ، زبده : روز پنجشنبه جمادی الاخر سنه ست عشر و ثمانمایه ، [5] زبده (۲۰۳ ب) : و عزیمت یورش عراق و ادربایجان ، [6] رک بر ص ۱۱۲ ، صاحب زبده می گوید که حضرت سلطنت شعاری را عزیمت قشلاق و مازندران ازین سبب شده بود که بعد از واقعهٔ "حضرت امیر بزرگ" انقلاب بسیار در بلاد عراق عرب و اذربایجان بوقوع رسیده بود و قضیهٔ هائلهٔ امیر و امیرزاده امیران شاه بهادر واقع شده و "قرا یوسف ترکمان در آن بلاد دست تسلط برآورده و پای از حدِ خود بیرون نهاده" (باقی حاشیه بر صفحه ۲۴۵)

آذربایجان واقع شد پیوسته حضرت خاقان سعید عزمِ یورشِ آذربایجان داشت و نقشِ انتقامِ مخالفان بر لوحِ اندیشه می نگاشت، و از جهت حدوث وقایع که در بلاد ماوراء النهر و خراسان تا حدودِ هندوستان بوقوع می پیوست چنانچه شرحِ آن معروض گشت آن عزیمت در عقدهٔ تاخیر مانده بود*، اکنون چون بعونِ عنایتِ یزدانی و تائیدِ دولتِ آسمانی مجموعِ آن بلاد مضبوط شد و خبر انقلاب عراق عرب و مملکت آذربایجان و استیلای امیر قرا یوسف ترکمان بمسامع جلال رسید آنحضرت عزیمتِ تسخیرِ عراق و آذربایجان فرمود، و فرمانِ[۱] جهان مطاع باطراف ارسال نمود مقرر آنکه لشکرهای ماوراء النهر و خوارزم از آن حدود برخبر بوده احتیاط نمایند و باقی لشکرها بموعدِ لَا یَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا یَسْتَقْدِمُونَ*[۲] [رسیده باشند؟] و آلاتِ مقاتله و ادواتِ مقابله ترتیب یافت، لشکرهای چون کوهِ آهن و دریای موج افگن منتظم گشت بیت

سپاهی کوه[۳] پیکر* فوج بر فوج چنانک[۴]* از روی دریا موج در موج
سراسر[۵] با سنانهای زرهِ سم ز سر تا پای در آهن شده گم[۶]

(بقیه حاشیهٔ ص ۲۴۴) درهمان ایام که آن صورت بوقوع پیوست" حضرت سلطنت شعاری" را داعیهٔ حرکت بدان جانب بود "فاما فتنهای که در بلاد ماوراء النهر و خراسان و بلخ و طخارستان و زابل و کابل تا هندوستان بسبب اختلاف مهتران سپاه و هوای اعیان مملکت بوقوع پیوست ... مانع و دافع رکضت همایون بود" — با ب ب: میرانشاه (بجای امیرانشاه)، — رک به ص ۳۹۵ که همین مضمون را انجام دارد،

حاشیه این صفحه:— [۱] زبده: در رجب سنه ست عشر وثمانمایه باحصار [باحضار] لشکرها مثال همایون بنفاذ انجامید که از مواضع خود در حرکت آیند و بوقت میعاد بمحل معلوم لا یستاخرون الخ رسیده باشند، و عساکر ماوراء النهر و خوارزم را فرمان شد که هم دران ولایت از حدود وجهات برخبر باشند، —— آ: باطراف ممالک (بجای باطراف)، — "ولا یستقدمون" را در با ب ب آ و ا ک ندارد، [۲] در مطلع ندارد، در زبده دارد، [۳] زبده: بی کرانه، [۴] ک: جنان کز، ب ب و زبده مثل متن، [۵] کذا ایضا در زبده (ص ۲۰۴ ب) و +: گرفته هر طرف شیران جنگی ؛ کمان چاچی و تیران [تیر] خدنگی ؛

وچند زنجیر فیل کوه پیکر عفریت منظر که از سمرقند آورده بودند در مقدمه مقرر شد، هر یک بضخامت جثه کوهی جسیم و بدرشتی هیکل طودی عظیم بیت

همه ژنده فیلان گردون شکوه — بتندی چو دریا بهیکل چو کوه

و آنحضرت هژدهم رجب[1] از دار السلطنه هرات نهضت فرمود و چون لشکر منصور به نیشاپور رسید رای انور مصراع (۲۹۶ب)

کآفتاب از فروغ آن تابیست

چنان اقتضا نمود که مکتوبی بجانب میرزا اسکندر روان فرماید و از عزیمت همایون اعلام نماید، و دبیر روشن ضمیر نامه باین عبارت درکتابت آورده:

صورت مکتوبی که بمیرزا اسکندر فرستاد[2]

فرزندی اعزی خلد ملکه، بسلام مالاکلام مخصوص گشته معلوم فرماید که بفیض فضل[3] الهی و یمن تائیدات نامتناهی[4] احوال این ممالک بر مناهج استقامت استقرار یافته و امور این ولایات بر مجاری استدامت استمرار پذیرفته[5] و هر زمان از بارگاه صمدیت و درگاه احدیت دُرر کرم

---

[1] زبده: برین سیاق بموسمی که کفهٔ میزان ..... ترازو (رک بر ص ۲۴۹ س ۲ ببعد) بر عزیمت قشلاق مازندران در روز یکشنبه هژدهم رجب المذکور الخ — فقط در آ صفر بجای رجب،

[2] صورت این مکتوب در زبده درجایها متفاوت است از مطلع، [3] زبده (۲۰۵ب): فضل ربانی و یمن دولت روزافزون، [4] زبده (۲۰۶ب): الیساق (کذا) جاریست و امور دولت بر مجازی (مجاری) اطراد (کذا) مستمر و لشکر جرار در سلک عبودیت منتظم اند و اعنه بشیمار در تحت فرمان ملازمند و همت بر دفع اعداء ملک و فتح باقی بلاد مقصود (مقصور)، و بوساطت فتح و نصرت یزدانی و قوت قدرة آسمانی هردم از خزانه فضل ربانی و دیوان لطف سبحانی خلعت مزید کامرانی و منشور حصول امال و امانی ارزانی میدارند،

وغُرَرِ نعم نصیبِ دولت وقسمتِ[1] حشمت ما می آید*، وهر مراد که بر خاطر گذرانیم[2] دولت مساعدت می[3] نماید* وروزگار موافقت میفرماید[4]، اکنون همّت بر تفریقِ جمع وتمزیقِ شملِ قرا یوسف ترکمان وضبط ونسقِ ولایاتِ آذربایجان مصروف[5] است*، حالا عزیمت آنست که زمستان در مازندران گذرانیم وچون طلیعهٔ بهار پیدا شود رایاتِ شاهی افراخته سوار وپیادهٔ لشکر با اسپانِ پیل پیکر رُخ بدین مهم آورده فرزین بندِ خصم راکشائیم ودستبرد[6] با و نمائیم*، چه از آن[7] زمان که نازلهٔ هایلهٔ برادر ومخدوم پادشاه سعید شهید بوقوع پیوسته* [پیوسته] تدارکِ آن قضیّه فرضِ عین بل عینِ فرض دانسته ایم[8] امّا بسبب بعضی قضایا که درین ممالک[9] واقع شد چنانچه جناب فرزندی رامعلوم است توجّه بدان طرف میسّر نمیشد[10] امروز بحمد الله[11] تعالی ممالکِ خوارزم وخراسان وزابل وکابل تا اقصای هندوستان ومملکتِ[12] ماوراء النّهر تا نواحیِ ترکستان ومازندران باتمامت طبرستان در تحتِ تصرّفِ بندگان[13] است وخاطر از جوانب

---

[1] زبده: ایام حشمت گردانیده می آید، [2] زبده: گذرانیدیم (کذا)، [3] زبده: کرد، [4] زبده: نمود، [5] زبده: موقوف ومقصور گردانیده، [6] زبده (مصحفاً): دست برخود برنایم، [7] زبده: ازان وقت باز که قضیه هائله برادر ومخدوم امیر وامیرزاده سعید شهید نور الله مرقده بوقوع پیوسته خاطر بر تدارک امر وانتقام از مخالفان موزع بوده و از استعداد قلع وقمع آن طائفه غافل نبوده ایم و، [8] در ک ــ، از روی باب اک نوشته نشد ــ: برای شرح این واقعه رک به ص ۱۱۶، [9] زبده ــ، [10] زبده: طرف، [11] بعدش در زبده +: و آن معنی از حد قوت بفعل نمیرسید، [12] ک: نکد، [13] زبده ــ، [14] زبده (۲۰۶ ل): بندگان دولت استقامتی بغایت وطراوتی تمام یافته است و دواعی اخلال [اختلال ؟] را از ساحت آن احسابیه (؟) هرچه تمام تر، از هیچ جهت تفرقه وپریشانی نیست که مانع رکضت همایون گردد [د] سکون وحرکت واقامت ونهضت بدین مهم موقوف ومصروف گردانیده ایم شکر الله که آفریدگار حق تعالی وتقدس بفضل شامل وانعام کامل خویش قوت ــ د در ک ــ تعالی بجای تعالی)،

جمع و حق تعالی قوت* انتقام ارزانی فرموده[1] صدهزار سوار هر یک چون ابری غرّان و برقی رخشان در اُردوی همایون ملازم اند[2] و هیچ آفریده با این خاندان — که عقدِ ایّامش از انفصام مصئون باد[3]! — این جرأت[4] ننموده که قرایوسف نموده*، والحالة هذه، سودای استبداد از سر بیرون نکرده[5] به شیوهٔ مخالفت* مستمر است انتقام[6] ازو طبعاً و شرعاً و عقلاً و نقلاً بر ما و شما از واجبات و دفعِ او از مفترضات است* اگر ما با یکدیگر راه مباسطت کشاده نداریم و جادهٔ اتّحاد نسپریم و در جذبِ منافع و دفعِ مضارّ متشارک و متشابک نشویم دشمن قوّت گیرد و طمع[7] او در مملکت زیادت گردد، و[8] می باید* که در[9] اوّل بهار با لشکر متوجه شده در حدودِ رَی اتّفاقِ ملاقات باشد و به هیئات مجموعی* روی بدین مهم آورده هرچه صلاح وقت باشد

---

۱ در زبده بعدش + : وقدرت آن در امکان میتوان آورد ، ۲ بعدش در زبده + : وازعدت والت هیچ باقی نه ، ۳ زبده + : وتوالی شهر [شهور] و [ا]عوام بدوام مقرون ، ۴ زبده : جرأت وجسارت [جسارت] نتوانست نمود ،

۵ زبده : نکرده است بر شیوهٔ مخالفت وطریقهٔ ممانعت ، ۶ زبده : طبعا وشرعا وعقلا انتقام این قضیه بر ما وشما از واجبات ودفع دشمن از مفترضات مهمات ملکی — کٓ : نفرضات (بجای مفترضات) ، ۷ زبده : وطمع مداخلت ،

۸ زبده بعدش + : وسعی وکوشش میباید نمود تا بیگانه را ازمیان سر داریم [برداریم] وآن ممالک را از . . . . . [دو لفظ ناخوانا] . . . . . وخبث وجود ایشان پاک کردانیم می باید ،

۹ زبده : اوائل بهار با لشکرها ساخته متوجه شدند چنانچه در حدود ری با یکدیگر اتفاق ملاقات افتد با جملکی ،

تقدیم اُفتد[۱] و پیش از ملاقات از امراء[۲]* هر کرا اصلاح داند فرستد[۳] تا مشورت نموده هرچه مقرر شود با تمام رساند* انشاء الله تعالی [وحده[۴]]،

و چون نامه تمام شد و شرف اختتام یافت در صحبت ابوسعید ملک فرستاده آمد، و حضرت خاقان سعید بموسمی[۵] که کفهٔ میزان طیار رشد و خریف از جادهٔ اعتدال بطلوع سهیل میل انحراف نمود **بیت**

استاد زرگر سپهر بکشاد دست و بازو — انگنده خوردهٔ[۶] زر در کفهٔ ترازو*

و فراش خزان صحن باغ و بستان را بساط زربفت ساخته و هر طرف دیبای هفت رنگ انداخته **قطعه**

فرشی فگنده بود ز دیبای هفت رنگ — گیتی ز بهر مقدم سلطان کامگار
از فرق شاخ ریخته زرهای[۷] بیحساب — بهر نثار موکب میمون شهریار

شکارکنان و صید افگنان بجلگاء[۸] ماژندران درآمد، اکابر و اشراف از اطراف و اکناف روی باردوی همایون آوردند، امیر عزّالدّین از هزاره[۹] جریب* و

---

[۱] زبده: رساینده آید (بجای افتد) وقبل الملاقات از امرای خود، [۲] زبده: بفرستد تا جانقی ومشورت نموده بر هر نهج که مقرر کردد باتمام پیوسته آید — آ: رسد (بجای رساند)، [۳] از روی آ ب بَ اک زبده بآ: وحده العزیز، [۴] کذا ایضاً در زبده، [۵] در زبده (۲۰۷ ا) "بموسمی" تا "ترازو" را در اثنای ذکر نهضت خاقان سعید از هرات آورده (رک بر ص ۲۴۶ س ۴)، درین موضع بجایش عبارت ذیل را دارد: بموسمی که سیاه تیرماه در صحن باغ و راغ کاری آغاز نهاد و فلک سبز کار (کذا) اشجار چون روی عاشقان روزکار شد و مینای چمن باغ و بستان برنگ کهربا کشت شاخ زر بارد باکوهر نثار کشت — در زبده (۲۰۵ ا) "حریف خریف بطلوع سهیل میل انحراف از جاده اعتدال هوا کرد" دارد (بجای خریف ... نمود)، در آ و ب هم "حریف خریف" دارد (بجای خریف)، در بآ: حریف حریف — در زبده: "چهرهٔ زر" بجای "خوردهٔ زر" [۶] زبده: درهای، [۷] زبده: بجلکاه، [۸] آ ب بَ اک: هزاره جریب، بآ: هزار جریب (درین موضع ومواضع دیگر)، ق مثل بآ، زبده: هزاره جریب سمنان، اک: حزاره الخ،

امیر حسن[1] کیا از فیروزکوه[2]، و امیر علی از آمُل و ساری، و حکّام گیلانات بر درگاه جهان پناه[3] جمع آمدند، و مناسب (ورق ۲۹۷) مراتب بعنایت و عاطفت مخصوص شدند و (۲۹۷ ل) حاجات و ملتمسات بشرف عرض رسانیده باجابت مقرون شد، و اجازت یافته بر سر اشغال و اعمال خود رفتند،

ذکرِ مخالفتِ میرزا[4] اسکندر و اظهار یاغی گری

در[4] آن زمان که موکب ظفر نشان در قشلاق مازندران بود، ابوسعید[5]* ملک از جانب اصفهان عَود نمود و بعرض رسانید که مزاج میرزا اسکندر از قانونِ[6] اعتدال* انحراف یافته است، و حال آنکه چون واقعهٔ میرزا پیر محمد واقع شد چنانچه گذشت[7] و میرزا اسکندر بر سریرِ سلطنتِ عراق و فارس متمکّن گشت خطبه و سکّه بنام والقابِ حضرت خاقان سعید آرایش داد، و ایلچی[8] جهتِ رسانیدنِ این خبر بخراسان فرستاد، امّا چون خزاین بگوهر و زر مشحون گشت و عددِ سپاه از ذرّاتِ آفتاب افزون شد رایتِ جلالت تا محدّبِ فلک الافلاک بر افراشت و آیتِ سلطنت باقلامِ شُهُبِ ثواقب بر جباهِ کواکب نگاشت، هر روز آثارِ هیبتِ او در دلها بیشتر[9] و هر ساعت ساحتِ ولایتش وسیع[10] تر می شد* عَلَمِ بی نیازی بر بامِ آسمان برآورد و سر از ربقهٔ اطاعتِ آنحضرت بدر آورد و بی حجّتی ظاهر و دلیلی باهر گمان برد که آنحضرت جهتِ تسخیرِ فارس و عراق بمازندران آمده، و به ظنّی خطا خود را

---

[1] زبده: حسین، [2] زبده: فیروزهٔ کوه — برای فیروزکوه رک بر ص ۱۸۳ ح ۷، [3] زبده: امیرزاده،
[4] زبده: بعد از چند روز که رایات همایون در نواحی مازندران گذرانید، [5] زبده (مصحفا): امیر سعید،
[6] زبده: قانون و قاعده بیشتر، [7] رک بر ص ۱۶۰ ببعد، [8] زبده: قصاد و ایلچیان با تحف و هدایا — رک بر ص ۱۶۷ س ۸، [9] زبده: متمکن تر، [10] زبده: انبسطی بود [نود] زینتی تازه می یافت،

در معرض خطر و بلا آورد[1]* وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا[2]، شیطان آمال و بسیاری ملک و مال او را بر آن داشت که جواب ناصواب از سر غرور و گردن کشی در صحبت نوکری که همراه ابوسعید ملک آمده بود بعرض رسانید، آنحضرت بدان سخنان التفات نفرمود و فرمود که اگر نتواند آمد امیری با مقدار لشکر که یراق داند فرستد[3]، و نوکر او را رعایت نموده اجازت فرمود، و نوکر بخدمت میرزا اسکندر پیوسته صورت حال عرضه داشت، میرزا اسکندر را شقاوت بخت و نحوست طالع در چاه بلا و مهلکهٔ فنا انداخت[4] بیت

بلی شقاوت اصلی چو در کسی آویخت　　بساکه شربت ناکامیش چشاند باز

القصّه مخالفت ظاهر کرده خطبه و سکّه بنام خود ساخت و راه خراسان مسدود کرده سواران بسر حدها تاخت[3]، و جمعی از اصفهان بسمنان فرستاده صوفی آباد را غارت کردند* و فوجی از راه بیابان بقهستان خراسان آمده، چون مردم این دیار خبردار بودند مخالفان از ضرب تیغ خراسانیان فرار نمودند، میرزا اسکندر را جمعی خوشامدگوی بی عاقبت[4] بر مخالفت می داشتند و چنین امری خطیر را حسن تدبیری می پنداشتند، و او را خود درین معنی بکسی احتیاج نبود چه در عنفوان جوانی و ریعان زندگانی بگنج و سپاه مغرور و بتاج و سریر مسرور شد[5]، و شهوات نفسانی و لذّات جسمانی هر روز بانجرّع اقداح راح برواح می رسانید و هر شب در آغوش گل رویان صباح بصباح متّصل می گردانید با وجود مداومت [مدام - ظ] [6] سایر مسکرات و مخدّرات دیگر در کار بود* مثنوی

---

[1] زبده: چنین امری خطیر آورد - برای آیتی که بعدش آورده است رک به قرآن مجید ۵۳: ۲۹، [2] زبده: بوقت یورش فرستد، [3] زبده (۲۰۹ ل): بسر حدهای سوار تاخت فرستاد تا غایتی که از جانب ری سوار ایشان تا سمنان رسید و قریه صوفی آباد را غارت کردند، [4] بعدش در زبده +: که بسبب معاس [معاش] ناپسندیده خود از ین حضرت در وهم بودند، [5] زبده: کامرانی، [6] زبده: بعد از حسو سلاف و رشف عقار بنگ و معجون و تفت و افیون بچندین تکلف و سوق (شوق) (جمله بظاهر ناتمام است)

چو خسرو کند میلِ مستی و خواب / شود بی گمان کارِ ملکش خراب
مقاسات رنج و تعب کردن است / ایالت نه بازی و می خوردن است
اگر شاه آگاه باشد مدام / همه کارِ عالم شود با نظام

اللّٰهمّ وفّق للعدلِ والاحسانِ،

ذکر ایلچی فرستادن میرزا اسکندر باطراف و اظهارِ خلاف*

میرزا اسکندر اظهار خلاف کرده نخست راهها مسدود فرمود و جمعی[۱] تعیین نمود که نواحی ری* که ممرّ لشکرِ منصور بود آتش زدند،[۲] و این چنان است که دریا را بانباشتن ترسانند و زمین را از زلزله بفشردنِ پا ساکن گردانند، و دیگر از تخیلات[۳] بیلاکات بسرحدها فرستاد (۲۹ب) و شیلوهٔ بغی و عنادِ خود را در خاطرها قرارداد، از آنجمله کافی اسلام را باطرافِ سیستان و قندهار و گرمسیر نامزد فرمود و چند سر اسپِ تازی[۴] و زینهاءِ زرّین[۵] و خلعتهای فاخر[۶] جهتِ سردارانِ ولایاتِ مذکور ارسال نمود، و شاه بهرام با کافی اسلام همراه بود و مکاتبات[۷] مصدّر باین عبارت القائم[۸] بامور المسلمین وولی امیرالمؤمنین السّلطان اسکندر (۹) من امره مطاع* روان کرد مضمون آنکه :-

حضرتِ عزّت جلّ و علا از دیوان تُؤتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

---

[۱] زبده : بجوانب وگرفتار شدن کافي اسلام ، [۲] زبده : و فرمود تا مراتع و آن نواحی ، [۳] ک : تحلات ، ب ، تخیلات ، با : تصورات ، اک : تخیلات ، در زبده صورت فقره این طور است : یکی از تخیلات [تخیلات] او آن بود که بیلاکات بادشاهانه ترتیب کرد و بسرحدها روانه فرمود ، [۴] زبده : با ، [۵] زبده + : از جامها طلادوزی وغیره که پیش شاه قطب الدین برد بسجستان و همچنین بشاه بهرام علي حده بولایت قندهار و گرمسیر به برک [بپیرک] و ملک محمد هر یک از بیلاکی معین ، [۶] با ، ب ، آ ، ک : مکاتیب ، [۷] ک : القایم ، [۸] آ ، زبده مثل متن ، [۹] ک : من امره المطاع ، زبده مثل متن ، (نیز رک به ق ص ۲۲) ، ک : علا ،

سلطنتِ ممالک بما ارزانی داشته[1] بعنایتِ ازلی واثقیم که* هر روز
موادِّ این معانی در تزاید باشد[2] ، حالا مطمحِ نظرِ سعی و مطرحِ شعاعِ
قصدِ ما آنست که بلادی[3] که در تصرّفِ* جدِّ ما امیر بزرگ صاحبقران[4]
بوده بتمامی* مضبوط گردانیم ، قرا یوسف که خود را بوجودِ تراکمه
استظهاری تصوّر کرده بود[5] بیک حملهٔ ما را پای نیاورد بیت

سیل اگر[6] سنگ را بگرداند   چون بدریا رسد فرو ماند

وتا آن زمان که حضرت[7] شاه رخی با ما طریقِ[8] ایلی و خویشی و دوستی
مرعی[9] داشت* ما نیز رعایتِ جانب ایشان میکردیم ، اکنون با لشکرِ
گران متوجّهِ مازندران گشته اند[10] ما نیز اصفهان را مُعسکرِ همایون
ساخته ، مقرّرست که هفتاد هزار سوار اوایلِ بهار[11] جمع باشند ، میباید
که ایشان با ما یکجهت بوده[12] سوار تاختِ* ایشان بحوالی هراة رسد ،
و چون این قضیّه را از پیش بر[13]داریم آن ولایت[14] را با کابل[15] و زابُل
و بعضی خراسان سیورغالِ ایشان خواهیم فرمود ،

---

[1] زبده : فرموده وبعنایت ازلی وثوق آن داریم ، [2] زبده + : وامداد مبانی آن روز افزون ، [3] زبده : بلادی را که در تحت تصرف دیوان ، [4] زبده : صاحب قران انار الله برهانه بوده بتمامت مسخر و ، [5] زبده + : وبکثرت وعدت ایشان مغرور گشته ، [6] زبده (۲۱۱ ا) : کوه ، [7] زبده : حضرت سلطنت شعاری ، [8] زبده : برطریق ، [9] زبده : بود ، [10] زبده : چون بدین جانب آمدند ما نیز لشکر جرّار وسپاهی بیشمار ساخته گردانیده ایم ومستعد [حر]ب وقتال گشته اصفهان را ، [11] زبده + : در اصفهان ، [12] زبده + : آن حدود را ضبط نمایند ولشکرها خود ساخته وچنان سازند که سوار تاخت ، [13] زبده : برخاسته می شود ، [14] زبده با ب : ولایات [15] زبده : با بسیاری مواضع دیگر بدیشان ارزانی داریم ووعده چند که مواعید عرقوبی [عرقوبی بیش] نیست ان مدجو [مرجوّ] با محصل تواند بود ،

مثل مشهور ثَبِّتِ العَرشَ ثُمَّ انْقِشْ را بر طاقِ نسیان نهاد[1] بیت

چنین گفت رستم خداوندِ رخش بدشت آهوی ناگرفته مبخش،

فی الجمله کافی اسلام عازمِ سیستان شد قضارا در رباطِ اشتران نوکر[2] داروغه* طبس او را شناخته اسبان وبیلاکات را دید عرضه[3] داشت بدار السلطنه هرات فرستاد، ومیرزا سیورغتمش که در هراة قایم مقام حضرت خاقان[4] سعید* بود فرمود که نشانی[5] بنام ملک قطب الدین ارسال نمودند که کافی اسلام از طرفِ عراق بدان[6] جانب* آمده می باید که او را پیدا ساخته بدین طرف فرستند، و از آنجانب[7] خدمت کافی بنواحی سیستان رسیده* از آمدنِ خود خبر داد، وملک فی الحال کسان فرستاد تا[8] او را گرفته* مقیّد ساخته و با مکتوبات وبیلاکات بجانب هراة بردند[9] و از هراة باردوی همایون رسانیدند*، حضرت خاقان سعید چون مکتوبات میرزا اسکندر با مهر و نشان و خاتمه وعنوان دید حکایتِ مخالفت او که تا غایت محمول بر حسد وافترا بود[10] شکّی در آن داشت* بتحقیق باور فرمود و حجابِ ظنّ از چهرهٔ یقین رفع نمود، با وجود این صورت

---

[1] زبده: نهاده ممالک کابل و زابل (زابل) با بعضی خراسان بدیشان سُیورغال [سیورغال] فرموده،

[2] زبده: نوکری از آن داروغه، [3] بقول صاحب زبده نوکر داروغه طبس آقای خود شیخ هندوشاه (نام داروغه) را از آنچه دیده بود خبر کرده، [4] با اک ب‌ب آ: اعلی، [5] در زبده گوید که نشانی در قلم آوردند و "امیر موسی نوکری بتعجیل تمام بدین مهم بسجستان فرستاد که کافی اسلام از طرف عراق الخ

[6] با ب‌ب اک آ: آن جا، [7] زبده: از آن طرف کلفی چون برامرود (کذا) رسیده، [8] زبده: که متفحص احوال او باشند و او را بگیرند و نگذارند که بجای دیگر رود. درین اثنای نوکر امیر موسی از دار السّلطنة هراة صینت عن الآفات پیش قطب الدّین رسید و نشان گرفتن کافی اسلام رسانید شاه قطب الدّین محمّد حسام را با چند سوار دیگر بطرف زامرود (کذا) روانه ساخت تا کافی را بگرفتند، [9] زبده: امیر موسی او را با نوکر شاه قطب الدّین و نوکران خود و عرضه داشتهای خراسان باردوی همایون بجانب مازندران روانه کرد، [10] ب‌ب آ،

آنحضرت خواست که در[1] معرض معارضه نیاید[2] شعر

اذا انتَ قابلتَ المسیٔ بما اتیٰ فانتَ لعمری والمسیٔ سواءُ

امراء عرضه داشتند که چون میرزا اسکندر آوازهٔ عصیان در جهان انداخت و عالم آسوده را آشفته ساخت اگر در سیاست او[3] اهمال رود عقد سلطنت منتظم نگردد بیت

اگر نباشد تیغ سیاست سلطان بنای ملک بیکبارگی شود ویران

از راه معارضةُ المفاسد بالفاسدِ و دفعُ الشیٔ بمثلهٖ عدول نباید نمود، آنحضرت فرمود که آنچه شما میگویید عین صواب و مصلحت نکست امّا اگر فرزند اسکندر از روی نادانی و غرور جوانی بر حرکات ناشایست اقدام نمود تواند بود که به نصیحت پنبهٔ غفلت از گوش او بدر آید و بر قبایح اعمال و فضایح افعال خویش واقف شده از در توبه و انابت در آید، واگر دشمن باشد زدست[4] او چه بر آید بیت

اگر بصلح میسّر شود که با دشمن رهِ وفاق روی آشتی بِاز جنگ است

مارا نظر بر آنست که رعیّت زحمت نیابند، امراء دعا گفتند،

ذکر احوال عراقین و آذربایجان و توجّه میرزا اسکندر بعزم رزم و از راه[5] بر گشتن

امیر قرا یوسف زمستان در تبریز گذرانیده اوّل بهار (ورق[6] ۲۹۸ ر) بولایت خود رفت و امیر شیخ ابراهیم را که در تبریز مقیّد داشت گذاشت، چنانچه گذشت[7]، (۲۹۸ ر)

---

[1] فقط آ: درمقام الخ، زبده: رائي ملک آرائي خود در معرض معارضه مزخرفات بے معنے نیاورد، [2] زبده —، [3] آ: بدست، — صورت فقره در زبده: او نیز با وجود آنکه اورا در دل شعلیتی (شعبی ؟) باشد چه بدست او بر آرد، [4] فقط آ —، [5] بعد، ۲۹۷ ب یک ورق (که بورق داغ اصل نمره اش ۲۹۱ است) در نسخهٔ خطی بر موضعش نیست و بغلط بعد ورق ۲۹۸ مجلد شده، نمره اش بتصحیح درج می‌کنیم، آنچه در متن نمره اش ۲۹۸ ر است در نسخهٔ خطی ۲۹۱ ر درست و ۲۹۸ ب در همان نسخه ۲۹۱ ب آ، [6] رک بص ۲۴۳،

و همچنین محمد[1] پسر منصور* برادرزادهٔ بسطام[2] جاگیر[3] که در تبریز اسیر بود دربارهٔ او عنایت فرمود و ولایت اردبیل و خلخال[4] را برسم سیورغال باو کرم نمود و در آن ایام خلایق آذربایجان بقحط[5] و غلا* مبتلا بودند و نرخ غله بپایهٔ رسید ع

کز آن فراز تر اندر ضمیر پایه نماند

بیت

گشت چون پروین بقیمت سنبله   کار گندم این چنین بالا گرفت

قرا یوسف[6] تابستان بعراق عجم آمد و خرابی تمام بحال آن دیار خاصه سلطانیه و قزوین[7] راه یافت، ناگاه امیر یوسف شنید که محمد[8] پسر منصور* که امیر او را گذاشته بود باز مخالفت نمود، و در غرهٔ جمادی الاولی خواجه جمال الدین صفوی[9] را در اردبیل گرفت[10]* و اسپان و دواب و نقود که موجود بود بباد تاراج داد و خواجه را در قلعهٔ فرج[11] که در حدود اردبیل است حبس کرد، و در نواحی همدان خبر آمدن میرزا اسکندر شنید[12]،

و شرح این سخن آنست که میرزا اسکندر عراق و فارس[13] ضبط کرده اصفهان را

---

[1] فقط آ: محمد منصور، زبده: امیرزاده محمد الخ، [2] فقط زبده: امیر بسطام (بجای بسطام)، [3] ق، djaghir [4] زبده +: و شاه رود باتوابع ولواحق، [5] فقط ک: بقحط، آ ک: بقحط غله، زبده: بجدب (بجدب) وقحط، [6] زبده +: آن زمستان در تبریز گذرانیده و، [7] زبده +: و همدان و در گزین از نهب و غارت و خرابی عمارت، [8] زبده: محمد منصوری [9] ک: صوفی، [10] آ و ق و زبده مثل متن ـ صورت واقعه در زبده (٢١٣ ب): در غرهٔ جمادی الاول سنه ست عشر و ثمانمایه بدرخانه جمال الدین صفوی رفته در اردبیل واو را بیرون خوانده و خواجه جمال الدین را از عقیدت او خبر نبود بعد از انکه این معنی انکار کرد قوت مخالفت نداشت بضرورت با او موافقت نموده، [11] زبده: فرج، ق: فرخ، [12] در آ ک (و زبده) درین موضع عنوان ذیل را دارد: ذکر لشکر کشیدن مرزا [زبده: امیرزاده] اسکندر بجانب امیر [زبده: بعزیمت حرب] قرا یوسف و جنگ ناکرده بازگشتن [زبده: معاودت نمود (کذا)] [13] آ ب: فارس را ـ در زبده (٢١٤ ا) گوید که ممالک فارس بتمامها در چندگاه در تصرف او بماند و عراق در ماه رمضان بدان مضاف و منضم شد،

مستقرِّ سریرِ سلطنت ساخته بود و در آنجا عمارات عِلیه فرمود[1] و اساس سلطنتی نهاد ع
که از ملوک عجم هیچکس ندارد یاد

و شهبازِ همّتش در اوجِ رفعت پرواز نمود و بعزمِ تسخیرِ ملک آذربایجان از راهِ کُردستان توجه نمود و بالشکرِ بیشتر از چون و چند بحدودِ نهاوند رسید، و از آن طرف امیر قرایوسف عزیمتِ او شنید و هر دو لشکر رو بیکدیگر آورده نزدیک آمدند، از قضای الهی امیر قرایوسف را عارضهٔ عارض شد[2] و اثرِ ضعف ظاهر گشت و از مردمِ او بسیاری بیمار شد[3] و بضرورت مراجعت نمود، و میرزا اسکندر خبر یافته گفت: میرزا[4] قرایوسف از بیم ما گریخت و دستِ عجز در دامنِ ضعف و مرض آویخت، و شاهزاده سرِ افتخار براوجِ لامکان برافراخت[5] و کمندِ همّت بلند بر کنگرهٔ قلعهٔ آسمان انداخت، القصه در غایتِ عظمت به اصفهان آمد، و امیر[6] یوسف بهنگام مراجعت بقلعهٔ گاورود رسید امیر باباحاجی که آن قلعه را مأمن ساخته[7] بر امیر یوسف دم مخالفت می زد درین ولا طریق[8] موافقت مسلوک داشته با تحفه و پیلاک پیش آمد، امیر یوسف او را اکرام تمام نمود و ولایات که در حوالی گاورود[9] بود سیورغال او فرمود و لشکر اجازت داده عاشر[10] جمادی الاخری بدولتخانهٔ تبریز فرود آمد،

---

[1] زبده +: جبر ازرنعش [؟] و قلعه وجه بجهت خاصه و دران عمارات تکلفات بیحد کرد، [2] زبده (۲۱۴ ب): و دلایل سستی بر صفحهٔ حال قلب و قالب بیدا آمده و جنان استماع افتاد روی از جادهٔ صحت گردانیده بیمار شدند — در نسخ دیگر مطلع: بسیار (بجای بسیاری)، [3] فقط در ک، [4] آ و زبده: افراخت، [5] زبده: ازان طرف قرایوسف چون بهست [بهشت؟] رود رسید باباجی (کذا) که مدتها بود تا قلعه کاورود (کذا) مأمن ساخته الخ، [6] آ ق: کاورود (بجای گاورود)، ا ک: گاه رود، در نزهه ص ۸۷ گاو دول وحشت رود را از ناحیت های ولایت مراغه شمرده است، [7] زبده: ادغان [اذعان] و انقیاد، [8] زبده: کارود، [9] زبده: روز چهارشنبه عاشر جمادی الاوّل سنه ست عشر و ثمانمایه،

ودرین سال شاه محمد بن امیر قرا یوسف از بغداد قصد امیر سار[1] وزکمان حاکم شهر زور کرد و از طرفین کوشش نموده شاه محمد غالب آمد و امیر محمد را گرفته در قلعهٔ[2] هیبت* محبوس کرد و فرزندان[3] او را در بغداد و شهر بند فرمود[4]* و بعشرت اشتغال نمود، وحاوی اوراق عبدالرزاق بن اسحق السمرقندی[5] درین سال در دار السلطنه هراة دوازدهم شعبان از کتم عدم بملک وجود آمد قطعه

عیان نشد که چرا آمدم کجا بودم — دریغ و درد که غافل ز جان خویشتنم
چگونه طوف کنم در فضای عالم قدس — چو در سراچهٔ ترکیب تخته بند تنم
اگر ز خون دلم بوی شوق می آید — عجب مدار که همدرد نافه ختنم

امید آنکه عاقبت عافیت باشد انشاء الله تعالی[6]*،

وقائع سنه سبع[7] عشر*

ذکر فرستادن میرزا بایسنغر از مازندران بخراسان

چون فصل زمستان به آخر رسید و نسیم جان پرور بهار در اطراف صحرا و مرغزار و چمن و گلزار وزید حضرت[8] خاقان سعید* فرزند سعادتمند بیت

جوان و جوان بخت روشن ضمیر — بدولت جوان و بتدبیر پیر

---

[1] زبده: محمد سارو، [2] زبده: هبنیت (کذا) [3] زبده: زن و فرزند او را بغداد برد، [4] بعدش در ب آ ب اک + : تاب الله علیهما، [5] اک ـ، در ب آ ب "انشاء الله تعالے" را ندارد، [6] فقط ک: سبع و عشر، اک و زبده + : دشمانمایه، [8] زبده: حضرت سلطنت اعلا (کذا) اعلاه الله تعالی عزیمت ضبط و نسق ممالک عراق و ادربانجان در خاطر داشت،

غیاثُ السلطنة والدّین میرزا[1] بایسنغر را که به اشرفِ مراتبِ بادشاهی[2] انوارِ مواهبِ الٰهی در جبینِ مبینِ او پیدا بود دلایلِ کامگاریَّ و مخایلِ شهریاری[3] در ناصیهٔ همایونش هویدا می نمود به[4] امارتِ مملکتِ خراسان[5] | تعیین فرمود، و (۲۹۸ ب)
شاهزاده رکابِ فلک سامی و عنانِ جهانگشای اوائل محرّم[6] از قشلاق مازندران بصوبِ خراسان معطوف ساخت،[7] و چون خورشید عالم آرا عزمِ بیت الشرف کرده[8] سایهٔ همایون بر آن بلاد انداخت، و چهارم[9] صفر در مستقرّ دولت نزول فرمود ع

غیرتِ[10] فردوس شد از قدمِ او هراة[11]

از یُمنِ موکبِ میمون و فروغِ طلعت همایون عالمیان در ظلالِ اقبال آسودند و جهانیان در مهادِ امن و امان غنودند قطعه

اسکندر آن زمان که بهری[12] نهاد پی ... گر داشتی ز دولت و اقبالِ[13] شه خبر
در وی بجای خاک سرشتی همه[14] عبیر ... در وی بجای سنگ نهادی همه[15] گهر

اکابر و اشراف غبارِ موکبِ او را سرمه مثال در چشمِ افتخار کشیده می گفتند بیت

خاکِ سمِ سمندِ تر انکیه گاهِ ناز ... این هر دو گرد بالشِ مشکینِ دیده باد[16]

ذکرِ تمرّدِ سید علی کیا در[17] ولایتِ ساری[18]

در آن زمان که موکبِ[19] ظفر نشان در قشلاق مازندران[20] بود[21] جمعی اربابِ غرض

---

۱ زبده: معزّ الحق والدّین امیرزاده، ۲ زبده: بادشاهی، ۳ زبده: بختیاری، ۴ زبده: بامارت حکومت تمامت خراسان و بلاد شرقی آن، ۵ رک برص ۲۵۵ ح ۵، ۶ زبده: بسنه سبع عشر و ثمانمایه، ۷ زبده: بموسمی که خورشید عالم آرای روی بشرف خویش آورده بود، ۸ زبده: روز چهارشنبه [سا]بع عشر صفر، ۹ در زبده بجایش: چونکه در آمد شهر مرکب میمون شاه- غیرت فردوس شد از قدمش آن دیاره آب ینابیع اوست غیرت آب حیاة - خاک اراضی اوست نافهٔ مشک تتار، ۱۰ زبده: -، ۱۱ زبده: همی، ۱۲ زبده: در آمل و ساری دیاز انقیاد نمودن، اک: در ولایت ساری دیاز انقیاد نمودن، ۱۳ زبده: عساکر، ۱۴ زبده: کمور [کبود] جامه واستراباد نشستند و مردم همه جنس بساری و آمل تردد کردند،

بسیدعلی کیا[1] رسانیدند که خویشان و برادرانِ او که صفت الاقارب کالعقارب دارند پیشِ امراء و نوّاب تقصیرات او می شمارند[2] و می خواهند که حکومتِ آن ولایت بدیگری دهند[3] و مزاجِ همایون به نسبت او دیگر گونست، و درین اثنا او رابه اردوی همایون طلب داشتند، و او متوهّم شده [ه] عذری معلول و سخنی نامقبول گفت، حضرت خاقان سعید را تعلّلِ او عجیب و غریب نمود چه بعنایت آنحضرت مملکتی وسیع در تصرّفِ او بود[4]، آنحضرت امراء عظام امیر مضراب بهادر و امیر الیاس خواجه را نامزدِ ولایت او فرمود[5] و فرمود که پیش از ملاقات [قاصد] فرستاده گویند که اگر به سخن صاحب غرضی متوهّم شدهٔ عالمیان را معلوم است که بی رخصتِ شریعت قصدِ ملک و مالِ هیچ آفریده نداریم و از طریق عدل و احسان عدول نمی جوئیم و راه ظلم و طغیان نمی پوئیم، می باید که خود را در ورطهٔ هلاک نیندازد و در کمندِ بلا مقید و مبتلا نسازد و در خرابیِ ولایت و خونهای ناحق نکوشد و صورت انصاف از چشمِ عقل نپوشد، اوّلاً عنایتی که در بارهٔ او کرده ایم بدیدهٔ بصیرت مشاهده نماید و

[1] زبده + : که حاکم آمل و ساری بود ، [2] زبده : و دیگر تقصیر حد مسا یتی (؟) که بدو نسبت کردند و گفتند حکومت آن موضع ، الخ ،

[3] زبده + : و قریب ده هزار سوار بل زیادت در فرمان داشت و ثامت [صامت] و ناطق جمع کردانیده و عقار و صناع [ضیاع] ساخته آن خفیف [حفیض] حول (کذا) باوج نباهت رسیده و بیک اشارت آن حضرت این همه در معرض تلف نمی افتاد ،

[4] زبده + : بالشکرهائ آراسته ،

[5] زبده + : و او ه [را] بدرگاه طلب دارند اگر ابا نماید قهرا و قسرا اقرا [او را ؟] با اتباع و ساع [اشیاع] در قید قهر و غل دل [ذل] کشیده جزاء سزاء کفران نعمه[ت] بدو رسانند ،

[6] درک ندارد ، از روی نسخ دیگر نوشته شد ، زبده : کس ،

ثانیاً مآل آن قضیه که بکجا میرسد ملاحظه کند، حالا بیست و چهار[1] سال است که حضرت[2] پدر مغفور ما آن مملکت به شمشیر کشاده و حکومت آن ملک هم بایشان داده و ما نیز بر همان قاعده مسلّم داشته ایم، باختیار نمی خواهیم که در فرمان آنحضرت تغییر واقع شود و الّا متصدّی این مهم بسیار زند،

چون امیر سیّد علی کیا از توجّه امرا و فرمودهٔ حضرت اعلی خبر یافت کسان پیش امراء فرستاده خدمتها قبول کرد[3] و پسر خود را با لشکر و هدایا به اُردوی همایون فرستاد[4]، و آنحضرت گناه او بخشیده کرامت عفو ارزانی داشت،

ذکر قضایای ولایت ماوراء النهر درین سال

سابقاً مذکور شد[5] که در زمان عزیمت قشلاق مازندران فرمان شد که لشکرهای ماوراء النهر از همان حدود برخبر باشند، میرزا الغ بیگ ایلچی[6] فرستاده امیرک احمد را طلب فرمود[7] و او توهّم کرده اِبا نمود[8] و میرزا امیرک احمد گفت که از مزاج میرزا الغ بیگ می ترسم و نمی توانم آمد و بندهٔ[9] دولتخواهم، میرزا الغ بیگ امیر بایزید پروانچی را که معتمد او بود بجانب اندگان ارسال نمود و فرمود که سخن او سخن منست،

---

[1] زبده: سه (بجای چهار) ق موید متن، [2] فقط آ — [3] زبده: کردند و ایشان را شفیع ساخت و عذر خواهی بسیار نمود،

[4] زبده (۲۱۹ الف) +: تا در عداد دیگر بندگان منخرط شد امیر [امرا] شفیع گشتند و سخن او را عرضه داشتند،

[5] رک به ص ۲۴۵ س ۷، [6] زبده: ایلچی بطرف امیرزاده امیرک احمد فرستاد و او را بجهت جانفی مشورت طلب داشت،

[7] فقط آ: میرزا احمد میرک (بجای امیرک احمد) — برای وی رک به ص ۱۴۲، [8] زبده (۲۱۹ ب) +: و در گردن کشی اظهار کرد و کرت دیگر کسان فرستاد و او را نصیحت نمود، عذری چند نامسموع تقریر کرد، [9] زبده: بنده و دولتخواه ایشانم و با امیرزاده اعظم چنان نمودند که امیرک احمد می گوید اگر حضرت امیرزاده از معتمدان خود یکی را بفرستد که با او عهد و بیعت کنیم چون دل قراری باشد و خاطر تسکین یابد این بنده امین شده پیش ایشان آید،

هر شرط و عهد که کند به آن وفا نمایم، امیر بایزید پیش او رسید چندانکه سعی کرد بجائی نرسید انا[1] وعده کرد که پسرِ خود را بخدمت فرستد*، آن وعده بسر آمد و پسر نیامد، میرزا الغ بیگ کورگان عازمِ اندگان شد و میرزا امیرک احمد قلاعِ آن نواحی محکم ساخته بکوه رفت[2]، و (ورق ۲۹۹ر) میرزا الغ بیگ قلعهٔ اخسی را که اعظمِ قلاعِ [آن[3] او] (۲۹۹ر)
بود محاصره فرمود، و آن قلعه ایست که از شُرفاتِ آن سنبلهٔ فلک توان چید و از غرفاتش غلغلهٔ[4] ملک توان شنید، اهالی قلعه بحصانت مغرور گشته آهنگ جنگ راست کردند و لشکر منصور اطرافِ قلعه را چون چشمهٔ زره و خانهٔ زنبور ساخته، قلعه مسخّر گشت و اموالِ فراوان بدست لشکریان افتاد، و میرزا الغ بیگ رعایا را در ساحت امن و حریم امان مقام داد، و پاینده[5] بکاول را کوتوال ساخته بجانبِ اندگان روان شد و میرزا امیرک احمد به کوههای سخت دور دست رفته بود، میرزا الغ بیگ امیر موسی[6] کا* و امیر محمد تابان را بحکومت اندگان مقرر فرمود و موکبِ منصور بسمرقند معاودت فرمود،

و میرزا امیرک احمد از مراجعتِ میرزا الغ بیگ خبر یافته بالشکری که از مغولستان بمدد او آمده بودند عازمِ اندگان شد[7]، امیر موسیکا (کذا)، و امیر محمد تابان و امیر علی قوچین بعزمِ رزم از اندگان بیرون آمده بحوالی اوش[8] رسیدند، و چون از حالِ یاغی خبر نداشتند بی[9] احتیاط فرود آمدند*

---

[1] زبده: بمبالغهٔ بسیار بدان رسید که وعده کرد پسر خرد [خود ؟] را بعد از چند روز بفرستند،

[2] زبده + : که موضع حصین بود، [3] فقط در ک ندارد، [4] زبده: زمزمه،

[5] ک ب: بایندهٔ بکاول، زبده: بیابند بکاول، تی: Baïendeh-Bekaoul،

[6] زبده: موسی، [7] در زبده این فصل عنوان ذیل دارد: ذکر آمدن امیرک احمد بحوالی اندکان و کشته شدن امیر موسی کا و محمد تابان، [8] در زبده ذکری از اوش نیامده است، [9] زبده: ایمن فرود آمدند و زیادت احتیاطی ننمودند،

و امیرزا[1] امیرک* از حال ایشان آگاه بود ناگاه بسر ایشان رسید، و امیر موسی کا و امیر محمد تابان و امیر علی و دیگر بهادران را بقتل آورده، امیر رستم پسر امیر سلیمان شاه با مخالفان جنگ کنان عازم اندگان شد و میرزا احمد تا اندگان آمده جنگ بسیار کردند و امیر رستم و باقی امراء اندگان[2] را نگاه داشتند، و مغولان الچا گرفته بمغولستان باز گشتند*،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ممالک عراق و فارس

چون آفتاب عالمتاب بمحاذات نقطهٔ اعتدال ربیعی رسید[3] و جمشید خورشید طناب* سراپردهٔ بادشاهی از دنبال ماهی بر گردن بره[4] بست و از آبگیر[5] حوت بسبزه‌گاه حمل آمد* حضرت خاقان سعید[6] چهاردهم محرم مکرم[7]* از جلکاء مازندران[8] عزم جانب ملک ری فرمود بیت

ز نعل بادپایان تگاور — زمین گفتی که گردونی ست دیگر

و چون رایات نصرت آیات سایهٔ همایون بر خطهٔ دامغان انداخت ایلچی امیر

---

[1] آ: میرزا امیرک، اک ب با: میرزا امیرک احمد، [2] زبده: شهر و حصار نگاه داشتند چنانچه بر ایشان هیچ دست نیافت آخر الامر خایب و خاسر بطرف مغولستان معاودت نمود، [3] زبده (۲۲۱ ب): یعنی خسرو ستارکان الطناب، [4] ک: برهٔ، اک: برد، با آ: مثل متن، [5] زبده: بطن حوت بجراگاه حمل نقل [نقل] کرد، [6] زبده +: از ضبط و نسق ممالک خراسان و توابع و مضافات آن باز پرداخت در روز چهارشنبه چهاردهم محرم سنه سبع عشر و ثمانمایه چون عزامت [عزیمت] یورش تصمیم یافت، [7] زبده +: با سپاهی در سپاهی،

بسطام از سلطانیه رسید و بموقفِ عرض رسانید که : بندهٔ[1] خدمتگارِ آنحضرت کمرِ خدمت[2] برمیان و حلقهٔ بندگی در گوش منتظرِ فرمان ع

بهرچه حکم کنی نافذست فرمانت

چون صیتِ نهضتِ همایون استماع نمود ارادت آن بود که برسم اقامتِ خدمت زمین بوسیدی فاما موانعِ روزگار بر خاطرِ نوّابِ معدلت شعار واضح باشد، اگر[3] اعلامِ فرخنده اعلامِ عزمِ اینجانب نمایند ملتمس از نوّاب[4] کامیاب آنکه پیشتر شرفِ اعلام ارزانی فرمایند تا حسب المقدور مایحتاجِ خدّام سرانجام نماید و تغارِ[5] لشکریان و نعلِ اسپان بعزّ[6] قبول مقبول آید[7] بیت

کسی که عزّ قبولِ تو یافت در عالم　　بچشمِ همّت او ملکِ ری[8] نماید خوار

گوشِ هوش باستماعِ اخبارِ آنطرف نهاده و دل و جان به امتثالِ فرمان داده بیت

همه چشمیم تا پدید آئی　　همه گوشیم تا چه فرمائی

آنحضرت ایلچی امیر بسطام را تربیت فرموده نوکری همراه او فرستاد و پیغام داد که برنیکو بندگی او اطّلاع یافتیم، باید که قلعه را استحکام داده پسر یا برادرِ خود را باردوی همایون فرستد ع

تا اعتماد بر سخنش بیشتر شود

و[9] چون موکبِ همایون بحوالی ری[10] رسید جمعی نوکرانِ میرزا اسکندر را از اصفهان

---

[1] زبده : بنده و – معروضِ امیر بسطام را در مطلع باختصار آورده است، [2] زبده : مطاوعت، [3] زبده : بندیی [بندی] از احوال آن طرف باز نموده که رایات همایون را عزیمت ان جانب بود توقع بنواب الخ، [4] زبده (مصحفا) : تغاوق مثل متن، [5] زبده : بر اندازهٔ طاقت و توان ترتیب نماید، [6] ک : خار – ب آ ک مثل متن، با : جواز، این بیت را در زبده ندارد، [8] – ایهام است درین کلمه از آن که نام موضعی هم هست در حدود ری، رک برح، [9] عنوان این فصل در زبده : ذکر گرفتار شدن [ن] امیرزاده یوسف خلیل (کذا) و سبب آن، [10] ب اک : بجوار ری، آ با : بخوارری (ق مثل آن)، زبده : بحوالی خوار ری – برای خوار ری رک بر نزهه ص ۲، ۱۴۰ س ۱۴،

گریخته آمدند و بعرض رسانیدند که لشکری از اصفهان نامزد محاصرۀ ساوه شد[۱]،
وسبب آن چنان بود که [در[۱] وقتیکه] رایت ظفرنشان* در قشلاق مازندران بود
نصرالله صحرائی حاکم ساوه[۲] التماس داروغه نمود و آنحضرت ملتمس مبذول داشته
نوکری بساوه فرستاد | و میرزا اسکندر آگاه شده امیر یوسف جلیل[۳] و امیر (۲۹۹ب)
جلبانشاه[۴] برلاس[۵] و امیر بیان قوچین[۶] و امیر[۷] عبدالله پروانچی[۸] وسعدالله را نامزد
محاصرۀ ساوه کرد[۹]*، حضرت اعلی برین حال واقف شده جمعی از لشکر منصور
نَصَرَهُمُ اللهُ بانتصار نصرالله تعیین فرمود تا رعایای ساوه از مساوی[۱۰] آن گروه خلاص
یابند، امیر حسن صوفی ترخان و امیر سید علی ترخان[۱۱] و امیر دولتخواجه اناق و
امیر چهارشنبه باده[۱۲] هزار سوار نصرت شعار عازم آنجانب شدند،
امرای میرزا اسکندر از توجه امراء و عزیمت حضرت اعلی خبر یافته بایکدگر
مشورت نمودند باتفاق گفتند: ماهمه بنده[۱۳] و بنده زادۀ حضرت صاحبقرانیم

---

۱ ک ـ، از روی آ نوشته شد، زبده: وران ایام [که] رایات همایون، ۲ زبده +: نوکری پیش بندگی حضرت فرستاده واظهار دولتخواهی ویکجهتی نموده، ۳ باوق (بهر موضع) خلیل، زبده: وجلیل، ۴ ب: حلپانشاه، باد (عموماً)، حلبانشاه (ودر یک موضع مثل متن)، زبده مثل متن، ۵ برای کلمۀ برلاس رک به حاشیه ق ص ۲۵،
۶ فقط ک: قوشجی، ق مثل متن، زبده: قوجین، ۷ زبده ـ،
۸ برای پروانچی رک به حاشیه ق ص ۲۵۰، ۹ زبده (۲۲۳ب) +: باچند هزار مرد مقرر کردانیده که بروند وساده را محاصره کنند و نصرالله (را) قهراً وقسراً در غل ذل وقید قهر کشیده بدرگاه آوردند [آورند] چون امراء مذکور متوجه ساوه گشتند آن جماعت از اصفهان گریخته پیش بندگی حضرت رسیدند واین معنی عرضه داشت،
۱۰ زبده: مساعی، ۱۱ زبده ـ، ۱۲ زبده: باسایر امرا و قریب ده هزار سوار،
۱۳ زبده: بندگان حضرت صاحبقرانی انارالله برهانه بودیم و (به) تربیت وعنایت وشفقت او هریک امیری و بزرگی شدیم امروز اگرچه امیرزاده اسکندر و (کذا) فرزندزاده آن حضرت است الخ،

اگرچه میرزا اسکندر نبیرهٔ آنحضرتست* امّا بر قول و فعلِ او اعتماد[1] نیست وحضرت شاهرخی فرزند[2] صاحب قرانیست* و فرزند بولایت از نبیره اولی باشد خاصّه فرزندی که فرمان فرمای اقالیم عالم و بادشاهِ رُبعِ مسکون باشد[3]، امراء چون این معانی در بیان آوردند هر یک دیگریرا در امتثالِ آنحضرت از خود راغب تر دیده مجموع اتّفاق کردند که با لشکرِ منصور جنگ نمی کنیم، وچون امیر[4] یوسف جلیل در قضیهٔ جهانملک چنانچه گذشت[4] با مخالفان اتّفاق داشت بر و اعتماد نکردند و اورا گرفته مقیّد ساختند و با امرای نامدار ملحق شدند، وهنوز آنحضرت در ملک ری بود که این صورت در آئینهٔ فتح روی نمود و در فاتحهٔ این یورش بی قتل و کشش چنین فتحی میسّر شد،

وچون موکبِ ظفر شعار بقلعهٔ شهر یار آمد بیان توچین و پسر عبد الله پروانچی وسعد الله شرف زمین بوس یافتند و متعاقب نصر الله صحرائی بسعادتِ بندگی مستسعد گشت[5] وبعنایت سرافراز شد[6]، ورایات نصرت سایهٔ دولت بر ولایتِ ساوه انداخت، امیر حسن صوفی[7] و امیر سید علی[8] وسایر امراء با امرای میرزا اسکندر رسیدند و یوسف جلیل[9] را[10] مقیّد رسانیدند، وآنحضرت دربارهٔ امرای نو[11] در آمده غایات عنایات بظهور آورده، امیر یوسف جلیل که بعد از واقعهٔ جهانملک در اطراف عالم سرگردان گشته و انواع حوادث بر سرِ او گذشته عاقبت باتّفاقِ پدر بزیارت کعبهٔ معظم

[1] زبده: زیادت اعتماد، [2] ب: صاحب قرانی است، ا، آ: صاحب قرانست، [3] آ ب اک: است، [4] زبده: امیرزاده، [5] رک به ص ١٠٠، [6] زبده: حضرت سلطنت شعاری ایشانرا تربیت و نوازش فرمود و بخلع فاخر مفتخر و سرافراز گردانید،

[7] زبده +: ترخان، [8] زبده +: وجلبانشاه، [9] اک (مثل ق): خلیل،

[10] در آ یک سطر انداز از " رامقید " تا " امیر یوسف جلیل "، [11] فقط اک: بزانو،

فایض شده و بعد از آن ملازم میرزا اسکندر گشته، چون پیش آنحضرت آوردند جریمهٔ اورا عفو فرموده گناه اورا نابوده انگاشت و مضمون عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ بر لوح فرمودهٔ السلطانُ ظِلُّ اللّٰهِ نگاشت تا یوسف جلیل* قوی دل و فسیح امل از گناه استغفار نمود شفیعُ المُذنب اقرارُه و توبتُه اعتذارُه، و آنحضرت حکومتِ قم بعبداللّٰه پروانچی ارزانی داشته امیر یوسف حاجی وزیر را بضبطِ قلعه و کوتوالی گذاشت،

ذکر شکار فرمودن در صحرای ساوه*

حضرت خاقان سعید در فضای دلکشای صحرای ساوه هوای صید و نشاط شکار فرمود بیت

چون رای بادشاه نشاطِ شکار کرد | اوّل بلطف صیدِ دلِ روزگار کرد
وانگاه چون بمرکبِ دولت سوار شد | بر خسروانِ روی زمین افتخار کرد

در آن بیابان گورخر بسیار مهیّا شد، خاصّه فصل بهار، لشکرِ نامدار جبال و صحاری یرگه کرده قمرغهٔ شکار بهم پیوست* سگانِ معلّم در دویدن و یوزان در غریدن و باز و شاهین و چرغ و لاچین* در پرواز آمدند قطعه

چون بازِ تو کشاده کند پرّ و بالِ خود | خورشید را نهیب بود، ماه را حذر

---

[۱] زبده، عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ بر خواند تا یوسف جلیل، — در مطلع صورت این جمله غریب است، — فقط ک، سد (بجای اللّٰه)، [۲] زبده : آنجا مقرر کردانید، [۳] زبده : صحراء جراو فراهان و آن نواحی، [۴] آ با : بموکب، ب اک زبده مثل متن، [۵] زبده (۲۲۶ ب) : جر (کذا) رسانید تا عساکر منصوره .... اطراف و اکناف جبال و صحاری را برکه [یرکه] کنند بعد از چند روز که قمرغهٔ شکار بهم پیوست الخ، — برای یرکه و قمرغه رک به حواشی ق ص ۲۵۲، [۶] زبده : یوزان محکم درغریدن و انواع شکره از باز الخ،

فردا بزیر سایهٔ طوبی کشند چرا هر صید را که باز تو گیرد بزیر پر

وحوش را در دشت میدانِ دویدن و طیور را در هوا مجالِ پریدن نماند[1]، آنحضرت با امرای نامدار و وزرای سعادت یار و مبارزانِ بهرام اقتدار در بهترین ساعات بر اسپانِ ماه سیر بلال نعال[3] چون خورشید بر سبز خنگِ فلک سوار شدند و از خونِ وحشیان صحرا و بیابان لاله ستان[4] گشت و گورخر و آهوی (ورق ۳۰۰ ا) بسیار (۳۰۰ ا)
کشتهٔ سباع را مایدهٔ پر فایده بهم رسید[2]،

[5] موکبِ ظفر نشان بجراو فراهان آمد* و پیشتر امیر حسن صوفی و امیر الیاس خواجه قلعهٔ ایغان[6] که در آن نواحی بود محاصره داشتند و هنوز فتح نشده بود، آنحضرت جمعی را بمدد ایشان فرستاده بفر[7] دولت قاهره مسخر گشت*، و در مقام کورگان[8] سه نفر از رؤسای اصفهان بآستانِ ظفر آشیان آمدند[9] و بعنایتِ پادشاهانه و التفاتِ خسروانه اختصاص یافتند،

---

[1] زبده: بود، [2] زبده +: عساکر منصوره جبل و صحاری در نوردیدند جمهور و (کذا) حیوانات صحرای را رانده بیک محل جمع گردانیدند، [3] زبده: نعل، [4] فقط ک: لاله استان، [5] زبده: بعد از آن کوچ فرموده بنواحی نزول فرمود، — در آ: بحراو فراهان (بجای بجراو فراهان)، در ق: جرا و فراهان، [6] ک: الغان، آ اک: ایعان، با ق زبده: ایقان، بب: العان، [7] زبده: چون این جماعت برسیدند و باتفاق از جوانب و اطراف بحفر و نقب مشغول گشت سکان حصار نیز کوشش بسیار نمودند عاقبة الامر [بفر] دولت قاهره ثبتها الله تعالی مسلم و مسخر شد، [8] زبده مثل متن، ق: Kourkan، [9] زبده +: و احوال امیرزاده اسکندر مجمل و مفصل بعرض رسانیدند،

ذکر رسیدن موکب[1] ظفر نشان بحوالی اصفهان

چون رایات ظفر آیات نزدیک اصفهان رسید و بمرحلهٔ[2] باغ رستم که دو فرسخی اصفهانست فرود آمد، و بهر[3] کرا سعادت مساعدت نمود از اصفهان روگردان شده در سلک عبید و خدم منتظم گشت، شیخ[4] محمد* خویش امیر عبّاس گریخته رسید و متعاقب او شیخ[5] علی قزاق* با سیصد سوار بمعسکر همایون پیوست، و در مقام آتشگاه[6] جمعی حَشَمیان[7] بدرگاه عالمپناه آمده بعرض رسانیدند که خیل خانهٔ ما در بیرون دروازهٔ اصفهانست اگر مرحمت فرموده فرمایند که جمعی دلاوران نزدیک شهر آیند شاید که آن مسکینان از آن بلا خلاص یابند، حکم همایون نفاذ یافت که امیر[8] مضراب بهادر و امیر الیاسخواجه نزدیک شهر رفته معاودت نمایند که حشمیان[9] باردوی اعلی رسند، امراء چون باد که عرصهٔ خاک بپیماید و سیل[10] که از فراز به نشیب آید رُو بشهر نهادند، قراولان میرزا اسکندر دربرابر آمده از طرفین مردان مرد و دلاوران صف‌شکن دو گُردان معرکهٔ دلاوری و نهنگان دریای صفدری همه جنگ جوی و تندخوی رُوی در رُوی آوردند، دلهای شیران بلبشهٔ جنگ

---

[1] زبده: سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه، لسپاهان و قضایایی که دران ایام واقع شد،

[2] با: بمحله، زبده مثل متن، درق ترجمه اش village ها نوشته است وکلمه محلات رانیز درسطور آینده همین طور ترجمه نموده، [3] فقط درک، [4] زبده: یکی از نوکران امیرزاده اسکندر شیخ محمد نام،

[5] زبده: امیر سید علی قرلق باقشون خود مقدار (درق: Kazak) [6] زبده: آتشکده — برای قلعه آتش گاه رک به نزهه ص ۵۰، [7] آ ک: جشمیان، با: چشمشان، بب (بهر موضع) حثیمان، ق: nomades زبده مثل متن، [8] زبده: امیر اعظم امیر، [9] با مثل متن، اک و بب حسب تصریح بالا،

[10] ک: سیلی، آ مثل متن،

ودلیرانِ میدانِ نام وننگ چون شعشعهٔ[1] آفتاب دراضطراب آمد، میرزا بایقرا که ازجفای برادر دلی پرآذر داشت چون آتش خروشان ودریای جوشان گشت، امراء امیر جلبانشاه برلاس ولطف الله بابا[2] تیمور[3] وخضرخواجه پسر[4] امیر شیخ علی بهادر وتوکل باورچی وعلیشاه آزاد که هریک[5] بنوکِ پیکانِ کوه گداز سوار[6] را برزین وزین را براسپ[7] واسپ[8] را برزمین دوختی وبه تیغ صاعقه فعل آتشِ جهانسوز دراطراف معرکه برافروختی حمله کردند، مبارزانِ اصفهانی درحملهٔ[9] اول محلّ خود باز گذاشته روی بمحلّات[10] آوردند وبهادرانِ سپاهِ منصور درعقبِ ایشان ریختند[9] وبتیغ جهانسوز وخدنگِ آتش افروز خاکِ[10] معرکه باخون برآمیختند[*]،

امیر لطف الله بر سر پُل ایستاده حشمیا[11] را می گذرانید وچندانکه یاغی قصدِ او کرد همه را بزخم شمشیر باز گردانید، واز آن طرف امیر عبدالصمد وامیر جنید حملهاء بهادرانه نمودند امّا لطف الله را از سر پل دور نتوانستند کرد، ده زخم شمشیر باو رسید وشمشیر[12] او شکسته همچنان جنگ میکرد[*]، عاقبت اصفهانیان گریزان شدند ودلاورانِ حشمیان را باردوی همایون[13] آوردند،

میرزا اسکندر را ازشکستی که درصدمهٔ اولی بلشکر او رسید واحوال کشتگان

---

[1] فقط ک ؛ شعلهٔ، زبده مثل متن، [2] آ، ک، ق ؛ لطف الله بابا تیمور، (در زبده مصحفا : لطف الله بن ویاتیمور، — اما باباتیمور بجای ویاتیمور درموضعی که می آید برص ۲۰۳ س ۷)، [3] ق — ؛ (زبده : خضر خواجه امیر شیخ علی بهادر) [4] در زبده این فقره فقط درصفت امیر جلبانشاه آمده است، [5] ک ؛ سور [6] فقط آ —، [7] آ زبده : وهله [8] رک به حاشیه ۲ صفحه سابق، [9] آ : درریختند، با مثل متن، [10] زبده : کوچها محلات را ازخون همرنگ طبرخون گردانید، [11] با : حشمیان، [12] زبده : رسیده بود وهمچنان جنگ میکردند، آخر الامر شمشیر او بشکست، [13] آ، با، ب —،

ومجروحان شنید حیرت بر وستولی شده آتش غیرت در نهاد او زبانه زد واز صفحات احوال سپاهِ نصرت شعارِ[1] امارات فتح وظفر مشاهده کرد و علامات زوالِ اقبال بر وجنات آمال خویش معاینه دید وارکانِ دولتِ خود را انجلوت طلبید ومشورت نموده برآن قرار دادند که باتمام سپاه بیرون آیند، لشکری چون ذرّات آفتاب فراوان وچون قطرات سحاب بی پایان بیت

لشکری بحر[2] سیل[3] موج شکوه | ثابت و پایدار همچون کوه
همه بهرام طبع وکیوان هوش | همه پولاد ترک وآهن پوش

از شهر بیرون آمدند وندانستند که بیت

هرکرا بخت رهبری نکند | کوشش وجهد یاوری نکند (۳۰۰ب)

حضرت خاقان سعید فرمود که کورکای جنگ کوفته ودلاورانی چون قضا نافذ عزم بر باد پایانی چون عمر سبکرو روی بقهر اهل[4] شهر آوردند بیت

بحکم شهنشاهِ گردون شکوه | بجوشید لشکر چو دریا وکوه

چون صفهای طرفین ولشکرهای جانبین راست شد میرزا اسکندر صولت و صدمت لشکرِ منصور دیده دانست که تاب مقاومت نمی آرد سرداران عراق و گردن کشانِ فارس براق واتّفاق کرده ع

بجز پشت دادن ندیدند روی

وَلَّوْا عَلَى أَدْبَارِهِم[5] نُفُورًا[6] برخوانده روی برتافتند ولشکرِ منصور[7] در

---

[1] آ: پناه، [2] مطلع: سیل بحر، زبده: سیل ع بحر، [3] زبده: مخالفان، [4] صاحب زبده درین موضع کلام راطولی داده است ودر اثنای آن گفته که بحکم شهنشاه امیرزاده اعظم امیرزاده ابراهیم وامیر دولت خواجه اساق [ایناق] وامیر سیّد علی ترخان نامزد [این مهم شدند]، "وامیر فرمان شیخ نیز باغلبه نوکران وخاصکیان متوجه [میدان جنگ] شدند، [5] آ: فولّوا، ک وزبده مثل متن، رک به قرآن مجید، ۱۷ (سوره بنی اسرائیل): ۴۶، [6] ب، ک، آ: لشکر مظفر (زبده: عساکر منصوره)

قفای هزیمتیان شتافتند، خلقی بسیار بقتل آمد، و میرزا اسکندر نزدیک شد که بدست آید بهزار[1] حیله باصفهان در آمد، [2]و موکب منصور بظاهر اصفهان فرود آمد*، و در آن مقام شیخ ورّدی[3] از قلعهٔ شهریار و بایزید پسر امیر بسطام از قلعهٔ سلطانیه بدرگاه عالم پناه آمده بعنایت سرافراز شدند،

در[4]ین اثنا ناگاه سیصد سوار پوشیده از دروازهٔ برانغار بیرون آمده* آهنگ جنگ کردند، امیر الیاسخواجه[5] در برابر آمده* بسیار بقتل آورد و باقی مقهور و مکسور بشهر گریختند امّا امیر الیاسخواجه را زخم رسید، حضرت خاقان سعید فرمود که دیوارهای حصار به طناب پیموده بر امراء بخش کردند چنانچه کسی بیخبر از شهر بیرون نتواند آمد، چهار[6]دهم ربیع الاول* لشکرهای جهان توما[7]ن تومان و قشو[8]ن قشون پیرا[9]مون شهر فرو گرفتند،

ذکر فتح دار الملک شیراز و شرح[10] آن

چو[11]ن خبر موکب همایون حضرت خاقان سعید بدار الملک شیراز رسید*

[1] ک: بهزا، [2] زبده (۲۳۱ ا): بعد ازان جون حضرت سلطنت شعاری ... کوچ فرموده از طرف شهر آمده از طرف جرانغار [ر] امیر فاته شرین (کذا) و سید حسام و باقی امرا کارهای مردانه کردند بندگی حضرت احتیاط دیوارها و شهر بند اصفهان کرده بظاهر شهر فرود آمد، — با آک بب: همایون (بجای منصور) آ: میمون، [3] ک ق زبده: دردی (تصحیح قیاسی است) [4] زبده: درخلال این احوال ناگاه ناخبر از طرف بوانقاریل [پل؟] دروازه کشاده الخ، [5] زبده +: ازان طرف نزدیک بود فی الحال سوار کشته در مقابله ایشان آمد، [6] زبده: یکشنبه جهارم ربیع الاول سنه سبع وعشر وثمانمایه، [7] تومان = ده هزار مرد (ق)، [8] قشون = صد مرد (ق) [9] زبده: بر مثال طوق بیراهن [پیرامون]، [10] زبده: سبب، [11] زبده: در پنجشنبه نهم ربیع الاول مذکور خبر رسید که اهالی ... رس [شیراز؟] چون از مقدم همایون خبردار گشتند،

کولویان[۱] و کلانتران باتّفاق شیخ[۲] محمد سارق[۳] که داروغهٔ میرزا اسکندر بود[۴] فکر عاقلانه کرده گفتند: شک نیست که آنحضرت اصفهان را فتح خواهد فرمود و ما را استدعا نمود، اگر پیشتر کسان فرستاده صورت دولتخواهی عرضه داریم خدمتی بجا آورده باشیم، برین اتّفاق پسر میرزا اسکندر و پسران امیر[۵] عبد الصمد و شیخ یساول و یوسف قورچی و دارا[۶] را که جماعت معتمد میرزا اسکندر بودند گرفتند و خطبه و سکّه بنام و القاب همایون آراسته تحف و هدایا بدرگاه عالم پناه فرستادند، حضرت خاقان سعید بکنه[۷] بخشی و لطف[۸] الله بابا تیمور[۹] را به ضبط اموال و حکومت آن مملکت تعیین[۹] نمود[۹] و امیر حسن[۹] صوفی و امیر جلبانشاه[۱۰] برلاس را جهت آوردن پسر میرزا اسکندر و پسران امیر[۱۱] عبد الصمد روان فرمود،

درین ولا سلطانشاه چهره که معتمد میرزا اسکندر بود و ضبط برجی معتبر می نمود نوکرانش[۱۲][۱۳] نمکحرامی کرده او را کشتند و باردوی اعلی آمدند، و هر[۱۴] روز

---

[۱] ک با: کولیان، آ ب ب مثل متن، زبده: اصول و اکابر و اشراف شهر (بجای کولویان و کلانتران) ق Kulou (برای این کلمه رک بر ق ص ۱۱، حاشیه) [۲] آ ب، [۳] زبده: سارد که حاکم و داروغه شهر بود و امیر زاده اسکندر را در شیراز گذاشته، ق: Sarik، [۴] فقط ک: میرزا، زبده (و دیگر نسخ مطلع): امیر، [۵] زبده: دارا، ق مثل متن، [۶] ق، Beknek [۷] آ با ق زبده: لطف الله بن بابا تیمور، بب مثل متن، اک (بهرجا): بیان تیمور، [۸] زبده +: مقرر گردانید بدان طرف روانه فرمود، [۹] زبده: محمد، ق مثل متن، [۱۰] با (بهر موضع): حلبانشاه، بب: جلپانشاه، (و در سطور ذیل گاهی جلپانشاه و گاهی جلبانشاه)، ق مثل متن، [۱۱] زبده —، [۱۲] زبده، عهده [عمدهٔ] نوکران و عده استظهار ملازمان، [۱۳] زبده: نوکران سلطان شاه بحنا لوقا و التوان شبو، [۱۴] درین موضع متن نسخهٔ زبده اضطرابی دارد،

و هر زمان نقصان به اصفهانیان رسیده قوت لشکر منصور زیادت می شد، اصفهانیان لاف جلادت زده بیرون می آمدند و مبارزان دلاور پیش میرفتند، اوّل بسر[1] تیر یکدیگر را نگاه میداشتند و تیر و کمان گذاشته تیغ و سنان بر میداشتند و ریش و گریبان گرفته سر موئی در جنگ فرو نمیگذاشتند، تا مدّت محاصره به پنجاه روز کشید،

[2] در آن ایّام[3] از اطراف ممالک اخبار بدرگاه جهان پناه رسید، اوّل میرزا الغ بیگ از ماوراء النهر شیخوی[4] قراوناس را فرستاده حکایت قتل امیر موسی کا[5] و امیر محمد تابان و امیر علی قوچین بر دست میرزا احمد میرک[6]* چنانچه گذشت[7] بعرض رسانید، آنحضرت بر قتل آن[8] امرای نامدار تاسّف خورد[9] و فرمود که قضایای عراق پیش نهاد همّت عالی است چون فراغی روی نماید در مستقرّ دولت تدارک آن شود، انشاء الله تعالی*،

دیگر[10] نوکر بکنه بخشی از شیراز آمده عرضه داشت که امیر لطف الله[11] [بابا[12] تیمور (کذا)، امیر جلبانشاه[13] بقتل آورد بگمان[14] آنکه جلبانشاه خروج خواهد کرد[15]* آنحضرت

---

۱ زبده: بزخم، ۲ عنوان این فصل در زبده: ذکر اخباری که دران ایّام از اطراف ممالک رسید، ۳ آ: شیخوی، با: شیخی، اک: شیخون، زبده: سحون، ق: Schikhouin، ۴ زبده: ، ۵ دیگر نسخ ملاح: امیرک احمد ۶ رک برص ۲۶۳، ۷ آ: ـ، ۸ آ: نمود، ۹ زبده: ذکر مخدوم زاده مغیث الحق والدّین الغبیک کورکان را رعایت نموده باز گردانید، ۱۰ زبده: بوبا تیمور [صوابش: بوبا تیمور] ۱۱ این عبارت که محدود بقلابین است فقط در ک ندارد، از روی آ نوشته شد، ۱۲ با ب آک: برلاس را، در آ این کلمه را جلبانشاه نوشته است بهر دو موضع درین سطر، ۱۳ زبده: بعضی جنان بلطف الله رسانیدند که جلبانشاه خروج خواهد کرد و انید (کذا) دیگر در خلال این احوال و شیراز را باز گرفت (کذا) لطف الله تحقیق این سخن ناکرده این معنی باور کرده و فرصتی نگاهداشته جلبانشاه بقتل رسانید،

لطف الله] نادان را که بر چنین امری[1] بی تحقیق اقدام نمود و بکنه بخشی را عزل فرموده امیر سیّد علی ترخان را بحکومت آنجا[2] تعیین نمود و فرمود که (ورق ۱۳۰۱ ل) آن[3] غدر را تحقیق کند، (۱۳۰۱ ل)

دیگر از ولایت ششتر[4] قاصدانِ دندی سلطان دختر[5] سلطان اویس[6] رسیده اظهار انقیاد کردند، آنحضرت ایشان را نواخته اجازت فرمود،

و[7] دیگر در وقت عزم محاصرهٔ اصفهان عبدالله پروانچی و علی درویش را بجانب کاشان فرستاده بودند، ایشان رعیّت را ایل ساخته[8] آن ولایت را ضبط نمودند و[9] عرضه داشت رسید[*]،

ذکر فرستادن مولانا غیاث الدین قاضی سمنان باصفهان

دراثنای محاصرهٔ اصفهان بسمع همایون رسید که میرزا اسکندر از حرکاتِ خود پشیمان شده باز خطبه و سکّه بزیور القاب آنحضرت آراسته می سازد، حضرت خاقان سعید را رافتِ بادشاهانه و مرحمتِ خسروانه بهانه می طلبید[9] که او را نصیحت نموده براهِ خیر دلالت کند تا باشد که از خوابِ غفلت بیدار شده دیگر آتشِ حرب

---

[1] فقط ک ــ، امری، [2] آ: آن (بجای آنجا)، [3] زبده: تحقیق این معامله کنند، [4] زبده: ششتر، [5] زبده ــ، [6] لین پول ص ۲۴۷ ذکری از Tandu زوجه شاه ولد نبیرهٔ سلطان اویس آورده است که تا ۸۱۹ھ در واسط و بصره و شوستر فرمان روائی کرده، بظاهر دندی سلطان همین است اما چطور ممکن است که دختر سلطان اویس زوجه نبیره اش باشد؟ ــ درحقیقت ولیست دختر حسین بن سلطان اویس رک بر ص ۲۱۵ ح ۷، تاریخ وفاتش بر ص ۲۹۹ مذکور است، [7] زبده ــ، [8] زبده: ایشان بدان طرف رفته کاشان را گرفته بودند و آن مردم سر بانقیاد در آورده، [9] زبده: و دران ایام بارد وی همایون رسیدند، [9] زبده +: باستیصال بندگان قدیم و قهر خدمتکاران دیرینه رخصت نمیداد بهانه میطلبید،

افروخته نگردد و خدمتگاران قدیم که بضرورت در آن طرف اند سوخته نشوند، بنابران مولانا غیاث الدین سمنانی که دانشمند متورّع بود مقرّر شد که باصفهان درآمده بامیرزاده[1] اسکندر گوید که سخن صلح نظر بر صلاح طرفین و اصلاح[2] جانبین است تا مملکت خراب نشود و رعیّت در اضطراب نباشند، قاضی بشهر درآمده سخن رسالت عرضه داشت، و میرزا اسکندر از تندخوئی و درشت[3] گوئی و مذمّت ومنقصت دقیقهٔ فرونگذاشت واز استبداد بی بنیاد، هیچ نیندیشید تاموجب قضای رفته رسید باو آنچه رسید، قاضی باز آمده صورتِ ماجرا بعرض رسانید، حضرت[4] خاقان سعید دانست که میرزا اسکندر سخن صلح را بر عجز و قصور حمل می کند هیهات هیهات شعر

ونحن رجالٌ نرتدی الحلمَ شیمةً[5] ونغضبُ احیانا فنزوی[6] العوالیا[7]

فرمود که علاج مزاج او جز بقهر دوا پذیر نیست وخشم[8] موادِ فسادِ او جز بشمشیر در شرعِ تدبیر نه،

بعد از چند[9] روز میرزا[10] اسکندر را میر توکل قرقرا که[11] بزرگ ترین امرای او بود و بدیانت و دانش آراسته و محمد بیگ را با دو سه[11] اسپ پیش آنحضرت فرستاد والتماس نمود که آنحضرت عود نمایند[12] تا من بفراغ خاطر پیش ایشان آیم، آنحضرت فرمود که اگر پیش[13] ما آید اورا عزیز داریم و اگر نمی آید بطرف یزد یا همدان رود، ما راهِ او باز دهیم،

---

[1] با ب ب آ : بامیرزا، زبده مثل متن، [2] فقط آ : صلاح، زبده مثل متن،
[3] در زبده صراحةً ذکری از درشت گوئی و مذمت و منقصت نیاورده است، [4] زبده : حضرت سلطنت شعاری را در خاطر آمد، [5] ک : شمة، [6] ک : فتروی، زبده : فنزوی، بب : فردی، با : فیروی، [7] ک : الغوالیا، زبده مثل متن، [8] ک زبده : جسم،
[9] زبده : دو سه روز دیگر امیرزاده، [10] زبده — ، [11] فقط ک : سر، زبده : سه سر، [12] دیگر نسخ : نماید، (زبده : بازگردند من بعد از آن پیش ایم)، [13] زبده : می آید،

قاصد او رفته و سخن گفته، راضی نشد، و همچنان بر سر عصیان بود و هر روز جنگ می شد و اگر سپاهِ نامدار بسعی بسیار بر بالای دیوار بر می آمدند چون دیوار طرف شهر بیست گز[۱] یک انداز بود مردم شهر بزخمِ تیر بیرونیان را از سرِ دیوار دور می کردند، و درین اثنا آنحضرت امیر سلطان بایزید برلاس و امیر چقماق شامی را بتسخیرِ ابرقوه فرستاد[۲]

ذکرِ جنگ سلطانی[۳] و فتحِ اصفهان

چون مدّتِ محاصرهٔ اصفهان بدرازی کشید حضرت خاقان سعید همّت عالی بر اتمامِ مهمّ اصفهان مصروف داشته اعلام گیتی ستان بر افراشت، و دوم جمادی الاولی که غرّهٔ صباح دولت بود فرمان فرمود تا دلیران و دلاوران چون شیر ژیان و پیل دمان در حرکت آمدند، از نفیرِ نای و خروشِ کوس غلغله[۴] در طاسِ نگون گردون افتاد، و آواز نعره و فریاد بقمّهٔ پروین و قبّهٔ چرخِ برین رسید بیت

چنان شد زخمِ کوس و نعره و جوش — که گردون پنبه محکم کرد در گوش

مبارزان چون ابر و باد روان[۵] گشته تیر از کمان چون ژاله باران شد[۶]، و چون سفیرِ تیر از تدبیر باز ایستاد و کار بزبان سنان و پیام حسام افتاد بهادرانِ طرفین و دلاورانِ جانبین دست در گریبان یکدیگر بدشنه و خنجر کار می ساختند و سرها (ورق ۳۰۲ الف) بر مثال گوی در میدان معرکه می انداختند بیت (۳۰۲ الف)

ز هر سو گُشته چندانی بهم پیوست — که راهِ جنگ بر لشکر فرو بست

---

[۱] آ: گز، زبده: فامّا انطرف شهر یک انداز بود که قر[یب] ببیست که [گز] زیادت،

[۲] ک: اک، سلطان، آ و زبده مثل متن، نیز رک به یزدی ۱: ۳۱۸ س ۷، [۳] زبده: آشوب ما۔

[۴] زبده: روان شدند تیر از کمان چون ژاله و باران روان گردانید،

زمین از خونِ مردان موج‌زن[1] گشت — سپرها خست و جوشنها کفن گشت[2]

آن روز از صباح تا رواح میان ارواح و اشباح قهر خدائی جدائی میفرمود و میانِ ضارب و مضروب و غالب و مغلوب فرق نبود، از خسته و کشته فضای هامون حکمِ کوه و پشته گرفت و از خونابِ کشتگان زنده رودِ اصفهان گونه[3] لاله ستان پذیرفت*، عاقبت نسیم فتح و ظفر بر رایتِ حضرت خاقان سعید وزید و علمِ دولتِ مخالف چون بختِ او برگردید و لشکر منصور نردبانها بر دیوار نهاده برآمدند و مخالفان از پا در آمدند، میرزا اسکندر با خواصّ خود روی بقلعه نهاد و شب بموافقتِ حالِ پریشانِ ایشان[4]* تیرگی آغاز کرد بیت

برچرخ بناتِ[5] نعش و پروین* — بستند نقابهای مشکین

ولشکر[6] مظفّر بر سرِ دیوارها ء حصار مشعلها روشن کرده*، آن شب از پرتو مشاعل با روز مقابل بود، درین اثنا امیر[7] عبدالصمد گریخته پیش آنحضرت آمد، میرزا اسکندر از فرارِ عبدالصمد آگاه شده آهِ جگرسوز از درونِ غم اندوز برآورد و سراسیمه وار قلعه باز گذاشته فرار نمود، علی الصباح که ع

جهان[8] زشعشعهٔ[9] آفتاب روشن گشت

سپاهِ نصرت پناه پای در کوچهٔ غارت نهاده دست بتاراج برآوردند، چندان

---

۱ زبده: جرخ زن، ۲ زبده +: دلیران سپه برهم فتاده ـ صلائی مرگ در عالم فتاده ٭ تن از اسپ و سر از تن سرنگون شد ـ فلک دریا زمین صحرائی خون شد ٭ همه روی زمین شنگرف بگرفت ـ زخون تازه رود ژرف بگرفت ٭

۳ زبده: از حکم طهارت بیرون شد، ۴ زبده: برایشان، ۵ زبده: ثیاب نقش پروین.

۶ زبده: حضرت سلطنت شعاری فرمان فرمود تا مجموع لشکریان و (کذا) برسرهائی دیوارها مشعلها روشن گردانیده؛ ک: دیوارها وحصار (بجای دیوارها ء حصار)، آ: دیوار حصار، ق: موید دیوارها ء حصار، ۷ زبده: امیرزاده، ۸ در زبده مصراع اول هم دارد: لباس صبح زعکس شفق ملون گشت، ۹ زبده: مشعله،

زواهر جواهر و کنوزِ نقود و طرایفِ حلی[1] و لطایفِ اوانی و ظرایفِ ظروف[2] و غرایبِ اقمشه و عجایبِ امتعه[3] بدستِ لشکریان اُفتاد که کثرتِ آن ثروت هنگامهٔ آزرا در دلها شکست و عدّتِ آن غنیمت دروازهٔ نیاز را بر خاطرها فروبست،

حضرت خاقان سعید را چون این فتحِ همایون دست داد پشت دولت بمسندِ سلطنت باز نهاد و رسمِ ظالمانِ متهوّر و قانونِ عادلانِ مخیّر برداشت و بنهاد[4]، و فتح نامها بممالکِ ماوراء النهر و ترکستان و کابل و غزنین و هندوستان و خراسان و خوارزم و مازندران و طبرستان روان فرمود و بمراسمِ شکرِ الهی قیام نمود،

چون میرزا اسکندر از قلعه بیرون رفت جمعی متعاقب رفته او را گرفته بخدمتِ حضرت خاقان سعید رسانیدند، و چندان که از و سخن پرسیدند زبانِ مکالمه بسته بجواب نپرداخت و از انفعالِ ذمیمه شرمنده سر در پیش انداخته، آنحضرت رعایتِ صلهٔ رحم فرموده او را ببرادرش میرزا رستم سپرد که جانبِ اخوّة فرو نگذارد[5]، و خود نقشِ[6] اجرامِ سماوی و تعبیهٔ شطرنجِ دورانِ فلکی[7] مهرهٔ اخوّت بوصفی در ششدر انداخت و نرّادِ قضا بر بساطِ دهر منصوبهٔ باخت که جهانیان[8] انگشت تحیّر

---

[1] کَ: ظرایف حلی، بَ مثل متن، بَآ: طرالف جلی، اکَ: طرایف غلی، زبدہ: ظرآئیف حلی، [2] زبدہ +: ونفایس فرش و بصائله(؟) اسلحه، [3] زبدہ +: وزفه ... ثیاب (؟) ثیاب و عساق جنول [عتاق خیول]، [4] بعدش در زبدہ (۲۳۸ لو) عنوان ذیل است: ذکر احوال امیرزاده اسکندر بعد از فتح اصفهان، — ذکر فتح نامها در زبدہ ندارد، [5] زبدہ +: و مراسم عصبیّت بجای آرد، خود نقش کعبتین [6] زبدہ: فلک عکس تصوّر آن ضمائر و نقیض اندیشه خواطر بود و نراد قضا بحرب [بچرب] دستی و دغا مهره اخوّت بوضعی در ششدر انداخت که مقابران [مقامران] هفت کردن،

بدندانِ تفکّر گرفتند، شخصی که از نازکی اگر در پردهٔ[١] حدقهٔ خورشدی گفتنی [بسترِ[٢]] درشت است و دورشدی میلِ آهن تافته بجور در حدقهٔ او کشیدند[٣]، نزدیک بود ازان حرقت در معرضِ مرضی مهلک افتد[٤] موجبِ* جنونی مفرط شود، نوبت سلطنتش بانقضا رسید و دورِ خلافت او بخلافت کشید، از دورِ چرخِ جفا پیشه و از جورِ[٥] سپهرِ خطا* اندیشه آن دولت منتهی شد و آن سعادت منقضی گشت،

ذکرِ حالاتی که بعد از فتحِ اصفهان وقوع یافت

چون دار الملکِ عراق حضرت سلطان آفاق را مسخّر و مفتوح شد و سر سرداران و رقابِ گردن کشان در طوقِ طاعت و حلقهٔ عبودیت آمد آنحضرت لشکر را از غارت منع فرمود و بر مصداق شعر

أَحْسِنْ اِلَی النّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوبَهُمْ　　فَطَالَمَا اسْتَعْبَدَ الْاِنْسَانَ اِحْسَانُ

عمل نمود و سایهٔ امن و امان بر احوال خواص و عوام اصفهان انداخت و همه را در حریم عدل و نعیم احسان ماوی ساخت و صد[٦] هزار دینار کپکی که نذر (ورق ٣٠٢) مزارات فرموده بود بفقراء و مستحقان رسانید* و ثلثِ مال یونت[٧] ییل* برعایا بخشید (٣٠٢ و)

---

[١] زبده: لباس، [٢] فقط ک –، از نسخ دیگر و زبده ثبت شد، [٣] زبده: از لذّت عیش و فائده حیات نصیبی نماند، [٤] زبده +: و آن ضرب موجب، [٥] زبده: غیرت سپهر بی شفقت، [٦] زبده: مبلغ هزار دینار نذر [نذر] مزارات فرمود که بفقرا و مستحقان رسانند، — با آ ب اک: کبکی (بجای کپکی)، [٧] آ ب ت: ینت ییل، با: یونت ییل، صورت فقره در زبده (٢٤٠ب): و از سال یونت ئیل که در حوزه دیوان اعلی اعلاه الله تعالی ثلثی برعایا بخشید، (یونت ایل بمعنی سال اسپ است، از فرهنگ آنندراج)،

ونظم ونسق مهمّات ملکی فرمود وبضبطِ ممالک وحفظِ مسالک اهتمام نمود[1]، وبعضی لشکریان راجانب خراسان اجازت مراجعت فرمود، وخزائن خاص وزواهر[2] جواهر ودُررِ غرر[3] واوانی زرّین وسیمین واسلحه هندی ومصری وچینی آلات و فراشخانه[4] بدارالسلطنهٔ هراة فرستاد، وممالک[5] فارس وعراق* بارباب استحقاق رعایت[6] فرمود چنانچه غزالِ قلمِ مشکین رقم درمشامِ ایّام عطرسای خواهد نمود،

ذکر تفویض[7] ایالتِ اصفهان* بجانب میرزا رستم بن[8] میرزا عمر شیخ*

امیر[9] میرزا رستم مدّتی مدید درممالک[10] ماوراء النهر وولایت خراسان و مازندران ملازم حضرت خاقان سعید بود ودرچند معرکه بمراسم جانسپاری قیام نمود وپیش ازین سالها در اصفهان حاکم ونافذفرمان بود[11] درین وقت چون بتائید مهیمن خلّاق[12] تمام ممالک فارس [[13] وعراق] درقبضهٔ اقتدار قرار گرفت ومجدّد اُرؤس منابر ووجوهِ دنانیر بنام والقابِ همایون زیب وزینت یافت، آنحضرت حکومت تختِ عراق وایالتِ دارالملک اصفهان بجانب بادشاه[14] معظم میرزا رستم* مسلّم داشت،

---

1. درین موضع درزبده (۱۴۲ ب) چند کلمات رادرج نموده است که بعد آنکه آتش فتنه انطفا پذیرفت بادشاه مضمون آن را برعایای ممالک رسانید، 2. ک : زاواهر، 3. زبده + : رنخوت [وتخوت] اثواب، 4. زبده + : ازخیمه وخرگاه وغیره، 5. زبده : وامارت جیوش وحکومت فارس وعراق ، 6. آ : عنایت ، 7. زبده : حکومت ممالک اصفهان ، 8. فقط آ ـــ ، زبده : بن امیر عمر شیخ نویان طاب ثراهما، 9. آ : میرزا ، 10. ک : ولایت ، 11. آ ب ـــ ، با ک مثل متن ، 12. فقط ک : منان ، 13. فقط در ک ندارد ، 14. زبده : امیر وامیرزاده اعظم رستم بهادر ،

وجنابش باز بر سر بر فرمان روائی آن مملکت ممکّن گشت واکابر واشراف رَغبَتهً ورَهبَتهً[١] سر بر خطِ حکمِ او نهادند وبحکم[٢] احتساب واستحقاق صنادید دار الملکِ عراق عنانِ عبودیت بکف عنایت او دادند[*] بیت

در دستِ ما چو نیست عنانِ ارادتی   بگذاشتیم تا کرم او چه می کند

واو نیز رعایا را که زیر دستِ عنا و پایمالِ بلا گشته بودند حسنِ عنایت ولطفِ رعایت مرعی داشت وجمعی[٣] را که در سوابقِ ایّام بر هرگونه اجرام وآثام اقدام نموده بودند نابوده انگاشت[*] ، ساکنان[٤] آن بلاد که از جور وبیداد هر طرف افتاده بودند از عدلِ شامل ولطفِ کامل عزمِ اوطان نمودند[٥] ، ومیرزا رستم تا در حیلوهٔ بود حکومتِ مملکت اصفهان بموجبِ فرمان مفوّض بنوّابِ دیوانِ او بود ،

ذکرِ تفویض فرمودن ولایتِ[٦] همدان ولرستان بمیرزا بایقرا[*]

میرزا بایقرا در غرّهٔ شباب وریعان جوانی در میدان پُردلی وپهلوانی

---

[١] ک : راهبتهً ، [٢] زبده : وامیرزاده بحکم استحقاق مالک از ته دار الملک عراق شد ، [٣] زبده (٢٤٢ ل) : واگرچند بعضی ازان بودند که بنسبت او تخفیات (؟ عظیم وجسارات (؟) ظاهر نموده بودند وبمخالفت ومعاندت قدم گزارده غائب [غایت] حلم ونهایت بخشش وکمال عفو واغضا بامضا رسانید ، [٤] زبده اینجا + : وکسانیکه بیخ بغی وعدوان بمرور زمان در زمین مملکت دل نشا [نده بو] دند بزور بازوی باس وزخم سرپنجه قهر قلعه [قلع] کرد ، [٥] زبده + : مزاج طاعت لشکر وحشم که از قانون صحت اخلاص وهواخواهی منحرف گشته بود بصولت بذیر [؟] از [به ؟] حال اعتدال باز آر [آورد] ، . . . . خللی چند که بسبب ورود عساکر وباغی گری حادث شده بود بقدر وسع وامکان به نیکوتر وضعی وخوبتر صیاتی بجای آورد وشهر وولایت معمور گردانید ،
[٦] آ و زبده : ممالک ، [٧] زبده : بامیرزاده بایقرا غفر الله ذنوبه ،

آمده بود، و در شمایلِ او[1] دلایلِ* مردانگی و مخایلِ فرزانگی پیدا و هویدا می نمود، حضرت خاقان سعید چشمِ عنایت بحال او داشته و نظر مرحمت بر و گماشته ایالتِ[2] همدان و فلاع و[3] روجرد و نهاوند و تمام لُرستان سیورغالِ او فرمود، و فرمان داد که بعدل و داد همّت بر آرایش[4] و آسایشِ جهانیان* مصروف دارد، و نگذارد که هیچ آفریده دست ظلم بر روی کسی [5]بر آورد*، و ابوابِ انصاف و انتصاف میان قوی و ضعیف و وضیع و شریف مفتوح سازد، و بحال تجّار که طایران[6] ممالکِ آفاق و ناشرانِ مکارمِ اخلاق اند* بواجبی پردازد[7]، میرزا بابقرا آن[8] وصایا بسمعِ رضا اصغا نمود و مراقبتِ حدود و محافظتِ عهود در شریعتِ جهانداری واجب و لازم دانسته متوجّه آن ممالک شد،

[9]و حضرت شاهرخی روی بضبطِ سایرِ ممالک و نظمِ باقی مصالح آورد، و[10] ولایت ری را بجانب میرزا ایجل بن میرزا میرانشاه و مملکتِ قم را[11] بشاهزاده سعد وقّاص که هریک از حدیقهٔ خانی شجری و از شجرهٔ جهانبانی[12] ثمری بودند تفویض فرمود، و حاصل آن ولایات را در وجوهِ اخراجاتِ دیوان ایشان تعیین نمود، و ابواب نصایح پدرانه بر روی دولت ایشان باز کرده اسبابِ | تجمّلات (۲۰۲ ب) بادشاهانه برای هریک مرتّب ساخت و[13] فرمود که*: در قوانین معدلت و

---

[1] ک: اوایل، نسخ دیگر و زبده مثل متن، [2] زبده: ایالت و حکومت، [3] زبده: بروجرد — یزدی (۱: ۵۸۶ ببعد) نام این موضع را مثل متن نوشته است، [4] زبده: آرامش جهان الخ، [5] آ: برآرد، [6] زبده: برید آفاق و نشر کننده اخلاق اند — ک: ناشران (بجای ناشران)، [7] آ مثل متن، ک بآ: پردازند، [8] فقط در ک، دیگر نسخ —، [9] عنوان این فصل در زبده (۲۴۴ ب): ذکر تفویض ممالک قم بامیرزاده سعد وقاص طاب ثراه، [10] در زبده درین فصل ذکری از تفویض حکومت ری بمیرزا ایجل نیامده، [11] زبده +: قم و توابع آن، [12] زبده: امانیے، [13] زبده: و از راه مرحمت و مهربانی مثال فرموده اید تا،

آئینِ سلطنت اقتدا بآبای کرام و اجدادِ عظام نمایند و اکابر و اشرافِ آن مواضع[1] را بنظرِ عاطفت و نشرِ مرحمت رعایت تمام فرمایند تا خاطرها بر وِلا و ودادِ منقاد و معتاد شود و سبب آبادانی آن بلاد و دیار گردد، شاهزادگان وصایا شنیده بولایتِ خود رفتند،

ذکرِ نهضتِ همایون بصوبِ دار الملک شیراز در عینِ انبساط و اهتزاز

خاطرِ همایون چون از مهمّاتِ ممالکِ عراق فراغت یافت عنانِ دولت و سعادت بصوبِ دار الملک فارس تافت، و فرزند سعادتمند میرزا ابراهیم سلطان[2] را بضبطِ اغرق گذاشت، و رایتِ سرعت و اهتزاز بجانبِ شیراز برافراشت، و چون ماه لوای همایون بطالع سعد و اخترِ میمون از افق خطّهٔ شیراز طالع شد و آفتابِ طلعت[3] آنحضرت بر اطرافِ آن مملکت لامع گشت حکّام شولستان و لورستان و باقی امراء و سرداران روی بار دوی همایون آوردند و بالتفاتِ پادشاهانه مفتخر و سرافراز گشتند[4]، و اهالی شیراز خاصّه جمعی که پیش ازین شرایط نیکو بندگی ظاهر ساخته بودند بعنایت اختصاص یافتند، و نوئین[5] کامگار افتخار الامرا امیر مضراب بهادر بایالت آن ممالک مقرّر شده

[1] ک : نظر، آ ا ب ب اک مثل متن، — صورت فقره در زبده : و بازمّه احسان اکابر و اشراف آن مواضع را منقاد کرداند و بنظر (بنشر ؟) عوارف و نشر صنائع دلها بدست آورد، [2] بعدش زبده + : و امیر حسن صوفی و امیر شیخ لقمان، [3] ب ب : طالع، اک : طاعت، [4] آ : شدند، [5] زبده : امیر اعظم اعدل ملک الامرآء في العالم،

ده هزار سوار ملازم او معین گشتند، و آن ولایت از طرف غربی تا خوزستان و از جانب جنوب تا هرموز نامزد او شد[۱] و دران ایام امیر مضراب را عارضهٔ عارض شد که اطبا از علاج آن عاجز آمدند و مرغ روحش از تنگنای[۲] قفس قالب بفضای جانفزای عالم ارواح پیوست بیت

ازان شد آمد این قصر دلاویز	که چون جا گرم کردی گویدت خیز

آنحضرت[۳] بازماندگان او را رعایت نمود[۴] و میرزا ابراهیم[۵] سلطان را طلب فرمود،

ذکر سیورغال فرمودن مملکت شیراز بشاهزادهٔ عالی شان میرزا ابراهیم سلطان

رای آفتاب اشراق سلطان آفاق اقتضای آن فرمود که خورشید سپهر مملکت و ماه آسمان سلطنت میرزا ابراهیم سلطان السلطنت مملکت[۶] فارس و توابع تعیین[۷] فرمود[۸] [ظ]

---

[۱] زبده + : امیر مضراب بهادر بر موجب فرمان لطبط (بضبط) و نسق آن مشغول گشتند .... و رایات بضبط بند کی حضرت بر عزیمت معاودت بدار السلطنة خراسان حرکت فرمود دران ایام، [۲] زبده : تنک، [۳] زبده : و بندگی حضرت هنوز در حدود آن بلاد بود که خبر واقعهٔ هائلهٔ امیر مرحوم مضراب بهادر برسید (بعدش گفته است که حضرت سلطنت شعاری ازین واقعه بسیار متالم شده)، [۴] تا آ ب : سلطان ابراهیم، [۵] زبده : تفویض حکومت ولایت فارس و توابع (به امیرزاده ابراهیم بهادر خلد الله تعالی ملکه و سلطانه، [۶] آ : ممالک، [۷] در مطلع ندارد، قیاساً افزوده شد، [۸] زبده (۲۴۵ ب) حضرت سلطنت شعاری ..... فارس با توابع و مضافات و منسوبات آن بدان مفوض گردانیده فرمود که اعتماد دولت و استظهار و استبداد و استقلال تو بمباشرت اشتغال (اشغال) ملک و معرفت مقادیر سپاه و حشم و ارتیاض بمصالح کافهٔ امم و وقوف بر دقائق امور جمهور و تفصی از عهدهٔ کفالت و اهتمام بمناجح احوال رعیت و اجتهاد در تقویت دین و ثبات و قراری که در معرض آن منصب تراست زیادت ازانست که برید اندیشه بکنه آن راه یابد و فکر بدرک آن محیط آن شود الا،

و فرمود که اعتماد دولت بر معرفتِ مقادیرِ سپاه و حشم و مراتبِ عبید و خدم است و اعتضادِ مملکت برعایتِ دقایقِ امورِ جمهور و استحکام حدود و ثغور و اهتمام باحوالِ رعیّت و انتظامِ دین و دولت، ولله الحمد که استحقاق آن فرزند سعادتمند زیادت از آنست که محتاج باین سخنان باشد امّا[۱] از راه شفقت پدرانه نصیحت بادشاهانه می رود :

می باید که چنان سازد که رعایا در ظلّ رافت مرفّه‌حال بدعا اشتغال نمایند و لذّتِ امینی و حلاوتِ انصاف[۲] بذوقِ جان دریابند، و حکم جزم کند که نوّاب جز طریق عدالت نسپرند و در تحصیل اموالِ دیوانی از قاعدهٔ معهود[۳] نگذرند، و نام نیک که مجدّدِ طراوت ملک، و دعای خیر که مؤکّدِ اساسِ دولت، و ثنای جمیل که جمالِ چهرهٔ جلالت[۴]، و ثواب جزیل که موجبِ کمالِ سعادت است حضرتِ ما و آن فرزند سعادتمند را حاصل شود بیت

تا صیت[۵] نامِ نیک شود از تو منتشر   تا[۶] ذکرِ فعلِ خوب بود از تو یادگار

اگر خواهی که نواحی دولت در قبضهٔ اقتدار تو آمده رغبتِ رعیّت در متابعت زیادت شود و از ملوکِ آفاق بمکارمِ اخلاق مستثنی شوی ز[۷] برین قاعده که شنیدی کار کنی و ازین تجاوز ننمائی»[۸]

شاهزادهٔ جوان بخت زمینِ خدمت بوسیده بدان اعزاز و سلطنت به دار الملک فارس یعنی شیراز اهتزاز نمود و روی نیاز بر زمینِ اخلاص سوده گفت بیت

من آن کمترین بنده ام شاه را   که بوسم همی[۹] خاکِ درگاه را
ببوسیدنِ خاکِ درگاهِ شاه   زدم خیمه بر تارکِ مهر و ماه

---

۱ نقط ک : انصاف، زبده مثل متن، ۲ زبده + : ورسم قدیم، ۳ زبده : سیادت، ۴ ک : یا، دیگر نسخ و زبده : تا، ۵ ک : یا، زبده مثل متن، ۶ از روی زبده نوشته شد، در ک ندارد و بظاهر در دیگر نسخ هم ندارد از ان روی که هنگام مقابله متن چیزی ثبت نشده، ق ص ۲۰۵ س ۲۴ موید زبده است، ۷ زبده : همین،

همانا صفای نیّت و خلوصِ طویّتِ بنده بر ضمیرِ منیرِ روشن باشد که د ورق ۳۰۲ا) (۱۳۰۳ا)
اگر همه عمر بنشکر وار کمرِ خدمت بسته دارد شکرِ یک مرحمتِ شاه نتواند که بجای آورد قطعه

چو طوطیانِ سخن گو اگر شود هردم | بشکرِ شاه جهانم بشکر نثار زبان
هنوز گفته نیاید ز صد هزار یکی | گرم بهر سرِ موئی بود هزار زبان*

و آنحضرت بر کمالِ عقل و دانشِ او آفرین فرمود، و ارکانِ دولتِ فارس را بمتابعتِ
او ترغیب نمود،

و اهالی آن مملکت روی بخت و سعادت بخدمتِ درگاهِ شاه آوردند
و شاهزاده در مستقرّ عزّ و جلال دستِ دریا نوال کشاد* و در بارگاهِ جمشید
احتشام بارِ خواص و عوام داد، و در ارتفاعِ قدر و انتشارِ ذکر و علوّ مناقب
و سموّ مراتب دوستان انصاف و دشمنان اعتراف آوردند ع

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ*

ذکرِ معاودتِ خاقانِ عالمستان بجانبِ خراسان* و آمدنِ میرزا الغ بیگ از طرفِ سمرقند

حضرت سلطان آفاق چون بفروغِ رای آفتاب اشراق ممالکِ فارس

۱ک: همان، آ و زبده مثل متن، ۲فقط آ، ۳در زبده بعدش همین طور چند فقرات دیگر را هم بزبان شاهزاده بیان نموده،
۳فقط آ، ۴آ: ملک، اک: مملکت، ۵زبده (۲۶۴ب): و چون امیر و امیرزاده بدان امر خطیر متعین شد اهالی فارس
بخدمت درگاه همایون .... روی نهادند سرداران اطراف و گردن کشان اکناف در حریم حرمت بارگاه معظم .... با طوف کردن گرفتند
(بیاض بهر دو جا از من) بهمت ملکانه و نظر بادشاهانه روز بروز رایت رینتش افراخته ترمی کرد همراه (همواره؟) در مسند عزّ و جلال
دست بر نوال کشاده، ۶زبده ب، ۷زبده: مراجعت حضرت سلطنت شعاری بدار الملک هراة، ۸فقط آ ب

وعراق ضبط فرمود و ولایات یاربابِ استحقاق تفویض نمود پای عزیمت در رکاب معاودت آورده عنانِ دولت بسمندِ جهان پیمای داد و از تختگاهِ فارس بدارالعباده[۱]* یزد آمد، و از راهِ بیابانِ بقهستانِ خراسان عبور نمود[۲] و در قصبهٔ جنابد بوثاقِ مرتضای[۳] اعظم افتخارِ اعاظمِ الوزراء فی العالم امیر سیّد زین العابدین نزول فرمود، و سیّد* مشار الیه خدماتِ پسندیده بتقدیم رسانید و انواع تحفه و بیلاکات لایق برسمِ پیشکش گذرانید چنانچه مولانا مقری قهستانی در قصیدهٔ شرح آن میگوید ابیات

فتح شد ملکِ عراق و نصب گشت اعلامِ دین
خصم را زان فتح کسر، احباب را زان نصب جر
آنکه از صد میل کرد انکارِ فعل و قولِ شاه
شد — چو پیش آمد — بمیلی چشم و گوشش کور و کر
کار کارِ دولتست آنرا که دولت داد[۴] حق*
کی رسد در کارِ او از زمرهٔ باطل[۵] ضرر
رنج راه و عین تاریکی سکندر را نصیب
خضر را روزی ز عین آبحیات[۶] آمد مگر
تلخی حرمانِ شیرین قسمِ فرهاد آمده
کام شیرین کرده خسرو در صفاهان از شکر
خسروِ اعظم بقوهستان در آمد از عراق
فتح و نصرت در رکاب اقبال و دولت راهگذر

---

[۱] زبده: بدارالعباده، [۲] اک و با (و در قصبه تا آخر ابیات یعنی با زسوی مستقر) ندارد [۳] دیگر نسخ: مرتضی — در زبده ذکر نزول جنابد و مقری و قصیده اش نیست، [۴] آ آ: فرود آمد و مرتضی [۵] فقط آ: داده اند، [۶] ک آ: باطن، ب ب مثل متن، [۶] آ آ: آبحیوان، ب ب: آب حیوان آنجو؛

قیمت[1] خاک جُنابد در عیونِ خاص و عام
بهتر از کحلِ صفاهان شد که گشت[2] او را مَمَر*
یکسر آمد تا وُثاق قرّة العینِ رسول
مایهٔ مجد و معالی حاوی فضل و هنر
میرزین العابدین آن کز سیادت آمده[3]
پرتوِ نورِ سعادت از جبینش چون قمر[4]
درخورِ بزمِ سلاطین شاه را طویی کشید
آنچنان کاوصاف او از هر چه[5] گویم بیشتر*
گشت شاه از خدمتِ او خرّم و خندان و[6] شاد*
[7] [در نوا] زش قفل بکشاد [از دُرِ دُرجِ دُرر*]
شد بفیروزی و دولت کامیاب و کامران[8]
رایتِ کشورکشائی باز سوی مستقر
و بیست و دوم رجب* در دار السلطنهٔ هراة نزولِ اجلال[10] فرمود[11]، و میرزا بایسنغر که در هراة قایمقام آنحضرت بود شرایطِ نثار و پیشکش تقدیم نموده بشرفِ اعزاز سرافراز شد*، و سرداران اطراف و گردن کشان اکناف روی ببارگاه همایون و درگاه میمون نهاده[12] اند* و ابوابِ سعادت بر وجوهِ دولت خود کشادند،

---

[1] ک: قسمت، [2] ک: اورا بصر، آ ــ، تصحیح از روی نسخ دیگر، [3] آ: لامعست، ب ب: لایح است، [4] ک: بشرر، تصحیح از روی آ، [5] ک: هیچ . . . . . ، تصحیح از روی ب ب، [6] آ: وخوش، ب ب: حوکل، [7] ک (ناقصا): رزش قفل بکشاد، آ (ناقصا): قفل بکشاد، تکمیل مصراع از روی ب ب، [8] آ: کامجوی، [9] فقط ا ک، دوشنبه الخ، زبده: در روز دوشنبه ثانی عشرین رجب المرجب سنه سبع عشر وثمانمایه، [10] آ: جلال، [11] زبده ــ، ق مطابق متن، [12] آ: نهاده،

امیر بسطام جاگیر که از عظمای امرای قدیمی عراق عجم بود[1] و در سلطانیه و اردبیل تا حدود گیلان و ارّان و موغان با خیل و حشم و عبید و خدم ییلاق و قشلاق
(۳۰۳ب) می نمود درین ولا طریق خدمتگاری مسلوک داشته بدار السلطنه هراة آمد |
و[2] همچنین تاج الدوله برادر امیر گیومرث رستمداری از رستمدار* و نصر الله صحرائی از ساوه و شاه وبیس[3] پسر سلطان تواچی از طرف غزنین رسیدند و بانواع عنایت و عاطفت مخصوص شدند، و[4] هم درین ایام از جانب امیر قرا یوسف پیک و مکتوب مشتمل بر سلوک جادهٔ دولتخواهی بدرگاه شاهنشاهی آمد*، و سیّد عبد الکهف برادر سید عبد اللطیف از جانب مکه[5] معظمه زادها الله تعالی شرفاً [و] توقیراً با مکتوب حاکم مکّه رسید و حضرت خاقان سعید بیت

آن خسروی که هر که زمین بوس او کند | بر فرق آسمان نهد از افتخار پای

همه را بانعام پادشاهانه و اکرام خسروانه اختصاص داد،

و درین اثنا دُرِ دُرج[6] سلطنت* و دُرّی برج[7] خلافت* بیت

شاهی که مملکت ز جمالش کمال یافت | عالم ز نور رای منیرش جمال یافت

میرزا[8] الغ بیگ کورگان از طرف ماوراء النهر بخراسان آمد و دوازدهم رمضان

---

[1] زبده: است وخیل وحشم انبوه دارد، [2] زبده: وهم درین ایام کیومرث رستمداری از روی اخلاص وخدمتکاری برادر خود تاج الدوله را پیش بندگی حضرت فرستاد — برای گیومرث بن بیستون رستمداری رک به زامباور ص ۱۹۱، [3] زبده: اویس، [4] زبده: درین اثنا قرا یوسف باعرضه داشتی که مضمون ان محر [مخبر] از حقیقت صدف [صدق] طواعیت [طویت؟] وخدمتکاری وخلوص اذعان وفرمان برداری بود برسید، (بظاهر "پیکی از جانب قرا یوسف" بجای "قرا یوسف" باید خواند، ق هم مطابق است بمتن)، [5] ک: کعبه، زبده: از حضرت مکه شریف شرفها الله تعالی (بجای از جانب الخ)، [6] زبده: درج السّلطنة والجلال، [7] زبده: برج العظمة والاقبال، [8] زبده: مغیث الحقّ والدّین الغبیگ کورکان .... در اواخر شعبان المعظّم سنه سبع عشر وثمانمایه از دار السّلطنه سمرقند متوجه گشته در دوازدهم رمضان،

بدار السلطنه هرات رسید و بشرف ملازمت حضرت خاقان سعید مشرّف گردید بیت

فرّخ[1] رخ آن پدر که چنین باشدش پسر خرّم دل آن پسر که چنین باشدش پدر

وباتّفاق[2] نور حدقهٔ سلطنت و نور حدیقهٔ خلافت یعنی برادر کامران کامگار میرزا بایسنغر بهادر ملازمت پایهٔ تخت فرقدسای بجامی آوردند، آفتاب دولت از مشرق سعادت بر اطراف مملکت تافت و چشم جهانبانان از فروغ طلعت این دو قرّة العین دین و دولت روشنی یافت، بازوی دولت از اعتضاد دو شاهزادهٔ خورشید طلعت جمشید رایت قوی شد، و پشت سپاه[3] دین بدو شهسوار میدان کین متین گشت بیت

جهانرا دولت اینست مقصد فلک را دولت آنست مقصود

دو ملک بخش کشور کشای و دو خورشید طلعت مشتری رای پیش تخت پدر ایستاده، آنحضرت بزبان حال شکر ملک ذو الجلال بجا آورد شعر

نِعَمُ الالٰهِ علی العبادِ کثیرةٌ وَاَجَلُّهُنّ نجابةُ الاولادِ

ذکر ولایاتی[4] که حضرت خاقان سعید بفرزند سعادتمند میرزا بایسنغر عنایت فرمود

حق تعالی و تقدّس چون ابواب سعادت بر روی دولت حضرت خاقان سعید

---

[1] اولش در زبده: ازیمن بخت و طالع مسعود در هراة - گشتند شادمانه پدیدار [بدیدار] یکدگر،

[2] قبلش در زبده افزوده که اتفاق و موافقت و اتحاد و مصادقتی که میان این دو برادران یعنی میرزا الغ بیک و میرزا بایسنغر بود بصد درجه ازدیاد پذیرفت،

[3] زبده: سوار، [4] زبده: ولایتی،

[5] آ ب،

کشاد و عنانِ اختیارِ عالمیان بقبضهٔ اقتدارِ او داد بعین بصیرت در حقیقتِ وَلَا تَنسَ نَصِیبَکَ مِنَ الدُّنیا تأمّلی بسزا فرمود و از مضمونِ وَأَحْسِنْ کَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَیکَ تجاوز ننمود، و عمومِ خلایق را از حسنِ اشفاق بهره مند گردانید خصوصاً فرزندان و قرابتان (کذا) را بسلطنتِ ممالک رسانید، و هر شهری که بخطبهٔ همایون و سکّهٔ میمون مزیّن بود بدولتمندی که بآثارِ عقل اهتدا و بانوارِ عدل اقتدا داشت رجوع فرمود، و چون وفورِ اقبال و ظهورِ اجلال در فرزندِ سعادتمند ثمرهٔ [شجرهٔ][۲] سلطنت[۳] و نهالِ باغِ خلافت[۴]، و واسطهٔ عِقدِ سلطانی و رابطهٔ سلکِ جهانبانی معزّ الدنیا والدّین میرزا بایسنغر بهادر آنحضرت مشاهده نمود و فروغ آفتاب دولت در جبینِ مبینِ او معاینه بود شکرِ مواهبِ الٰهی به ادا رسانیده مضمون کلام[۵] دُرر نظام بر زبان گذرانید که:

سپاسِ بیقیاس حضرت خداوندی را که تاجِ سرافرازی ما را بلعل و یاقوتِ اولادُنا اکبادُنا[۶] مرصّع ساخته از افسرِ خورشید گذرانید، و قطراتِ سحابِ نسبِ ما را در صدفِ شرف دُرهای عالم افروز گردانید، و از افقِ تفوّقِ ما چندین نیّرِ آفاق گیر طلوع یافت که از هر یک نظرِ مهری بر ذرّاتِ ذرّیاتِ آدم تافت، و در طالعِ مسعودِ ما باجتماعِ این کواکبِ سعود که مشتری سعادتِ ابدی از

---

[۱] از زبده ۲۵۰ ب سطر آخر، [۲] زبده: دولت، [۳] زبده: سلطنت،
[۴] در زبده ۲۵۱ ا تا ۲۵۳ ا بعضی عبارات این کلام را بصیغهٔ غائب بیان کرده است، صاحب مطلع این عبارات را از نو ترتیب داده و کلامی مطوّل در بابِ رعیّت داری (ص ۲۹۴ س ۱۲ تا ۲۹۶ س ۱۰) بظاهر از خود برو افزوده بصورت خطبهٔ از سلطان شاه رخ می آرد، عبارات زبده را که به عباراتِ مطلع فی الجمله مطابقتی دارد در حواشی نشان داده شده است، در ق نیز جز شمارِ ولایات (رک به ص ۲۹۴) چیزی از "مضمون کلام دُرر نظام" نیاورده است [۵] رک به شعر حسّان بن المُعلّی در حماسه (دیوبند ۱۳۲۴ھ ص ۸۴) [۶] فقط آ: نظری

حظوظِ[۱] ایشان خواهد اتصالاتی نهاد که تاثیراتِ آن ایّام دولت ما را ع

همه بشارتِ اقبال و کامرانی داد

و دودمانِ ممتدِ ما را از آن چراغهای نورانی روشنائی بخشید که شاهِ اختران بسانِ درویشان دامنِ شعاع باز داشته نورِ فروغ آن خواهد چید (ورق ۳۰۴) (۳۰۴ ر) بشکرانهٔ این درجهٔ شرفی که خورشیدِ وجودِ ما را در نو بهارِ جوانی و نوروزِ جهانبانی کرامت فرمود و گلستانِ عهدِ ما را بدین شگوفهای نو دمیده شمیمِ عنبر نسیم فزود بر ما فرضِ عین است که مردمِ دیده جهان بین را در اطراف عالم طواف دهیم و بچشمِ عقل و نظرِ بصیرت نگاه کنیم و در آن مملکت که مصلحت دانیم قرة العینی نصب فرمائیم، بحکمِ این قضیه رای عالم آرای اقتضا فرمود که فرزند اعزّ ارشد[۲] [ارجمند] درّةُ تاجِ السلطنت و اسطهٔ عِقدِ المملکت غیاث الدّنیا و الدّین امیرزا بایسنغر بهادر که از غیثِ رحمتِ غیب دُرّیست که تاج خلافت را آب دهد، و مهریست بر سپهرِ دولت که نگینِ سلطنت را تاب بخشد، در بارهٔ او تازه انعامی ارزانی داریم و مملکتی وسیع بنُوّاب او سپاریم، و امرای[۳] شجاعت پیشهٔ ضرغام اندیشه و وزرای صاحب کفایت صائب درایت در دیوانِ او جمع فرمائیم، و علماء عالم و فضلاء بنی آدم و ظرفای متفطّن و شعرای متفنّن در سلکِ ملازمان او تعیین نمائیم[۴] بنا بر آن

---

۱ ک: حظوط، ۲ نقط در آ، ۳ زبده ص ۲۵۱ ر س ۱۵، ۴ زبده (۲۵۱ ب): درین وقت بر مقتضی اعطی النفوس بار بها بال [مال؟] و معاملات ممالکی که پیشتر بتحت تصرف حکام جاو نیے قربان که فرزندان امیر ارغونشاه بودند اعنی طوس و مشهد و ابیورد و شلمقان و یارود [یازرو] و د [در؟] پنجه (پنجهٔ) بادشاه طغاتیمور و بعد از و امیر ولی حاکم بود مثل استراباد و کبود جامه و توابع و مضافات بجهت اخراجات دیوان خاصه ابقاه الله تعالی و طوّل الله عمره ارزانی فرمود — در آ کلمه مقدس را ندارد — ک ب: سملعان (بجای سملقان)، — آ: سملمان، ق: Salmakan — در آ مازندران استراباد دارد (بجای مازندران و استراباد) — ق: Schemâsan — برای شاسمن رک به یزدی ۱: ۵۷۸، ولیستر نج ص ۲۷۸،

ولایت طوس و مشهد[1] مقدّس و ابیورد و سملقان[2] و جرمغان و خبوشان و نسا و یازر و تمام مازندران و استراباد و شاسمان و کبود جامه و مضافات و منسوبات جرجان بآن فرزند ارزانی داشتیم* و زمام مهام آن ولایات بقبضهٔ اهتمام نوّاب او بازگذاشتیم، اگرچه ذات قرّة العین را علیه عین الله سعادت ابدی و عنایت سرمدی از عهد مهد که مهر سکوت از حقّهٔ یاقوت برداشته تا این زمان که بر بساط نشاط بارتباط و انبساط قادر گشته در همه احوال مرضی خصال و محمود فعال بوده و در نظر اهل بینش صورت و سیرت او مستحسن نموده و بتادیب أَدَّبَنِی رَبِّی از تعلیم مؤدّبان استغنا یافته و انوار الهامات الهی بر مرآت آگاهی او تافته* امّا ازآنجا که مهر و شفقت آبا در حقّ مردم دیده بمنزلهٔ ع

آفتابست در اضاءت چشم*

[خواستیم که] شعلهٔ از رای انور خویش که لمعه ایست از برق یَهْدِی اللهُ لِنُورِهِ مَنْ یَشَاءُ* پیشوای عزایم او سازیم تا در نور آن ناهمواریهای جهان را بدیدهٔ دوربین معاینه دیده مغاکهاء آن را بدیدهای معاندان انباشته گرداند، و دست اعتصام در حبل الله باعتقاد متین محکم ساخته سر رشتهٔ طناب انصاف از غایت الطناب بمشارق و مغارب رساند، باید که رعیّت در سایهٔ آفتاب رعایت او که نمودار سایه بان ظل الله است آسایشی یابد که نبات را زیر دامن سحاب، و نیلوفر را در آب، و دیده را در بستر پلک هنگام خواب حاصل آید،

۱ در حرم مشهد مقدس کتابه ایست از بایسنغر نوشتهٔ ۸۳۱ھ یعنی در ایام حکومت وی درین ولایت (زا مبا ور ص ۲۶۹ از روی مقالهٔ سائیکس Sykes در مجلهٔ ایسویه RAS بابت ۱۹۱۰ء ص ۱۱۴۶)، ۲ برای سملقان رک به یزدی ۱: ۳۵۱ ولیستر ینج ۳۹۲، ۳ رک به زبده ۱۲۵ و س ۶ ببعد — فقط آ: تادیب (بجای تعلیم)، ۴ با ب ب —، اک مثل متن، ۵ از روی با و بب، ۶ بب —، ۷ ک: یهد (بجای یهدی)، ۸ ک: کیمیاء، ۹ با: مغاکها، آب اک مثل متن،

کوسِ عدل را آوازه بجدّی بلند گرداند که از غلغلهٔ آن نوشیروان از خوابِ ابد برخیزد، وظلم بغایتی رم خورد که تا عهدِ ضحّاک بپای پس گریزد، و در چهار سوی ولایت از دوالفِ انصاف دو دارِ سیاست نصب فرماید که عوانانِ خاین را از مشاهدهٔ آن مرتبهٔ عالی نماید، و در شرق و غربِ عالم آفتاب وار متجسّسان گمارد که مثلاً اگر آفتاب در کلبهٔ درویشی بگرمی سر در آرد و الطافِ فرزندی ازان آگاه شود از ابرِ کف پردهٔ راحتی بر آن بالا کشد، و هر طرف که قصّهٔ محتاجی غنچه مثال از شاخسارِ انامل سر بر آرد نسیمِ کرمی بر آن سوی وزاند تا آن بی برگ را در چمنِ امید گلِ مراد شگفاند، از ناوکِ آه پیرانِ کمان پشت که در دلِ شب کشایند ایمن نخسپد که از سپهرِ ماه روشن گذرانند، سادات و علماء و مشایخ را بمواهبِ انعام و مواجبِ اکرام و مراسمِ تعظیم و مناظمِ تکریم معزّز و مکرّم دارد و چشمِ عنایت و نظرِ مرحمت [1] برایشان* (۳۰۴ب) گمارد، و اگر خواهد که دایره دارانِ لشکر پرکار وار قامتِ خدمت دوتا کرده زمین بوس کنند دوایرِ تنکه[2] ها بر لوحِ خاک چنان گردان گرداند که پرکارِ سپهر در حیرت آن سرگردان ماند، و اگر دورِ این سودا خاطرِ خطیر را سرگشته سازد که چندین دوایرِ نقود از کجا گرد آید یقین داند که دایرات لشکر ها برای این کار باشد، هرگاه مدوّراتِ دوایرِ لشکر سلطانی دایر گشت مدوّراتِ سکّهٔ شیطانی چندان گرد توان آورد که گرد نتوان آورد، بلکه دورِ خزانه دایرهٔ یابد که پرکارِ سرگردانِ اندیشه را گرداگردِ آن دور میسّر نشود، و چون پرکارِ کار برین مرکز راست ایستاد بعد ازان دوایرِ سپهر پیرامون رضای فرزندی گردد ع

چو پرکار در زیرِ دستِ مُذَهَّب

---

[1] ک: برلیشان، [2] ک: تنکها،

جمعی بهادر که ناموری دکندا، در بابها باشند اگرچه در سلکِ نسبت سهل قیمت اند ایشانرا از سمتِ سماطِ خسروی دور نگرداند، و نظمِ امورِ ایشان را زیورِ نطاقِ عزّت و پیرایهٔ کمرِ شمشیرِ دولت داند، دهاقین که چشمِ نیاز در هوا داشته کارِ خود را آبی میجویند و آسمان با مهرِ تمام جگرِ ابر را قطره قطره کرده تا برکشتِ ایشان مایهٔ لطفی می بارد و زمین در درونِ پاره پاره تخمِ پراگندهٔ ایشان را پرورش داده امیدِ بَر دارد، باید که در معاملاتِ ایشان طریقِ انصاف مسلوک دارد تا از دودِ رقمِ ظلمِ اهلِ قلم ع

درخرمنِ شان نیفتد آتش،

و سایرِ محترفه و پیشه وران را از جور و حیف محفوظ دارد و بعینِ عنایت ملحوظ گرداند،

سبیلِ[1] اُمراء و کُبَراء و سادات و قضات و ائمّه و امم و خدم و حشم و عامّهٔ رعایا و کافّهٔ برایاء ولایات مذکوره آنکه بادشاه و فرمان فرمای خود فرزند اعزّ را دانسته تمام آن ممالک را محکومِ حکمِ او شناسند، و سعادتِ دولتِ او که آن ولایات را مساعدت نموده غنیمتی عظیم و موهبتی جسیم شمرند، و شکرِ عطای ربّانی و مدح و ثنای سلطانی بجای آورند*، و از[2] ابتدای سنه ثمان عشر*(ة) معاملات آن ولایات را نوّاب و گماشتگان فرزندِ اعزّ جواب گویند و سر از ربقهٔ طاعت و گردن از طوقِ اطاعت برنتابند، تا موجبِ ازدیادِ معدلت

[1] رک به زبده (۲ ۲۵ ور س ۱۰) : مثال واجب الامتثال لازال نافذا فی الاقطار والامطار [الامصار] اصدار فرموده که عموم اهالی آن دیار علی اختلافهم صورة واسلافهم، . . . بادشاه و فرمان فرمای خود فرزند اعزّ دانند و سریر سلطنت تمام آن دیار را محکوم امر ا[و] شناسند سبیل امرا الخ (بکلامی مطول تراز مطلع)، [2] آ : از استقبال الخ، زبده : از استقبال سنه ثمان عشر و ثمانمایه،

و مرحمت او شود، انشاء اللّٰه تعالےٰ،

وقایع سنۂ ثمان عشرۃ[1]

نهضت[2] حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و رفتن[3] میرزا بایسنغر بجانب طوس[4]

در[5] اوّل فصل بهار و هنگام اعتدال لیل و نهار که امزجۂ مرکبات طبایع از نشو و نما در اهتزاز آمده مرغان خوش آواز در پرواز شدند حضرت خاقان سعید منتصف ذی الحجه سنه سبع عشرة از دار السلطنهٔ هراة بجانب سرخس نهضت فرمود، و[6] در آن بلدهٔ شرف زیارات مشایخ دریافته عزیمت مهنهٔ مبارک نمود، و در مزار مورد الانوار، صاحب السیر و الطیر، سلطان طریقت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرّه شرایط زیارت و آداب آن مقام بجا آورد، و چند روز در صحاری دشت خاوران بعزم شکار سوار شد و کلنگ بسیار بچنگل چرغ و شاهین و شنخار افگار و گرفتار گشت،

---

[1] زبده (۲۵۲ ا): سنة ثمان عشر و ثمانمائة الهجرية الهلالیه، [2] زبده: ذکر حرکت برکات همایون حضرت سلطنت شعاری بعزیمت قوشلامشی، [3] زبده: رایات همایون حضرت بایسنغر بهادر خلد اللّٰه تعالی ملکها، [4] اک آ، بطوس، ب آ: بطوس و سایر ولایات، زبده: ابیورد و طوس، [5] زبده: چون فصل زمستان بآخر کشید و مژدهٔ بهار بدلها رسید خاک زمین از نفث جمرات آتش دل گرم و خوش مزاج شد مرکبات طبایع الخ، [6] زبده ـــــ،

و بعد[1] از فراغت از شکار رای اصابت شعار شاهزادهٔ جوان بخت میرزا الغ بیگ را اجازتِ معاودت بماوراء النهر ارزانی داشت، و امرای اطراف مثل امیر بسطام جاگیر و تاج الدوله رستمداری و دیگران را رخصتِ مراجعت داد*، و در اواخر[2] ذی الحجه سنه سبع عشرة* جناب میرزا بایسنغر بهادر عزمِ ولایاتی نمود که بتجدید مفوّض بدیوانِ او شده بود، و جهتِ استمالت خواطر و مصالح[3] اکابر و اصاغر* بر آن بلاد گذری فرمود و اهالی (ورق ۳۰۵) و اعالی قدوم موکبِ عالی را که سببِ آسایش و آرامش آن بلاد است مراسمِ استقبال و شرایط تعظیم و اجلال بجا آوردند، و شاهزاده هر اختلال که با حوالِ آن بلاد راه یافته بود بانواع رعایت و عنایت اصلاح فرمود، و چند روز[4] بصید افگندن و جانور پرانیدن اشتغال فرمود بیت (۳۰۵ ا)

هر جانور که از سر دستش کشاد یافت　　مرغانِ چرخ را همگی تار و مار کرد

و بعد از چند گاه ببارگاه سلاطین پناه باز آمد،

و حضرت خاقان سعید بصوبِ ولایتِ بادغیس عزیمت فرمود، و اوائل [محرم[5] امراء که[6] در طرفِ خوارزم بودند* باردوی اعلی رسیدند و بعرض رسانیدند که احوال] آن دیار بحسن تدبیر نوئین کامگار امیر شاهملک قرار یافت،

---

[1] زبده ـــ، [2] زبده: بیست و ششم در ذی الحجّه مذکور ـــ در زبده گفته است که بتاریخ مذکور امیرزاده بایسنغر برای تصیید نیز (اصل: تیز) بصوب ابیورد عنان گرای شد "چون بتجدید مال و معاملات آن دیار" "تعلق بدیوان خاصّهٔ حضرتش گرفته بود بجهت استمالت خواطر و ضبط مصالح بران دیار گذری فرمود". [3] زبده: ضبط مصالح، [4] زبده: روز، [5] عبارتی را که بقوسین محدود است فقط درک ندارد، از روی آ (دیگر نسخ) ثبت شد، [6] زبده: که بجانب خوارزم رفته بودند با میر شاهملک،

وامیر حسن کاکه برسم رسالت پیش امیر یوسف قرا رفته بود باز آمده احوالِ آن ممالک عرضه داشت نمود، واواسطِ محرّم امیرشاهملک بموکبِ همایون پیوست، و[1] درین ایام* در خراسان چندان باران آمد که عمارات ویران شده اکثر قنواة انباشته گشت، واواسطِ صفر خبرِ وفاتِ دندی سلطان دختر [کذا] سلطان اویس از[3] جانب شوستر رسید، وآنحضرت* امیر توکل برلاس را بجانب فارس پیش میرزا[4] ابراهیم سلطان* فرستاد، و[5] رایاتِ همایون عزیمتِ معاودت بصوبِ* دار السلطنة هراة نمود، و دوم ربیع الاوّل در باغ زاغان بدولت واقبال نزولِ اجلال فرمود،

ذکر بنای قلعهٔ دار السلطنة هراة

اهل بصیرة بر مقتضی وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ سعیها نموده اند که نامِ ایشان در جریدهٔ ایّام باقی باشد بنوعی که سیلاب فنا آن را محو نتواند کرد، واز تُندبادِ فتنه وشرّ پریشان وابتر نشود، و هوشمندِ کامل وخردمند بینادل در تشیید بنایی کوشد که غبارِ خاک تودهٔ روزگار حُسنِ رخسار آن نپوشد واسمِ علوّ ورسمِ سموّ آن در جهانِ ناپایدار یادگار ماند بنابرین مقدّمه حضرت خاقان سعید

---

[1] زبده: چهاردهم،

[2] زبده: هم درین روز چهارشنبه محرم مذکور، — صاحب زبده گفته است باران "مدت یکشبانروز چنان بقوت آمد که اکثر کاریزها انباشته شد و در وادیها رود خانها روان گشت و در اکثر آن بلاد خراسان دران روز باران بارید".

[3] زبده: از ششتر برسید و روز دیگر حضرت سلطنت شعاری — برای دندی سلطان رک به ص ۲۷۵ ح ۵،

[4] زبده: سلطان مظفر الدین ابراهیم،

[5] زبده: در ربیع الاول سنه المذکور حضرت سلطنت از ییلاق عزیمت،

درین[1] سال* بتشیید[2] حصن حصین وتسدید قلعهٔ منیع متین ودار السلطنه هراة اشارت فرمود* شعر

ان آثارنا تدل علینا   فانظروا بعدنا الی الآثار[3]

وآن قلعه ایست بر دیوار شمال شهر که در زمان ملوک کرت ملک[4] فخر الدین ساخته، بحصار اختیار الدین مشهور بود، ونوکر او محمد سام درین قلعه امیر دانشمند را که از امراء معتبر خدابنده[5] اولجایتو سلطان بود قتل فرمود، وامیر صاحبقران در وقت فتح هراة دیوارهای شهر خراب کرد[6] امّا قلعه را[7] بمعتمدان سپرد وبعد از چندگاه فرمود که میان قلعه ودیوار اصل[8] شهر فاصلهٔ پیدا سازند تا قلعه را [] سرکوبی[9] نباشد، پنجاه گز دیوار از جانب شرق بزمین رسانیدند* و

---

[1] زبده + : درشهور سنه ثمان عشر وثمانمایه، [2] زبده: بتشئید (کذا) بناء حصنی رصین وتسدید اساس قلعه منیع و رفیع که در استواری بابند سکندر دعوی برابری بل تصلق بریری [تصلف برتری] نماید نظم حصنی حجرش الخ — باآب: بدیع (بجای متین)، اک س، [3] بعدش در زبده افزوده است که "مأثر ومفاخر حضرت سلطنت شعاری طراز تواریخ ملوک وسلاطین" است و "انواع اصطناع که درباب رعیت ورعاة فرمود ومیفرماید فسانه فریدون منسوخ گردانید". "اگرچه امروز" عرصه "فسحت حوزه مملکت ان سرحد ختای تا دیار عرب" واز "اقاصی هند تا دیار روم وفرنج است وتختگاه ممالک ایران وتوران را بر فرزندان قسمت نموده" امید انکه "توابع ومضافات آن" یعنی ربع مسکون مسخر فرمان بندگان دولت گردد، — راجع بقلعه هرات هرچه در مطلع درج است قریباً تمام آن بالفاظ صاحب زبده است، [4] از ۶۴۸ تا ۷۰۸، فرمان روائی کرد (لین پول ص ۲۵۲)، آ تا ز آب او ر (ص ۲۵۶) ۷۰۶، دارد بجای ۷۰۸، [5] از ۷۰۳ تا ۷۱۶، فرمانروائی کرد (لین پول ص ۲۲۰) رک بذیل جامع التواریخ ص ۲۶ ببعد برای ذکر قتل امیر دانشمند بر دست جمال الدین محمد سام در صفر ۷۰۶، پادشاهان کرت به بیوفائی بدنام بودند رک بذیل مذکور ص ۳۲، یزدی ۱: ۱۵۰، [6] در سنه ۷۸۳، رک بظفرنامه یزدی ۱: ۳۲۲، ملک غیاث الدین این دیوار را درحدود ۷۸۰ بنیاد کرده بود، یزدی ۱: ۳۰۳، [7] عبارتی را که محدود است بقلابین فقط در رک ندارد واز روی آ نوشته شد، وزبده هم فی الجمله مطابق آن، [8] زبده: اصلی، [9] زبده (۲۵۶ ا): سرکوبی نباشد قریب بنجاه گز بود، دیوه [دیوار] را از جانب شرقی قلعه بزمین رسانیدند،

هفت صد هزار مرد بموجب[1] نسخه کار کرد*، و حضرت خاقان سعید چون سریر سلطنت جهان را مشرف ساخت دیگر[2] باره در بارهٔ عمارت شهر طرح جدید انداخت* چنانچه شرح آن مذکور شد[3]، و آنحضرت درین تاریخ فرمود که همان حصار قدیمی که بر روی[4] خاک بخشت خام بود بسنگ و آهک و گچ و آجر قلعهٔ ساختند که بر بسیط خاک بنائی بدان حصانت و اساسی بدان رصانت در هیچ مملکت بتکلف از آن نپرداختند* بیت

حصنی حجرش جواهر پاک اصلش چو زمین ستون افلاک

چند[5] بیت در صفت قلعه و تاریخ عمارت که بعضی از آن بکاشی

---

[1] زبده: بنسخه آمده است که در روی کار کردند تا خراب شد، [2] زبده: باره شهر هراة دیگر بار عمارت فرمود [3] رک به ص ۱۲، [4] زبده: بروی خاک بخت [بخشت] خام بر آورده بودند بسنگ و آهنک [آهک] و گچ و اجرا [آجر] حصاری که ببسیط خاک بنائي بدان حصانت در هیچ مملکت نشان نداده اند بتکلفی هرچه تمامتر بر آوردند، [5] رک به حاشیه ۲ ص ۳۰۲، [6] زبده (۲۵۶ ب) بجای عبارت متن: چند بیت در مدح شاهزاده در صفت قلعه و تاریخ عمارت آن گفته شده و بعضی ازین ابیات بکاشی بر کتابهٔ قلعه ثبت است ابیات

ایا پادشاهی که بر روی دفتر کلامي نیامد ز مدح تو خوشتر
خداوند دولت (کذا) بزرگي و دولت (کذا) خداوند شمشیر و دیهیم و افسر
خدیو جهان بایسنغر که گیتی ندید و بر [نه] بیند چون بنده پرور [چو او بنده پرور]
جهان را توان جوهری در معاني که هستند نه چرخ اعراض جوهر
سریر ترا بنده این سبزه طارم ضمیر ترا کشته خورشید چاکر
زهي ذات تو عین اقبال دنیا خمي [خهی] دور تو راحت ملک و کشور
قرین تو هرگز ندیده زمانه نظر [نظیر] تو هرگز نزاده ز مادر
باندیشه اندر نگنجد مدیحت که مدحت تمامست و اندیشه ابتر (باقی حاشیه بر صفحهٔ ۳۰۲)

(بقیۂ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۰۱):-

ترا گفتن مدح دشوار باشد　　که هرچند گویند ازان [ازانی] فزون تر
حدود جلالت ز افلاک بیرون　　سپهر کمالت ز ادراک برتر
نه افهام [افهام] را عقد مغیب [معنیت] مدرک　　نه اوهام را کنه ذات [ذاتت] مصوّر
ز حصر ثنائی [توان] تو افهام عاجز　　ز درک جلال تو اوهام مضطر
تجلی رایت کند کوه را خاک　　خیال سخایت کند خاک ر[ا] زر
ایا بادشاهی که [کز؟] انصاف [و؟] عدلت　　جهان ز ابنیل سبد [سیه؟] گشت داور
خواص فعالت بود کر نخواهد [نخواهند؟]　　رطوبت ز آب و حرارت ز اخگر
نفاد [نفاذ] مثال ترا تا قیامت　　نهد بر جبین ملک و دولت دو افسر
جو لطف تو بذل تو کشتت و بجد [گشتست بجد]　　جو جود تو فضل تو گشتست برتر
ز اولاد تیمور خان صحی [صحن] گیتی　　نخواهد تهی گشت تا روز محشر
ازان اصل طاهر جنین فرع آید　　که آید ز پشت غضنفر غضنفر
بجز در نه بینند از موضع در　　بجز زر نیابند از معدن زر
شهنشاه اسلام شهرخ بهادر　　که از عدل تو [او] گشت گیتی منوّر
ز حشمت جو فوج نجومش عساکر　　ز رفعت بر اداج [اوج] سپهرش معسکر
جهان قطرۂ همتش بحر ر آخر [زاخر]　　فلک ذرۂ [ذرۂ] خاطرش شمس و انور [شمس انور]
باولاد او باد عالم مزیّن　　باخبار [باحفاد] او باد گیتی معطر
شهنشه الغبیک و سلطان ابراهیم [براهیم]　　که هستند شائستۂ وبخت [تخت و] افسر
یکی را نشاندست بر تخت توران　　دگر کرده از بهرش ایران مسخّر
شده روشن از هر دو چشم زمانه　　یکی شمس و ملک [شمس ملک] و دگر ماه کشور
جهان بادشه بایسنغر که قدرش　　برفعت ز اوج سپهرست برتر

(باقی حاشیہ بر صفحہ ۳۰۳)

برکتابهٔ قلعهٔ مبارک نوشته اند ثبت افتاد قطعه

نهادند بنیاد این حصن عالی بمیمون زمان و بفرخنده اختر
ربیع دوم ضاد و ی ح ز هجرت که رفته ز بطحا بیثرب پیمبر*
بوضعی[1] نهادند اول هری را که شد پنج دروازه[2] در روی* مقرر

بقیهٔ حاشیهٔ متعلقه صفحه ۳۰۲

بجهر منوجهر و فرّ فریدون بآئین وجمشید [بآئینِ جمشید] و رسم سکندر
کمین جاکر بزم او کشت خسرو کمین خادم خلق او هست عنبر
رُخ زر زدستش شود زر دو دکان [درکان؟] ز طبعش بجوشد دل بحو [بجوشد دل بحر؟] در بر
ندارد همی ابر با دست او پای دگر خود کشد سر بگردون اخضر
دگر سوز علمش [سیورغتمش] خردمند و عاقل که در جنب او بود عالم محقر
دگر شاه زاده جوکی محمد که شد آیت حق بدیشان مشهّر
همه ملک را مستحقند و لایق همه تاج را مستعنند [مستهند] و درخور
بدین پنج صفدر که اندر معانی جو ایشان نیاورد ایام دیگر
تفاخر نمایند دین الهی بظاهر فزایند شرع پیمبر
کسی را که اولاد ازین گونه باشد بود ملک در خاندانش مقرر
بماناد شه شاه رخ تا قیامت بر احباب میمون بر اعدا مظفّر
بود ملک دنیا بدولت مسلّم شود جاه عقبی بطاعت میسّر
ز تاریخ اگر کفتی جار صد [؟] شود سال او هم ز تاریخ اظهر

حاشیه این صفحه ۱- ض ی ح یعنی ۸۱۸ھ - ب ب: ییح (بجای ی ح) آ: یح ، ۱ فقط ک : بوصفی، باقی نسخ و زبده مثل متن ، - در صدهٔ چهارم هر یک از شهر هری و قلعه چهار دروازه داشت ، ابن حوقل و مقدسی نام های اینها ضبط کرده اند (لیسترینج ص ۴۰۸) در صدهٔ هشتم در شهر بند نو که ملک غیاث الدین کرت بنیاد کرد دروازهٔ بنام دروازهٔ انصاری بوده است (یزدی ۱: ۳۱۰) ، در جهان نما (صدهٔ یازدهم) مذکور است که در آن عصر هرات را پنج دروازه بود (لیسترینج ص ۴۰۹) ، ۲ زبده : او را ،

همان پنج در پنج برج حصارش — به بین وبدان جمله در ضرب لشمر
(۳۰۵ ب) ا دلیل ثبات بنایش[۱] بدانی — اگر خروه دانی درین نیک بنگر
زیادت شود اصل[۲] و فانی نگردد* — که دایر بود آن[۳] عدد تا به محشر
مهندس نهاده درون وبرونش — قصوری مقرنس[۴] بروجی مدوّر[۵]
زروی لطافت چو ایوان کسری — زراه حصانت چو سد سکندر
بنای کمانش[۶] چو ایوان کیوان — بزلزال دوران نگردد مبتر[۷]
سراپای او جمله زیب[۸] است و زینت — زوایای او جمله زر است و گوهر
نهادش چو جانست در جسم ارکان — سوادش چو نور است در چشم اختر[۹]

والحمد لله[۱۰] علی حسن الاختتام*،

فرستادن استمالت نامهٔ بجانب میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ

میرزا احمد میرک[۱۱] چون در حوالی اندگان امیر موسی کا و محمد تابان و علی قوچین رابقتل آورد چنانچه مذکور شد[۱۲] از امیرزا[۱۳] الغ بیگ ترسیده عزم[۱۴] کاشغر نمود* که بمغولستان پیش محمد خان[۱۵] رود، وحضرت خاقان سعید خبر عزیمت او شنید [ه]

---

۱ آ: حصن، زبده مثل متن، ۲ ک: وبنایش، زبده مثل متن، ۳ زبده: لیکن [لیک]، ۴ زبده: این
۵ بعدش زبده +: بمعمارش فخر آورده انجم ٭ بسرکارش جاه افزوده لشکر، ۶ ک: زبده: کمالش، ۷ زبده: مغیّر
– بعدش در زبده +: ورا از حوادث زیان نیست آری ٭ حوادث فلک [را] نباشد زیان گر
۸ بعدش در زبده +: جو خورشید رای زرّین [رزین] تو کرده ٭ بیک دم زدن عالمی را منوّر
الا تا زمین وزمانست و بادا [بادا] ٭ زمانت متابع زمینت مسخّر
۹ زبده –، ۱۰ ق: (امیرک)، ۱۱ رک: ب ص ۲۶۳ و ۲۷۴، ۱۲ آ ب: میرزا، ۱۳ زبده: بجانب کاشغر رفته بود بعزیمت
آن، ۱۴ فقط ک: ترخان، آ ب ک (ق): خان، ک هم مثل زبده در آخر ص ۲۱۶ (خان) نوشته است بجای ترخان،

توکل نوکر او [را][1] با استمالت نامهٔ بخط منتش فرستاد مضمون آنکه :

اطال الله تعالی بقاءه فی خلود السعادات الابدیّة و حصول المرادات السرمدیّة !

وفور سلام و صنوف تحایا که نسایم آن از مهب[2] فیض اشفاق باشد و بر ریاض نفحات جفادت گذرد ، مزیّن بزینت مهربانی و محلّی[3] بحلیهٔ تعطّف جاودانی تأمل نماید ، همگی خاطر عاطر و جملگی ضمیر منیر متعلّق[4] احوال شناسد ، اشتیاق و آرزومندی بملاقات عزیز فرزندی فوق الحدّ تصوّر[5] کند ، توفیق ذوق تلاقی[6] مقدّر باد !

شانزدهم ربیع الاول از دار السلطنهٔ هراة نفاذی[7] یابد در حالتی که شکر مواهب یزدانی واجب است ، لله الحمد و المنّة ،

چنین[8] استماع می رود که میان او و فرزند الغ بیگ بمجرد سخنان نامعتبر اهل فساد[9] صورتی که متضمّن تشویش بلاد و عباد باشد روی نموده ، و این خبر در مملکت عراق بما رسید و بسبب بعد مسافت[10] بتدارک آن نپرداختیم ، و[11] چون بدار السلطنهٔ هراة رسیدیم[12] شنیدیم که آن فرزند عازم مغولستانست ،

---

۱ ک - ، از روی نسخ دگیر ، ۲ زبده : راهبت از ، ۳ زبده : ونکران احوال و اعمال شناسند ، ۴ زبده : والعدّاست ، ۵ بعدش زبده + : علی حسب المراد ، ۶ بب اک : النفاد می یابد ، آا : انقیاد می یابد ، زبده : صورت انقاد [انفاذ] و رقم اصدار می باید [یابد] ۷ مضمون این فقرات را در زبده مفصل تر می آرد ، ۸ زبده : صورت حال واقعه آنکه ، ۹ بعدش زبده + : و مجال محال اندیش ارباب عناد ، ۱۰ زبده : ملال خاطر مقدمات حوادث و تشویش ضمایر تواند بود ملا (؟) گشته خبر کیفیت این واقعه ، ۱۱ بعدش زبده + : آن زمان ، ۱۲ زبده : حالاکه رایات همایون ، ۱۳ زبده : نزول فرمود چنین استماع افتاد ،

بغایت بعید و بدیع نمود، چه کمالِ اهتمام[1] اینجانب نسبت ما برادران و فرزندان من المهد الی العهد معلوم دارد[2]، وثوقِ کامل و اعتقاد شامل آنکه[3] از سرِ استظهارِ تمام متوجه شود تا بناءِ پدر فرزندی[4] کالجبال الرّاسیات[5] ثابت[6] باشد*، این صورت ازروی رعایتِ صلهٔ رحم و راهِ مسلمانی[7] و غمخواری مسلمانان* رفع افتاد، از تکلّف و تصلّف و حمل بر شائبهٔ مکر و حقد عاریست، جمعی که ملازم اند شاید متوهم شده آن فرزند را[8] مانع آیند که* حرکاتِ ناشایست از ایشان اختیاراً و اضطراراً صادر شده[9]، مجموع را این سازد که ماجریهٔ همه را عفو فرمودیم، الماضی لا یُذکر، حقاً ثمّ حقاً که همه را در پناهِ رافت مأوا خواهیم داد والتوفیقُ من اللهِ المنّان ع
عمرت چو نتیجهٔ خرد باقی باد!

---

[1] زبده بعدش + : [و] وفورِ تعلق خاطر، [2] زبده بعدش + : که بجه طریق مسلوک بوده و هست و همواره در تحری مراضی ایشان حسن اجتهاد بتمهید رسانیده برقرار بدان مناهیج رسوخ و ثبات موکدست، [3] زبده (۲۵۹ ل) : که بقدمی ثابت و نیتی خالص در موقف اخلاص و منهیج (کذا) اختصاص (بجای آنکه)، [4] بعدش زبده + : که بمزید تخصص - و تاسیس مورسّس و مختص شد، [5] ک : کالجبالِ و قُدُورٍ رّاسِیات (رک به قرآن مجید ۳۴ (سوره سبا) ۱۲ : وجِفَانٍ کالجَوَابِ وقُدُورٍ رّٰسِیٰتٍ، و مصراع امیه بن ابی الصلت : ورب الراسیات من الجبال
ب مثل متن؛ زبده : کالجبالِ الرّاسخات والطّودِ [والاطواد] الشامخاتِ،
[6] زبده : و مستقیم باشد و از جادهٔ ولا منحرف نشود، [7] زبده : و دین داری و غمخوارگی حال مسلمانان و امن و استقامت امور عموم و خصوص، [8] زبده : از توجه بدین جانب مانع آیند بنابران که،
[9] در زبده درین فقرات تا آخر استمالت نامه بعضی اختلافات خفیفه را دارد، که ثبت نکرده شد،

ذکر آمدن ایلچی امیر قرا یوسف و خبر وفات میرزا ایجل

امیر قرا یوسف آخر محرم[1] از خواص خود مردانشاه نام که در سخن گذاری مشهور خاص و عام[2] بود ارسال نمود، و فرستاده چون بشرف بساط بوس مشرف گردید مکتوبی[3] بوسیلهٔ امرای عظام بعرض رسانید مضمون آنکه: اگر آنحضرت قلعه سلطانیه را باینجانب ارزانی دارند آنچه وظیفهٔ[4] دولتخواهی باشد بجا آرم[4]، حضرت خاقان سعید فرمود که[5] نشان صدق[5] آن خواهد بود که[6] ایلچیان آمد و شد نموده پسر خود را[7] پیش ما فرستد، هرگاه چنین کند ما سلطانی آن دیار تا بقلعهٔ سلطانیه[7] چه رسد بدو ارزانی داریم، و ایلچی را رعایت نموده اجازت مراجعت نمود،

و در[8] این اثنا خبر آمد که میرزا ایجل[9] را که آنحضرت بعد از فتح ممالک عراق

---

۱ زبده: دراواخر محرم سنه ثمان عشر وثمانمایه، ۲ درزبده +: واز دقایق آداب خدمت و رسم دانی حظی وافر داشت، ۳ درزبده گفته است که این مکتوب "مملو از تواضع وتذلل" بود، ۴ درزبده +: وبرونفث (وفق) فرمان مراسم انقیاد بتقدیم رسانیده آید، ۵ زبده: که سمت راستی ونشان صدق، ۶ زبده: که بیوسته ایلچیان وکسان آمدشد نمایند وبادوست این جانب دوست وبادشمن [دشمن] باشد وبی تردد وتفکر باستظهار تمام پسر خود را — ق ص ۱۷۱ بظاهر "بند نموده" دارد (بجای نموده) — فقط آ "پسر" دارد (بجای پسر خود)، ۷ مطلع: آنجه، تصحیح از روی زبده، ۸ این فصل درزبده عنوان ذیل دارد: ذکر خبر وفات امیرزاده اجل بن امیرزاده امیرانشاه گورکان نور الله مرقدهما و تعیین امیرزاده ایلانکیز [کذا] بجای او،
۹ زبده: امیرزاده اجل نویان، — این جملهٔ مطوّل خالی از اضطراب نیست،

و فارس بحکومت مملکت ری فرستاده بود (و) چنانچه گفته آمد[1] شاهزاده[2] چند روز
(۳۰۶ ر) در آن ملک بعیش گذرانیده* روزگار (ورق ۳۰۶) جفاکار و سپهر بی مهر
حسد برد، و مرضی مهلک[3] روی نموده مرغ روحش از تنگنای قفس قالب مظلم
قصد پرواز عالم[4] علوی* کرد و ودیعت حیاة را اواخر محرّم بمتقاضی اجل[5]
سپرد بیت

دریغا که آن شاه مقبل نماند ... دریغا که شاهزاده اجل[7] نماند[6]

حضرت خاقان سعید بر وفات میرزا ایجل تاسّف بسیار نمود و امیرزا[8]
ایلنکیر* را بجای او مقرر فرمود، و امیر یوسفخواجه و امیر قنا[9] شیرین و امیر
عجب شیر[10] در حدود آن ولایت معیّن شدند، و امیر[11] الیاسخواجه بالشکر گران
بصوب مازندران روان شد، و چون خبر توجّه امیر قرا یوسف بقصد سلطانیه
معلوم شد آنحضرت امیر[12] ابراهیم امیر جهانشاه* را با بیست قشون فرستاد

---

[1] رکک بر ص ۲۸۳، [2] زبده: پس از آنکه او را در آن ممالک اندک انتعاشی روی نمود و چند روزی بغبطت و کامرانی گذرانید، [3] نقط ک: مهلکه —، زبده: در مرض عارضهٔ صعب افتاد (بجای مرضی مهلک روی نموده) [4] زبده: افق عالم علوی؛ [5] زبده: آجل، [6] بعدش زبده +:

دریغا که از باغ شاهنشهی ... بناگاه بشکست سرو سهی

[7] زبده: آجل، [8] آ: میرزا ایلنکر، اک: ایلنکیز، ق: Glengher، زبده: آیدانکیر — برای نسب نامهٔ میرزا ایلنکر بن ابی بکر بن میرانشاه برادرزادهٔ میرزا ایجل رکک به لین پول ص ۲۶۸، [9] ق: Kanaka (بجای قنا)، زبده: مثل مطلع، [10] ق: عجب شیرین (بجای عجب شیر)، زبده: عجب شیر باشلق، [11] در زبده گفته است که چون خبر توجه قرا یوسف بجانب سلطانیه معلوم شد امیر الیاسخواجه را بجانب مازندران فرستاده بودند، (و) فرمان شد که امیرزاده ابراهیم" با بیست قشون مور (؟) دیگر" برود تا با الیاس خواجه پیوسته به ری روند، [12] زبده: امیرزاده ابراهیم بر [بن ؟]، در ق (ص ۲۷۲) امیر ابراهیم و امیر جهانشاه نوشته است اما صواب این است که ابراهیم پسر امیر جهانشاه است،

که با میر الیاس خواجه پیوسته بجانب ری روند و باتّفاق امراکه آنجا اند اگر امیر قرا یوسف متوجه شود بمقابلهٔ او درآیند، والّا در آن حدود و نواحی بوده اطراف ممالک ضبط نمایند، امراء بموجب فرموده عمل نمودند،

ذکر رفتن میرزا[1] اسعد وقّاص پیش امیر قرا یوسف[2]

عاشر ربیع الاول[3] از [جانب] بلدهٔ قم[4] عرضه داشت امیرزاده سعد وقّاص رسید مضمون آنکه :

امیر[5] بسطام جاگیر خبر توجّه امیر قرا یوسف بجانب[6] سلطانیه شنیده* و[7] پسر خود را در قلعه[8] گذاشته پیش بنده آمد، و او را گرفته ام بهرچه حکم شود عمل نمایم،

حضرت خاقان سعید از استماع این خبر متغیّر[9] گردید و فرمود* که : ما بسطام را تربیت کرده ایم[10] و چون دشمن قصدِ او کند و او پناه بولایت ما آورد[11] او را بلشکر و مال مساعدت می باید نمود، چه محلّ قیدِ اوست[12]، می باید* که چون فرمان رسد امیر بسطام را بواجبی رعایت نماید، و اُرده[13] شیر تواچی بدین مهم

[1] زبده : امیرزاده، [2] آ : یوسف، [3] زبده : سنه ثمان عشر و ثمانمایه، [4] ک ت : از روی آ، [5] زبده ـ

[6] فقط ک ت : شنیده بجانب سلطانیه، تصحیح از روی آ و نسخ دگیر، زبده : بجانب سلطانیه و آن نواحی شنیده،

[7] زبده ـ، [8] زبده : سلطانیه گذاشته است و قلعه را بدو سپرده و با معدودی چند گریخته و پیش بنده آمد، بدین جانب

او را گرفته ام (د) موقوف گردانید (ه) تا حکم همایون بهر طریق که نفاذ یابد بدان موجب بتقدیم رسانیده آید، حضرت

سلطنت شعاری ..... ازین خبر متأثر گشته این معنی از امیرزاده سعد وقاص بغایت [نا] پسندیده داشت و غضب فرموده

[و فرمود]، [9] بعدش در زبده + : و باجازت ما بدان جانب رفته است، [10] بعدش زبده + : ازین نوع ملامت

و سرزنش بسیار کرده فرمود، [11] آ ب ت ک زبده : اردشیر، با مثل متن ،

مقرر شد[١]* و استمالت نامهٔ بنام امیر بسطام بمبالغهٔ تمام فرستاده آمد[٢]، و میرزا سعد وقاص را جمعی مفسدان[٣] گفتند که پیشکشی همچو بسطام داری بدرگاه امیر قرایوسف باید رفت که همه عمر ممنون خواهد بود[٤]، و شاهزادهٔ ساده دل بقول قومی مضلّ فریفته شده قتلغخواجه را در قم بر سر اغروق گذاشت و بسطام را گرفته با[٥] سیصد سوار* در بیابانِ عصیان و تیهِ ضلال گمراه گشته متوجّه امیر یوسف شد، و امیر یوسف مقدم او را عزیز داشته باستظهارِ او طمعِ عراق عجم کرد و او را دلداری نموده گفت بیت

توسروی بسوی چمن آمدی سوی خانهٔ خویشتن آمدی[٦]

و[٧] امیر بسطام را اطلاق نموده[٨]* تربیت فرمود، و میرزا سعد وقاص میل اقامت نموده، امیر قرایوسف اخی[٩] فرج* پسر امیر بسطام را[١٠] نامزدِ قم فرمود و او متوجّه شد که حرمِ شاهزاده را بآذربایجان برد*، و نزدیکِ قم رسید، آغا[١١] بیگی

---

[١] زبده: نامرد [نامزد] فرموده بجانب قم روانه ساخت،

[٢] در زبده گفته است که "چون صورت این ماجرا بامیرزاده سعد وقاص" رسید" بقول بعضی صاحب غرضان" "مزاج او از جاده اعتدال منحرف گشته بود و قابل بذیرفتن بند" نماند و جمعی او را بران داشتند الخ،

[٣] آ: مفسد، بآتش منن،

[٤] بقول صاحب زبده بسطام [با] "وجود قرب جوار" از مدتهای مدید" با قرایوسف دم یاغی گری" می زد، ازان بود که هیچ پیش کش نزد قرایوسف ورای بسطام نبود،

[٥] زبده: با نوکران خاصّه خود قریب سیصد سوار،

[٦] بعدش زبده + : به پیش تو آریم بی گفت وگو - اگر شیر غرّت کند دکنی؟ تا آرزو

[٧] زبده (٢٦٢ ل): و بسطام را نیز بعد از گرفتن سلطانیه بچند روز بگذشت [بگذاشت]،

[٨] فقط آ: اخی فرح، زبده: امیر فرخ،

[٩] زبده: را با جمیع مصاحب نوکران امیرزاده سعد وقاص مقرر کردانیده که بقم روند و کسان امیرزاده سعد وقاص را بدو رسانند،

[١٠] زبده: اقا،

بنت میرزا امیرانشاه حرمِ محترمِ میرزا سعد وقّاص زنی عاقلهٔ عالی[1] همت بود، در آن حال با خود گفت : سعد وقّاص غلطی کرد، [اگر] ما در آن مملکت بیگانه افتیم بیت

زدشمن نیاید بجز دشمنی　　بفرجام، هرچند نیکی کنی*

لحظه فلحظه شاید[2] قصدِ او کنند، بعد از آن حالِ ما درمیانِ ترکمان چون باشد ؟ از آنجا که کمال تدبیر و بُعدِ غور و مکر آن[3] بود نوکرانِ خود را مُکمّل[4] ساخت* و چون ترا کمه رسیدند همه را گرفته با تمور شیخ[5] و قتلغخواجه* و شیخ علی زنده که[6] محرک میرزا سعد وقّاص بجانب یاغی بودند* بقتل آورد و سرهای آن[7] نامرادان[8] را آن شیرزن همراهِ نوکرِ خود شیرزاد پیش حضرت خاقان سعید فرستاد و شرحِ واقعه اعلام داد، آنحضرت بدین مردانگی او را تحسینِ فراوان فرمود شعر

ولو[9] کان النساء بمثل هذا　　لفُضِّلَتِ النساءُ علی الرجالِ

ع[10]　　با وجود او بود تانیث خورشید افتخار*

و شیرزاد را رعایت نمود و شیر علی نوکر میرزا رستم را با او همراه کرده با[11] استمالت نامهٔ

---

[1] زبده (۲۶۲ ب) : داهیه بود عالی همت بزرگ نهمت واز حرکت امیرزاده سعد وقاص بغایت متفکر وملول خاطر گشته دران تاملی کرد واز عاقبت آن باز اندیشید و بر پیش خاطر آورد و ما در مملکتی بیگانه افتیم والیشان ما را یاغی میخوانند وسعد وقاص غلطی کرده است وبیش الیشان رفته نظم زدشمن الخ، — کلمهٔ 'اگر' را که محدود است بقلابین درک ندارد، از روی نسخ دیگر ثبت شد، [2] زبده : نشاید که، [3] فقط آ : آن، [4] زبده : مستعد گردانیده، [5] اک با بب : و قتلغخواجه، زبده : قتلغ خواجه، — بعدش زبده + : و شیخ حسن زنده، [6] زبده : که بیشتر یاری بر حرکت امیرزاده سعد وقاص بدان جانب الیشان بودند، [7] فقط درک، [8] ک : نامردان، زبده و ق مثل متن، [9] آ ، [10] این مصرع از روی بب و با درین موضع ثبت شد، درک او را در آخر این فصل نوشته است، اک ، [11] زبده : الیشان را استمالت و دلداری نموده بطرف قم و آن ولایت روانه فرمود والله اعلم،

بطرفِ قُم روان فرمود[*]،

[1] ذکرِ یاغی شدنِ میرزا بایقرا و قتلِ میرزا اسکندر بفرمودهٔ برادرِ او میرزا رستم[*]

(۳۶۶ب)

چون میرزا اسعد وقّاص بتر کمانان[2] ملحق شد مملکتِ[3] قم و کاشان[*] تا همدان محلّ فتنه و تشویش گشت، و در زمانِ فتحِ اصفهان میرزا رستم میرزا اسکندر را میل کشیده بود و حضرت خاقان سعید نه پسندیده، و آن بصیر را پیشِ برادرِ صغیرِ او امیرزا بایقرا روان فرمود که شاید شفقتِ اخوّت در حرکت آید و چون به برادر پیوست روز[4] و شب با خود ع

نقشِ تغییرِ مملکت می بست

در آب و آینه صورتِ فتنه می جست و در خواب و بیداری طلب حادثه[5] می کرد اگر چه از حلیتِ بینائی عاطل بود در فتنه انگیزی بینایان را اسپ و رُخ طرح[6] می داد، رفتنِ میرزا اسعد وقّاص را فرصتی دانسته غنیمت شمرد[7] و میرزا بایقرا را گفت[*]: بهیچ وجه درین حدود نمی توان بود چه میرزا اسعد وقّاص بالشکرِ ترکمان عنان ریز خواهد راند و آن زمان مجالِ گریز[8] نخواهد ماند[*]، عاقبت

---

[1] زبده —، [2] ب ب اک : به ترکمان، آ : ترکمان، [3] زبده : ممالک قم وکاشان و حوالي آن، [4] زبده : [شب] و روز [در] تدبیر آن بود که بچه نوع آن مملکت را بهم براورد، [5] زبده : واقعه، [6] زبده —، [7] زبده (۲۶۳ب) : و با امیرزاده بایقرا اصلاح وامور ملکي در مطارحه انکندرای وتدبیر بسیار اندیشیدند و با نواع فصول بر فصول درمیان آورد گفتند، [8] زبده : ندهد، بیش ازان فکري می باید کرد،

باغوای جمعی مفسدِ شریر از قلّت[۱] عقل و عدمِ[۲] تدبیر این[۳] خیال کج راست آوردند که قاصدِ شیراز شوند* شعر

واذا اراد الله رحلة دولةٍ من دارِ قومٍ اخطأوا التدبیرا[۴]*

وچون اقتضای مرور دهر واستدعای جنبشِ چرخ و نتیجهٔ[۵] قرانِ نحسین در سرطان که هم در آن اوان واقع شد آن بود که کارِ مملکتِ فارس از دستِ حوادث در دارهٔ[۶] پای افتد میرزا بایقرا بمقتضی مستی شباب و سرعتِ [۷بطر بل سابقهٔ] قضا وقدر باتّفاقِ میرزا اسکندر عازمِ شیراز شد، و نوکرِ میرزا اسکندر مراد تلبه[۸] عاقلی کرده بجانبِ اصفهان گریخت و میرزا رستم را از فکرِ تباهِ ایشان آگاه کرد، میرزا رستم خواست که عقد جمعیّت ایشان از هم فروریزد و جمعی بسرِ راه فرستاد، و میرزا اسکندر را شقاوتِ بخت و نحوستِ طالع بموجب لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا[۹] در هاویهٔ هوان انداخت، ولشکرِ اصفهان در حوالی جُرباذقان بمخالفان رشید و میرزا اسکندر بدستِ الوس بیگ واصیل* گرفتار شد و او را باصفهان پیشِ رستم[۱۰] زمان* بردند، میرزا بایقرا را بدین[۱۱] سبب تیغِ قصد در نیامِ توقّف و تیرِ سعی در جعبهٔ تخلّف ماند و چند روز در گندمان گذراند، و میرزا ابراهیم[۱۲] سلطان چون خبر مخالفت میرزا بایقرا استماع نمود و ارکانِ دولت را

---

۱ زبده: سخافت، ۲ آ: سوء، زبده: سوی، ۳ زبده: این خیال کج با خود راست کرفتند که شیراز می باید رفت و مملکت فارس بدست فرو کرفت، — در ب: کثر (بجای کج)، ۴ ک: اخطاء والتدبیر، آ: اخطاء التدابیرا، ۵ ک: لقیجه، ۶ زبده: امیرزاده بایقرا [را] شیطان غرور در اشیان دماغ بیضه نهاد و شکر [سکر] شباب وجنون بطر بل [بل] سابقه قضا و قدر را و را در ورطه خطیر انداخت تا قصد ممالک شیراز را میان بست — در متن آنچه در فلابین محدود است فقط در ک ندارد، ۷ با، آک بب مثل متن، ق: بطلاناً ح، زبده مثل متن ۸ کذا در ک، آ و نسخ دیگر: رسیدند، ۹ زبده: الوس واصیل بیک، ۱۰ زبده: امیرزاده رستم، ۱۱ زبده: وهنی درین سبب در عزیمت بیدا کشته، ۱۲ ک: آبرهیم،

جمع آورده مشورت فرمود و نوکران میرزا اسکندر که در شیراز بودند چون شیخ[1] خواجه واردوان و مزید باشلیق[2] *را بند کرده همراه معتمدی[3] بجانب خراسان فرستاد، [و[4] بندیان و رخان[5] جبش* که میان ابرقوه و مشهد مادر سلیمان است معتمد[6] را بقتل آوردند و بگندمان پیش میرزا بایقرا رفتند و بر توقف ملامت کرده بر تعجیل تحریض[7] نمودند بیت

جهانگیری توقف برنتابد جهان آن کس برد کو بر شتابد

میرزا بایقرا بازعزم شیراز کرد[8]، و میرزا ابراهیم سلطان نیز اسباب قتال ساخته باستقبال بیرون آمد و در حوالی بیضا سواد طرفین بهم رسید، نفیر نای و خروش کوس صدا[9] در طاس نگون گردون انداخت و آوازه نعره و فریاد دلیران[10] را بیخود ساخت[11]* بیت

ازغریو کوس شد سقف هوا پر مشغله وز فروغ تیغ شد روی زمین پر مشعله

درین ولا بعضی نوکران میرزا ابراهیم سلطان مثل شیخ چهره و مسعود شاه شول وغیرهما بجانب میرزا بایقرا تاختند و بازگشته تیر در روی ولی نعمت انداختند و جمعی عراقیان در پردهٔ مخالفت راست آمده همین راه می ساختند میرزا[12] ابراهیم سلطان

---

[1] زبده: سرنج، [2] آ: باشلیق را، اک ب ب مثل متن — بعدش در زبده + : ازیشان متوهم شدند که نباید فتنه انگیزند و خروجی کنند مجموع را، [3] در زبده نامش: بیرعلی بسر دنیاز [دینار] است، [4] ازروی آ، [5] آیا این "رباط مشک" است که حمد الله مستوفی در نزهه ص ۱۸۰ س ۱۵ ذکری ازو می آرد؟ [6] زبده: بیرعلی بسر دینار، [7] ک: تحریص، [8] زبده: تا باز یکجهت گشته (به) شیراز شدند، [9] زبده: اشوب صدا، [10] زبده: بلقمهٔ پروین و قبهٔ چرخ برین رسید، [11] زبده (۲۶۶ ر): ازطرفین کشش و کوشش بسیار کردند و مقاتله و مجادله بیشمار افتاد تا بحدی رسید که امیرزاده ابراهیم سلطان بهادر خلد الله تعالی ملکه و سلطانه را مجال توقف نماند عنان از میدان جنگ برتافته متوجه جانب ابرقوه شد،

این معنی دریافت و عنان بجانب ابرقوه تافت[۱] و شب بشیراز آمده والدهٔ خود طوطی آغا[۲] از خزانهٔ نقد[۱] وجوه برداشته تا ابرقوه جائی توقف ننمود، میرزا بایقرا صباح جمعهٔ اواخر ربیع الاول بدروازهٔ اصطخر شیراز آمد و تا چاشتگاه (ورق ۳۰۷) سواره ایستاده، چون شهر از بادشاه خالی بود سادات و قضات (۳۰۷ ر) و اکابر و کولویان[۲] بیرون آمده میرزا بایقرا را بشهر در آوردند، و میرزا رستم چون این خبر شنید میرزا اسکندر را که خمیر مایهٔ فتنه بود بقتل رسانید [۳ وَعَزَّ مَنْ لَا یَمُوتُ]،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مملکت[۴] فارس کرّت ثانی[۵]

حضرت[۶] خاقان سعید چون خبر مخالفت میرزا بایقرا شنید رای عالم آرای که مصباح ظلمت زدای و مفتاح جهانگشای بود در آیینهٔ تدبیر چنان مشاهده نمود که پیش از آنکه او را قوّتی پیدا شود دفع او کند، امیر جلال الدین فیروزشاه را با سپاه[۷] رزمخواه از راه بیابان[۸] یزد فرمود که بمیرزا ابراهیم پیوسته[۹] در ازالت خلل و ازاحت علل کوشند، و امیر غیاث[۱۰] الدین[۱۱] شاهملک را بجانب ری فرستاد که

---

[۱] آ: واز خزانة القدر، ب: از خزانة النقد، با: واز خزانه نقد، اک: واز خزانة النقد، —— در زبده از "و شب بشیراز" تا "در آوردند" را ندارد، [۲] کت: کولیان (مثل ص ۲۷۳ س ۱) آ ب مثل متن، اک: کویان، [۳] از روی با ب اک، [۴] اک: ممالک عراق و فارسی بعزم کشورستانی الخ در آ با و زبده کلمهٔ "مملکت" را ندارد، [۵] مضمون این سطور را در مطلع مختصر تر آورده است از زبده، [۶] زبده: [بیابان] بروند و در ابرقوه بخدوم و مخدوم زاده عالمیان ابراهیم سلطان بهادر بپیوندند، [۷] زبده —